



وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت



موسوعة فقہیہ

جلد - ۹

بیع - بکیتة

موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: ifa@vsnl.net

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۹

بیع — بیئۃ

مجمع الفقہ اسلامی الہند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ توبہ، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیراً

یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

فہرست موسوعہ فقہیہ

جلد - ۹

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۲-۲۳	بیع	۶۷-۱
۲۳	تعریف	۱
۲۵	متعلقہ اٹھانہ بیہ، وصیت، اجارہ، صلح اور تقسیم	۲
۲۶	شرعی حکم	۶
۲۹-۳۷	بیع کی تقسیم	۱۷-۸
۲۸-۳۷	اول: بیع کے اعتبار سے بیع کی تقسیم	۱۲-۹
۳۷	بیع مطلق	۹
۳۷	بیع سالم	۱۰
۳۷	بیع صرف	۱۱
۳۸	بیع مقایضہ	۱۲
۳۸	دوم: بیع کی تحدید کے طریقہ کے اعتبار سے بیع کی تقسیم	۱۵-۱۳
۳۸	بیع مساومہ	۱۳
۳۸	بیع مزایہ	۱۳
۳۸	بیع امانت	۱۵
۳۸	سوم: بیع کی کیفیت کے اعتبار سے بیع کی تقسیم	۱۶
۳۹	چہارم: حکم شرعی کے اعتبار سے بیع کی تقسیم	۱۷
۳۵-۳۹	بیع کے ارکان و شرائط	۳۲-۱۸
۳۰	عیقہ اور اس کے شرائط	۲۰
۳۲	لین دین سے بیع کا منعقد ہونا	۲۲
۳۳	تحریر اور پیغام کے ذریعہ بیع کا انعقاد	۲۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۳	کوئٹے وغیرہ کی طرف سے اشارہ کے ذریعہ بیع کا انعقاد	۲۶
۳۵-۳۴	شرائط بیع	۳۲-۲۷
۳۵-۳۴	شروط بیع	۳۲-۲۸
۳۴	عقد کے وقت بیع کا موجود ہونا	۲۸
۳۴	بیع کا مال ہونا	۲۹
۳۴	بیع کا عقد کرنے والے کی ملکیت ہونا	۳۰
۳۵	بیع کا مقصد وراثت تسلیم ہونا	۳۱
۳۵	بیع کا عائدین میں سے ہر ایک کے لئے معلوم ہونا	۳۲
۳۶-۳۵	بیع، اس کے احکام اور احوال	۳۷-۳۳
۳۵	اول: تعین بیع	۳۳
۳۶	دوم: بیع کی معرفت اور اس کی تعین کا وسیلہ	۳۴
۳۶-۳۷	سوم: بیع کی شمولیت	۳۴-۳۵
۳۷	ملکات بیع	۳۵
۳۸	بیع سے استثناء	۳۶
۴۰	بیع اصول	۳۷
۴۲	پہلوں کی بیع	۴۲
۴۲	چہارم: بیع کی موجودگی اور غیر موجودگی	۴۴-۴۳
۴۲	الف: بیع کی موجودگی	۴۳
۴۳	ب: بیع کی غیر موجودگی	۴۴
۴۶-۴۴	پنجم: قبضہ سے پہلے بیع میں کمی یا زیادتی کا نظور	۴۷-۴۵
۴۴	الف: بیع جزف (اکل سے بیع کرنا)	۴۶
۴۴	ب: بیع مقدار (متعین مقدار کی بیع)	۴۷

صفحہ	عنوان	فقہ
۵۰-۴۶	ثمن کے احکام و احوال	۵۳-۴۸
۴۶	اول: ثمن کی تعریف	۴۸
۴۷	تسعیر (نرخ متعین کرنے) کا حکم	۴۹
۴۷	دوم: کون چیز ثمن بن سکتی ہے اور کون نہیں	۵۰
۴۸	سوم: ثمن کی تعیین اور اس کو بیع سے ممتاز کرنا	۵۱
۴۹	چہارم: ثمن کو مبہم رکھنا	۵۲
۴۹	پنجم: راس المال کے مد نظر ثمن کی تحدید	۵۳
۵۶-۵۰	مبیع و ثمن کے مشترکہ احکام	۵۹-۵۴
۵۰	اول: مبیع یا ثمن میں زیادتی کرنا	۵۴
۵۰	دوم: مبیع یا ثمن میں کمی کرنا	۵۵
۵۱	سوم: زیادتی یا کمی کے آثار	۵۶
۵۳	چہارم: غیر کے حق میں زیادتی یا کمی کے لاحق ہونے کے موافق	۵۷
۵۴	پنجم: مبیع یا ثمن کو سپرد کرنے کے اثرات	۵۸
۵۵	ششم: مبیع یا ثمن کا کلی یا جزوی طور پر سپردگی سے قبل ہلاک ہونا	۵۹
۶۴-۵۶	بیع پر مرتب ہونے والے آثار	۶۶-۶۰
۵۶	اول: ملکیت کی منتقلی	۶۰
۵۷	دوم: نقد ثمن کی ادائیگی	۶۱
۵۸	عوضین میں سے کسی ایک کی ادائیگی کا آغاز	۶۲
۵۸	پہلی حالت۔ دونوں عوضین ہوں (مقابلہ) یا دونوں ثمن ہوں (صرف)	۶۳
۵۹	دوسری حالت۔ ایک عوض متعین اور دوسرا عمدہ میں دین ہو	۶۴
۵۹	ادائیگی نہ کر سکنے کی وجہ سے دو طرفہ واپسی کی شرط لگانا	۶۵
۶۰	سوم۔ مبیع کو سپرد کرنا	۶۶
۶۴	بیع کی انتہاء	۶۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۶۷-۶۳	فقیر استخار	۱۶-۱
۶۳	تعریف	۱
۶۳	متعلقہ الفاظ: فقیر بالتعالیٰ	۲
۶۷-۶۳	فقیر استخار سے متعلق احکام	۱۶-۳
۶۳	مذہب حنفیہ	۳
۶۳	مذہب مالکیہ	۷
۶۵	مذہب شافعیہ	۱۱
۶۵	مذہب حنبلیہ	۱۳
۶۷	فقیر استنامہ	
	دیکھئے: استرسال	
۷۲-۶۸	فقیر امانت	۱۵-۱
۶۸	تعریف	۱
۷۰-۶۸	فقیر امانت کی انواع	۱۰-۲
۶۸	فقیر الوفاء	۵
۶۹	فقیر المرأۃ	۶
۶۹	فقیر التولیہ	۷
۶۹	فقیر الاشراک	۸
۶۹	فقیر الوضعیہ	۹
۶۹	فقیر المسترسل	۱۰
۷۰	بیوۃ امانت میں خیانت کا حکم	۱۱
۸۱-۷۲	فقیر باطل	۱۶-۱
۷۲	تعریف	۱
۷۳	متعلقہ الفاظ: فقیر صحیح، فقیر فاسد اور فقیر مکروہ	۲
۷۳	شرعی حکم	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۷۴	بطان حج کے اسباب	۶
۸۱-۷۶	حج باطل سے متعلق احکام	۸-۱۶
۷۶	الف۔ ترلو (باہمی واپسی)	۹
۷۷	ب۔ حج میں تعارف	۱۰
۷۷	ج۔ حنمان	۱۱
۷۸	د۔ حج باطل کی تجویز	۱۲
۷۹	ه۔ حج باطل کی تصحیح	۱۳
۸۹-۸۲	حج التلجہ	۱-۱۷
۸۲	تعریف	۱
۸۲	متعلقہ الفاظ: حج و فاء، حج مکرمہ اور حج ہازل	۲
۸۳	حج کے علاوہ میں تلجہ	۵
۸۸-۸۴	حج التلجہ کی قسمیں	۶-۱۶
۸۵-۸۴	قسم اول: تلجہ نفس حج میں ہو	۷-۹
۸۴	نوع اول: تلجہ انشاء حج میں ہو	۷
۸۵	نوع دوم: اقرار حج میں تلجہ ہو	۹
۸۸-۸۵	قسم دوم: وہ حج جس میں تلجہ ضمن یا بدل میں ہو	۱۰-۱۶
۸۵	نوع اول: وہ حج جس میں تلجہ مقدمہ ضمن میں ہو	۱۰
۸۶	نوع دوم: وہ حج جس میں تلجہ ضمن ضمن میں ہو	۱۱
۸۸	فروضت کنندہ اور خریدار کے مابین اختلاف کا اثر	۱۷
۸۹	حج التولیہ	
	دیکھئے: التولیہ	
۸۹	حج التنبیہ	
	دیکھئے: حج الوفاء	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۹-۹۲	نقہ جبری	۹-۱
۸۹	تعریف	۱
۸۹	متعلقہ الفاظ: اگر کوئی اشیاء، بیع، بیع، بیع	۲
۹۰	شرعی حکم	۳
۹۰	مدیوں کو اپنا مال بیچنے پر مجبور کرنا	۵
۹۱	نقہ مرہون	۶
۹۱	مکمل (دفعہ دوم) کو بیچنے پر مجبور کرنا	۷
۹۱	وہب نقد کے لئے بیچنے پر مجبور کرنا	۸
۹۲	شفیع کی وجہ سے تبرع کرنا	۹
۹۲-۱۰۰	نقہ جزاف	۱۱-۱
۹۲	تعریف	
۹۲	شرعی حکم	۲
۹۳	نقہ جزاف کی شرائط	۳
۹۳	نقد کا ذریعہ انکال سے فرست کرنا	۴
۹۳	انکال کی بیع کے وقت لان کے ذخیرہ کی جگہ کا نام نہ ہونا	۵
۹۵	بیع کی جانے والی اشیاء اور متعلقات مدنی اشیاء کی بیع جزاف	۶
۹۵	شریہ اور فرقہ وندوں میں سے کسی ایک کے مقدار میں سے وقف ہونے کے ساتھ بیع جزاف	۷
۹۶	مال ربوی کی ہم حس سے انکال کی بیع	۸
۹۶	بیع میں سے معلوم بیع کا یا انکال کا انکال میں ضم کرنا	۹
۹۸	بیع کا طے شدہ مقدار سے کم یا زیادہ نہ ہونا	
۱۰۱-۱۰۷	نقہ حاضر اللہ بادی	۲۲-۱
۱۰۱	تعریف	
۱۰۲	اس بیع سے ممانعت	۳
۱۰۳	نقہ حاضر اللہ بادی سے ممانعت کی علت	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۰۳	ممانعت کی قیود	۷
۱۰۵	نتج الناض للبابی کا حکم	۱۶
۱۰۸-۱۱۰	نتج الحصة	۱۱-۱
۱۰۸	تعریف	
۱۰۹	نتج الحصة کا حکم	۷
۱۱۰	نتج سلم	
	دیکھئے: سلم	
۱۱۰	نتج صرف	
	دیکھئے: صرف	
۱۱۱-۱۱۳	نتج عرایا	۵-۱
۱۱۱	تعریف	
۱۱۱	اس کا حکم	۲
۱۱۳-۱۱۵	نتج عربون	۶-۱
۱۱۳	تعریف	
۱۱۳	حالی حکم	۲
۱۱۳	نتج عربون کے اہم ترین احکام	۳
۱۱۵	نتج عہدہ	
	دیکھئے: نتج الوفا	
۱۱۵-۱۱۷	نتج عینہ	۵-۱
۱۱۵	تعریف	
۱۱۶	نتج عینہ کی صورت	۲
۱۱۶	اس کا حکم	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۸	نق غرر	دیکھئے غرر
۱۱۸-۱۳۵	نق فاسد	۱-۴۰
۱۱۸	تریف	
۱۱۹	معتقد، تناظر، نتیجہ، مائل، نتیجہ مکرر، نتیجہ مؤلف	۲
۱۲۰	ثبوتی علم	۶
۱۲۰-۱۲۴	سہاب فساد	۷-۱۶
۱۲۰	الف۔ ضراحتیں بغیر پر کرنے کی قدرت نہ ہوا	۸
۱۲۱	ب۔ محنت یا شمس یا حمل کی جناسات	۹
۱۲۱	ج۔ نتیجہ بالاکرہ (رہنہ کی نتیجہ)	
۱۲۲	د۔ شرط مفید	۲
۱۲۳	ه۔ مقدمہ میں وقت کا ہونا	۳
۱۲۳	و۔ مقدمہ میں رہا کا ہونا	۴
۱۲۳	ز۔ نتیجہ بالقرہ (غرر کے ساتھ نتیجہ)	۵
۱۲۳	ح۔ قبضہ سے قبل منتقلی کی نتیجہ	۶
۱۲۴	فساد کی تجویز	۷
۱۲۴	نق فاسد کی مثالیں	۸
۱۲۶-۱۳۵	نق فاسد کے آثار	۲۱-۴۰
۱۲۷	ا۔ قبضہ کے رجوع ملکیت کا منتقل ہونا	۲۲
۱۲۸	ملکیت کی منتقلی قیمت کے رجوع نہ کہ متعین کردہ شمس کے رجوع	۲۴
۱۲۸	ب۔ استحقاق فسخ	۲۵
۱۲۹	ج۔ شرط فسخ	۲۶
۱۲۹	فسخ کا اختیار کس کو ہے	۲۷
۱۳۰	نق فاسد کے فسخ کا طریقہ	۲۸
۱۳۰	حق فسخ کو باطل کرنے والی چیزیں	۲۹

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۳۰	پہلی صورت: بیع فاسد والے بیع میں قولی تصرف	۲۰
۱۳۲	دوسری صورت: بیع فاسد کی بیع میں کئے جانے والے تصرفات	۲۲
۱۳۳	سوم: (بیع فاسد کے احکام میں سے) بیع فاسد کے بیع دشمن میں نفع کا حکم	۲۶
۱۳۳	چہارم: بیع فاسد کا صحیح لفظی لفظ	۲۷
۱۳۴	پنجم: بیع کے مالک ہو جانے پر ضمان	۲۸
۱۳۴	ششم: بیع فاسد میں دیار کا ثبوت	۳۰
۱۳۴-۱۳۵	بیع الفضولی	۱۹-۱
۱۳۵	تعریف	
۱۳۶	شرعی حکم	۲
۱۳۶	جہاں حکم	۳
۱۳۶	دلائل	۴
۱۳۸	الف: بیع میں فضولی کا تصرف	۶
۱۴۲	ب: مزیداری میں فضولی کا تصرف	۶
۱۴۳-۱۵۹	بیع المقتضی	۱۴-۱
۱۵۰	قبضہ سے قبل ممنوع تصرف کا سنا بہ	۶
۱۵۳	قبضہ کی تحدید: اس کا تحقق	۷
۱۵۶	قبضہ سے قبل صدقہ یا ہبہ کی بیع	۳
۱۵۹-۱۶۰	بیع محالہ	۲-۱
۱۵۹	تعریف	
۱۵۹	بیع محالہ کا حکم	۲
۱۶۰	بیع مراہقہ	
	• دیکھیے: مراہقہ	

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۶۰-۱۶۱	نق مزائدہ	۲-۱
۱۶۰	تقریف	
۱۶۱	نق مزائدہ کا حکم	۲
۱۶۲	نق مزائدہ	
	دیکھئے: مزائدہ	
۱۶۲	نق مساومہ	
	دیکھئے: مساومہ	
۱۶۲	نق مسترسل	
	دیکھئے: استرسال	
۱۶۲-۱۶۳	نق مامسہ	۴-۱
۱۶۳-۱۶۵	نق منایہ	۲-۱
۱۶۶-۲۶۰	نق منہی عنہ	۱۵۳-۱
۱۶۶	تقریف	
۱۶۶	کوئی عارض نہ ہوئے میں اصل حلت ہے	۲
۱۶۶	نہی کا موجب	۳
۱۶۷-۲۵۷	نق سے نبی کے اسباب	۱۳۸-۴
۱۶۷-۱۹۱	محل عقد سے تعلق اسباب	۳۵-۵
۱۶۸	معتومہ سے تعلق پہلی شرط	۵
۱۶۹	محل عقد سے تعلق دوسری شرط	۷
۱۷۰	تیسری شرط: مالیت و ملا بہا	۸
۱۷۱	کتنے کی شرط: فروخت	۱۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۷۷	درندہ جانوروں اور شکاری پرندوں اور بیڑوں کی خرید و فروخت	۱۴
۱۷۹	لہو و لعبہ اور گانے بجانے کے آلات کی خرید و فروخت	۱۹
۱۸۱	بتوں وغیرہ کی خرید و فروخت	۲۰
۱۸۱	چوتھی شرط: خرید و فروخت خود مالک یا اس کا قائم مقام انجام دے	۲۱
۱۸۳	الف: بیع فضولی	۲۲
۱۸۳	۱۔ بیع وقف	۲۲
۱۸۳	۲۔ بیع اہمال کی اراضی کو فروخت کرنا	۲۲
۱۸۳	۳۔ مساعدہ وغیرہ کو فروخت کرنا	۲۲
۱۸۳	۴۔ سیل اور جامہ معدنیات کو فروخت کرنا	۲۲
۱۸۴	۵۔ ایک بار کی غوطہ خوری (کے تہج کی بیع)	۲۳
۱۸۴	۶۔ قبضہ سے قبل صدقہ اور سبیلہ کو فروخت کرنا	۲۴
۱۸۵	۷۔ تقسیم سے قبل مال خیمت کو فروخت کرنا	۲۵
۱۸۸	پانچویں شرط: فروخت کردہ کو سپرد کرنے کی قدرت ہو	۳۲
۱۹۱-۲۳۰	لازم مقتد سے متعلق اسباب	۳۶-۹۸
۱۹۱-۲۱۰	ربا سے متعلق اسباب ممانعت	۳۶-۶۶
۱۹۲	الف: بیع حینہ	۳۷
۱۹۲	ب: بیع مزاجہ	۳۸
۱۹۲	ج: بیع محالہ	۳۹
۱۹۲	د: بیع عریا	۴۰
۱۹۲	ه: بیع عربون	۴۱
۱۹۲	و: دونوں صاع کے جاری ہونے سے قبل امان کو فروخت کرنا	۴۲
۲۰۰	ز: بیع اکالی باکالی (دین کی دین سے یا ادھار کی ادھار سے فروخت)	۵۳
۲۰۳	ح: جانور کے غرض کو فروخت کرنا	۵۸
۲۰۳	اول: کیا سارا گوشت ایک جنس ہے؟	۵۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۴	وہم: ہشت کو ان جنس کے جانور کے عوض فرہشت نما	۶۰
۲۰۵	سوم: ہشت کو خلاف جنس جانور کے عوض فرہشت نما	۶۱
۲۰۶	چہارم: ہشت کو نہ کھاے جانے والے جانور کے عوض فرہشت نما	۶۲
۲۰۷	ط۔ حٹک بھور کے عوض بڑھو کفرہشت نما	۶۳
۲۰۸	ی۔ بچ اور قرض	۶۵
۲۱۰	ک۔ بچ اور شرط	۶۶
۲۱۰-۲۳۰	غرر سے متعلق اسباب ممانعت	۶۷-۹۸
۲۱۱	الف۔ شکم ہار میں موجود نشین کی بچ	۶۹
۲۱۱	ب۔ قابل انتفاع ہونے سے قبل چال کی بچ	۷۰
۲۱۳	- ب۔ مصالح کا معنی	۷۱
۲۱۳	- ب۔ مصالح سے قبل چال کو منت کرنے کا حکم	۷۲
۲۱۹	- یا چال کی بچ کی صحت کے لئے پورے چال میں یہ مصالح شرط ہے	۷۹
۲۲۲	- پے، ر پے پیدا ہوئے والے پہلوں، غیر دکنی بچ	۸۵
۲۲۵	ب۔ نئی سال کے لئے بچ	۸۸
۲۲۵	د۔ پانی میں پھٹلی کی بچ	۸۹
۲۲۶	ھ۔ بھگوزے غلام کی بچ	۹۰
۲۲۶	و۔ تھمن میں... بچ کی بچ	۹۲
۲۲۷	ر۔ پشت پر رتے ہوئے اون کی بچ	۹۳
۲۲۷	ج۔... بچ میں کچی کی بچ	۹۴
۲۲۸	ط۔ بچ میں مجہول ہی کا استنباط کرنا	۹۵
۲۳۰-۲۵۷	ممانعت کے وہ اسباب جو عقد سے متعلق نہیں ہیں	۹۹-۱۳۸
	نوع اول	
۲۳۱-۲۳۷	وہ اسباب جن کے نتیجے میں ضرر مطلق لازم آئے	۱۰۰-۱۳۲
۲۳۱	غلام کی بچ میں ماں اور اس کے بچہ کے درمیان تفریق کرنا	۰
۲۳۱	اس تفریق کے حکم کے بارے میں فقہاء کے مذاہب	۰۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۳۲	چھوٹے جانور اور اس کی ماں کے درمیان تفریق کا حکم	۷۴
۲۳۲	ب۔ شراب بنانے والے کے ساتھ معصوم (رس) کی جگہ	۷۶
۲۳۳	رس کو شراب بنانے کے شرعیہ اور کس قصد کا طبع کو طعم ہونے کی شرط	۷۷
۲۳۳	شراب بنانے والے ذمی کے ساتھ گھور کے رس کی جگہ کا حکم	۱۰۹
۲۳۵	گھور کے رس کی جگہ کا حکم اور دھیرے رسوں پر اس حکم کی ثبوت	۷
۲۳۵	شراب بنانے والے کے ساتھ گھور کے رس کی جگہ کے صحیح اور باطل ہونے کا حکم	
۲۳۶	حرام مقصدہ ملی چیز کی جگہ	۲
۲۳۷	حرام مقصدہ ملی چیز کی جگہ کے صحیح اور باطل ہونے کا حکم	۷
۲۳۸	ج۔ ہی دھیرے کی جگہ پر پختہ رسا	۸
۲۳۹	اس کا حکم	۹
۲۴۰	د۔ دھیرے کی شرعیہ اور ہی پھول والے کرناہ شرعیہ	۲۲
۲۴۱	اس کا حکم	۲۳
۲۴۵	ھ۔ بخش	۲۸
۲۴۶	۔ تلمی جالب یا رسبان یا سلیم	۲۹
۲۴۶	تلمی کا شرعی حکم	۳۰
۲۴۷	تلمی کا قانونی حکم	۳۱
۲۴۷	ر۔ شرعی لی، یہانی سے فرحت	۳۲

نوع دوم

۲۴۸-۲۵۷	و۔ سہاب جن کے نتیجے میں دینی یا خالص عباداتی مخالفت لازم آئے	۱۳۳-۱۳۸
۲۴۸	الف۔ ان جہود کے وقت بیچ	۳۳
۲۴۹	اس کا شرعی حکم	۳۴
۲۴۹	اس بیچ کی حرمت کی قید	۳۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۰	حرمت میں بیچ کے علاوہ دوسرے حقوق پر قیاس نہ	۱۳۶
۲۵۰	نماز تم ہونے تک بیچ کی حرمت کا پورا کرنا	۱۳۷
۲۵۱-۲۵۴	اذان کے وقت بیچ کے عمومی احکام	۱۳۸-۱۴۴
	۱۔ جس پر جمعہ لازم ہے اس کی طرف سے ایسے شخص کے	۱۳۸
۲۵۱	ساتھ بیچ کا حکم جس پر جمعہ لازم نہیں	
۲۵۱	دوم: اذان سن کر جامع مسجد جاتے ہوئے بیچ کا حکم	۱۳۹
۲۵۲	سوم: سعی کے بعد مسجد میں بیچ کا حکم	۱۴۰
۲۵۳	چہارم: زوال کے بعد دوسری اذان سے قبل بیچ	۱۴۱
۲۵۳	پنجم: ممانعت کا جمعہ سے غافل کرنے والی تمام چیزوں کو شامل ہونا	۱۴۲
۲۵۳	ششم: اذان میں اعتبار ابتدا کا ہے یا مکمل ہونے کا	۱۴۳
۲۵۳	اس کا قانونی حکم	۱۴۴
۲۵۴	ب۔ کافر کے ساتھ صحف کی بیچ	۱۴۵
۲۵۵	۱۔ اس بیچ سے ملحق ہو	۱۴۶
۲۵۵	۲۔ اس بیچ سے مستثنیٰ ہو	۱۴۷
۲۵۶	۳۔ مسلمانوں کی طرف سے صحف کی بیچ اور اس کی خریداری کا حکم	۱۴۸
۲۵۷	ممنوع بیچ کے نتائج	۱۴۹
۲۵۸	نساء: بطلان اور صحت کی اصطلاحات کے درمیان فرق	۱۵۰
۲۵۸	اول: حنفیہ کے نزدیک بیچ باطل کے احکام	۱۵۱
۲۵۹	دوم: بیچ فاسد کے احکام	۱۵۲
۲۵۹	سوم: بیچ مکروہ کے احکام	۱۵۳
۲۶۶-۲۶۱	بیچ موقوف	۱-۷
۲۶۱	تعریف	۱
۲۶۱	بیچ موقوف کی مشرعییت	۲
۲۶۳	بیچ موقوف کی انواع	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۶۴	بیع موقوف کا حکم	۵
۲۶۴	بیع موقوف کا اثر	۶
۲۶۵	توقف کے دوران معقولہ طریقہ میں ہونے والے تصرفات	۷
۲۶۵	اول: وہ تصرفات جس کا اثر فتنہ و عقد کے وقت سے جاری ہوتا ہے	۷
۲۶۶	دوم: وہ تصرفات جس کا حکم اجازت ملنے کے وقت کے ساتھ نمونہ ہوتا ہے	۷
۲۸۴-۲۶۷	بیع مشروط	۳۵-۱
۲۶۷	اس کی ماییت و شرط و مدت	
۲۶۸	اول: مذہب حنفیہ	۲
۲۷۱	دوم: مذہب مالکیہ	
۲۷۵	سوم: مذہب شافعیہ	۲
۲۷۹	چہارم: مذہب حنبلیہ	۲۸
۲۸۳	ایک بیع میں دو بیع	۳۵
۲۸۴	بیع الوتبیعہ	
	دیکھئے: مدعیہ	
۲۸۸-۲۸۴	بیع الوفاء	۱۰-۱
۲۸۴	تعریف	۱
۲۸۴	بیع الوفاء کا حکم	۲
۲۸۷	جواز کے قائلین کے نزدیک بیع الوفاء کی شرط	۶
۲۸۸-۲۸۶	بیع الوفاء پر مرتب ہونے والے اثرات	۱۰-۷
۲۸۶	اول: طلیت کے لئے اس کو مختل نہ کرنا	۷
۲۸۷	دوم: ہر محنت شدہ بیع کو واپس لینے کے سلسلہ میں فروخت کرنے والے کا حق	۸
۲۸۷	سوم: بیع الوفاء میں متعاقدین میں سے کسی ایک کی موت کا اثر	۹
۲۸۸	چہارم: بیع الوفاء میں متعاقدین کا اختلاف	۱۰

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۸۸-۲۹۸	بیعتان فی بیعت	۱-۱۴
۲۸۸	تعریف	
۲۹۰	متعلقہ اہتمام: مستحقان فی مستحقہ، بیعت و ط	۲
۲۹۱	بیعتیں فی بیعت کا حکم	۴
۲۹۳	اس مسئلہ میں مالکیہ کے مذاہب کی توضیح	۷
۲۹۸-۳۰۵	بیعت	۱-۱۳
۲۹۸	تعریف	
۲۹۹	متعلقہ اہتمام: عقد اور عمدہ	۳
۲۹۹	بیعت کا اثر فی حکم	۵
۳۰۰	بیعت کی شرط و بیعت کے لوازم	۶
۳۰۲	بنا کریم علیہ السلام سے صحابہ کی بیعت، اور بعد اس سے بیعت کے دیگر فرق	۸
۳۰۳	یا بیعت عقد ہے، اور قبول کر کے پڑھنا مفقود ہے	۹
۳۰۳	امامت کے اعتقاد میں بیعت کا اثر	۱۰
۳۰۴	ان لوگوں کی بیعت سے امامت کا اعتقاد ہوتا ہے ان کی تعداد	
۳۰۴	طریقہ بیعت	۱۲
۳۰۵	بیعت کو توڑنا	۱۳
۳۰۵	بیعت	
	دیکھئے: معارف	
۳۰۵	بیعت	
	دیکھئے: ثبوتات، اثبات	
۳۰۹-۳۲۴	تراجم فقہاء	

موسوع فقهيہ

ثانفیع ہے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ مخصوص طریقہ پر مال کو مال کے متبادل میں دینا ہے۔

قلیو بی نے اس کی ایک تعریف دہرائی ہے، اور اسی کو اولی کہا ہے، وہ یہ ہے: "عقد معاوضہ مالہ بقید ملک عین او منعة علی التلبید لا علی وجه القرینة" (یعنی ایسے مالی معاوضہ کا عقد ہے جس سے عین یا منفعت کی طبیعت ابدی طور پر حاصل ہو مگر بت کے طور پر نہیں)۔ پھر قلیو بی نے کہا: "معاوضہ" کی قید سے مراد یہ نہیں کہ کل یا "مالیہ" کی قید سے نکال دیا جائے، بلکہ "باید" کی قید سے بھی خارج کیا جائے، اور "عبر وجه القرینة" کی قید سے ترضیٰ نکل گیا۔ اور منفعت کی قید کا مقصد یہ ہے کہ گزرگاہ کا حق اور اس جیسے دوسرے حقوق کی بیخ کنی کی تعریف میں داخل رہے (۱)۔

حنابلہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے: ہمیشہ کے لئے مال کا مبادلہ (مگر چھ ذمہ میں ہو) یا مباح منفعت کا مبادلہ (مثلاً گھر کے لئے گزرگاہ) ان میں سے کسی ایک کے مثل کے عوض بیخ کیا جاتا ہے، جبکہ اس میں رہائش نہ ہو، اور بیخ حنابلہ نے یہ تعریف کی ہے کہ مالک بنانے اور مالک بننے کے لئے مال کا مال سے تبادلہ کرنا ہے (۲)۔

رہائش پر معنی، خاص، اور وہ بیخ مطلق ہے، تو اس کا ذکر حنفیہ مالکیہ نے کیا ہے، مالکیہ اس کی تعریف میں کہتے ہیں: عقد معاوضہ علی غیر مباح ولا منعة لذة ذو مکابسة، أحد عوضه غیر ذهب ولا فصة، معین غیر العین لہ" (۳)

(۱) شرح اروض ۴/۳، القیو بی ۱۵۲/۲۔

(۲) اعمیٰ و اشرح الکبیر ۲/۳، کشاف الفقہاء ۱۳۶/۳۔

(۳) غیر العین قید کے تحت کا مقصد یہ ہے کہ غیر عین سلم میں معین نہیں ہوتا بلکہ وہ "میں" میں دھب ہوتا ہے اور یہاں "معین" سے مراد حایا یا چاندی ہے جو سلم کا رکن نہیں ہوتا۔

(یعنی ایسا عقد معاوضہ جو منافع اور حصول لذت کے علاوہ کے لئے ہو، آپس میں غلبہ کے جذبہ سے ہو، اس کے عوضین میں سے ایک سونا یا چاندی نہ ہو، اور غیر عین اس میں معین ہو)۔

دوسرا سہ کی قید سے ثابت کے سے ایسا جانے والا مبادلہ کیا، "معاوضہ" کا معنی متبادل ہے، "أحد عوضه غیر ذهب ولا فصة" کی قید سے "صرف" اور "مرطلہ" (سونے کو سونے سے یا چاندی کو چاندی سے وزن کر کے پینچا) نکل گئے، اور "معین" کی قید سے "سلم" نکل گیا (۱)۔

پھر ثانفیع نے دیکھا کہ بیخ کی تعریف سے بسا اوقات صرف بیخ مراد ہوتی ہے، اس اعتبار سے کہ وہ عقد کی ایک قسم ہے، تو انہوں نے اس کے بارے میں کہا کہ وہ مخصوص طور پر عوض کے ذریعہ مالک بنانا ہے، اور اسی وجہ سے اسوں نے "شر" کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ مخصوص طور پر عوض کے ذریعہ تمک (مالک بننا) ہے۔

جیسا کہ خطاب نے ایک اور تعریف (جو بیخ صحیح و فاسد کو شامل ہے) ان الفاظ میں ذکر کی ہے: "دفع عوض فی عوض" (۲) (یعنی معوض کا عوض دینا)، کیونکہ اس تعریف والے کا خیال ہے کہ بیخ فاسد طبیعت کو منتقل نہیں کرتی، بلکہ صرف طبیعت کے ہیبت کو منتقل کرتی ہے، پھر خطاب نے اشارہ کیا ہے کہ عرب "لے" کی چیز کو صحیح معوض اس کے صحیح سمجھنے کی بنا پر کہہ دیتے ہیں، البتہ ان کے چنے عبد جاہلیت کے حکم کے لحاظ سے طبیعت منتقل ہو جاتی ہے، کو کہ ساری حکم کے لحاظ سے منتقل نہ ہو، تاہم حقائق شرعیہ کا مقصود "صحیح" کا سلم حاصل کرنا ہی ہے۔

(۱) لفظ ۲/۳، لمجہ شرح فقہ ۳/۲۔

(۲) لفظ ۲/۳۔

متحدہ غلط:

غ- ہبہ و وصیت:

۲- سہ: زندگی کے دوران بلا عوض مالک بنانا ہے۔

ہبیت: موت کے بعد بلا عوض مالک بنانا ہے^(۱)۔

یہ دونوں فق سے اس لحاظ سے الگ ہیں کہ فق میں تسلیم عوض

کے ذریعہ ہوتی ہے۔

ب- جارہ:

۳- جارہ: معصوم معاشقہ کے بدلے معلوم منفعت کا نقد ہے۔

لہذا "جارہ میں مدت یا عمل کی تحدید ہوتی ہے جبکہ فق میں ایسا

نہیں ہوتا۔

جارہ میں منفعت کی تسلیم ہوتی ہے جبکہ فق میں فی الجملہ

"ات" کی تسلیم ہوتی ہے^(۲)۔

ج- صلح:

۴- صلح: ایسا عقد ہے جو زوجہ، انحصار کے ختم کرے یا متقاضی

ہو۔

بن عرفہ نے صلح کی تعریف یہ کی ہے "استقلال عن حق

او دعویٰ بعوض لرفع مراع او خوف و فروعہ" (یعنی ذرا یا

مشرکہ کر کے کوئی کرے کے لئے عوض لے کر یا دعویٰ سے

بنا)۔

مصلحت عوض کے لینے پر ہوتا صلح معاخذہ ہے، اس کو تباہ

فق قرار دیتے ہیں جس میں شرائط کا اعتبار ہوگا۔

فتا، کہتے ہیں: جس میں پر دعویٰ ہے اس کو چھوڑ کر دوسری چیز

لینے پر صلح کرنا، لی ہونی چیز کے عوض اس میں کی ذات کی فق کرنا ہے

شرطیہ لی ہونی چیز ذات ہو، لہذا اس میں فق کی شرائط ضروری

ہوگی۔

اور اگر لی ہونی چیز منافع ہو تو یہ معاملہ جارہ ہے۔

لہذا اگر اس دعویٰ کی فی حق کے کچھ حصہ کو لینے اور باقی کو

چھوڑنے پر صلح ہو تو یہ ہبہ ہے۔

لہذا اس صلح بعض صورتوں میں فق مانی جائے گی (۱)۔

د- تقسیم:

۵- حنب نے تقسیم کی تعریف یہ کی ہے: کہ دو حصے ہوئے غیر معین

حصہ کو معین میں جمع کرنا ہے۔ "وہ بن عرفہ نے اس کی تعریف یہ کی

ہے: کہ دو مالک کے ملوک میں سے غیر معین حصہ کو معین بنا دینا

ہے، خواہ تو مالک ازلی کے طریقہ پر یا باہمی رضامندی سے اس میں

تصرف کی جنہیں کے ذریعہ ہو۔

ثانیہ: تابلہ کے نزدیک تقسیم: بعض حصوں کو ممتاز اور ملک

رنا ہے^(۲)۔

بعض فتا، نے تقسیم کو فق قرار دیا ہے۔ بقدر اہم کہتے ہیں:

"تقسیم: حق کو الگ کرنا، مرد، حصوں میں سے ہر ایک کو

دوسرے سے ممتاز کرنا ہے، اور یہ فق نہیں ہے، امام شافعی کے دو

قول میں سے ایک قول یہی ہے، ان کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ فق ہے،

(۱) الاختیار ۵/۳۳۳، جوہر و التلخیص ۱۰۲/۱۰۳، مفتی الحق ۲/۷۷، شرح منہج

و ارادات ۲/۲۶۰۔

(۲) البحر الرائق ۸/۱۶۷، فتح البکلیل ۶/۹۶، نہیہ ۱/۶۹، الفتا ۲/۶۹، منہج

و ارادات ۳/۵۰۸۔

(۱) مدنی ۱/۳۳۳، جوہر و التلخیص ۲/۱۱۱، فتح البکلیل ۱۰۲/۱۰۳، مفتی الحق ۲/۷۷۔

(۲) الفتا ۲/۵، شرح منہج ۵/۳۳۳، طبع و الفکار ۵/۳۳۳، جوہر و التلخیص ۲/۱۱۱،

مفتی الحق ۲/۳۳۳، مفتی ۵/۳۳۳، منہج و ارادات ۲/۵۰۸۔

اور یہی ابو عبد اللہ بن جبر سے منقول ہے، اس کے بیچ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک حصہ میں پنی طہیت کو، دوسرے حصہ میں اپنے ساتھی کی طہیت سے جو رہا ہے، اور یہی بیچ کی حقیقت ہے۔

بخاری مالکیہ کی بھی یہی ہے، ابن عبد البر نے کہا: ”تقسیم بیچ کی ایک قسم ہے، ”المردونہ“ میں امام مالک کا یہی قول مذکور ہے۔

”تقسیم میں رہا ہو (دوسرے کی تقسیم یہ ہے کہ حصوں کو مساوی کرنے کے لئے اس میں اجنبی مال سے مدد لی گئی ہو) تو یہ ٹافعیہ و تائبہ کے لئے ایک بیچ ہے۔

”امید ب“ میں ہے: ”تقسیم میں رہا ہو تو یہ بیچ ہے، اس لئے کہ صاحب رہا (لونا نے) نے اس چیز کے مقابلہ میں عوض کے طور پر مال شریعت کیا ہے جو اس کو اپنے شریک کے حصہ سے ملا ہے۔

ابن قدامہ کہتے ہیں: اگر تقسیم میں عوض دینا ہو تو یہ بیچ ہے، اس سے کہ لونا نے والا اس چیز کے عوض کے طور پر مال شریعت کرتا ہے جو اس کو اپنے شریک کے مال سے ملا ہے، اور یہی بیچ ہے۔

حنبل کے روایات میں ۱۰۰ ایک روایت الا مثال کی تقسیم میں تمیز حقوق (حقوق کی نشاندہی) کا مفہوم غائب رکھا جاتا ہے، ”روایات التیمم کی تقسیم میں بیچ کا مفہوم، معنی غائب رکھا جاتا ہے“ (۱)۔

شرعی حکم:

۶۔ باتفاق مقبلاً و بیع جو رکے طور پر مشروط ہے، اس کے جواز کی دلیل کتاب اللہ، سنت رسول اللہ، احادیث و قیاس میں ہے۔

کتاب اللہ میں اس کی دلیل یہ فرمان باری ہے ”وَأَحِلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ“ (۲) (حالانکہ اللہ نے بیچ کو حلال کیا ہے)، نیز فرمان باری

(۱) مجلس ۱۹، ۵، المہرب ۲۳، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸،

ہوتا ہے، اس میں کچھ تفصیل ہے جس کے لئے اصطلاح ”بیع متبی عنہ“ نیز حدود طہ، حدود ممنون بیع کی تفصیل، اور اصطلاح ”بیع باطل“ اور ”بیع فاسد“ دیکھی جائے۔

کبھی حکم راست کا ہوتا ہے، اور وہ اس صورت میں ہے جب اس میں ممانعت غیر یقینی ہو، یہی بیع کو فتحِ رسا و سبب نہیں ہوتا۔ مالکیت میں سے خطاب نے اس کی مثال میں، بعد میں کی بیع کو نکھا ہے جبکہ ان کی کھالوں کے واسطے بیع نہ ہونی ہو^(۱)۔ کبھی بیع پر وجوب کا حکم آتا ہے، مثلاً وہ شخص جو کھانا یا پیا خیر نے کے لئے اضطراری حالت میں بیع چکا ہے تاکہ جان بچ سکے۔

کبھی بیع مستحب ہوتی ہے مثلاً سی سے دوسرے پر قسم کھائی کہ وہ اس کو کوئی سامان فروخت کرے، اور اس کے فروخت کرے میں اس کا ضرر نہ ہو تو سے قبول کر لیا مستحب ہے، اس لئے کہ غیر ضرر رسا چیز میں قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنا مستحب ہے۔ ۷۔ بیع کی مشروعیت کی حکمت ظاہر ہے، اور وہ بندوں پر ممانعتی کرنا، اور ان کے معاش کے حصول کے لئے تعاون کرنا ہے^(۲)۔

بیع کی تقسیم:

۸۔ مختلف اعتبارات سے بیع کی مختلف تقسیمیں ہیں جن میں اہم ترین بیع کے اعتبار سے تقسیم ثمن کے اعتبار سے تقسیم یعنی اس فی مقدار مقرر کرنے کے طریقہ کے لحاظ سے اور اس کی اوائلی فی بیعت فی بیعت سے، اور حکم شرعی خود تکلفی ہو یا صنی (یعنی بشرط) کے اعتبار سے۔

۱۔ بیع کے اعتبار سے بیع کی تقسیم:

بیع میں مبادلہ کے موضوع کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں:

بیع مطلق:

۹۔ بیع مطلق: میں کا دیں سے تبادلہ ہے، اور یہ مشہور ترین قسم ہے، اور اس نوع میں انسان کو موقع ملتا ہے کہ اپنے نقد کے عوض اپنی ضرورت کی ممانعت کا تبادلہ کرے، بیع کا لفظ اگر مطلق بولا جائے تو یہی قسم مراد ہوتی ہے، ”وامری قسموں کی طرح اس میں قید و کرارنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔“

بیع مسلم:

۱۰۔ یہ بین کامین سے تبادلہ کرنا یا نقد ثمن کے ذریعہ اعتبار سامان کو فروخت کرنا ہے^(۱)۔ اس کی تفصیل اصطلاح ”مسلم“ میں ہے۔

بیع صرف:

۱۱۔ یہ امان کا تبادلہ کرنا ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”صرف“ میں ہے۔

مالکیہ ”صرف“ کو اس صورت کے ساتھ خاص کرتے ہیں جبکہ نقد کا تبادلہ مخالف نقد سے ہو، ”وہ“ ”شمار“ کے ذریعہ ہوتا ہے، مقرر ان نوعیت کے نقد کے ذریعہ ہوتا اس کو ”مراطلہ“ کہتے ہیں جو وزن کے ذریعہ ہوتا ہے^(۲)۔

(۱) الجملہ: دفتر (۱۳۳)۔

(۲) الخطاب ۲/۲۲۶، المدنی ۳/۳۷۱۔

(۱) رہنما بیع۔

(۲) جامعہ سعودی ۱۲۵/۲، کاسن الاسلام للحدیثی ۱/۳۷۱۔

بیع مقایضہ:

۱۲- یہ بین کا بین سے تبادلاً کرنا ہے، اس کی تفصیل ”مقایضہ“ میں ہے۔

دوم: ثمن کی تحدید کے طریقہ کے، متبار سے بیع کی تقسیم:

ثمن کی تحدید کے طریقہ کے متبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں:

بیع مسدودہ:

۱۳- بیع مسدودہ: ایسی بیع جس میں بائع اپنے راس المال کو عام نہیں کرتا۔

بیع مزیدہ:

۱۴- بیع مزیدہ یہ ہے کہ بائع اپنا سامان بازار میں پیش کرے، خریدہ راس میں ایک دوسرے پر اضافہ کریں، اور سب سے زیادہ ثمن دینے والے کے ہاتھ سامان فروخت کر دیا جائے (۱)۔

بیوع امانت:

۱۵- وہ بیوع جن میں ثمن کی تحدید راس المال کے شکل یا اس سے زائد یا اس سے کم کے ذریعہ کی جاتی ہے ان کو بیوع امانت اس لئے کہا جاتا ہے کہ ان میں بائع کو راس المال کی خبر دینے میں امین سمجھا جاتا ہے، اور اس کی تین قسمیں ہیں:

(۱) اس کے بالمقابل ”شراء بالمناقصہ“ ہے یعنی ایک مشتری معین بوجہ کے حامل سامان کی خریداری کی پیش کش کرے و فروخت کرنے والے کم از کم قیمت میں فروخت کرنے میں مقابلہ کریں، اور کم از کم قیمت سے راضی ہونے والے پر بیع ٹھہر جائے، جس کے باوجود میں کب نقد میں اس کا ذکر نہیں، تاہم قائل کی رعایت کے ساتھ اس پر بھی ”مزیدہ“ کے احکام جاری ہوں گے۔

الف- بیع مرادحہ: ایسی بیع جس میں ثمن راس المال پر اضافہ کے ساتھ مقرر کیا جائے، اس کی تفصیل ”مرادحہ“ میں ہے۔

ب- بیع تولیہ: ایسی بیع جس میں بذات خود راس المال کو بغیر نفع اور نقصان کے ثمن مقرر کیا جائے۔
دیکھئے: اصطلاح ”تولیہ“۔

ج- بیع وضعیہ یا طلیہ یا قصیدہ: ایسی بیع جس میں ثمن راس المال سے کم مقرر کیا جائے یعنی اس میں خسارہ ہو، اس کی تفصیل اصطلاح ”وضع“ میں ہے۔

د- بیع کے ایک ترکیبی بیع ہو تو اس کو بیع مرکب کہتے ہیں، اور یہ سابقہ قسموں سے الگ نہیں ہے (۲)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”مرکب“ اور ”تولیہ“ میں لکھی جا رہی ہے۔

سوم: ثمن (قیمت) کی کیفیت کے متبار سے بیع کی تقسیم:

۱۶- اس اعتبار سے بیع کی اقسام یہ ہیں:

الف- ثمنی قیمت: جس میں قیمت اعداد و ثمن کی شرط میں ہوتی اس کو بیع نقد یا ثمنی، حسب حالات، ثمن کے ذریعہ بیع کہتے ہیں۔

ب- ”خارج قیمت: جس میں قیمت اعداد کرنے کی شرط ہو۔ اس کو بیع تفصیلی یا ثمن کی مباحث میں آئے گا۔

ج- قیمت کا عوض اعداد ہو: اور یہ بیع سلم ہے، جس کی طرف اشارہ کیا جا چکا ہے۔

د- دنوں عوض ”خارج ہوں: یعنی دین کے بدلہ دین کی بیع، اور یہ بیع اجمال منوط ہے۔ اس کی تفصیل اصطلاح ”دین“ اور ”بیع منبئی“ میں ہے (۲)۔

(۱) رد المحتار ۴/۳۵۵ بیع ۵۵۵

(۲) بیع ۵۵۵/۵۵۵

ہں رشد خصید نے تباد لے کے طریقے، شمس کی تحدید کی کیفیت، خیارہ جب ہوئے، اور بیع اور قیمت میں سے ایک میں نقد و اوصار کے لحاظ سے بیع کی تقسیمات و ترک کی میں جو سابقہ تقسیمات سے لگ نہیں (۱)۔

ن کے علاوہ بیع کی موجودگی اور عدم موجودگی کے اعتبار سے، بیع کی رویت اور عدم رویت کے اعتبار سے، اور نقد کو قطعی مل، پنے اور اس میں اختیار دینے کے اعتبار سے کچھ اور فرق بیع تقسیمات میں (۲)۔

چہارم: حکم شرعی کے اعتبار سے بیع کی تقسیم:

۱۔ بیع حکم شرعی کے اعتبار سے تقسیم وہ اس کی انواع مکثات میں مثلاً: بیع منعقد، اس کے مقابلہ میں بیع باطل ہوتی ہے، بیع صحیح، اس کے مقابلہ میں بیع فاسد ہوتی ہے، بیع مانع، اس کے مقابلہ میں بیع موقوف ہوتی ہے، بیع لازم، اس کے مقابلہ میں بیع غیر لازم ہوتی ہے (اور اس کو بیع با شرط بھی کہتے ہیں)، ان انواع سے متعلق تفصیل ن کی اپنی اپنی اصطلاحات میں لکھی جائے، اور بیع بھی عنہا کو اصطلاح ”بیع مثنیٰ عنہ“ میں دیکھا جائے۔

کچھ اور بیع ہیں جن کے مخصوص نام ہیں، ان کے بارے میں ممانعت و رد ہے، مثلاً: بیع جش، بیع منابہ و غیرہ، ان کو ان کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

بیع کی کچھ اور نوعیات ہیں جن کے نام رکھنے میں ان حالات کی رعایت ہے جو عقد کے ساتھ پائے جاتے ہیں، اور حکم میں اثر انداز ہیں، مثلاً: مکروہ یا ہازل کی بیع، بیع تلحہ، بیع فضولی، اور بیع وقفا، اور ان کی

بھی اپنی اپنی اصطلاحات ہیں۔

اسی طرح اصطلاح بیع کی فہرست میں داخل ہے، حالانکہ اس میں اختلاف ہے کہ وہ بیع ہے یا اجارہ، اس کی تفصیل اس کی اپنی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

اس بیع پر فقہاء نے بیع مطلق سے لگ مستثنیٰ بحث کی ہے، تاہم وہ بیع مطلق کے بعد آتی ہے۔

اس سے اس کو ”بیع“ نہ لیا ہے، یہ کہ یہ مطلق بیع کے تحت آتی ہیں، لیکن وہ ”بیع مطلق“ میں داخل نہیں جیسا کہ گذر۔

بیع کے ارکان و شرائط:

۱۸۔ بیع غیر دھنوں کے، نکاح کی تحدید کے بارے میں فقہاء کا مشہور اختلاف ہے کہ یہ شخص صیغہ (بیع و قبول) ہے یا صیغہ عائدین (باع و شتہ ی)، اور معتقہ علیہ کا مجموعہ یا تحمل عقد (بیع و شمس) ہے۔ جمہور (مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ) کی رائے ہے کہ یہ سب بیع کے ارکان ہیں، اس لئے کہ جمہور کے نزدیک رکن وہ ہے جس پر کسی چیز کا وجود، اور عقلاً اس کا تصور موقوف ہو، خواہ وہ اس کی حقیقت کا جز ہو یا نہ ہو، اور بیع کا وجود عائدین اور معتقہ علیہ پر موقوف ہوتا ہے، گو کہ عائدین اور معتقہ علیہ اس کی حقیقت کا جز نہیں ہیں (۱)۔

حنفیہ کی رائے ہے کہ بیع غیر دھنوں کا رکن صرف صیغہ ہے، یہ ہے عائدین اور تحمل تو یہ ان چیزوں میں سے ہیں جو صیغہ کے وجود سے لازم آتے ہیں، ارکان میں سے نہیں ہیں، اس سے کہ صیغہ کے علاوہ کوئی چیز بیع کی حقیقت کا جز نہیں ہے، گو کہ بیع کا وجود اس پر موقوف ہو (۲)۔

(۱) المشرح المغیر ۳/۳ طبع المکمل، معنی لکھا ج ۲، ۵۷، شرح فقہی ۱/۱۸

بعض معاصر فقہاء کے یہاں متحسین یہ ہے کہ صیغہ عائدین اور محل کے مجموعہ کا نام "مقومات عقد" رکھا جائے، اس لئے کہ بالاتفاق ان کے بغیر عقد کا قیام نہیں ہوتا (۱)۔

۱۹- صیغہ عائدین اور محل ہر ایک کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کے بغیر ان میں سے کسی کا شرعی وجود تحقق نہیں ہو سکتا، یا عقد ان کی تاثیر کے لحاظ سے یہ شرط مختلف ہیں۔

۱- میں سے بعض انتظامی شرط ہیں، ان میں سے بھی ایک شرط کے نقد ہر عقد کا باطل ہو جاتا ہے۔

۲- ان میں سے کچھ صحت کی شرائط ہیں، اور ان میں سے کسی شرط کے نقد ان پر عقد کا باطل ہونا یا فاسد ہونا مرتب ہوتا ہے، جیسا کہ حسب اور جمہور کے ماہرین اختلاف ہے۔

۳- ان میں سے کچھ شرط نامہ ہیں، اور ان میں سے کسی کے نقد ان پر بیع کا سقوط ہونا مرتب ہوتا ہے۔

۴- ان میں سے کچھ شرط لازم ہیں، اور ان کے کلی یا جزئی طور پر نقد ان کے نتیجے میں عقد غیر لازم ہو جاتا ہے۔

۵- شرط کی یہ تقسیم حسب کے مذہب کے موافق ہے۔
۶- ان میں سے بعض میں غیر حسب کا اختلاف ہے جس کا بیان آئے گا۔

صیغہ وراس کی شرائط:

۲۰- صیغہ (جیسا کہ خطاب نے صراحت کی ہے) (۲) ایجاب و قبول ہے۔

ایجاب و قبول کی صلاحیت ہر ایسا قول رکھتا ہے جس سے

رضامندی معلوم ہو، مثلاً بائع کا قول: میں نے تم کو بیچ دیا تم کو دے دیا، یا اسے میں تم کو مالک بنادیا، اور مشتری کا قول: میں نے خرید لیا میں مالک بن گیا یا میں نے سوا کر لیا یا میں نے قبول کر لیا وغیرہ۔

ایجاب جمہور کے نزدیک وہ ہے جو بائع کی طرف سے رضامندی کو تائید کے لئے صادر ہو، اور قبول وہ ہے جو مشتری کی طرف سے رضامندی کو تائید کے لئے صادر ہو۔

حسب نے کہا: ایجاب کا اطلاق اس کلام پر ہوتا ہے جو عائدین میں سے کسی ایک کی طرف سے پہلے صادر ہو، خواہ وہ بائع ہو یا مشتری، اور اسی طرح قبول وہ ہے جو اس کے بعد صادر ہو (۱)۔ تفصیل کے لئے، کہئے: "ایجاب" اور "قبول" کی اصطلاح۔

مالکچہ بیان فیہ اور خطاب نے صراحت کی ہے کہ مشتری کے لفظ کا بائع کے لفظ سے مقدم ہونا جائز ہے، اس لئے کہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے (۲)۔

نتیجہ میں صیغہ کی شرائط بیع کے حدود، امرے مالی عقود میں صیغہ کی شرائط سے مختلف نہیں، جن کا خلاصہ یہ ہے کہ صیغہ ماضی کا ہو یا ایسا ہو جو فوری طور پر عقد کے پائے جانے کا متقاضی ہو، جیسا کہ آئے گا، اور ایجاب قبول میں موافقت ہو، اگر یہی قبول میں اختلاف ہو تو بیع معتقد ہوگی۔

حسب نے صراحت کی ہے کہ "ایسا قبول جو یہی ب کے حد تک ہو، وہ یا ایجاب مانا جائے گا۔

صیغہ کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ مجلس یک ہو، اور حتیٰ مجلس، مجلس کے متفرقات کو جمع کر دیتی ہے، لہذا اگر یہی قبول سے مشروط ہو یا قبول ایجاب سے مشروط ہو تو ان میں سے جو مقدم ہوگا وہ صحیح ہے،

(۱) لکھنؤ دفتر (۱۰۱) (۱۰۲) ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲

”رضو نہ ہوگا جب تک عاقدین مجلس میں ہوں، اور نہ ایسی چیز میں مشغول نہ ہوئے ہوں جو اس کو مرفا قطع کر دے۔“

ایک شرط یہ ہے کہ ایجاب یا قبول میں مذاق نہ ہو۔

ایجاب کے صحیح باقی رہنے کی شرط یہ ہے کہ ایجاب کرنے والا رجوع نہ کرے، قبول سے قبل اس کی موت نہ ہوگی ہو، اور معتوق، ملاک ملاک نہ ہو، ہو۔

ایک شرط یہ ہے کہ قبول سے قبل معتوق، مدیہ میں کوئی ایسا تغیر پیش نہ آئے ہو جس سے اس کا نام ہی بدل جائے، مثلاً مصیر (رس) کا سرکہ میں بدل جائے۔ اس کی تفصیل اصطلاح ”عقد“ اور اصطلاح ”صیغہ“ میں ہے۔

ذیل میں صیغہ بیع سے متعلق کچھ خاص امور اہم تعلیقات، رکی جاری ہیں، حالانکہ عمومی عقود میں صیغہ کی شرائط کی طرف اشارہ آچکا ہے۔

۲۱- اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایجاب و قبول ماضی کے صیغہ سے ہو، مثلاً: میں نے بیچا یا میں نے خرید لیا مضارع ہو اور اس سے مراد کسی غنئی قرینہ کے سبب حال ہو، مثلاً ”ابیعک الآن“ (میں اس وقت بیچ رہا ہوں)، یا قرینہ حالیہ ہو، مثلاً مضارع کو حال کے معنی میں استعمال کا عرف رائج ہو۔

بیع منعقد نہ ہونے کی شرط یہ ہے کہ ایجاب یا قبول صیغہ، تنہا کے، رید ہو، مثلاً ”اقبضی“ یا ”یا تم مجھے فروخت کر دے“ یا مضارع کے صیغہ سے ہو اور اس سے مراد استعمال ہو، مثلاً ”سابیعک“ یا ”ابیعک“

عدا“۔

رہا صیغہ امر مثلاً ”بھی“ (مجھ سے فروخت کر دے)، اگر ۱۰۰۰۰۰ شخص جو ب میں کہتے ہینک، تو یہ امر لفظ ایجاب ہوگا، اور اصل (بیع کا حکم دینے والے) کی طرف سے قبول کی ضرورت ہوگی، یہ

غنیہ کے نزدیک ہے۔ ”اور یہی کتابہ کے یہاں ایک روایت ہے، اور ثانیہ کے یہاں ”غنیہ“ کے بالمتناہل ہے (۱)۔

جہد مالکیہ کا مذہب، ثانیہ کے یہاں ”غنیہ“ اور کتابہ کے یہاں ایک روایت یہ ہے کہ بیع مشتہ کی کے قول: ”بھی“ اور بیع کے قول: ”بعک“ سے منعقد ہو جائے گی، اس سے کہ اس سے رضا مندی معلوم ہوتی ہے، اور اول کی طرف سے قبول کی حاجت نہیں رہے گی (۲)۔

ثانیہ نے کہا: ”مشتہ کی نے ماضی مضارع کے لفظ سے کہ: ”بھی“ (تم نے مجھ سے بیچا)، یا ”قبضی“ (تم مجھ سے بیچ رہے ہو)، ”رباعی نے کہا: ”بعک“ (میں نے تم سے بیچا) تو بیع منعقد نہ ہوگی، تا آنکہ اس کے بعد قبول ہو (۳)۔

غنیہ نے صراحت کی ہے کہ امر یا مضارع کے لفظ سے ایجاب صحیح ہے اگر عبارت میں ایجاب یا قبول ضمنی ہو مثلاً: ”اعطیہ السلعة بکذا“ (یہ سامان اتنے میں لے لو) تو امر نے کہا: ”اعطیہا“ (میں نے لے لیا)، اس لئے کہ لفظ (اعطیہ) میں ضمنی طور پر ”بعک فخذ“ (میں نے تم سے بیچا تو تم لے لو) ہے، اسی طرح مشتری کے ایجاب کرنے کے بعد بائ کا قول: ”بیارک اللہ لک فی السلعة“ (قد تمہیں اس سامان میں برکت دے) ہے، اس لئے کہ اس میں بھی ضمناً ”قبلت البیع“ (میں نے بیع کو قبول کیا) کا معنی ہے، یہی مالکیہ اور کتابہ کے نزدیک ہے، اور ”اعتق عبدک عنی بکذا“ (اپنے غلام کو میری جانب سے اتنے میں آزاد کر دے) کے مثل جملوں میں ثانیہ کے نزدیک ایسا ہی حکم ہے،

(۱) شرح جملہ لوائی ۲/۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶،

اس لئے کہ اس میں بھی ضمنتاً: ”بعید و اعتقد عنی“ (اس کو مجھ سے بچو، میری طرف سے آراء و روئے) کا مفہوم شامل ہے^(۱)۔

۲۲- فقہاء کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار، مقصود، پرالاست کا ہے خواہ وضع غوی کے شمار سے ہو یا عرف کے جاری ہونے سے ہو، و سوتی نے بہذا نتیجہ اس چیز سے منعقد ہو جاتی ہے جو عرفاً ضامندی بتائے، خواہ لکھا دلالت ہو یا نہ ہو، قول ہو یا تحریر، یا یقین یا کسی ایک کی طرف سے اشارہ ہو۔

”کشف المقنا“ میں ہے: قولی صیغہ ماضی محین لھو مثلاً! بہت اور اشتہاریت (میں نے بچا، میں نے نہ بچا) میں منحصر نہیں، بلکہ وہ ہر ایسا لفظ ہے جو بیخ کے معنی کو بتائے، اس لئے کہ شارح نے اس کو کسی ماضی صیغہ کے ساتھ خاص نہیں کیا ہے، لہذا ابو بھی اس کے معنی کو ادا کروے اس کو شامل ہوگا (۲)۔

۲۳- یہاب و قبول کے درمیان توافق اس طرح سے ہوتا ہے کہ مشتری پوری بیع کو پورے ثمن کے بدلہ قبول کرے، لہذا اگر وہ 'عین' کے بعض کو قبول کرے جس پر یہاب ہوا ہے، یا اس کے باوجود کسی اور 'عین' کو قبول کرے تو یہاب قبول میں توافق نہیں، اسی طرح اگر بعض ثمن کو قبول کرے (جس کے ذریعہ ایجاب ہوا ہے) یا کسی اور ثمن کے عوض کو قبول کرے تو انوں میں توافق نہیں، مگر یہ کہ ایجاب سے بہتر کی طرف قبول منتقل ہو جائے، مثلاً کسی شخص نے سامان ایک ہزار میں فروخت کیا، اور مشتری نے اس کو ایک ہزار پانچ سو میں قبول کر لیا، یا کسی شخص سے کوئی سامان ایک ہزار میں خرید لیا اور فروخت کرنے کے لئے سو کے عوض اس کی بیع کو قبول کر لیا تو یہ ضمنی موافقت ہے، لیکن

(۱) شرح المجلد ۳ ص ۲۴۵ الدہلوی ص ۳۷۰ کلیلی ص ۲۸۳، شرح مختصی زاد الملک
۱۳۰۶ھ۔

(۲) الدہلوی ص ۳۷۰ کتاب الفتن ص ۱۳۹۔

زیادتی لازم نہ ہوگی، اللہ یہ کفریق مانی اس کو قبول کرے۔

رہائش میں کمی کرنا تو جائز ہے مگر بیچ کے بعد ہو۔

ان طرح تو افق نہیں اُتر سامان کو یک ہزار میں فروخت کیا، اور اجیرے نے اس کو آہامش پانچ سو میں قبول کر لیا۔ الایک باغ اس کے بعد راضی ہو جائے۔ تو قبول یہاں ہو جائے گا، ورنہ اس کے بعد مالک کی رضا مندی قبول ہو جائے گی۔

بعض مافیہ نے سرحسٹ کی ہے۔ گریٹ نے کہا میں نے تمہیں اس کو ایک در میں اور اس کا آٹھ سو میں فرہسٹ یہ اور اس نے آٹھ قبول لریا تو جاز ہے اور اسی سے اس صورت کا حکم بھی معلوم ہو جاتا ہے جبکہ شمن کے عاسب سے مٹی کی تقسیم سے بگ کی رضا مندی کا قرینہ ہو جو (۲)۔

لیکن دین سے بچ کا منعقد ہونا:

۲۴- لین، این یہ ہے کہ: عاقدین میں سے ہر ایک اور کے کو، دوش
 دے دے جس پر تبادلہ ہو رہا ہے، ایجاب مقبوس نہ ہو، یہ ایجاب ہو
 قبول نہ ہو یا اس کے برعکس ہو، اور یہ حالات حالیہ کی قبیل سے ہے،
 اور لین، این کے درمیان تغایل نہیں ملے، مثلاً یہ، حابہ، و بعض
 شافعیہ (مثلاً متولی، مرغوی) کے نزدیک درست ہوتا ہے، ان کے
 حاکم و مؤلفین کا اختلاف ہے (۴)۔

اس میں تفصیل اور اختلاف ہے جس کا ذکر اصطلاح ”تعطیلی“ میں آئے گا۔

(۱) شرح الجبلہ لوائی ۲۲، شرح السیرۃ طبع کنویں، ہاشم لہرق ۳۹۰، ۲۰۰
لجہ شرح الفہ ۲۲، کلوی ۲۲، شرح خدی ۲۰، لوات ۲۰، ۳۰۰۔
(۲) ساجدہ راجح۔

(۳) شرح الجبلہ ص ۶۷ سلسلہ مرقیہ سرسختی لکھا ہے کہ شرح فتنی لا بوت در ۳۔

تحریر و ریختہ کے ذریعہ نق کا انعقاد:

۲۵- وہ موجود اشخاص کے درمیان تحریر کے ذریعہ یا ایک سو جو شخص کی طرف سے لفظ و ردہ سے فی طرف سے تحریر کے ذریعہ منعقد کیا صحیح ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص کسی غائب کے پاس "بعک" داری حکم" (میں نے تم سے بنا گھرا متے میں بچا) جیسے الفاظ لفظ کر یا کسی قاصد کو بھیج کر نق کا ایجاب کرے اور مشتری تحریر یا قاصد کے ذریعہ ایجاب پر مطلع ہو کر قبول کرے تو منعقد ہوگا اور بیع منعقد ہو جائے گی۔

ثانفیعہ نے قبول میں "نوری ہوا" کی شرط لگاتے ہوئے کہا: مکتوب ایہ یا مرسل ایہ کے لئے خیال کی مجلس دراز ہوتی ہے، جب تک وہ اپنی مجلس قبول میں ہو، ورنہ تب کے لئے مجلس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ مکتوب ایہ کے قبول کرے کے بعد ہو بلکہ اس کا خیال مکتوب ایہ کے خیر کے باقی رہنے تک بدتر رہتا ہے، اسی طرح اسوں نے کہا: قبول کے بعد فوراً خط یا قاصد کو بھیجا نہ جائے۔

ثانیہ ثانفیعہ نے قبول میں "نوری ہوئے" کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ تنابہ سے صراحت کی ہے کہ یہاں پر ایجاب قبول کے درمیان تاخیر مضر نہیں، اس لئے کہ مشتری کی عدم موجودگی کے ساتھ تاخیر ایجاب سے اس کے عرصہ کرے کی تکمیل نہیں (۱)۔

گوئے وغیرہ کی طرف سے، اشارہ کے ذریعہ نق کا انعقاد:

۲۶- گوئے کے اشارہ سے نق کا انعقاد ہو جاتا ہے اگر اشارہ کامل فہم ہو، گو کہ کوئی تحریر پر قائم ہو، فقہ کے یہاں معتد ہیں ہے، اس لئے کہ اشارہ و تحریر، مانوس تحت ہیں۔

رہا ناقابل فہم اشارہ تو وہ غیر معتد ہے۔

گویانی رکھنے والے شخص کی طرف سے اشارہ جمہور کے ذریعہ مقبول نہیں۔

مالکیہ کے ذریعہ قابل فہم اشارہ سے نق کا انعقاد ہو جاتا ہے گو کہ یہ لئے کی قدرت موجود ہو۔

راہد شخص جس کی زبان بند ہوئی یعنی اس پر کونکاپس طاری ہو گیا ہو تو اس کے بارے میں اختلاف و تمعیل ہے (۲) جس کو اصطلاح "اعتقال اللسان" میں دیکھا جائے۔

شرائط نق:

۱- شرائط نق کی تحدید میں فقہ کا طریقہ ملک ملک ہے، بعض نے ان کو بہت خونی کی صحت کی شرط قرار دیا ہے، بہت بعض نے نق کی شرائط کے ذکر کرنے پھر ضمن میں ان شرائط کے امکان تصور کے لحاظ سے، جمع کی تمام یا بعض شرائط میں ضمن کو لاحق کرنے کا اتمام کیا ہے۔

ان میں سے اکثر شرائط میں کوئی اختلاف نہیں، اس سے کہ ان شرائط کے لئے ان کی تعبیرات کا مقصد ترمیم ہے۔

کچھ شرائط ایسی ہیں جن کو بعض مذاہب نے انفرادی طور پر کر لیا ہے، دوسروں نے، ان میں یا ہے، یہ چند کتب فقہیہ شرائط انعقاد و شرائط صحت کے درمیان فرق کرتے ہیں، پھر بھی وہ شرائط انعقاد کو شرائط صحت مانتے ہیں، اس لئے کہ جس کا انعقاد ہو وہ غیر صحیح ہے، اس کے برعکس نہیں ہوتا۔

ذیل میں جمہور کے طریقہ پر ان شرائط کا بیان ہے، نیز ان میں سے فقہ نے جن کو شرط انعقاد مانتا ہے اس کی طرف بھی اشارہ

(۱) شرح المجلد ۴، ۴۴، الخرش ۵/۵، لفظ ۴، ۴۴، اقلیوی ۲/۵۴،

کشف القناع ۴/۱۳۸۔

(۲) شرح المجلد ۴، ۳۵، الخواکیر الیوم ۴/۵۵، اقلیوی ۲/۵۵۔

کر دیا جائے گا^(۱)۔

اس بیع کے فروخت کرنے سے ممانعت کی جو انسان کے پاس نہیں ہے، اور سلم میں اس کی رخصت دی ہے۔

شرط بیع:

بیع کی شرط یہ ہیں:

عقد کے وقت بیع کا موجود ہونا:

۲۸- ہمد معدوم کی بیع صحیح نہیں ہے اس پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

یہ حصہ کے نزدیک شرط اعتناء ہے۔

بیع معدوم کی مثالوں میں یہ ہے: چل آئے سے قبل اس کی بیع، مضامین (جو آئندہ ہر کے نطفہ سے وجود میں آئے گا) کی بیع، اور مائع (پیت کے خنن) کی بیع، اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے: ”بھی رسول اللہ ﷺ عن بیع المصامین والملاحیح وحبل الجبلۃ“^(۲) (رسول اللہ ﷺ نے مضامین، مائع، ورجل الجبلۃ کی بیع سے منع کیا ہے)، نیز اس لئے کہ اس میں غرر (دھوکہ) اور جہالت ہے، نہ حدیث میں ہے: ”بھی عن بیع النور“^(۳) (بیع غرر سے منع کیا ہے)۔

بیع سلم کے مستثنیٰ ہونے میں کوئی اختلاف نہیں، چنانچہ وہ صحیح ہے اگرچہ وہ معدوم کی بیع ہے، اور اس کی دلیل اس کے متعلق ارشاد نصوص ہیں، مثلاً: ”بھی رسول اللہ ﷺ عن بیع ما لبس عند الإنسان ودرخص فی السلم“^(۴) (رسول اللہ ﷺ نے

(۱) الفتاویٰ بہد یہ ۳/۳۳، شرح الجملہ: دفعہ (۲۰۵) و (۲۰۸)۔

(۲) حدیث: ”بھی رسول اللہ ﷺ عن بیع المصامین...“ کی روایت عبدالرزاق نے اپنے مصنف (۲۱/۸ طبع مجلس اطمینان) میں حضرت ابن عمرؓ سے کی ہے اور ابن حجر نے تحفیں البیہر (۱۲/۳ طبع شرکت المطبوعہ لغویہ) میں اس کی سند کو قوی کیا ہے۔

(۳) حدیث: ”بھی رسول اللہ ﷺ عن بیع النور“ کی روایت مسلم (۱۱۵۳ طبع مجلس) نے کی ہے۔

(۴) فتح القدیر ۱/۵۰، الدرر المنی ۳/۱۵۷، انشی وشرح الکبیر ۳/۲۷۶،

بیع کا مال ہونا:

۲۹- مالک و ممانعہ نے اس شرط کو لفظ نفع و نفعات سے تعبیر کیا ہے، پھر انہوں نے کہا: جس میں نفع نہیں وہ مال نہیں لہذا اس کے ذریعہ جائیداد جار نہیں ہے اور یہ حنفیہ کے نزدیک شرط اعتناء ہے۔

مال وہ ہے جس کی طرف طبیعت مائل ہو، اور اس کو شرفیہ یا جائیداد رک یا جائیداد، لہذا جو مال نہ ہو وہ کسی عوض کے ذریعہ جائیداد کا محل نہیں، اور مالیت کے اعتبار سے معیار شریعت ہے، لہذا مردار اور جاری خون مال نہیں ہیں^(۱)۔

بیع کا عقد کرنے والے کی ملکیت ہونا:

۳۰- یہ اس صورت میں ہے کہ بذات خود فروخت کر رہا ہو، ممانعہ نے اس شرط کو شرط اعتناء مانا ہے، اور اس کی دو قسمیں کی ہیں:

۱- مال: یہ کہ بیع ذاتی طور پر مملوک ہو، لہذا انکس کی بیع منعقد نہ ہوگی، اس لئے کہ وہ مباحات میں سے ہے، مملوک نہیں، کوک زمین اس کی مملوک ہو۔

۲- مال: بیع بائع کی ملکیت ہو، یہ اس صورت میں ہے جبکہ بذات خود فروخت کرے، لہذا غیر مملوک کی بیع منعقد نہ ہوگی، کوک بعد میں اس کا مالک بن جائے، البتہ سلم، ضمان دینے کے بعد مقصوب، وراثت یا شریعی یا ہب مثلاً، لی، بھی، ارقیم (نگراں) کے ذریعہ بیع

اقتیوبی ۲/۱۷۵، ۱۷۶۔

(۱) ابن ماجہ ۱۰۰۳، البدائع ۵/۳۹۵، الدرر المنی ۳/۱۵۷، القدیر ۲/۵۰، شرح تفسیری لادولت ۲/۱۳۲۔

اس سے مستثنیٰ ہے (۱)۔

غیر مملوک کی بیع کے عدم جواز کے لئے حکیم بن قاسم کی اس حدیث سے استدلال کیا گیا ہے: "لا بیع مالیس عندک" (۲)
(اس چیز کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہیں)۔ اور فضولی کی بیع کے بارے میں اختلاف ہے، اس کو اصطلاح "بیع فضولی" میں دیکھا جائے۔

بیع کا مقدمہ تسلیم ہوگا:

۳۱- یہ منہی کے نزدیک شرط اعتقاد ہے کہ بعد اہل کے ہوئے اس کی بیع، انضام میں موجود ہر فرد کی بیع، اور پانی میں موجود مچھلی کی بیع صحیح نہیں (۳)۔ اس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع غرر سے منع کیا ہے (۴)۔

باعث نزع ہو سکتی نہیں، مثلاً رپوز میں سے یک ٹری کی بیع۔

۳۲- عداوتیں مالکیت و ثمن وغیرہ نے شرط بیع میں اس شرط کا اضافہ کیا کہ بیع صحیح جاری ہو۔

ان شرط مالکیت نے دو شرط اضافہ کر دی ہیں:
یہ کہ بیع صحیح منہی منہا میں سے نہ ہو، اور یہ کہ بیع حرام نہ ہو (۲)۔

یہ شرط سابقہ شرط کے تحت جاری ہیں۔

اس شرط کے ذریعہ جن چیزوں سے امت زنیات یا ہے اس کی تفصیل نیز ہر شرط کے نقد اس پر مرتب ہونے والے نتائج کی تفصیل اصطلاح "بیع منہی منہا" میں دیکھی جائے، نیز ہر فرد کی بیع اس کے اپنے مقام پر دیکھی جائے۔

بیع، اس کے احکام اور احوال

۱۔ تعیین بیع:

۳۳- بیع کی معرفت کے لئے ضروری ہے کہ مشتری کو اس کی جنس، نوع، مقدار معلوم ہو، جنس: جیسے یہاں ہے، نوع: مثلاً، یہ کہ معرفت شہ کی پیداوار ہو، مقدار: مثلاً، پانچ دانہ وغیرہ کے ذریعہ معلوم ہو (۳)۔

بیع کی تعیین اس کی معرفت سے ہر ایک مرہ، اس سے کہ تعیین اس کی ذات و مقدار کے علم کے بعد ما سوا سے اس کی تمیز کے ذریعہ ہوگی، اور یہ تمیز نفس عقد میں اس کی طرف اشارہ کے ذریعہ

بیع کا قدین میں سے ہر ایک کے لئے معلوم ہوگا:

۳۲- یہ شرط حنفیہ کے نزدیک شرط بحت ہے، شرط اعتقاد نہیں، بلکہ اعتقاد ہو جائے گا۔

اسم ہر ایک چیز سے حاصل ہو جائے ہے جوئی کو، مرے سے ممتاز کرے، اور مانع نزع ہو، بلکہ ایسے مجہول کی بیع جس کی جماعت

(۱) ابن ماجہ بن ۱۰۶، ۱۰۷، البدائع ۱/۵، الفروق للقرنی ۳/۲۰۰، اقلیوی ۱/۱۰۰، کتاب البیاع ۳/۱۰۰۔

(۲) حدیث: "لا بیع مالیس عندک" کی روایت ترمذی (تحفۃ الاحوذی ۳/۳۰۰) کے کی ہے اور اسے حسن قرار دیا ہے۔

(۳) ابن ماجہ بن ۶۸۳، السنن ۱۱/۳، الفروق ۳/۲۰۰، ہاشم الفروق ۳/۲۰۰، اقلیوی ۲/۵۸۸، شرح منہی منہا لابن ربات ۲/۵۸۸۔

(۴) حدیث: "لا بیع منہی منہا" کی ترمذی ۲۸۸ کے تحت ذکر ہوئی ہے۔

(۱) ابن ماجہ بن ۶۸۳، السنن ۱۱/۳، الفروق ۳/۲۰۰، ہاشم الفروق ۳/۲۰۰، اقلیوی ۲/۵۸۸، شرح منہی منہا لابن ربات ۲/۵۸۸۔

(۲) مجمع الجلیل ۲/۵۸۵، جوہر و التلیل ۲/۵۸۵، منہی منہا ۲/۵۸۵، اقلیوی ۲/۵۸۵۔

(۳) شرح الجبلۃ دفعہ (۲۰۳)، مجمع الجلیل ۲/۵۸۵، شرح منہی منہا ۲/۵۸۵، اقلیوی ۲/۵۸۵، کتاب البیاع ۳/۱۰۰، المجموع شرح المردد ۲/۵۸۵، ۲/۵۸۵۔

۱۰ لے اترے بارے میں تفصیلات میں، کہان کو اصطلاح ”خیار تعین“ میں لکھا جائے۔

دوم: بیع کی معرفت اور اس کی تعین کا وسیلہ:

۳۴- از بیع مجلس سے غائب ہو اور بیع کی معرفت اس کے مشاہدہ ہو اس کی طرف اشارہ کے ذریعہ نہ ہو سکے جیسا کہ گذرا تو یہ معرفت اس جہت کے ذریعہ ہوتی جو اس کو اجہرے سے متذکرہ ہے، نیز اس کی مقدار کا بیان ہو، اور اگر مقدار ہو تو اس کی حدود کا بیان ضروری ہے، اس لئے کہ عتقار کی جہت اور موقع کے مختلف ہونے سے اس کی قیمت الگ الگ ہوتی ہے، اور اگر ملکیت یا موزونات یا مذروعات (پیشکش والی چیز) یا معدودات (شمار کی جانے والی چیز) میں سے ہو تو اس کی معرفت اس مقدار کے ذریعہ ہوگی جو فروخت ہو رہی ہے (۳)۔ اس میں کچھ تفصیلات ہیں جن کا بیان جلد آ رہا ہے۔

اکل سے خریدے فروخت کرنا صحیح ہے، اور وہ یا تو نلہ کے سارے ڈھیر پر مشتمل رکھ کر ہوگی تو یہ بالاتفاق صحیح ہے، البتہ اس میں بیع جزاف کے بارے میں مالکیہ کی ذکر کردہ شرائط کی رعایت ہوگی۔

یا خمس کی تحصیل کے ذریعہ ہوں مثلاً: یہ صاٹ تے میں ہے، تو یہ مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، اور ابو یوسف و محمد کے نزدیک صحیح ہے، جبکہ امام ابو حنیفہ نے کہا: ایک تعمیر میں صحیح ہے، مرقیہ میں باطل ہوگی، اس لئے کہ وہ مجموعہ مجہول ہے جس پر عقد ہو ہے۔

شافعیہ نے کہا: اگر نلہ کے ڈھیر کی مقدار بیان کر دی ہو مثلاً اس نے کہا: میں نے تمہیں نلہ کا یہ ڈھیر ایک صاٹ ایک درہم کے حساب

حاصل ہوں جبکہ وہ مجلس میں موجود ہو، اور اس صورت میں دو تعین ہو جائے گی، ورنہ بیع کو یہ حق نہ ہوگا کہ شتہ کی کوئی جنس کی کوئی اور چیز اس کی رضا مندی کے بغیر وے، اور اشارہ بقریف کی اہلی ترین صورت ہے (۱)۔

یہ ایک عقد میں بیع کی تعین نہیں کی گئی ہوئی، یعنی یہ ایک بیع غائب ہو اس کا وصف، یا سرود یا گیا ہو یا مجلس میں موجود، ڈھیر میں سے ایک مقدار ہو تو اس صورت میں تعین حوائجی کے ذریعہ ہوتی۔

یہ منصب مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک ہے، اور شافعیہ کے یہاں ”ظہر“ کے ہا، متاثر بھی یہی ہے، جبکہ اس کے نزدیک ”ظہر“ یہ ہے کہ غائب کی بیع صحیح نہیں ہے (۲)۔

غیر متعین بیع کی قبیل سے شتہ ک کے طور پر ایک حد بکفر و مست کرنا ہے، ثواب و حد حد جائیداد میں سے ہو یا مقولہ سامان میں سے، ثواب و شتہ ک میں قابل تقسیم ہو یا ناقابل تقسیم ہو، چونکہ شتہ ک کے ساتھ تقسیم بجز تقسیم و حوائجی کے نہیں ہوتی (۳)۔

بیع کی تعین سے متعلق چند چیزوں میں سے ایک چیز کی بیع ہے، اس شرط کے ساتھ کہ شتہ کی کوئی تعین حاصل ہو، یعنی من میں سے اس کو خریدے گا اس کی تعین کرے، اور اس طرح اس کے لئے مکان ہوگا کہ چنے سے جس کو یا وہ مناسب سمجھے منتخب کر لے، یہ ان لوگوں کے نزدیک ہے، ورنہ تعین کے قابل ہیں۔

اس بیع کے جوہر، اس کی شرط، اور اس خیال پر مرتب ہونے

(۱) شرح المجلد: دفعہ (۲۰۴)، الفواکیر الدواقی ۱۲۱/۲، البحر شرح النہج ۲۲/۲، القیود ۱۳۲/۲، شرح تہذیب الاحیاء ۱/۲، ۱۳۱/۲۔

(۲) شرح المجلد: دفعہ (۲۰۱)، جوہر الاکلیل ۲/۲، ۱۷۷/۲، کشاف القناع ۳۳/۲، ۱۸، ۱۳۳/۲، منی المحتاج ۱۶۳/۲، ۱۸۔

(۳) شرح المجلد: دفعہ (۲۲۰)، اہل المذہب ۲۸۱/۲، خیال الخرویات مسئلہ ۱۸۰، رخص ۱۹۹، منی المحتاج ۱۶۳/۲، کلیوی ۱۶۱/۲، کشاف القناع ۳۳/۲، ۱۷۰۔

(۱) اہل المذہب ۳۳۰/۲، جوہر الاکلیل ۲/۲، ۱۷۷/۲، کشاف القناع ۳۳/۲، ۲۰۵۔
(۲) شرح المجلد: دفعہ (۲۲۰)، حاشیہ ابن ماجہ ۳۳۲/۲، ۲۸۹، ۲۹۶، ۲۹۷، البحر ۱۶۲/۲، کشاف القناع ۳۳/۲، منی المحتاج ۱۶۳/۲، ۱۸۔

سے فروخت کیا، اور یہ پھر ایک موصات کا ہے، اور موصات ملتا ہے تو بیع صحیح ہے، اس سے کہ جمال و تفصیل میں توافق ہے، اور اگر موصات نہ ملے مثلاً اس سے کم یا زیادہ ہو تو صحیح یہ ہے کہ بیع صحیح نہیں، اس سے کہ جمالی شمس و تفصیلی شمس میں تطبیق محال ہے، جبکہ وہ اقوال ہے کہ بیع صحیح ہے (۱)۔

کئی چیز کی بیع و رب کے درمیان اس کے برعکس جاری ہے۔ یہ حکم کی جملہ غیر ربوی شیا میں ہے یعنی جس میں فاضل و ربوی پیشی حرام نہیں اس سے نہ ربوی شیا میں اس کی صراحت آتی ہے۔
فحصی میال یا میزوں سے بیع جاری ہے مثلاً فریقین کے لئے زمین پتھر، کوک و دوسرے لوگوں میں اس کا عرف نہ ہو۔

غیر منضبط کمیال (یعنی وہ پیمانہ جو پہلے اور سکرنا ہو) اس کے ذریعہ بیع جاری ہے، البتہ پانی کی بیع مشینہ و سے اس حکم سے مستثنیٰ ہو کر احتساباً جاری ہے، اس لئے کہ اس کا عرف و روایت بجا جیسا کہ منسلک کہتے ہیں (۲)۔

سوم: بیع کی شمولیت:
ملکات بیع:

۳۵- بیع، میں اس کے منافع لی ہوتی ہے، اسی وجہ سے بیانات اس کا قیاس یہ ہوتا ہے کہ بیع میں وہ چیز داخل ہو جس کا اس سے تعلق ہے تاکہ مقصود، منفعت کی تحصیل ہو، یا عرف کا قیاساً و کفائی

- (۱) شرح المجلد: دفعہ ۲۲۰، حاشیہ ابن عابدین ص ۲۸، مع الجلیل ۵۰۵/۲،
شرح الصیر ص ۱۰۵، طبع الجلی، مفتی الکتاب ص ۱۷، ۱۸، نہایت المحتاج ص ۹۹، ۱۰۰، ص ۱۲۲، کتاب المحتاج ص ۶۸۔
(۲) شرح المجلد: دفعہ ۲۱۸، حاشیہ ابن عابدین ص ۲۷، ۲۸، شرح الصیر ص ۱۲۲، مع الجلیل ص ۹۷، ۹۸، کتاب ص ۲۸۰، شرح المروض ص ۱۲۹، خبلا المروا
ص ۲۰۷، ص ۳۱۸، کتاب المحتاج ص ۷۳۔

ان اشیاء کو شامل ہو جو اس میں داخل ہیں و کہ مقدم میں اس کی صراحت نہ کی گئی ہو، اسی طرح وہ اس سے استثناء کے بغیر جاری نہیں ہوتیں۔

خبر: کھر، ایک بیع میں حسب ذیل اشیاء داخل ہوتی ہیں:
الف: وہ چیزیں جو بیع کے نام کے تحت آتی ہیں، اس طور پر کہ وہ ان کا ایک جز ہو پس مثلاً گھر کی بیع میں اس کے کمرے داخل ہوں گے، اور الماری کی بیع میں اس کے خانے داخل ہوں گے۔

ب: وہ چیزیں جس کا بیع سے مدد ہونا مقصد کی غرض کو مد نظر رکھتے ہوئے مامون ہو، لہذا مالے کی بیع میں کھجور داخل ہوتی۔
ج: بیع سے پائیداری کے ساتھ متصل ہو جائیں طور کہ وہ دائمی طور پر مدد دے، مثلاً گھر کی بیع میں دروازے اور حوض داخل ہوں گے۔

د: جس کو بیع کے ساتھ تابع ہو کر فروخت کرنے کا عرف ہو، مثلاً اونٹ کے ساتھ اس کی ٹیل (۱)۔

اصل یہ ہے کہ یہ سارے امور عرف سے وہ ثابت ہیں، و عرف ملکوں کا الگ الگ ہوتا ہے، لہذا جس ملک میں جس چیز کے تابع ہو کر بیع میں داخل ہونے کا عرف ہو، وہ وہاں بیع میں داخل ہوگی، کوک دوسرے ملک میں یہ عرف نہ ہو (۲)۔

اس وجہ سے ابن عابدین مکان کی بیع کے بارے میں "لہذا فیہ" کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: اصل یہ ہے کہ جو چیز گھر کی تعمیر اور اس سے متصل نہیں ہوتی میں داخل نہیں ہوگی، الا یہ کہ عرف جاری ہو کہ باقی اس کو مشتمل ہے نہیں رہتا، لہذا کھجور اتنا داخل

- (۱) شرح المجلد: دفعات (۲۱۹، ۲۳۰، ۲۳۶)، حاشیہ ابن عابدین ص ۳۳/۲، ص ۳۳ نیز ابن عابدین کا رد "شرح المرف فی بناء بعض الاحکام علی المرف" (مجموع مسائل ابن عابدین)۔
(۲) الفروق ص ۲۸۳، مفتی الکتاب ص ۱۷، ۱۸، المہذب ص ۲۸۵، شرح فتاویٰ
الراذلات ۲۰۶/۲، ۲۰۹۔

ہوگی، قیاساً نہیں، کیونکہ وہ متصل نہیں، البتہ عرف کے تقاضے سے ہم اس کے داخل ہونے کے قائل ہیں، پھر ابن عابدین نے بابت اس کا تقاضہ یہ ہے کہ گھر کا شرب (پانی کا راستہ) ہمارے دیار (ذائقہ) میں عرف کی وجہ سے داخل ہوگا، بلکہ یہ ظہرہ شہر کے عرف میں ملاحظہ بیڑھی کے شامل ہونے سے اولیٰ ہے، اس لئے کہ ذائقہ میں اگر گھر کے سے جاری پانی ہو، پھر نقلی طور پر رک جائے تو گھر سے قاعدہ نہیں اٹھایا جاسکتا، نیز اگر مشتری کو معلوم ہو کہ عقد بیع کے ذریعہ وہ گھر کے ”شراب“ کا مستحق نہ ہوگا تو اس گھر کے مقابلہ میں جس میں پانی کا حصہ داخل ہو، اس گھر کو نہایت کم قیمت پر بیچ دینے پر راضی ہوگا (۱)۔

قرآنی قاعدہ: ”ما یبیع العقد عرفاً“ (جو عرفاً عقد کے تابع ہو)، اور قاعدہ ”ما لا یتبعہ“ (جو تابع نہیں) کے درمیان فرق کے تحت (اس سلسلہ کے جواب ذکر کرنے کے بعد) کہتے ہیں: یہ جواب ان کو میں نے شمار کیا ہے، یہ عادات و عرف نہی میں، البتہ اس سے ”تایید شدہ پس“ کا مسئلہ الگ ہے، اس وجہ سے کہ اس کا ماحضہ نفس و قیاس ہے، اس کے علاوہ دوسرے مسائل کا ماحضہ عرف و عادات ہے، تو حسب عادات بدل جائے یا ختم ہو جائے تو یہ قاعدے بھی ختم ہو جائیں گے، اور یہ قاعدے صادر رسماً حرام ہوگا کیونکہ ان کا ماحضہ باقی نہ رہا، البتہ اس پر غور فرمایا جائے، بلکہ فتویٰ من عادات کے تابع ہوگا جیسے جیسے وہ بدلتی جائیں، جیسا کہ تواتر دور و در وقت کے تابع ہوتے ہیں، اور جس چیز کی بھی عقد میں صراحت کر دی گئی ہو اور لغت اس کی متقاضی ہو، تو یہی وہ چیز ہے جو عادات کے بدلنے سے نہیں بدلتی، اور یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ عرف کا تقاضا ہے (۲)۔

بیع کے ان اشیاء کو شامل ہونے کا مصلوب یہ ہے کہ وہ بیع کے ساتھ ان شمن سے داخل ہوں جن شمن میں اس کا حصہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ ضابطہ ہے کہ جو چیز بیع میں مبعوث داخل ہوتی ہے شمن میں سے اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا (۱)۔

یہی اعتبار (مغنیہ کے نزدیک) اس چیز کا بھی ہے جو بیع کے تعلق سے مصلوب ہو، اور وہ عقد کے بعد و قبضہ سے قبل تلف ہو جائے تو مشتری کو یہ حق نہیں کہ اس کے مقابلہ میں شمن میں سے کچھ سادو کرے، بلکہ اسے اختیار ہوگا کہ عقد پر قائم رہے یا اس کو فسخ کر دے، اور یہ مصلوب ہونے کے نیا کی قبیل سے ہے، یہ مسئلہ اس صورت کے خلاف ہے کہ ذات بیع میں سے (توابع میں سے نہیں) کوئی چیز ہلاک ہو جائے، تو اس کی وجہ سے مشتری اس کے حصہ کا شمس سادو کر سکتا ہے۔

ثانیہ، مقابلہ کے رد، ایک اگر اس نے کہا: میں نے تمہیں یہ گھر فروخت کر دیا، تو اس میں اس سے متصل اشیاء مثلاً دیوار میں ٹھونگے کے تختے، نیلے اور اس میں گڑے ہوئے لب، اور ہر وہ چیز جو اس کی منسلکات میں، انکی طور پر اس سے متصل ہے، داخل ہوگی، اور حاکم کے رد، ایک حاکمہ چیز داخل نہ ہوں، ثانیہ کے یہاں ایک رائے بھی یہی ہے، البتہ اس میں چکی کا مچا، پتھر، متصل ہو، داخل ہوگا، اور اپنی چکی، پتھر، داخل نہ ہوگا، انی طرح ڈاس، ری، تہ جی، اور کچی جیسی چیزیں داخل نہیں ہوں گی (۲)۔

بیع سے استثناء:

۳۶- بیع سے استثناء کا حکم نص اور ضابطہ پر مبنی ہے، اور وہ ضابطہ نص

(۱) شرح المجلد: دفعہ (۲۲۲)۔

(۲) المہذب، ۲۸۵، المجموع، ۲۶۸، کتاب الفتن، ۳۷۵۔

(۱) ابن ماجہ، ۳۳۳۔

(۲) بیرونی، ۲۸۸ (قرنیہ ۱۹۹)۔

ہا۔ گا۔ لیکن اگر مستثنیٰ کو معین کر دیا جائے تو بیخ و بن مستثنیٰ ہی ہے۔ یہ جمہور کے نزدیک ہے۔

امام مالک کے نزدیک چند بھجور کے درخت یا چند درختوں کا استثناء کرنا جائز ہے اگرچہ وہ معین نہ ہوں، اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس کا انتخاب کر لے گا، اگر ان کا پھل قدر گھٹ یا اس سے کم ہو، اور بوٹ کے پھل ایک ٹوکڑ کے ہوں، کیوں کہ اس صورت میں ”غرر“ ہلکا ہے۔ پھل کی بیج میں معین مقدار کا استثناء کرنا جائز نہیں۔ یہ تکذیبی کریم علیہ السلام نے استثناء سے منع کیا ہے، نیز اس سے کہ استثناء کے بعد باقی ماندہ حصہ مجہول ہے، یہ سعید بن مسیب، شافعی، اوزعی، اسحاق اور ابو ثور سے مروی ہے، ابو الخطاب کے علاوہ حنابلہ کا یہی قول ہے، اور یہی حسن کی روایت اور حنفیہ میں سے طحاوی کا قول ہے۔

امام مالک کے نزدیک یہ جائز ہے اگر ایک تہائی یا اس سے کم ہو، حنفیہ کے نزدیک جو ازیعی ظاہر اور ایہ ہے، اور یہی ابن سیرین، سام بن عبد اللہ، اور حنابلہ میں سے ابو الخطاب کا قول ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے معلوم کا استثناء کیا ہے۔

غیر معین حصے مثلاً چوتھائی اور تہائی کا استثناء جائز ہے، اس نے اس کے نتیجے میں مستثنیٰ و مستثنیٰ منہ میں جہالت پیدا نہ ہوگی، لہذا یہ صحیح ہے جیسا کہ اگر کسی معین درخت کو کاٹ لے۔

حنابلہ میں سے ابو بکر اور ابن ابی موسیٰ نے کہا کہ یہ ناجائز ہے۔ حنابلہ کے نزدیک ماکول اہم جانور کی بیج، اس کے سر، کھان، اطراف اور سوا قطہ (جانور کے جسم کے دو اجزاء جن کو عام طور پر پھینک دیا جاتا ہے) کے استثناء کے ساتھ جائز ہے۔ امام مالک نے اس کو صرف سفر میں جائز قرار دیا ہے، اس لئے کہ سفر میں ان اجزاء کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جو پھینک دیئے جاتے ہیں، امام مالک نے اس کو حضر میں مکرر دہا ہے، نیز اس لئے کہ مسافر کے لئے کھال اور سوا قطہ سے

پر مٹی ہے، تمام نقب و کا اس پر مٹی بعض مسائل میں اتفاق اور بعض مسائل میں اختلاف ہے، اور اس اختلاف کی وجہ تو یہ ہے کہ اختلاف ہے جس کی تشریح یہ ہے:

جہاں تک نص کا تعلق ہے تو بخاری کی روایت میں ہے: ”ان النبی ﷺ بھی عن النبی ﷺ (۱) (ابن کریم علیہ السلام نے استثناء کرنے سے منع کیا لایکہ وہ معلوم ہو)۔“

ضابطہ یہ ہے کہ جس کو نافر ہی طور پر مست یا ماستا ہے اس کا استثناء کرنا بھی جائز ہے، اور جس کو نافر ہی طور پر مست نہیں یا جاسکتا اس کا استثناء کرنا بھی ناجائز ہے۔

مستثنیٰ کا معلوم ہونا ضروری ہے، اس لئے کہ اگر وہ مجہول ہو تو بقیہ کو بھی مجہول کر دے گا لہذا بیج نہیں ہوگی۔

لہذا جانور کی بیج سے حمل کا استثناء کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ اس کو نافر ہی طور پر مست نہیں کر سکتے، تو اس کا استثناء بھی جائز نہیں ہوگا، یہ مسیب، مالک، شافعی، ابو حنابلہ کا قول ہے، بلکہ امام احمد سے حمل کے استثناء کی صحت منقول ہے، اور یہی حضرت حسن، بخاری، اسحاق اور ابو ثور کا قول ہے۔ اس کی دلیل مایع کی روایت ہے کہ ابن عمر نے ایک باندی کو درخت کی، اور اس کے حمل کو مستثنیٰ کر دیا، نیز اس لئے کہ آزدی میں اس کا استثناء کرنا صحیح ہے، لہذا اسی پر قیاس کرتے ہوئے بیج میں بھی اس کا استثناء کرنا درست ہوگا۔

اسی طرح کسی بھی مجہول مٹی کا استثناء کرنا ناجائز ہے، مثلاً بکریوں کے ریوڑ میں سے ایک فیہ معین بکری کا استثناء۔

بارگ کی بیج میں کسی غیر معین درخت یا نخل کا استثناء کرنا ناجائز ہے، اس لئے کہ معلوم میں سے مجہول کا استثناء کرنا معلوم کو بھی مجہول

(۱) حدیث: ”لہی رسول اللہ ﷺ عن النبی ﷺ (۱) (ابن کریم علیہ السلام نے منع کیا ہے۔“

داخل ہیں۔ اسی طرح ثانیہ نے کہا ہے کہ جو درخت زمین کے تابع ہوگا اس سے مراد ہم بھر درخت ہے۔ خشک درخت اس میں داخل نہ ہوگا، جیسا کہ اس دفعہ ورنکی نے صراحت کی ہے کہ فقہ کا اتفاق اسکی ہے، جبکہ اسنوی نے نہ کہ قطعاً داخل نہیں ہوگا۔

اسی طرح زمین کی بیج میں وہ پھر بھی داخل ہوگا جو زمین میں پیدا ہو ورناس میں گڑا ہوا ہے، اس لئے کہ وہ اس کا جز ہے، برخلاف مرفون شمی جیسے شہ کے نہ وہ بیج میں داخل نہ ہوگا بلکہ وہ مالک کا ہوگا۔ بین قرانی نے کہا: مدفون پھر صرف اس قول کی بنیاد پر داخل ہوگا کہ جو شخص زمین کے ظاہر کا مالک ہے اس کے باطن کا بھی مالک ہے۔

اگر زمین میں ایسی ہیتی ہو جس کو بار بار کاٹا جاتا ہو تو اصول (جزیں) اثر پر کی ہوں گی، اور بیج کے بقت ہونے والی کٹائی باغ کی ہوگی (۱)۔

۳۹۔ جس نے گھریچا تو بیج میں اس کی تعمیر، اس کا مٹن، اس میں موجود لگا ہوا درخت، اور اس کے مفاد کے لئے حاصل چیزیں مثلاً میڑھیاں، کیل لگے ہوئے تختے، دروازے، اور غری بونی چکی داخل ہوں گی، لیکن اس میں دفن شدہ خزانہ اور اس سے جدا چیزیں مثلاً رسی اور ڈول، اور مدفون اشیاء مثلاً پتھر اور ٹکڑی، داخل نہ ہوں گی۔ رہا لگا ہوا تالا تو اس کی کنجی، حنفیہ، مالکیہ کے نزدیک جیسا کہ گذر، داخل ہوگی، ثانیہ کے یہاں اصح قول، ردنا بلکہ کے یہاں یک رویت یہی ہے (۲)۔

۴۰۔ درخت کی بیج میں ثانیہ نہیں، پتے، اور درخت کے بڑے اتر، اس

کے تابع ہوں گے، اس لئے کہ یہ سب اس کے اجزاء ہیں، اور اسی کے مفاد میں پیدا کئے گئے ہیں۔ رسی و وز میں جو درخت کے گے کی جگہ ہے تو وہ بھی اس کی بیج میں مالکیہ کے نزدیک اور حنفیہ کے نزدیک بالاعتاق داخل ہوں گی اور درخت کو برتر اور بڑھنے کے سے شریعہ ہو جبکہ مابعد کا مذہب اور ثانیہ کے یہاں اصح یہ ہے کہ داخل نہ ہوگی اس سے کہ درخت کے کام میں وہ شامل نہیں اور نہ ہی وہ بیج کے تابع ہے۔

۴۱۔ درست میں پھل یا کھجوریں مٹی ہوں تو یہ شدہ پھل باغ کا ہوگا یا یہ نشہ کی اس کی شرط کا ہے، اس کی دلیل حضرت بن عمر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”من باع موطاً فقد ابرت لثمرتها للبايع الا ان يشترط المصناع“ (۱) (جو تاجر شدہ کھجور کا درخت فروخت کرے تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہی ہوگا مگر جب تک کہ یہ ارشاد طرے)۔

۴۲۔ درخت تاجر شدہ نہ ہو تو نشہ کی کا ہوگا، اس سے کہ اس کو مالک بنی سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر تاجر شدہ نہ ہو تو وہ تاجر کا ہوگا، نیز اس لئے کہ کھجور کا پھل پھل کی طرح ہے، چونکہ یہ کٹی خدائہ مدفون ہے جو ایک مقررہ حد پر ظاہر ہوگا۔ یہ تصور کے ایک ہے۔ حنفیہ کے یہاں ”صحیح“ یہ ہے کہ تاجر شدہ مدفون تاجر شدہ پھل شرط کے بغیر داخل نہ ہوں گے (۲)، اس کی دلیل حدیث سابق ہے، میں اس روایت کے ساتھ جس میں تاجر کا نہیں ہے۔

۴۱۔ جانورانی بیج میں مدتیہ اس کے تابع ہوگی جس کے تابع ہونے کا عرف ہو مثلاً کام، جہار، اور زمین۔ ثانیہ نے فرق کرتے ہوئے

(۱) حدیث من باع موطاً لثمرتها للبايع الا ان يشترط المصناع۔ اس کی روایت بخاری (بخاری ۳۱۳/۵ طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۲) مہدایہ ۲۵/۳، ابن ماجہ ۳۸/۳، الفروق ۲۸۵/۳، صحیح بخاری ۲۳/۱، مہدایہ لکھنؤ ۳۰/۳، شرح الفروق ۱۰۱/۲، المعنی ۸۷/۳، شرح معنی الارادات ۲۰۹/۲۔

(۱) ابن ماجہ ۳۷/۳، الدسوقی ۷۰/۳، الفروق ۲۸۳/۳، مہدایہ لکھنؤ ۱۱۶/۳، شرح روض الطالب ۹۱/۲، المعنی ۸۵/۳، شرح معنی الارادات ۲۰۹/۲۔

(۲) ابن ماجہ ۳۳/۳، صحیح بخاری ۲۵/۲، مہدایہ لکھنؤ ۱۲۷/۳۔

ہم یہ کہ انشاء اللہ شمس قسم کی بیعت کرنے پر دہم اتفاق نہ کئے ہوں^(۱)۔

اگر چاہاں کو بد و صلاح سے قبل باقی رکھنے کی شرط کے ساتھ یہ مطلقاً (تورنے یا باقی رکھنے کا) کر کے بغیر کفر و کشت یا یہ تو جمہور مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے ایک ہی قول ہے۔

حنبلیہ کے یہ ایک بھی یہی حکم ہے اگر چھوڑنے کی شرط رکھی گئی ہو، اور اگر تورنے یا باقی رکھنے کی شرط نہ لگائی ہو تو مذہب حنبلی میں بالاتفاق جائز ہے اور کامل اتفاق ہو، اور صحیح قول میں جائز ہے اگر ماکمل اتفاق ہو، اس لئے کہ یہ بعد میں قائل اتفاق ماں ہے کہ فی الحال قائل اتفاق نہیں ہے، مین اگر چھوڑنے کی شرط لگادی تو بیعت قائم ہے^(۲)۔

اگر چاہاں کو "اصل" کے ساتھ درست کرے تو بالاتفاق جائز ہے، اس لئے کہ چاہاں اصل کے تابع ہوتا ہے^(۳)۔ اس کی تفسیل اصطلاح "شہر" میں کی گئی ہے۔

چہارم: بیعت کی موجودگی اور غیہ موجودگی؛
الف: بیعت کی موجودگی؛

۴۳- یہ طے ہے کہ بیعت کی طرف اشارہ تعریف، تعمیل کی قوی ترین صورت ہے، اور اسی وجہ سے اگر بیعت فریقین کے سامنے (مجس عقد میں) ہو، اور اشارہ کے درمیان اس کی اس طور پر تعمیل ہوئی گئی ہو کہ مشتہی نے اس کو جان یا اور دیکھ یا ہو تو بیعت لازم ہوں، بشرطیکہ کوئی خاص سبب (جس کا تعلق رائیت بیعت سے نہ ہو) نہ اسباب میں سے (۱) ساتھ مراجع۔

(۲) اہدایہ ۳۵۳، ج ۲، ۶۰/۲، نہایہ لکھنؤ ۳۴، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶۔
(۳) الجملہ دفعہ (۶۵) الخواکیر الدواہی ۱۲۱، ۱۲۲، الفروق ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹

نہ پایا جائے جن کی وجہ سے مشتہی کے لئے "خیار" پیدا ہوتا ہے۔
حتیٰ کہ اگر اشارہ، وصف کے ساتھ متصل ہو اور وصف، مشتہی کے مشابہہ اور اس کی مصائبہ کے خلاف طے نہ بھی اس کے بعد مشتری کو حق نہیں کہ "وصف" کا مطالبہ کرے، جبکہ عقد رباہیت اور رضا کے بعد مکمل ہو چکا ہو۔

اس کی تعبیر اس فقہی قاعدہ سے کی جاتی ہے کہ "حاضرہ چیز میں وصف لغو ہے اور غائب میں معتبر ہے"۔

یہ حق کے سم اور اشارہ میں تباہ ثابت ہونے کے برخلاف ہے مثلاً، اس نے کہا: میں نے تمہیں یہ کھجوریں فروخت کر دیں، اور مثلاً کسی کوئی کی طرف اشارہ کیا تو یہاں پر نام لینے کا اعتبار ہوگا، اس سے کہ سم کے درمیان جنس چیز کی تحدید ہوتی ہے، اور یہ جس میں غلطی ہے، وصف میں نہیں، درجنس میں غلطی، قائل معافی ہے، اس لئے کہ اس کی وجہ سے حق معدوم ہو جائے گی۔

قرآن سے صریح کی ہے کہ اگر حق میں جس کا کر نہ کرے مثلاً کہنے میں نے تمہیں ایک کپڑا فروخت کیا، تو بلا لایا، ممنوع ہے^(۱)۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وصف مشتہی کے لئے قائل اور اک ہو، لیکن اگر مشتری سے غفلت ہو یا تجر پہ کی نہ درست ہو مثلاً کاے میں ۱۰ روپے دینے والی ہونے کا وصف ہو، پھر مشتہی کو معلوم ہوا کہ وہ ایک نہیں، تو یہاں پر وصف کا فوت ہونا شرط ہے بشرطیکہ متد میں وصف کی شرط کافی ہو، کو حق حاضر رہا ہو اور اس کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہو، اس سے کہ یہاں وصف بائع کی طرف سے معتبر ہے، اور اس کے فوت ہونے پر مشتہی کے لئے ایک "خیار" ثابت ہوتا

ہے، جس کو "فوت وصف کا خیار" کہتے ہیں^(۲)۔

وصف فوت ہونے کے سبب استحقاق خیار میں بیع کا موجود وغیرہ موجود ہونا لازم ہے، اس کی تفصیل "خیار وصف" میں دیکھئے۔

ب۔ بیع کی غیر موجودگی:

۴۴- اگر بیع غیر موجود ہو تو یہ وصف کے درمیان بیع کی ہوگی جو اس کی وضاحت کرے جس طرح عقد علم میں بیع یا جاتا ہے، یا بغیر وصف کے خریدی گئی ہوگی، البتہ اس کے مقدم کی طرف اشارہ کر دیا گیا ہوگا یا اس کو ایسی چیز سے منسوب کر دیا گیا ہوگا جس کی وجہ سے دو ممتاز ہو جائے۔

اگر بیع وصف کے درمیان یا یا ہو اور یہاں سابقہ مرغوب وصف کے ساتھ ہو، اور بیع کے مشابہہ کے بعد اس کے اور وصف کے درمیان مطابقت طے قوت لازم ہوگی، اور مشتہی کے سے خیار تلف (وصف کے پائے جانے کا خیار) حاصل ہوگا، یہ جمہور علماء کے نزدیک ہے۔ رہے حنفیہ تو وہ یہاں مشتہی کے سے خیار رباہیت ثابت کرتے ہیں، قطع نظر اس بات سے کہ وصف بیع ہو یا نہ ہو، اس کی تفصیل "خیار وصف" اور "خیار رباہیت" میں ہے۔

لیکن اگر نمونہ کی جیا، پر خریدی ہوئی ہو، اور بیع اس سے مختلف نہ ہو تو مشتہی کے لئے خیار رباہیت میں ہوں^(۳)۔

وصف کے ساتھ غیر موجود بیع جمہور کے نزدیک لی جملہ صحیح ہے، حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے یہاں "ظہر" کے بالاتفاق یہی ہے، چنانچہ حنفیہ نے اس کو جارحہ قرار دیا ہے کوک پہلے سے اس کا وصف بیان نہ کیا ہو، جبکہ شافعیہ کے یہاں یک قول یہ ہے کہ وصف کا بیع

(۱) لکھنؤ: دفتر ۲۰۰۸، مجمع الجلیس ۱۷۷۹، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، جوہر الاکلیل ۲۹۴، شرح ختمی لادوات ۲۶۴، کتاب القناع ۵۱۳، خبلا الخوایار ص ۱۰، نہایت المحتاج ۱۳۹۱، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳۔

(۱) فتح القدر ۱۳۶/۵ طبع بلاق۔
(۲) لکھنؤ: دفتر (۱۳۵۳/۳۳)۔

بھی کچھ قول ہے، حبابہ کے یہاں اُصح یہ ہے کہ یہ ممنوع ہے، شافعیہ نے اس کو اس صورت میں جائز قرار دیا ہے کہ مثلاً کہنے میں نے تمہیں اس گھر میں موجود کیوں فروخت کیا اور یہاں کا نمونہ ہے، اور نمونہ نق میں داخل ہوگا^(۱)۔

مالکیہ کے یہاں اس صورت میں تفصیل ہے جب ظہر ہو کہ برمانج کے مطابق فروخت شدہ "مدل" (جانور کی پیچ پر ایک طرف کا بوجہ) کم یا دیا ہے۔ اس کی تفصیل "مفق میں می یوزیاتی کا ظہور" کے تحت ہے۔

چشم: قبضہ سے پہلے بیع میں می یوزیاتی کا ظہور:

۴۵- بیع کا حکم اگر اس میں نقص یا زیادتیاں ظاہر ہو، اس اعتبار سے مختلف ہے کہ نق، مقدار کی جیا، پر ہے یا از قبیل نق "زاف" (یا بارفہ) ہے جس "نق بعدہ" بھی کہتے ہیں، برمانج یا نمونہ پر بیع کی بعض صورتیں اس سے ہیں، جبہ مقد، برمانج میں درج شدہ کے خلاف ظاہر ہو۔

الف- نق جزاف (انگل سے نق کرنا):

۴۶- اگر بیع انکل سے ہو تو شہیدی بیعت کی توقع سے کم یا زیادہ ظاہر ہونے کا کوئی اثر نہیں ہوگا، اس کی تفصیل "نق جزاف" میں ہے۔

ب- نق مقدار (متعینہ مقد رکی نق):

۴۷- کیل یا مدرن یا یا شیا ثمار کے ریو متر و مقد ر میں فروخت شدہ چیز میں آری یا زیادتیاں نکلے تو بیع کو دیکھا جائے گا کہ جو

ضروری ہے، اس سے کہ یہاں مشتہی کے لئے ہر حال زیارہیت ہے، خواہ مصنف بیاب یا گیا ہو "بیع مصنف کے مطابق ہو یا اس کے خلاف ہو" "خواہ مصنف نہ بیاب یا گیا ہو، ہر یہ زیارہیت ہے، اس کے لئے شرط گانے کی ضرورت نہیں ہے^(۱)۔ حبابہ نے اس کو سالم کی صحت کے لئے مطلقہ طریقہ پر مصنف کے ساتھ جائز قرار دیا ہے، ہر دیا کو عدم مطلقہ کی حالت کے ساتھ خصوص رکھا ہے^(۲)۔

جبہ مالکیہ نے اس کو تنفیض کے ساتھ جائز قرار دیا ہے:

الف- بہت زیادہ قریب نہ ہو کہ بغیر مشقت کے اس کو پہنچا ممکن ہو، اس سے کہ اس حالت میں بحیثیت غائب اس کی بیعت یقین سے ضرر کے متوقع ہونے کی طرف مدلل رہا ہے لہذا حاکم نے۔
ب- بہت زیادہ دور نہ ہو، چونکہ حاکم کی سے قبل اس میں تغیر کا مدیثہ ہوئی کے محال ہو۔ کا احتمال ہے۔

نق- بیع اس کو تمام اوصاف کے ساتھ بیاں کر دے جن سے غرض تحقیق ہے، ہر یہ سلم کے "اصاف" ہیں۔

مذہب شافعیہ میں ظہر یہ ہے کہ غائب کی بیعت صحیح نہیں ہے، ہر یہ وہ جس کو متعاقدین یا ان میں سے کسی ایک نے نہیں دیکھا ہو کہ وہ حاضر ہو، اس لئے کہ نق غرر سے ممانعت آتی ہے^(۳)۔

برمانج کے مطابق بیع کرنا یعنی، اسے ریشہ کی بنیاد پر جس میں "اصاف" درج ہوتے ہیں، نمونہ پر بیع کرنا یعنی مشتہی کو ایک صاف دیکھ کر نہ کا ذخیرہ اس شرط کے ساتھ فروخت کرنا کہ وہ اسی نمونہ جیسا ہے، اس کو تصدیق سے جائز قرار دیا ہے، حبابہ کا ایک قول یہی ہے، مردہ کی سے اس کو درست کہا ہے (اس کی وجہ زچگی ہے)، مالکیہ کا

(۱) حلیہ کے ساتھ مراجع۔

(۲) مفتی سر ۵۸۰، ۵۸۳، شرح فتاویٰ لا دوات ۴/۳۶۷۔

(۳) فتاویٰ سر ۶۳، مفتی الحاج ۱۶۲، انہیہ الحاج ۳۰۱۔

(۱) شرح فتاویٰ لا دوات ۴/۳۶۷، فتاویٰ سر ۶۳، ۶۵، مفتی الحاج ۳۰۱، الفروع ۴/۳۱۳، اصاف ۳/۲۹۵۔

صورت میں بیع صحیح ہوگی، اور بیادتی کی صورت میں سابقہ اختلاف ہے، یہی صحیح کے مطابق بیع باطل ہے، اور صحیح کے بالقابل قول کے مطابق بیع صحیح ہوگا۔

بن قدامہ نے ”مغنی“ میں لکھا ہے: اگر بیع میں نے تمہیں بیع میں یہ کہہ دیا کہ اس شرط کے ساتھ خریدو اس کا وہاں ہے، اور یہاں وہ اس میں وہ رہ سکتا ہے۔

اول: بیع باطل ہے اس لئے کہ بائع کو بیادتی کے حوالہ کرنے پر مجبور کرنا ممکن ہے۔ کیونکہ اس نے ہی وہاں فرخت کی ہے، اور نہ ہی مشتری کو بغض کے پینے پر مجبور کرنا ممکن ہے، کیونکہ اس نے سارا اثر یہ ہے، وراثت میں بھی نقصان ہی کا ہے۔

دوم: بیع صحیح ہے، اور بیادتی بائع کی ہے، اس لئے کہ مشتری کے سے نقص ہے، لہذا عیب کی طرح یہ صحت بیع سے مانع نہیں ہوگا۔ پھر بائع کو اختیار دیا جائے گا کہ بیع بیادتی کے ساتھ یہ کرے یا اس ذریعہ سے کرے، اگر مکمل بیع سپرد کرے سے راضی ہو جاتا ہے تو مشتری کو اختیار نہ ہوگا، اس لئے کہ بائع نے اس کے لئے اچھی چیز کا اضافہ کیا ہے، اور اگر بائع کو حوالہ کرے سے انکار کرے تو مشتری کے سے اختیار ہوگا کہ بیع کرے یا سارے متروک نہیں، اور اس کی قیمت دے کر لے لے، اگر لینے پر راضی ہو جائے تو اس دن لے، اور بائع ایک ذریعہ میں اس کا شریک ہوگا، اور یہاں کے لئے اختیار بیع ہے؟ اس میں دو قول ہیں: اول: اس کو بیع کا اختیار ہے اس لئے کہ شرکت میں اس کو ہر ہے، دوم: اس کو اختیار نہیں، اور بن قدامہ نے اسی کو قوی کہا ہے، اور اگر بیع خود اس میں وہ رہ سکتا ہے میں: اول: بیع باطل ہے جیسا کہ گزر رہا، دوم: بیع صحیح ہے، لہذا مشتری کو اختیار حاصل ہے کہ بیع کرے یا شریک کے اس حصوں میں سے دو حصوں

کے عوض لے لے۔

اگر نیکو کا اختیار خریدے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اس کو تفریق دے، اور یہاں وہ اس کو تفریق دے کر لے گا، اور یہاں اس کے سے اختیار نہیں اس لئے کہ بیادتی میں ضرر ہے، اور اگر تفریق لے لے تو اس کے حصہ کے ضمن کے عوض لے گا۔

اگر نیکو کے اختیار میں کیل کی عین خریدی جائے تو اس پر قبضہ کیل کے ذریعہ ہی ہوگا، اگر زائد ہو تو بیادتی وہاں کرے گا، اور اگر کم ہو تو اس کو اس کے حصہ ضمن سے لے گا۔ کیا نقصان کی صورت میں اس کو بیع کا اختیار ہوگا؟ اس میں دو قول ہیں: اول: اس کے لئے اختیار ہے، دوم: اس کے لئے اختیار نہیں ہے (۱)۔

ضمن کے احکام و احوال:

اول: ضمن کی تعریف:

۳۸- ضمن: بیع کے حصول کے لئے مشتری کی طرف سے دیئے گئے عوض کا نام ہے، اور ضمن معنوی و حقیقی کے دو اجزاء (ضمن و ضمن) میں سے ایک جز ہوتا ہے، اور یہ دونوں مقومات عقد میں سے ہیں، اسی وجہ سے جمہور کی رائے ہے کہ قبضہ سے قبل ضمن معین کی ملاکت کے سبب بیع باطل ہو جاتی ہے (۲)۔

حنفی کی رائے ہے کہ بیع کا مقصور اصلی بیع ہے، اس لئے کہ انتفاء ایمان ہی سے ہوتا ہے، اور اثمان (قیمتیں) بجا دلہ کا وسیع ہیں (۳)، اسی وجہ سے حنفیہ نے ضمن کے مقوم ہونے کو صحت کی شرط

(۱) المغنی ۳/۱۳۶، ۱۳۷۔

(۲) جوہر الاکلیل ۳/۳۰۵، مجمع البیہ ۲/۱۰۰، سر ۱/۱۶۶، شرح الروض ۲/۶۳، المجموع ۲/۲۶۹، قلیوبی ۲/۳۵۷، شرح فتاویٰ دارالافتاء ۱/۸۹، لافصح ۳۳۷۔

(۳) لکھنؤ: دفعہ (۱۵۱)۔

(۴) مغنی البحر ۲/۱۸۳، المہذب ۱/۱۷۱۔

قیمت سے زیادہ میں فروخت کرتے ہوں، ورنہ رائے و اصحاب
بہت کے مشورہ سے تسعیر کے بغیر قاضی مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ
نہ کر کے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرؓ بزرگ میں حضرت حاطب
کے پاس سے نزلے تو اس سے کہا: "یا تو زرخیز حادید ہے گھر جا کر
جس طرح چاہے فروخت کر" (۱)۔

ثانیہ: حاطبہ کی رائے ہے کہ تسعیر حرام ہے، اس کے ذریعہ
سے شرعی مائتروہ ہے "تسعیر باجمہ ہو تو بیع حرام اور باطل ہے" (۲)،
اس لئے کہ حدیث یہی ہے: "ان الله هو المسعر القابض
الباسط الرافق، واني لأرحو ان لقي الله وليس أحد
مكمه بظالمى بمظلمة في دم ولا مال" (۳) (اللہ تعالیٰ ہی
برخ مقرر کرنے والا، رکھنے والا، کشاکش کرنے والا، رزق
دینے والا ہے، میں یہ توقع رکھتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت
میں ملاقات کروں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ سے کسی چائی یا ہالی حق کا
مطالبہ کرنے والا نہ ہو)۔

اس کی تفسیل اصطلاح "تسعیر" میں ہے۔

وہم: کون چیز دشمن بن سکتی ہے و کون نہیں:

۵۰۔ جو چیز مٹی ہونے کے قابل ہو دشمن ہونے کے بھی قابل ہے، اس

بتایا ہے، جبہ بیع کا مقصود ہونا انعقاد کی شرط ہے، یہ فرق خاص طور پر
حنفیہ کے یہاں ہے، جمہور کے یہاں نہیں، لہذا اگر دشمن غیر مقصود ہو تو
حنفیہ کے نزدیک بیع باطل نہیں ہوتا، بلکہ فاسد ہوتا، افسوس کا جب
متم کر دیا جائے تو بیع صحیح ہو جائے گا۔

ی طرح قبضہ سے قبل دشمن کا ہلاک ہونا بیع کے سالان کا سبب
نہیں بلکہ باطل اس کے بدل کا مستحق ہوگا، البتہ بیع کے ہلاک ہونے
سے بیع باطل ہو جائے گی (۱)۔

دشمن و قیمت لگ لگ میں اس لئے کہ قیمت و چیز ہے جو
قیمت لگانے والوں (النجہ) کی نظر میں شئی کے مساوی ہو، جبکہ
دشمن و چیز ہے جس پر معاقدین راضی ہو جائیں، جو قیمت سے
زیادہ ہو یا اس سے کم یہ اس کے مثل (۲)۔

لہذا قیمت وہ ہے جو مٹی کا دشمنی دشمن ہو۔
اور جس دشمن پر وہم تھا تو کر یا جائے دشمن مسمی (مقرر دشمن)
ہے۔

س (زخ): سامان کا مقررہ دشمن ہے، "تسعیر: سامان کی
فروختگی کا زرخ مقرر کرنا ہے۔" بات بات تسعیر سلطان کی طرف سے
ہوتی ہے، لوگوں کو اس سے تمہارا زیادہ قیمت میں فروخت کرے سے
رہک دیا جاتا ہے (۳)۔

تسعیر (زخ متعین کرنے) کا حکم:

۴۹۔ تسعیر (زخ متعین کرنے) کے بارے میں فقہاء کا اختلاف
ہے: حنفیہ و مالکیہ کی رائے ہے کہ وہی لازم ایسا کر سکتا ہے اگر تاجر

(۱) کھلہ: دفعہ ۲۲، حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۰۲۔

(۲) کھلہ: دفعہ ۵۳، حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۶۶، جوہر و اکلیل ج ۱ ص

(۳) کھلہ: دفعہ ۵۳۔

(۱) حضرت عمرؓ کے مڑکی روایت امام مالک نے اپنی سوطا میں کی ہے، نقل جامع
والاصول شیخ عبد القادر انارکوط نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے (جامع الاصول
۵۴ طبع الملاح)۔

(۲) انصاری ج ۱ ص ۱۳ طبع الملاح، فتاویٰ ہند ج ۳ ص ۳۳ شرح مشکوٰۃ زیادت
۵۹ ص ۱۵، کافلی و ابن عبد البر ج ۲ ص ۳۰۔

(۳) حدیث: "ان الله هو المسعر..." کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے
حضرت انسؓ کے واسطے سے کی ہے شیخ عبد القادر انارکوط نے کہا اس کی
اسناد صحیح ہے ترمذی اور ابن حبان نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (جامع الاصول
۵۴ طبع الملاح)۔

آپسی رضامندی کے بغیر دوسرے کی جگہ نہیں لے سکتا^(۱)۔

سوم: خمن کی تعیین اور اس کو بیع سے ممتاز کرنا:

۵۱- خمن کو بیع سے ممتاز کرنے کے لئے خفیہ نے حسب ذیل ضابطہ

کی صراحت کی ہے، اور یہاں لکھ دیا ہے: عبارت سے متفق ہے:

الف۔ اگر عوضین میں سے کوئی ایک فوت ہو تو اسی کو خمن مانا

جائے گا، اور دوسرا بیع ہوگا، خواہ وہ جس نوعیت کا ہو، اور صیغہ

(عبارت) کو نہیں دیکھا جائے گا حتیٰ کہ اگر کہے: بعنک دیسارا

بھلہ السلعة (یعنی میں نے تمہیں یہ دینا اس ساد میں فروخت

کیا) تو دینا ہی خمن ہوگا، نہ چندہ، نہ حرف "بوا" سلعہ پر داخل ہے،

جبکہ یہ عموماً خمن پر آتا ہے^(۲)۔

ب۔ اگر عوضین میں سے ایک ذوات القیم ایسا ہو، اور دوسرے

مثلی مبادل میں ہو یعنی اس کی طرف اشارہ نہ کیا ہو تو ذوات القیم

بیعتی ہوگی، اور مثلی خمن ہوگا، اور اس صورت میں بھی اس کے غنی الف

صیغہ کے نتائج کا اعتبار میں ہوگا۔

ج۔ اگر مبادل خلیہ غیر معین ہوں (یعنی ذمہ میں لازم ہوں)

تو خمن وہ عوض ہوگا جس کے ساتھ "بوا" ہے، مثلاً اگر کہے: بعنک

هذه السلعة بطل من الأورد (میں نے تم کو یہ سادان یک رطل

چامل سے بیچا) تو خمن در (چامل) ہوگا، اس سے کہ "بوا" اسی پر

داخل ہے، اور اگر کہے: بعنک رطلا من الأورد بهذه السلعة

(میں نے تم کو ایک رطل چامل اس سادان سے بیچا) تو "سلعہ" اسی

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۲ طبع دوم ۱۳۳۳ھ، الجہد ۳ ص ۲۳۳، غرر حقیقی

۲۵۵۳ھ، المجموع ۲۶۹ ص ۲۶۹ شرح ختمی لا دولت ۲۰۵۳ھ

(۲) ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۵ طبع یرواق ۲۷۲ طبع انجلی، الفتاویٰ الہندیہ

۱۵۱۳ھ، لمجوز شرح فقہ ۲۴ ص ۲۴۱، مفتی الحق ۲۴ ص ۲۴۱، شرح ختمی لا دولت

۲۰۵۳ھ

کے برعکس بھی صحیح ہے، یہ جمہور کے نقطہ نظر سے سمجھ میں آتا ہے، جبکہ

خفیہ کی رائے ہے کہ اس کے برعکس صحیح نہیں ہے۔ لہذا جو خمن ہونے

کے قائل ہے سادات و محقق ہونے کے قائل نہیں ہوتی^(۱)۔

خمن یا تو ذمہ میں ثابت ہونے والی چیز ہوگی، مثلاً فتوہ، اور

مطلیات یعنی کیلی یا وزنی یا دیدار یا شمار کی جانے والی متعارف

چیزیں یا خمن وہ تھیم امیال میں سے ہوگا جیسا کہ فقہ علم میں

ہے بشرطیکہ اس المال وہ تھیم میں سے عین ہو، جیسا کہ فقہ

مقادیسیہ میں۔

سوا و در چاندی حلقہ خمن میں خود فتوہ کی شکل میں دیکھے ہوئے

ہوں یا بغیر دیکھے ہوں، اسی طرح ملکوں اثمان ہیں۔ حسب مالیہ کے

نزدیک "اثمان" تعیین کرنے سے متعین نہیں ہوتے (مالیہ نے اس

سے "صرف" اور "کر یہ کے معاملہ" کو مستثنیٰ کیا ہے)۔ لہذا اگر

مشتہ کی کہنا میں سادان اس دینار میں کر یہ، اور اس دینار کی

طرف اشارہ کرے تو اس کے بعد مشتہ کی کو اختیار ہے کہ وہ دینار

پر کرے، اس سے کہ فتوہ، مطلیات میں سے ہیں، اور مطلیات وہ

میں ثابت ہوتی ہیں، اور جو یہ ذمہ میں ثابت ہوتی ہے اس کی، انکی

اسی بھی ہم مثلاً کر کے رعبہ ہو جائے گی، اور وہ تعیین کو قبول کرے

والی نہیں ہوتی ہے۔

ثانیہ: منابہ کی رائے ہے کہ "اثمان" تعیین سے معین

ہو جاتے ہیں۔

البتہ اگر خمن ذوات تھیم میں سے ہو تو وہ متعین ہو جاتا ہے، اس

سے کہ ذوات تھیم ذمہ میں ثابت نہیں ہوتیں اور ان کا کوئی بھی فرق

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۹۵، شرح الجہد: دفعات (۲۱۱، ۲۱۲) لا ذاتی

۱۰۵۳ھ، انجلی (۱۹۳) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲۲ ص ۱۲۲، لمجوز شرح فقہ

۱۶۱۲ ص ۱۶۱۲، شرح ختمی لا دولت ۲۴ ص ۲۴۱، جوہر الاکلیل ۱۰۵۳ ص ۵۳

شمس ہوگا، اور یہ بیچ مسلم ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسی بیچ ہے جس میں وہ
میں لازم و مفید۔ یہ دینی و حارتیہ کا معاملہ نقد شمس سے یا یا ہے۔
ج۔ اگر غرضیں میں سے ہر ایک مثالی مال ہو تو شمس وہ ہے جس
کے ساتھ ”باء“ ہو جیسے ”ر“ ہے، بعکب اور ا ب ص ح (میں نے
تم کو چاہا، تمہیں سے بچا) تو ”ح“ ہی شمن ہوگا۔

و۔ رُغُوصِیں میں سے ہر ایک دوست اہم ایمان ہوں تو ان میں سے ہر ایک رُغُوصِیں ایک تہار سے ثمن اور ایک اعتبار سے حق ہے (۱) یہ تفصیل صبیحہ کفر و یک ہے۔

شاماعیہ و ساجد کے رد ایک ٹمن ہی ہے جس پر ”با“ اخل ہو۔
 رہے مالکیہ تو انہوں نے صراحت کی ہے کہ فقہ کے معنی ہونے
 سے کوئی مانع نہیں ہے، اس لئے یہ عوہین میں سے ایک دوسرے
 کے عوض جع ہے، و ”اسجد“ میں ہے؛ عوہین میں سے ایک
 دوسرے کے سے ٹمن ہے۔

شخص کے ساتھ حاکم کے ملاوہ "رہنما" ہیں:

الحمد۔ سر پہ ہلکی میں جھل کرے کے بارے میں حقائق میں
میں کتاب ہر عہد ہو تو جیتے کے پھرے سے قبل ٹھمن کو پہن کر
وہ صوب ہوگا۔

ب۔ شمس کے پورے کاثر چمشتہ کی پورے اور جتنی کے پورے ۔
سرے کاثر چمشتہ کی پورے ۔

ج۔ عرصہ میں تصرف کے جوہر کے لئے قبضہ کی شرط طاعتی کے ساتھ خاص ہے، ثمن کے شرط میں۔ اس میں تفصیل ہے جو (بیع مہی، عہ، اور بیع المبیع قبل القبض) میں معلوم ہوگی۔

و۔ بیچ سلم میں شمن (داس الحال) کو ادا کرنا جائز نہیں،

حاشیہ من صاحبین ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

برخلاف سچ کے۔ اس لیے کہ وہ چڑھتا ہے عقیدہ "جہاں ہوتا ہے، وہ یہ
فی الجملہ ہے، اس کی مفصل اصطلاح "شمس" میں ہے۔"۔

چهارم: دشمن کو دہم رکھنا:

۵۲۔ اگر دشمن بیان کر دیا اور اس کو مطلق رکھا، اور اس کی نوعیت بیان نہ کی، جیسا کہ اس نے کہا: امت دینار میں، ورمقد کے شہر میں نوٹ وقسام کے دینار رات ہوں، ان کی قیمت مختلف ورمقد ہے، یہ امر ہو تو عقد قاسد ہوگا، اس لئے کہ دشمن کی مقدار مجہول ہے، البتہ اگر کسی نوٹ کے دینار کا رات زیادہ ہو تو عقد صحیح ہوگا، ورمقد زیادہ ورمقد کی طرف لوٹے گا۔ مثلاً اگر کویت میں کہے: میں نے تمہیں ایک دینار میں فروخت کیا، تو عقد صحیح ہوگا، اور دشمن کو قبی دینار ہوں گے، اس لئے کہ محل عقد میں وہ جو وہ دوسرے دیناروں میں کو قبی دینار ہی سب سے زیادہ رات ہے (۲)۔

ضمن کے احکام کی تفصیل اصطلاح "ضمن" میں دیکھی جائے۔

پنجم: رأس المال کے مد نظر شمن کی تحدید:

۵۳۔ خمن کی تحدید کا لمیا تو مشاہدہ و اشارہ سے ہوگا، یہ تعریف کا اہل ترین طریقہ ہے، خواہ مقدمہ اریان کی ہویا نہ کی ہو، جیسا کہ اگر کوئی سامان دیناروں کی ایک تحصیل کے عوض میں فروخت کیا اور اس کی طرف اشارہ کر دیا۔

یا ضمن مجلس عقد سے غائب ہوگا، اور اس وقت اس کی نوعیت،

(۱) الصدی علی الشرح المستفیض ۲/ ۴۱، ۴۲ طبع لکھنؤ، المجموع ۱۹/ ۴۳، مفتی
الحکام ۲/ ۴۰، ۴۳، ۴۴، المفتی ۳/ ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹، شرح تفسیری
از رادوات ۱۹۱/ ۳۔

(۲) مجلہ : دفعہ (۴۳۱، ۴۳۲) نکالی گئی۔ اس پر ۳۶ ج، ایک ج .
تسلوی ۱۹۸۷ء مثنی کتب خانہ، الانعام ۱۳۵۵ھ

سوم: زیادتی یا کمی کے آثار:

۵۶- نقب و خفیہ کے یہاں طے ہے کہ زیادتی اور کمی سابق متدی اصل سے منسوب ہو راجع ہوتے ہیں، بیش طیکہ کوئی مافع نہ ہو، بایں معنی کہ بیع میں زیادتی کے لئے ثمن کا حصہ ثابت ہوتا ہے جیسا کہ اگر ثمن اصل اور زیادتی پر تقسیم ہو، اسی طرح اس کے برعکس ہے اگر زیادتی ثمن میں ہو۔

اس کے آثار یہ ہیں:

الف۔ اگر بیع قبضہ سے قبل ملاک ہو جائے اور زیادتی ماقی رہے، یہ زیادتی ملاک ہو جائے اور بیع باقی رہے تو ثمن میں سے ملاک شدہ کا حصہ ساتھ ہو جائے گا، برخلاف اس زیادتی کے جو بذات خود بیع سے پیدا ہونے والی ہے۔

ب۔ بیع کو حق ہے کہ مکمل بیع کو رد کر کے تا آنکہ ثمن اصلی اور اس پر زیادتی کو قبضہ میں لے لے۔

ج۔ بیع مانت یعنی مرہم یا ولی یا مدیعہ ممکن ہے، اس لئے کہ زیادتی یا کمی کے بعد ثمن کا اعتبار ہے۔

د۔ اگر بیع میں حق نکل آئے، اور حق نہ لے لے اس کا فیصلہ ہو جائے تو مشتری بائع سے پورا ثمن (اصل اور زیادتی) پس لے گا، اسی طرح عیب کے سبب رجوع کرنے کی صورت میں۔

ه۔ ثمن پینے میں شفعہ عتقار کو اس بیع کے عوض میں لے گا جس پر کمی کرنے کے بعد ثمن طے ہوا ہے، اگر بائع بیع میں کچھ اضافہ کرے، تو شفعہ اصل عتقار کو اس کے حصہ کے ثمن سے لے گا، پورے ثمن سے نہیں، اس پر بیع جمعہ تاق ہے جیسا کہ آئے گا۔

مالکیہ کے نزدیک: زیادتی اور کمی بیع کے ساتھ ملحق ہوں گی،

خود دو قبضہ کے وقت، جو اس آئے یا اس کے بعد۔

ثمن میں زیادتی ثمن اول کے حکم میں ہے، لہذا المتحقق کے وقت اس کو لوٹایا جائے گا، اسی طرح عیب کی وجہ سے لوٹانے کی صورت اور اس جیسی صورتوں میں (۱)۔

مشتہی سے پورے ثمن کو کم کرنا، یعنی ثمن مشتہی کو مہد میں لے دینا جائز ہے، اور کم کرنے کا اثر بیع مرہم اور ثمنہ میں ہوتا ہے۔

چنانچہ بیع مرہم کے بارے میں ارادہ اور ساقی کہتے ہیں: بعض ثمن کے عید کرنے کی صورت میں بیع مرہم واجب ہے اگر لوگوں میں اس کا عرف و رواج ہو بایں طور کہ وہ لوگوں کے عطیہ کے مشابہ ہو جائے، لیکن ارادہ مرہم یا "کلی سے پسندیدہ اس کے بعد ثمن کو مہد کرنا تو بایں مرہم واجب میں (۲)۔

ثمن کے بارے میں شفعہ میں شفعہ کہتے ہیں: جس نے ایک ہزار درہم میں قطعہ میں خرید لیا، پھر شفعہ کے پینے سے قبل یہ بعد بیع نے اس سے نو سو درہم ساتھ کر دیئے، اور صورت حال یہ ہو کہ اس حصہ کا ثمن لوگوں کے درمیان ایک سو درہم ہو، وہ آپس میں ثمن کے ساتھ بیع کریں یا بغیر ثمن کے خریدیں، تو شفعہ سے بھی اس کو ساتھ لے لیا جائے گا، اس لئے کہ اس نے اس ثمن کو ظاہر کیا تھا، وہ محض ثمن کو ختم کرنے کا سبب تھا۔

اگر صورت حال اس جیسی نہ ہو کہ اس کا ثمن سو درہم ہو تو اس بیع نے کہا: مرہم یہ ہے کہ ثمن اس کا ثمن میں سو یا سو ہو تو شفعہ سے کچھ کم نہیں کرے گا، اور جمیعہ (کم یا ہو حصہ) مشتہی کے سے عید ہوگا، اور ایک دوسری جگہ میں کہا: اگر مشتہی تا کم ردے جو بیع میں کم یا جانا ہو تو یہ شفعہ سے ساتھ ہوگا، اور اگر تا حصہ کم نہ ہو جاتا ہو

(۱) تہذیب الفروق ۳/۴۹۰، الدرر ۳/۵۳۵

(۲) الدرر ۳/۱۶۵، مع الجلیل ۳/۱۸۷

۳۲۶، شرح نسبی و رد المحتار ۵/۱۵۸، ۱۵۹، ۵۳۲

۵۳۳، منی المحتاج ۳/۶۵، ۶۶

تو یہ بہہ ہے، ورنہ شفع سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا^(۱)۔

ثانیہ سے بہہ: اگر ثمن یا مٹمن میں زیادتی یا کمی خیار کے پورا ہونے کے سبب لزوم عقد کے بعد ہو تو عقد کے ساتھ لاحق نہ ہوگی، اس سے کہ بیع ثمن ہل کے ساتھ طے ہو چکی ہے، اس کے بعد زیادتی یا کمی ثابت ہے، اور عقد کے ساتھ لاحق نہ ہوگی۔

ترتیب خیار مجلس یا خیار شرط کی مدت کے دوران لزوم عقد سے قبل ہو تو جمہور ثانیہ کے نزدیک صحیح یہ ہے، اور اسی کو اکثر عرفیوں نے قطعاً کہا ہے کہ اس دوران خیاروں کی مدت کے دوران وہ عقد کے ساتھ لاحق ہوگی، مگر ثانیہ کی صراحت کا ظہار بھی ہے، اس لئے کہ خیار مجلس کی مدت کے دوران زیادتی یا کمی عقد کے ساتھ لاحق ہوتی ہے، اور خیار شرط کو خیار مجلس پر قیاس یا ثبوت ہے کہ ان دونوں میں مشترک صفت عدم استقرار ہے، یہ ن قول میں سے ایک ہے جن کو نووی نے ذکر کیا ہے۔

دوسرے قول میں ہے: کہ اس کے ساتھ لاحق نہ ہوگی، فتاویٰ نے اس کو صحیح کہا ہے۔

تیسرے قول میں ہے: خیار مجلس میں لاحق ہونے کی خیار شرط میں نہیں، اس کے قائل شیخ ابو یوسف اور قتال ہیں۔

رہا عقود میں اس کا اثر تو شفعہ میں شفعہ کے ساتھ زیادتی لاحق ہوگی، جیسا کہ مشتری کو لازم ہوتی ہے، اور اگر ثمن میں سے کچھ کم زیادہ جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے^(۲)۔ اس کی تفصیل ”شفعہ“ میں دیکھی جائے۔

تولیہ، اشراک، اور مراہجہ کی بابت ”نہایۃ المحتاج“ میں ہے: اگر بائع کی طرف سے تولیہ کرنے والے سے کچھ ثمن تولیہ کے بعد یا

اس سے قبل (کو کہ لزوم کے بعد ہو) کم کر دیا جائے تو جس کے ساتھ تولیہ یا ثبوت ہے اس سے بھی کم ہو جائے گا، اس لئے کہ تولیہ کی خاصیت (کہ وہ دو بیع جدا ہے) ثمن ہل پر اتنا مانتا ہے، تو اگر پورا ثمن کم کر دیا جائے (ساتھ کر دیا جائے) تو وہ بھی ساتھ ہو جائے گا بشرطیکہ لزوم تولیہ سے قبل نہ ہو، اور اگر ایسا نہ ہو (یعنی تولیہ سے قبل یا اس کے بعد، اور اس کے لزوم سے قبل ہو) تو تولیہ باطل ہے، اس سے کہ اس صورت میں وہ بغیر ثمن کے بیع ہے، اور اسی وجہ سے اگر وہ دونوں لزوم کے بعد اس کو کم کرنے کے بعد اقالہ کر لیں، تو مشتہ کی بائع سے کچھ بھی واپس نہیں لے گا^(۱)۔

اس سلسلہ میں اشراک اور مراہجہ تولیہ کی طرح ہیں، اس کی تفصیل ”مراہجہ“، ”تولیہ“ اور ”اشراک“ میں دیکھی جائے۔

عیب کے سبب رو کے بارے میں ”نہایۃ المحتاج“ میں ہے: اگر بائع مشتری کو بعض یا کل ثمن سے بری کر دے پھر عیب کے سبب رو ہوگئی تو زیادتی دہری رائے یہ ہے کہ کل ثمن سے بری کرنے کی صورت میں کچھ واپس نہیں لے گا، اور بعض ثمن سے بری کرنے کی صورت میں بھی صرف باقی واپس لے گا۔

اگر بائع ”ثمن“ مشتہ کی کو بہہ کرے تو ایک قول یہ ہے کہ واپس کرنا منہج ہے، دوسرا قول یہ ہے کہ واپس کرے گا، اور ثمن کے بدل کا مطالبہ کرے گا، اور یہی زیادتی دہری رائے ہے^(۲)۔

حنا بلہ کی رائے اس سلسلہ میں ثانیہ کی طرح ہے، چنانچہ ”شرح منتہی المارادات“ میں ہے: وہ دونوں خیاریں (خیار مجلس و خیار شرط) کے زمانے میں ثمن یا مٹمن میں جو اضافہ ہو وہ عقد کے ساتھ

(۱) نہایۃ المحتاج ۱/۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱،

لاحق ہوگا، لہذا امر، سجدہ، تولیہ اور اشراک میں اس کی اصل کی طرح اس کی خیر دی جائے گی۔

۱۔ دونوں خیروں کے زمانہ میں دشمن یا دشمن میں سے جو کچھ ساتھ لیا جائے وہ عقد کے ساتھ لاحق ہوگا لہذا اس کی اصل کی طرح اس کی خیر دینا واجب ہے، تاکہ خیاری حالت کو عقد کی حالت کے درجہ میں رکھا جائے۔

گرسا دشمن کم کر دیا جائے تو یہ بہہ ہے۔

عقد کے لڑم کے بعد جو زیادتی یا کمی ہو وہ عقد کے ساتھ لاحق نہ ہوگی لہذا اس کی خیر دینا واجب نہیں^(۱)۔

عیب کے سبب رد کے بارے میں ”شرح مختصر الامارات“ میں ہے: بیع کو رد کر دینے والا مشتہ کی دشمنی لے گا جو اس سے یا تھا یا اس کا بدل لے گا جس سے بائع نے اس کو بری کر یا تھا یا اس دشمن کا بدل لے گا جو بیع سے اس کو بری کر یا تھا یا بیع^(۲) اس نے کہ مشتری کو بیع کی وجہ سے پورا دشمنی پس لینے کا حق ہے۔

ابن قدام نے بیع کے بارے میں کہا: بیع شفعی قتلہ کا اس دشمن میں مستحق ہوگا جس پر عقد طے ہوا ہے، لہذا ”مراہیک مقتدا“ میں رد بیع ہونی پھر ان دونوں سے اس کو زمانہ خیال میں زیادتی یا کمی کے تبدیل کر دینا تو یہ تبدیلی بیع کے حق میں ثابت ہوگی، اس لئے کہ بیع کا حق اسی صورت میں ثابت ہوتا ہے جبکہ عقد مکمل ہو جائے، ”ارای دشمن میں مستحق ہوگا جو تحقیق کی حالت میں ثابت ہے، اس لئے کہ زمانہ خیال مرد حالت عقد ہے، اور اس میں تبدیلی عقد کے ساتھ لاحق ہوتی ہے، اس سے کہ اس کے دور میں وہ دونوں اپنے اپنے خیال پر ہوتے ہیں، جیسے کہ اگر تبدیلی حالت عقد میں ہو بین امر خیال ختم

ہو جائے اور عقد مکمل ہو جائے اور ان دونوں نے زیادتی یا کمی کر دی تو وہ عقد کے ساتھ لاحق نہ ہوگی، اس لئے کہ اس کے بعد زیادتی ”سبب“ ہے^(۱)۔

چہارم: غیر کے حق میں زیادتی یا کمی کے حق ہونے کے موانع:

۵۷۔ زیادتی کا دشمن کے ساتھ لاحق ہونا یا کمی کا اس کے ساتھ لاحق ہونا دو میں سے ایک امر کے سبب منوط ہوتا ہے۔

اصل: دشمن کے ساتھ زیادتی یا کمی کے لاحق ہونے کے نتیجے میں دوسرے کے اس حق میں کمی کرنا لازم آئے جو عقد سے ثابت ہے تو لاحق ہونے کا حکم متعاقدین تک محدود ہوگا، دوسرے پر یہ حکم نہ ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے کی ضرر رسائی کا سد باب ہو سکے۔

اس مافع کے آثار: ”مشتہ کی دشمنی میں زیادتی کر دے، مریض عقار ہو تو بیع زیادتی کے غیر دشمن اصلی میں اس کو لے گا، تاکہ حق شفعہ کے نتائج کرنے کا سد باب ہو سکے۔

دشمن میں کمی کرنا تو یہ لاحق ہوگا، اس لئے کہ اس میں بیع کو ضرر پہنچا نہیں ہے، اسی طرح بیع میں زیادتی کا حکم ہے۔

۱۔ م: ”امارات“ کے نتیجے میں بیع باطل ہو جائے جیسے کمی پورے دشمن کی کر دی جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مردہ بیع ہے، جو عقد سے مستقل ہے، اور اس طرح عقد بیع دشمن سے خالی ہو گیا، لہذا باطل ہو جائے گا۔

اس مافع کے آثار: ”مراہیک مقتدا“ کے پورے دشمن کو ساتھ کر دے تو بیع اس کو پورے دشمن اصلی میں لے گا، اس سے کہ کمی کرنے کو آثار احد دہری زمانہ زیادتی کے نتیجے میں بیع کا

(۱) شرح مشکوٰۃ الامارات ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰،

ثمن سے خالی ہونا پھر اس کا باطل ہونا لازم آئے گا، اور اس کی وجہ سے حق ثمن باطل ہو جائے گا، اسی وجہ سے بیع اس کے حق میں پورے ثمن کے باطل ہونے کے باقی رہے گا۔ البتہ مشتری کے ذمہ سے ثمن ہی کرنے کے سبب ساقط ہوگا تاکہ بذات خود بیع صحیح ہو سکے، یہ اس صورت میں ہے جبکہ ثمن کو قبضہ کے بعد کم یا بویہ بین اس کو قبضہ سے قبل کم یا تو شیعہ "قیمت" کے عوض میں اس کو ملے گا^(۱)۔

پنجم: بیع یا ثمن کو سپرد کرنے کے اخراجات:

۵۸- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ بیع کو کیل کرنے والے، مرن کرنے والے یا پیکش کرنے والے یا شمار کرنے والے کی اہمیت ہائے ذمہ ہے، اسی طرح اگر بیع غائب ہو تو اس کو نقل عقد میں حاضر کرنے کا طریق اس کے ذمہ ہے، اس لئے کہ اس کی حوائجی اس کے بغیر ممکن نہیں۔

فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ثمن کے کیل کرے یا مرن کرے یا شمار کرے کی اہمیت، اسی طرح ثمن غائب کو جاننے کرے کا طریق مشتری کے ذمہ ہے، البتہ مالک کے نزدیک، قال، ولیہ، رشتہ امت اس سے مستثنیٰ ہیں۔

یعن ثمن کے بخلاء (نقد میں کھرے کھوٹے کی تیز کرے والے) اہمیت کے بارے میں فقہاء کے یہاں اختلاف ہے۔

چنانچہ حنفیہ کے یہاں امام محمد سے روایتیں یہ تھیں کہ ثمن کی روایت میں ہے یہ بائٹ پر ہے، اس لئے کہ کھوٹے کی تیز پر کرنے کے بعد ہوگا، نیز اس لئے کہ اس کی ضرورت بائٹ ہی کو ہے تاکہ وہ امتیاز کر سکے کہ اس کا حق کس سے متعلق ہے یا تاکہ عیب دار کو

معلوم کرے اس کو واپس کرے۔

ان کے کامل ثانیہ ہیں۔

امام محمد سے روایت جو بن مہدی کی ہے، یہ ہے کہ یہ مشتری کے ذمہ ہے اس لئے کہ مقررہ مقدار کے وصولی بخلاء کرنے کی ضرورت ان کو ہے، اور اصلیت کا علم کھوٹے کی تیز سے ہوگا، جیسا کہ مقدار کا علم ان سے ہوتا ہے لہذا یہ ہی کے ذمہ ہوگا۔

یعنی مالک کا ذمہ سب ہے۔

بخلاء نے کہا: بخلاء کی اہمیت ثابت کرنے والے پر ہے بخلاء ہوا مشتری۔

ثانیہ میں سے ثمن میں نے کہا: ثمن کے بخلاء کی اہمیت ہائے ذمہ ہے، پھر انہوں نے کہا: قیاس یہ ہے کہ یہ بیع میں مشتری پر ہو، اس لئے کہ اس کا مقصد عیب کا اظہار کرنا ہے (اگر عیب ہو) تاکہ اس کو واپس کر سکے^(۱)۔

ششم: بیع یا معین ثمن کا کلی یا جزوی طور پر سپردگی سے قبل ہلاک ہونا:

۵۹- بیع کے وجوب کے آثار میں سے یہ ہے کہ بائٹ پر بیع مشتری کے حوالہ سالام ہے، اور یہ حق اس سے "مکلی کے بغیر ساقط ہوگا، اور بیع کی ہلاکت کی حالت میں بائٹ ذمہ دار رہے گا، اور ہلاکت کی ذمہ داری اس پر ہوگی، خود ہلاکت کی فاعل کے فعل سے ہو یا وقت مادی سے ہو۔

یعنی حکم ثمن پر منطبق ہوگا اگر وہ میس ہو، یعنی ذمہ میں لازم نہ ہو، اس لئے کہ اس حالت میں وہ عقد میں بیع کی طرح مقصود ہوتا ہے۔

(۱) اہل بیت ۳۴، ۲، شرح البیہر ۴۰، ۱، طبع المصنف، ۶۰، طبع ۲، ۵۰، مفتی الحاج ۳۳، ۳، شرح تفسیر لا دولت ۲، ۱۹۲، ۱، ۲۶، ۲۔

(۲) شرح المجلد ۲، ۱۹۰ (دفتر ۲۵۳ اور اس کے بعد کے صفحات)، ابن ماجہ ۳۶۶، ۱۶۸، ۱۶۵، ۱۵۵، شرح المروغی ۳۶۶، ۳۔

رہا وہ شمن جو ذمہ میں ہو تو بائع کے لئے اس کا بدل لیا ممکن ہے (۱)۔

ملاکت یا تو کلی طور پر ہوں یا جزوی طور پر:

اگر بیع چارہ دار نے سے قبل آفتِ مایہی کے سبب عملِ ملاک ہو جائے تو وہ بائع کے ضمان میں ملاک ہوگی، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: ”بھی عن ربح ما لم یضمن“ (۲) آپ ﷺ نے اس چیز کے نفع سے منع کیا ہے جو اپنے ضمان میں نہیں، اور اس کے نتیجہ میں بیع فسخ ہو جائے گی اور شمن ساتھ ہو جانے کا اس لئے کہ حد کی ”مدید محل ہے“ (۳)، یہ حنفیہ کے نزدیک ہے حسب کے نزدیک بھی حکم اس صورت میں بھی ہے جب بیع بائع کے فعل سے ملاک ہو۔ ثانیہ کے یہاں، بقول میں: مذہب یہ ہے کہ بیع فسخ ہو جانے کی جیسا کہ آفتِ مایہی سے ہو، اور قول یہ ہے کہ مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کر کے شمن واپس لے لے یا بیع کو جاری رکھتے ہوئے بیع کی قیمت لے لے۔

یہاں پر بیع کے فسخ ہونے کا قاعدہ یہ ہے کہ مشتری سے شمن ساتھ ہو جائے گا اگر وہ اس کو نہ نہر چکا ہو، اور اس کو حق ہے کہ شمن کو واپس لے کر اور کر چکا ہو، اور بیع فسخ نہ ہو تو مشتری پر شمن لازم ہوگا، ورنہ بیع بیع کی قیمت کا پابند ہوگا خود کو کتنی ہی ہو۔

(۱) شرح منی وادلت ۲/۱۸۹، جوہر الاکلیل ۱/۱۶۱، مجمع البیانات ۲/۱۸۹۔

(۲) حدیث: ”بھی عن ربح ما لم یضمن“ کی روایت ابو داؤد سنائی، ترمذی ورحمہ نے اپنی سند میں کی ہے ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے شیخ الحدیث نے اس کو صحیح قرار دیا ہے (شمن ترمذی ۵۳۵، طبع النسخ، جامع الاصول ۱/۵۷۱، مسند احمد ۱۶۰/۱۰، طبع دارالطعارف)۔

(۳) شرح المجد: ردہ ۲۳۳، شرح منی وادلت ۲/۱۸۹، منی الحجاج ۱۵۲، اھلبی ۲/۳۱۰، ۳۱۱۔

حالبہ نے بائع کے فعل سے ملاکت کو اجنبی کے فعل سے ملاکت کی طرح ماما ہے اس کی تحصیل نے کی۔

اگر بیع مشتری کے فعل سے ملاک ہو جائے تو بیع فسخ نہ ہو رہے لی، ورنہ مشتری شمن کا پابند ہوگا، ورنہ مشتری کی طرف سے بیع کو تلف کرنا اس کا قبضہ ماما جائے گا، یہ سب بالاتفاق ہے (۱)۔

اگر ملاکت اجنبی کے فعل سے ہو (حالبہ کے نزدیک بھی حکم بائع کے فعل سے ملاکت کا ہے) تو مشتری کو اختیار ہے کہ بیع کو فسخ کر دے یا نہ کر دے، اور اس صورت میں اس سے شمن ساتھ ہو جائے گا (بائع بیع کو تلف کرنے والے سے رجوع کرے گا)، یا وہ بیع قائم رکھے اور اس اجنبی سے واپس لے، بائع کے لئے شمن کی ادائیگی اسی پر ہوگی، اور وہ اجنبی سے مثل کا رجوع کرے گا اگر بلاک شدہ بیع مثلی ہو، اور قیمت واپس لے گا اگر ذواتِ قیم میں سے ہو، یہ مذهب و حالبہ کا مذہب اور ثانیہ کے یہاں ظہر قول ہے۔ اور ظہر کے بالاتفاق یہ ہے کہ بیع فسخ ہوگی جیسا کہ آفت کی وجہ سے تلف ہونے کی صورت میں ہے، اور اگر بعض بیع ملاک ہو تو تلف کرنے والے کے اعتبار سے حکم الگ الگ ہوگا۔

اگر بعض بیع مایہی آفت کے سبب بلاک ہو جائے، اور بلاکت کے نتیجہ میں مقدار میں کمی پیدا ہو جائے تو تلف شدہ مقدار کے نقص سے شمن کا حصہ ساتھ ہو جائے گا اور مشتری کو اختیار دیا جائے گا کہ باقی کو اس کے حصہ کے شمن سے لے یا بیع کو فسخ کر دے کہ تفرق صفہ (حالبہ جہ اجہ) ہو گیا ہے (دیکھئے: ”خیر تفرق صفہ“)، یہ حنبلیہ و حنفیہ کے نزدیک ہے۔

پھر حنفیہ نے کہا: اگر جزوی ملاکت کے نتیجہ میں مقدار میں نقص

(۱) جوہر الاکلیل ۲/۵۳، منی الحجاج ۱۶۱، ۱۶۵، شرح منی وادلت ۲/۱۸۸۔

الف۔ بیع میں اس کے مشتہر کے سے "بیعی کا حق ہو یعنی مثلی میل یا سوزوں یا معدہ ہونا تاکہ مشتہر کے برتن میں اس کو داخل کیا جائے، اور داخلے کے وقت بیع کے ہاتھ سے بیع ملاک ہو جائے تو بیع کے خلاف میں سے ہے۔

ب۔ دو سالوں میں بیع کے پاس بیع پر قبضہ کرنے کے سے روکا گیا ہو۔

ج۔ بیع غائب جس کی قیمت پیشہ بیع کی ہو یا اس کو پیشہ دیکھا تھا، تو یہ سب مشتہر کے خلاف میں قبضہ کے بغیر داخل نہ ہوں گی۔

د۔ بیع فاسخ کے ساتھ۔

ح۔ یہ مصالح کے بعد مدت شدہ پیشہ مشتہر کے خلاف میں آفت سے مامون ہونے کے بعد ہی داخل ہوں گے۔

و۔ عام تا آنکہ بیع کے بعد قیوں یا م کی ذمہ داری ختم ہو جائے (۱)۔

بابت مالک نے بیع کی ملکیت میں تحسین کی ہے کہ اگر باقی مادہ نصف سے کم ہو یا بیع متحد ہو تو اس صورت میں مشتہر کو خیر ہوگا، لیکن اگر باقی مادہ نصف یا اس سے زیادہ ہو، اور بیع متحد ہو تو باقی مادہ نصف مشتہر پر اس کے حصہ میں سے لازم ہوگا (۲)۔

بیع پر مرتب ہونے والے آثار:

اول: ملکیت کی منتقلی:

۶۰۔ مشتہر بیع کا مالک، اور باقی بیع کا مالک ہوگا، بیع میں مشتہر

بید نہ ہو بلکہ نصف میں تحسین پیدا ہو (یعنی اس چیز میں جو بیع میں بدتر و مردود و غل ہوئی ہے) تو بیع میں سے کچھ ساتھ نہ ہوگا، اس مشتہر کو اختیار ہوگا کہ بیع کو فسخ کرے یا جاری رکھے، اس لئے کہ "صاف کے مقابل میں بیع کا کوئی حصہ نہیں ہوتا" (۱) یہ کہ تعدی (زیادتی) ہو یا بیع میں تحسین کی ہو، نصف یا مالک کے لئے کوئی جز خاص روپا گیا ہو (۲)۔

اگر بعض بیع باقی کے فعل سے پاک ہو جائے تو بیع ملاطاف اس کے باقی بیع میں ساتھ ہوگا، ساتھ ہی ساتھ بیع کو لینے اور فسخ کرنے کا اختیار ہوگا کیونکہ معاملہ جدا جدا ہوتا ہے۔

اگر بعض بیع فعل اجنبی کی وجہ سے پاک ہو جائے تو مشتہر کو اختیار ہوگا کہ فسخ کر دے یا برقرار رکھے، اگر اجنبی سے تلف شدہ (۳) ضمانت لے (۴)۔

اگر ملکیت خود مشتری کے فعل سے ہو تو وہ اس کے ضمان میں ہوگا اور اس کو قبضہ مانا جائے گا (۵)۔

البتہ مالک نے باقی کے فعل یا اجنبی کے فعل سے بیع کی ملکیت کو یہ مانا ہے کہ وہ باقی یا اجنبی پر تلف شدہ کا عوض واجب کرتی ہے، اور مشتری کو کوئی اختیار نہ ہوگا خواہ ملکیت کلی ہو یا جزوی۔

رہا آفت، وہی کے سبب بیع کا مالک ہو یا عیب، اور نہ تو وہ مشتری کے ضمان میں سے ہے، جبکہ بیع لازم ہو، اس لئے کہ مشتری وجہ سے ضمان منتقل ہو جاتا ہے، اگرچہ مشتہر کے بیع پر قبضہ نہ کیا ہو (۶) مالک سے اس سے چند صورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے جو یہ ہیں:

(۱) شرح الحجۃ: ردہ ۲۳۳، حاشیہ ابن عابدین ۳۶۳، مفتی الحاج ۳۷۷، شرح فتاویٰ لاہور ۱۸۸/۲۔

(۲) شرح الحجۃ: ردہ ۲۳۳، حاشیہ ابن عابدین ۳۶۳۔

(۳) ساہنہ مرتبہ جوہر الاکلیل ۵۳/۲۔

(۴) شرح المغیر ۴۰، طبع مجلس، انوار الودیع ۳۰/۲۔

(۱) الشرح المغیر ۲/۲، انوار الودیع ۳۰/۲۔

(۲) الشرح المغیر مع حاشیہ الصاوی ۲/۲، حاشیہ الصاوی، ص ۵۷ کے تغیر کے تحت کرتے میں اختلاف کیا ہے۔

کی ملکیت محض بیع صحیح کر لینے سے ہو جاتی ہے، آجی قبضہ ہونے پر موقوف نہیں، مگر چہ قبضہ کا خاتمہ میں ہر ہے۔

المتبیق فائدہ کے مقدم میں حنفیہ کے نزدیک مشتری قبضہ کے بغیر بیع کا مالک نہیں ہوتا ہے (۱)، اس کی تفصیل اصطلاح ”بیع فائدہ“ میں ہے۔

بدلیس میں ملکیت کے منتقل ہونے پر حسب دلیل اور مرتب ہوتے ہیں:

الف۔ یہ کہ بیع میں جو اضافہ اس کی فراہمی کے نتیجے میں ہو اس میں مشتری کی ملکیت ثابت ہوتی ہے، گوکہ مشتری نے بیع پر قبضہ نہ کیا ہو، بیع کی ملکیت مشتری کی طرف منتقل ہونے سے ضمنی کامو جمل ہوا مائع نہیں ہوتا۔

ب۔ بیع میں مشتری کے تصرفات اور ضمن میں بائع کے تصرفات مانند ہوں گے، جیسے کہ بائع ضمن کے بارے میں کسی شخص کو مشتری پر محمول کرے، یہ قبضہ کے بعد ہے، نہ مشتری کا قبضہ سے قبل تصرف تو وہ فائدہ دیدہ عمل ہے (۲)، اس میں انتہائی تفصیل ہے جس کو اصطلاح ”بیع مام بقرض“ کے تحت دیکھنا چاہیے۔

ج۔ اگر بائع سے ضمن پر قبضہ کر لیا، مشتری نے بیع پر قبضہ نہ کیا ہو یہاں تک کہ بائع یہ الیہ ہو کر مر رہا تو بیع کے بارے میں مشتری کو دہرے تصرفات ہوئے پر تقدم فوقیت کا حق ہوگا، اور اس صورت میں بیع بائع کے قبضہ میں ثابت ہوں، مرتزک میں داخل نہ ہوگی (۳)۔

د۔ یہ شرط گانا جائز نہیں کہ بائع بیع کی ملکیت اپنے پاس محفوظ رکھے گا تاں تک کہ ضمن مو جمل کی ”یگی ہو جائے یا کسی اور زمین“ عمل کی

تکمیل ہو جائے۔

بیع یا ضمن کی ملکیت کے منتقل ہونے سے یہ بات مائع نہیں ہوگی کہ دو، دونوں ہمد میں ثابت، اس میں بشرطیکہ وہ دونوں عیوب نہ ہوں، اس لئے کہ بیع کی ملکیت ”ہمد“ میں ہوتی ہے گوکہ متعین نہ ہوں، اس لئے کہ تعین اصل ملکیت سے زائد ہر ہے، چنانچہ اس کا حصول ساتھ ساتھ ملکیت کے ساتھ ہوتا ہے اور یہاں اوقات وہ اس سے موثر ہوتی ہے تا آنکہ یہ ”بیع“ میں ملل ہو جائے، جیسے کہ اگر چاہوں کی زمین کسیت میں سے معلوم مقدمہ ”ثریہ“ تو اس کسیت میں سے وہ حصہ یہ د کرنے کے بعد ہی متعین ہوگا، اسی طرح ضمن جبکہ ہمد میں دین ہو۔

وہم: نقد ضمن کی ادائیگی:

۶۱۔ اصل ضمن میں نقد ”ادائیگی“ ہے، یہ فقہاء کے مابین فی اجماع متفقہ ہے۔ ابن عدلہ نے کہا: ضمن بیع نقد ہوتا ہے، الا یہ کہ فریقین اس کے لئے متردد وقت کا ذکر کریں تو اس وقت تک ہمد ہوا (۴)۔

اسی نے ”شرح المجلد“ میں ”اسراع“ کے حوالہ سے اس کی تفسیر میں اس کا یہ قول نقل کیا ہے: اس لئے کہ فوری ادائیگی عقد کا مقتضی اور موجب ہے۔

”مکملہ الاحکام العدلیہ“ میں ہے: بیع مطلق ”مقبول“ منعقد ہوتی ہے، پھر مجملہ نے اس صورت کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے کہ کسی جگہ کا عرف یہ ہو کہ وہاں بیع مطلق سے اوجہار یا قسط وار بیع مراد ہوتی ہو (۵)، جیسا کہ مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ بیع خیار میں نقد اد کرنا جائز نہیں ہے، نہ زمانہ خیار کے اندر نہ نقد کی بیع کی صورت میں

(۱) شرح المجلد: دفعہ (۲۰۱)۔

(۲) الاکان ابن عدلہ ۷۲۶/۲، لمجد شرح فقہ ۸۸/۲۔

(۳) شرح المجلد لؤی: دفعہ (۲۵۰) ۷۰/۲۔

(۱) شرح المجلد: دفعہ (۳۶۹)۔

(۲) شرح المجلد: دفعہ (۳۷۱)۔

(۳) شرح المجلد: دفعہ (۳۹۷)۔

پہلی حالت: دونوں عوض متعین ہوں (مقایضہ) یا دونوں
ثمن ہوں (صرف):

۶۳- خفیہ کا مذہب ہے کہ فریقین ایک ساتھ یہ دیریں گے زمین
اور میں، دونوں کے دیریں کے ساتھ برآمدگی ہو۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا تاکہ عام
اتفاق نہیں، اگر یہ حاکم کی موجودگی میں ہو تو وہ کسی سے شخص کو وکیل
بنائے جو ان دونوں کے مابین اس کام کو انجام دلا دے۔

شافعیہ کے یہاں "نفسہ" یہ ہے کہ ان دونوں کو پہلے دیر کرنے پر
مجبور کیا جائے گا، اس لئے کہ دونوں پہلو برآمد ہیں، اس لئے کہ متعین
ثمن عین کے ساتھ حق کے تعلق ہونے میں بیع کی طرح ہے۔

حنابلہ کے نزدیک حاکم ان دونوں کے درمیان ایک معتبر آدمی کو
مقرر کرے گا، جو ان دونوں سے اپنے قبضہ میں لے گا، پھر ان دونوں
کے پہلے دیر کرے گا تاکہ منکر اتم ہو جائے، اس لئے کہ دونوں کا حق ثمن
اور عوض ثمن کے عین کے ساتھ تعلق میں برآمد ہے، اور وہ معتبر شخص پہلے
بیع حوالہ کرے گا، اس لئے کہ عرف میں ایسا ہی ہے۔

دوسری حالت: ایک عوض متعین اور دوسرا عوض میں دین ہو:
۶۴- خفیہ اور مالکیہ کا مذہب، اور شافعیہ کے یہاں یک قوں یہ ہے
کہ پہلے بیعتی سے پہلے دیر کرے گا مگر یہ بیعتی سے کہے گا۔ صامی نے کہا:
اس لئے کہ بیع اپنے بائع کے ہاتھ میں ثمن پر رہن کی طرح ہے، اس کی
توجیہ یہ ہے کہ مشتری کا حق بیع میں متعین ہو چکا ہے، لہذا وہ ثمن حوالہ
کرے گا، تاکہ قبضہ کے ذریعہ بائع کا حق متعین ہو جائے، اور اس
طرح دونوں میں مساوات برقرار رہے۔

شافعیہ کے یہاں مذہب، حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ بائع کو
پہلے پہلے دیر کرنے پر مجبور کیا جائے گا، اس سے کہ بیع پر قبضہ تکمیل بیع کا

تیس دنوں کے دہرہ کے زمانہ میں، اور فوری، بیعتی کی شرط لگانے سے
بیع قائم ہو جاتی ہے، غائب کی بیع میں شمس کا لازمی طور پر نقد، اگر نے
بیعتی طے کرنا جائز نہیں ہے، البتہ تطوعاً ایسا کرنا جائز ہے (۱)۔

اس تفصیل سے یہ بات واضح ہوئی کہ ثمن یا تا مبادل ہوگا یا
مبادل، و ثمن مبادل یا تو سارے ثمن کے لئے معین، وقت تک کے
سے ہوگا یا متعین مختلف اوقات پر قسط وار ہوگا (۲)۔

ایک اور بحث سے ثمن یا تو متعین عین ہوگا یا ایسا، یں ہوگا جو
دہرہ میں لازم ہو۔

ثمن: اگر دین ہو تو اس کی، بیعتی کا حکم اس کے مبادل یا مبادل یا
قسط وار ہونے کے لحاظ سے الگ الگ ہوگا، اگر مبادل یا قسط وار ہو تو
متعین ہوگا کہ وقت فریقین کو معلوم ہو۔ اس میں تفصیل ہے جس
کو مصنف "حل" میں بیان کیا ہے۔

اگر شرط پر دیر نے ثمن کا کچھ حصہ ادا کر دیا تو بھی بیع کے حصول
کرنے کا اس کو حق نہ ہوگا، اور نہ بیع کے اس حصہ کو جو ثمن کے ادا شدہ
جز کے برابر ہو، خود بیع، ایک چیز ہو یا چند چیزیں، اور خواہ ان چیزوں
کی قیمت علاحدہ علاحدہ بتائی ہو یا ان تمام کی قیمت مجموعی رکھی ہو،
بشرطیکہ بیع ایک ہی عقد میں مکمل ہوئی ہو (۳)۔

یہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کے خلاف کوئی شرط نہ لگائی
گئی ہو۔

عوضین میں سے کسی ایک کی ادائیگی کا آغاز:
۶۵- عوضین کی نوعیت کے لحاظ سے پہلے کون پہلے دیر کرے بائع یا
مشتہی، اس سلسلہ میں فقہ کا اختلاف ہے، اور اس کے چند حالات ہیں:

(۱) حوالہ وکیل ۲۰۲۔

(۲) شرح الحجۃ: (صفحہ ۲۳۵)۔

(۳) شرح الحجۃ: (صفحہ ۲۷۸)۔

حصہ ہے، اور ثمن کا استحقاق بیع کی تکمیل پر مرتب ہوتا ہے، نیز عرف بھی یہی ہے (۱)۔

جہاں تک نقد ثمن کی اونٹنی اور انی طرح "حارث" حارث ثمن جس کا ہفت پور ہو چکا ہو، اونٹنی میں مشتمل کے کوٹائی کرنے کے نتیجہ کا تحقق ہے تو بائع نقد ثمن کی مال و بیوتہ اس کو نقد ثمن کی اونٹنی پر مجبور کیا جائے گا انی طرح "جملہ جمہور کی رائے یہ ہے کہ بائع کو فتح کا حق ہوگا اگر مشتمل کی مفلس ہو یا ثمن شہر سے مسافت تھ کے نہ آئے ورنہ وہی پر ہو۔

حنفی کی رائے ہے کہ بائع کو فتح کا حق نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے لئے اپنے حق کے حصول کے لئے تقاضا کرنا ممکن ہے، اور وہ اس حالت میں دائن (قرض دینے والا) ہوگا جیسے کہ دوسرے ائمہ ہیں۔ یہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں ہے جبکہ اس نے اپنے لئے خیار نقد کی شرط نہ لگائی ہو، مثلاً یہ کہے "تم نے فلاں وقت ثمن" نہ لیا تو ہمارے درمیان بیع نہیں رہے گی۔ "اس شرط کے تقاضے کے بارے میں اختلاف ہے کہ بیع خود بخود فتح قرار پائے گی یا اس کے قاسم ہوئے کی وجہ سے وہ فتح کی مستحق ہوگی؟ حنفیہ کے نزدیک رائج یہ ہے کہ یہ قاسم ہوگی، خود بخود فتح نہیں قرار پائے گی (۲)، اس کی تفصیل: "خیار نقد" میں ہے۔

شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک تفصیل اس صورت میں ہے جبکہ نقد ثمن کی اونٹنی میں مشتری کی کوٹائی افلاس کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اس وجہ سے ہو کہ اس کا مال شہر میں قریب کی دوری پر یا مسافت قصر سے کم

(۱) الصاوی علی الدرر ۱/۲، ۷۲، شرح الجملہ لا تاسی ۱/۲، ۱۹۱، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۹، الدرر شرح القدر ۲/۱۵۲، فتح القدیر ۵/۳۹۶، مفتی محمد ج ۲/۴۳، المنی ۲/۲۲۰۔
(۲) منی ۳/۳۱۹، ۳۲۰، مفتی محمد ج ۲/۵۵، شرح المغیر للدرر ۱/۲، شرح الجملہ ۱/۱۹۱، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۲۔

کی دوری پر غائب ہو، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مشتمل کی پختہ و اس کے لئے تمام اصول میں پابندی لگانی جائے گی تا آنکہ ثمن حوالہ دے، اس لئے کہ اندیشہ ہے کہ وہ اپنے مال میں کوئی ایسا تصرف کر دے جس سے بائع کو نقصان پہنچے، لیکن اگر مال قصر یا اس سے زیادہ کی مسافت پر غائب ہو تو بائع کو اس کے حاضر کرنے تک صبر کرنے کا مکلف نہیں بنایا جائے گا، بلکہ محقق اور مشتری کے مال پر پابندی عائد کر دی جائے گی جیسا کہ رد "اور بائع فتح کا مالک ہوگا، شافعیہ کے یہاں صحیح قول اور حنابلہ کی ایک رائے یہی ہے۔ مزید برآں یہ کہ بائع کو بیع کو مجبوس رکھنے کا حق ہوگا تا آنکہ وہ اس کے ثمن پر قبضہ کر لے، اور حنابلہ کے یہاں ایک رائے یہ ہے کہ قصر سے کم مسافت کی صورت میں بائع کو فتح کا اختیار نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ مال موجود کے درجہ میں ہے۔ شافعیہ کے یہاں "وہر قول یہ ہے کہ بائع کو فتح کا حق نہیں ہوگا، بلکہ محقق کو فروخت قرار دیا جائے گا اور ثمن میں سے اس کا حق ائیرا یون کی طرح "اکیا جائے گا" (۱)۔

ادائیگی نہ کر سکنے کی وجہ سے دو طرفہ واپسی کی شرط لگانا:
۶۵۔ حنفیہ کی جو تفصیل پیچھے گزری کہ اگر اس میں مقررہ وقت پر عدم ادائیگی کی صورت میں فتح کی شرط لگادی ہو تو حق فتح ثابت ہوگا جسے "خیار نقد" کہتے ہیں، اسی سے قریب مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر بائع نے مشتری سے کہا ہو: میں نے تمہارے ہاتھ فلاں وقت تک کے لئے فروخت کیا، یا اس شرط پر فروخت کیا کہ تم فلاں وقت ثمن میرے پاس لاؤ گے، اگر اس وقت پر تم نہ لائے، تو ہمارے درمیان بیع نہیں رہے گی "امد منہ" میں ہے کہ فتح صحیح ہوگی، بشرطہ بطل ہوگی۔
لام مالک سے وہ "قول مروی ہیں: یک یہ کہ بیع و شرط (۱) ساجد راجح۔

دونوں صحیح ہوں و دوسرا قول یہ کہ بیع فتح ہو جائے لی (۱)۔

اس کی تفصیل ”خیار نقد“ میں ہے۔

دوسرا شرطیں دھار ہو تو پانچ پر بیع کا یہ دوسرا لازم ہے، اور مشتری سے وقت کے آنے سے پہلے شمس کی ادائیگی کا مطالبہ نہیں کیا جائے گا (۲)۔

دوسری حکم اس وقت ہے جب شمس قسط وار ہو، اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ دھار شمس میں پانچ کو حل نہیں ہے کہ وہ دھار کی وجہ سے بیع کو روکے رکھے، اگرچہ حوالہ کرنے سے قبل شمس نقد ہو جائے اس لئے کہ دھار کی مانع پر راضی ہو چکا ہے (۳)۔

شرطیں کا کچھ حصہ نقد ہو، کچھ دھار ہو بعض نقد، لے شمس کا حکم دہی ہوگا جو پورے شمس کے نقد ہونے کا حکم ہے، لہذا مشتری جب تک شمس کے نقد والے حصہ کو روانہ کر دے وہ پانچ سے بیع کی پر۱۰ لی کا مطابہ نہیں کر سکتا۔

تمام حالات میں ضروری ہے کہ مدت معلوم ہو، اگر ایسا ہے تو بیع جائز ہوگی، چاہے مدت کتنی ہی لمبی ہو تو نو بیس سال ہو، اس کی تفصیل ”اجل“ میں ہے۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ ”تقاضی“ کی شرط کے ساتھ اہل سوق (بازار) کی بیع میں کوئی حرج نہیں، جبکہ اس کی مقدار آپس میں معروف ہو، ورتقاضی یہ ہے کہ فریقین کے درمیان متعارف مدت تک دین کے مطابہ کو موثر کیا جائے۔

مشتری کو حق ہے کہ اگر بیع عیب دار ہو یا غلام ہو جائے کہ کوئی دوسرا اس کا حق وار ہے تو شمس کی ادائیگی سے گریز کر سکتا آنکھ عیب

کے بارے میں اپنے حق یعنی فتح یا تاواں کے مطابہ کا مستعمل کر لے یا تا آنکہ دوسرے کے حق کا معاملہ واضح ہو جائے۔

اور جائز ہے کہ فوری واجب دھار اور اس پر قرض مدت تک دھار دین کو لمبی مدت تک کے لئے موثر کیا جائے اور شمس کے مساوی اس سے کم شمس کی جنس سے یا جائے اس سے کہ قرض دینا ہے یا بعض کو ساتھ کرنے کے ساتھ قرض دینا ہے جو معروف ہے، بین المم کے راس المال کو موثر کرنا جائز نہیں ہے (۴)۔

مالکیہ نے قین دن کی حد دھار راس المال کی مانع پر مقرر دی ہے، گوکہ شرط کے ساتھ ہو (۵)۔

سوم: بیع کو پتہ دکرنا:

۶۶- ابن رشد الحفید نے کہا: فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ بیعت کی بیع کسی مدت تک کے لئے ناجائز ہے، اور اس کی شرط ہے کہ عقد بیع کے بعد ہی بیع مشتری کے پتہ دکر دی جائے (۶)۔

تسولی نے ”البيہجة شرح النہمة“ میں کہا: بیع معین کو پتہ دکرنا واجب ہے، اس لئے کہ سپردگی کا جو ب اللہ تعالیٰ کا حق ہے، ادا کرنے کے سبب منتہ نامہ نہ جاتا ہے (۷)۔

ماپ، تول اور شمار کرنے کی اجرت پانچ پر ہوگی، اس لئے کہ اس کے بغیر تکمیل نہیں ہوتی، ابن قدامہ نے کہا: اس لئے کہ پانچ پر واجب ہے کہ مشتری کو بیع پر قبضہ دلائے اور قبضہ اس کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔

(۱) لمجد شرح فقہ ۱۰۴۲، انوار اللہ وانی ۱۲۰۲۔

(۲) جوہر الاکلیل ۴۲، ۵۵، ۶۶، شرح المیزان ۳۳۔

(۳) بدایہ المجتہد ۱۷۰۲۔

(۴) لمجد شرح فقہ ۱۲۴، مفتی الحاج ۴۲۔

(۱) المشرع المیزان ۸۴، اللہ سوقی ۵۵۳، فتح الاکلیل ۵۳۔

(۲) شرح المیزان: (۲۸۳)۔

(۳) مفتی الحاج ۵۵۔

کمرہ میں جمع کرنا۔ یہ جائیں تو اس کمرہ کے دو پر قبضہ درست ہے، اور اس کمرہ پر قبضہ اس کے خالی کرنے پر سقوط ہوگا۔
 لیکن اگر بائع مشہور کو گھر و سماں پر قبضہ کرنے کی جازت ہے، تو یہ اپنی صحیح ہے اس سے کہ سماں مشہور کی کے پاس و بیعت ہو گیا (۲)۔

مالکیہ کی ایک عبارت ہے: عتار اگر زمین ہو تو اس پر قبضہ اس کو چھوڑ دینے سے ہوگا، اور اگر رماشی گھر ہو تو اس پر قبضہ اس کو خالی کرنے سے ہوگا (۳)۔

ابن یقین فرماتے ہیں کہ عتار کے پاس موجود نہ ہوں تو ثانیہ کے یہاں ”صحیح“ یہ ہے (اور اسی کے مثل بعض حنفیہ سے اس عتار کے بارے میں منقول ہے جو یقین سے دور ہو) کہ مٹنے زمانے کے گزرنے کا اعتبار کیا جائے جس میں عتار تک جا ممکن ہو، اس لئے کہ اگر مشقت کے سبب عتار کے پاس یقین کی موجودگی کا اعتبار نہ کیا جائے تو زمانے کے گزرنے کے اعتبار کرنے میں کوئی مشقت نہیں (۴)، اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی حکمت و وضاحت کتب اہل سے استخراج اور پختا ہے۔

رما منقول تو مالکیہ، ثانیہ و رما بد کا مذہب ہے کہ مالکی، قولی اور شمار لی جانے والی چیز میں پر قبضہ پورے طور پر پاپ یا توں یا شمار کر لینے کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ثانیہ نے کہا: اسی کے ساتھ منقول کرنا بھی ضروری ہے، یہ اس صورت میں ہے جبکہ اکل سے منع نہ ہو، کہ اس پر قبضہ منقول کر دینے سے ہو جاتا ہے، اس میں اختلاف و تفصیل

یعنی شمس کے ڈالنے، اس کے پانے اور اس کے وزن کرنے و مدت تو یہ مشہور پر ہوں، و منقول کی جانے والی چیز کی حوالگی میں منقول کرنے و مدت مشہور پر ہونی (۱)۔

صحیح کو یہ و رما و ممتزج ہے جس کا ممتزج میں مانع پابند ہوتا ہے، و یہ نتیجہ نقد شمس کے پورے ڈالنے کے وقت ثابت ہوتا ہے، (و رما و شمس میں صحیح کا پورے شمس کی ونگی پر سقوط نہیں ہے) اور صحیح کی یہ وہی اس وقت پائی جائے کی جس میں کوہ طرح فی مشغولیت سے خالی مشہور کی کے حوالہ سے، یعنی ”بد“ میں مکمل انتظام کے لائق ہو لہذا اگر صحیح مشغول ہو تو یہ وہی صحیح نہیں ہوگی اور مانع کو صحیح کے خالی کرنے پر مجبور کیا جائے گا (۲)۔

صحیح کی مشغولیت کی چند صورتیں: صحیح عقد اجارہ کا مکمل ہو جس کو مانع مکمل کر چکا ہے، اگر مشتری مدت اجارہ کے متم ہونے تک انتظار کرنے سے راضی ہو تو اس کو سپردگی کے مطالبہ کرنے کا اختیار نہیں، البتہ اس کو اختیار ہے کہ شمس روک لے لے تاکہ اجارہ متم ہو جائے، اور صحیح سپرد کرنے کے قابل ہو جائے (۳)۔

جس طرح صحیح کو پورے کرنا واجب ہے اسی طرح صحیح کے ذالغ کو بھی پورے کرنا واجب ہے (۴)۔

مثلی (یعنی میل یا مہر یا معدود) وغیرہ مثلی یعنی عتار یا جانور وغیرہ کے درمیان قبضہ کے حکم میں اختلاف ہے۔

چنانچہ عتار (میل یا مہر یا معدود) پر قبضہ کے لئے تجزیہ کافی ہے بشرطیکہ وہ بات کے سامانوں سے خالی ہو لہذا اگر بائع کے سامان ایک

(۱) اشرح المفہم ۴۱۷ طبع مجلس، مفتی الحاج ۳۲۲، اخصی ۱۲۶۳ طبع امیر علی۔

(۲) لکھنؤ: دفعات (۲۷۶، ۲۶۹، ۲۶۲)، حاشیہ ابن طاہرین ۵۶۲۔

(۳) جامع المقصود فی فہم ۳۳۳۔

(۴) لکھنؤ: دفعہ (۳۸)۔

(۱) حاشیہ ابن طاہرین ۵۱۲، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۳۳۷۔

(۳) اشرح المفہم ۴۱۷ طبع مجلس۔

(۴) مفتی الحاج ۳۲۲، حاشیہ ابن طاہرین ۵۶۲۔

نق کی اجنباء:

۶۷- پچھلی تہذیبات یعنی کئی طور پر ملاک ہونے کے بعض حالات کے سبب نق کے فتح ہونے کے علاوہ نق اپنے اثرات یعنی چمکی اور قبضہ کے غفل ہونے سے قمر ہو جاتی ہے۔

اقالہ کے درمیان بھی نق قمر ہو جاتی ہے۔
اس پر تفصیلی حکام اصطلاح ”اقالہ“ میں ہے۔



ہے (۱) دیکھئے: ”نق جز ف“۔

س کے علاوہ جہاں تک جانور اور مسلمان تجارت کا تعلق ہے تو اس پر قبضہ عرف کے لحاظ سے ہوگا مثلاً کپڑے کو سپرد کرنا، جانور کی کام حوالہ کرنا، اس کو ہانک کر لے جانا یا اس کو بانج کے جانور سے ملحدہ سرمایہ بانج کا اس کو چھوڑ کر چلا جانا۔

حسیہ نے (وریکی مام احمد سے ایک روایت ہے) اپنی بولی اور شہر کی جانے والی چیزیں، اور اس کے علاوہ دوسری چیزیں کے مابین فرق نہیں یہاں ہے لہذا تمام میں تجزیہ سے قبضہ ہو جائے گا۔ حتیٰ کہ گروہانج کے گھر میں تجزیہ ہو تو بھی صحیح ہے۔ لہذا اگرچہ اس کے بعد ملاک ہو جائے تو مشق کی کے ضماں سے ملاک ہوگی، اس لئے کہ وہ اس کے پاس روایت کی طرح ہے (۲)۔

حق پر ساقبہ قبضہ اس پر تجزیہ قبضہ کے قائم مقام ہے، اور اس پر ضمان کے طور پر قبضہ یا تھا، یعنی مشق کی لے اس کو بانج سے خریدے سے قبل اس سے غصب کر یا تھا تو یہ قبضہ کافی ہے، اس لئے کہ یہ قوی قبضہ ہے جو مشتری کے اپنی خریدی ہوئی چیز پر قبضہ کے درجہ میں ہے۔ اس سے بہرہ حال ملاکت کا وہ قبضہ والے پر ہوگا۔

البتہ اگر ساقبہ قبضہ مانت کے قبضہ کے قبیل سے ہو، مثلاً عاریت اور مانت پر لینے والے کا قبضہ، اور وہ ایسا قبضہ ہے کہ بغیر زیادتی یا کوناعی کے ملاک ہونے کی حالت میں جس کے ہاتھ میں وہ چیز ہے اس سے صاحب نہیں یا جائے، تو یہ قبضہ ضعیف مانا جائے گا، وہ ضمان کے قبضہ کے قائم مقام نہ ہوگا (۳)۔

(۱) منی الحجاج ۳۴، ۷۳، ۱۲۵ طبع المریض۔

(۲) الفتاویٰ لہندہ ۱۶/۳، الفروع ۱۲۲/۳، المغنی ۱۲۳، ۱۲۵۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۵۱۲/۳، شرح المجلد لولایتی ۱۵۱/۳ (۸۳۶)۔

نشان بخیر ۱-۳

زیادہ ہے۔ اس لئے کہ وہ باہمت و جہاد کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اور باہمت و جہاد کے ذریعہ ہوتا ہے۔ اس طرح بیخود ہوتا ہے۔ اور بعض صورتوں میں شمس کی عدم تحدید و تعیین ہوتی ہے۔

بیع التجار

نشاہت کے متعلق احکام:

حجِ آنجر ار کی متعدد صورتیں ہیں، اور ان سے مختلف صورتوں کے احکام الگ الگ ہیں۔ اس کی تشخیص حسب ذیل ہے:

مذہبِ حقّیہ

۳۔ پہلی صورت: یہ کہ مناسبات سے روزمرہ استعمال کی چیزیں مثلاً ربڑی، تنک تیل اور بال وغیرہ رفتہ رفتہ لے کر پتے وقت شمس مجہول ہو، پھر ان کو استعمال کرنے کے بعد خرید لے۔

اہل الہی کا عدم اعتناء ہے، اس لئے کہ خرچہ داری کے وقت
 ہتی معدوم ہے، اور معنوی علیہ کی شرائط میں سے اس کا موجود ہونا ہے،
 لیکن فقہاء نے اس ہتی میں نرمی سے کام لیتے ہوئے اس کو اس ضابطہ
 سے کہ جو ہتی شرط ہے، خارج کر دیا ہے۔ اور یہاں احتساباً معدوم
 الہی ہتی جائز قرار دی ہے جیسا کہ ”خبر الرکب“ اور ”الہدیہ“
 میں ہے۔

بعض خفیہ نے کہا: یہ معدوم کی بی بی نہیں ہے۔ بلکہ یہ مالک کی اجازت عری سے تکف کی ہوئی چیز میں کے ضمان کے قبیل سے ہے اور اس کی وجہ آسانی پیدا کرنا اور دفعِ حرج ہے، جیسا کہ عرف ہے، لیکن اس سلسلہ کو جو بھی غیہ و غیہ نے پسند نہیں کیا ہے۔

دین عاجزوں نے کیا مسئلہ اٹھائی ہے۔ وہ اس کی ترمیم

حریر

۱- بیع کا معنی ہے: تملیک و تملک کے طور پر مال کا مال سے
تبادلہ (۱)۔

لفت میں اس خبر کا معنی: ٹھنپتا ہے۔ کہا جاتا ہے: أجزدته الذمیں: میں نے اس کو قرض میں مہلت دی (۴)۔

بیچ، تجارت، بچنے والوں سے ضرورت کی چیزیں تہہ ذری
لیما، وراہ کے بعد ان کا شن اوا کرنا (۳)۔

تعمت فظ:

نتیجہ: استعاضی:

۲- معادۃ ورتعاطلی کے معنی ہیں: لین وین اور تبادلہ کرنا۔

نتیجہ بالنتیجہ: یہ ہے کہ بائع اور مشتری صیغہ کہے بغیر ایک دوسرے کے مال پر قبضہ کر لیں، یعنی بائع، جمع دے لیکن زبان سے کچھ نہ کہے، اور مشتری شمس دے اور وہ بھی زبان سے کچھ نہ کہے۔^(۲۳)

نتیجہ: رشتہ قاضی میں فرق یہ ہے کہ نیک اختر ار میں عموم

[illegible]

(٢٠) لسان العرب، المصباح المحمدي -

(۳) اس کا جائز بنی میں ۱۲، المروتہ میں ۲۹۲، ماسی الطالب میں ۳۵۸، بحر میں ۳۵۸۔

٢ العنايه شرح الهدى ١٢٦٢ هـ

بیع النحر ۳-۹

۶- چوتھی صورت: یہ کہ انسان ناتہ کو چند درہم یہ کہے بغیر دے کہ "میں نے خرید لیا" اور وہ زپانچ رطل لے، اس کی قیمت معلوم نہ ہو تو بیع باعہی منعقد نہ ہوگی، اس لئے کہ ثمن مجہول ہے، لہذا اگر بینے والے نے بیع میں تصرف کر دیا ہو اور بائع نے اس کو دینے، اور اس کے عوض کے طور پر اس میں تصرف کرنے سے راضی ہو کر اس کو دے دیا ہو تو یہ بیع نہ ہوگی، اگرچہ بیع کی نیت سے ہو اس سے کہ نیت سے بیع نہیں ہوگی، لہذا یہ اس قرض کے مثلاً ہوگا جس کا ضابطہ اس کے مثل یا قیمت سے لیا جاتا ہے۔ اور وہ دونوں مثل یا قیمت کے بدلے کی چیز پر راضی ہو جائیں تو لینے والے کا فہم بری ہو جائے گا (۱)۔

نہ ہب مالکیہ:

مالکیہ کے یہاں یہ صورتیں آتی ہیں:

۷- یہ کہ انسان ناتہ کے پاس کچھ درہم رکھ جائے پھر درہم کے متعین نہ ہونے کے عوض متعین سامان بیٹا رہے۔ تو یہ بیع صحیح ہے، اس سے کہ سامان نہ ثمن، دونوں متعین ہیں۔

۸- یہ کہ ناتہ کے پاس کچھ درہم رکھتے ہوئے یہ کہے: میں تم سے اس کے عوض مثلاً اتنی ٹھوڑی لون گاؤں گا، اور وہ فہم نہ ہو، اس کے ساتھ مل کر کسی سامان کی مقدار مقرر کر لے، اور اس کے ثمن کی کوئی مقدار مقرر کر لے، سامان اس کے پاس چھوڑ دے کہ جب چاہے لے لے گا یا اس کے لیے کا وقت مقرر کر دے تو یہ بیع بھی جائز ہے۔

۹- یہ کہ ناتہ کے پاس کچھ درہم ہیں یا غیہ مصلحت سامان کے سے اس شرط پر چھوڑ دے کہ اس میں سے روز نہ اس کے نرخ سے بیٹا رہے گا اور وہ دونوں اس بیع کا عقد برائیں۔ تو یہ بیع ناجائز ہے، اس سے کہ

امیوں (شیاء) کے قرض پر ممکن ہے۔ اور اس کا ضمان اتھنا شمس کے ذریعہ ہوگا، جیسے کہ وہ تہ تم شیاء میں اتھان کا حال ہو، اس سے کہ وہ تہ تم قرض پر نہ ناسد ہے، اس سے اتھان حال نہیں، کوکہ قبضہ کے ذریعہ ملکیت میں آجائے۔

۴- دوسری صورت: یہیہ پہلی صورت ہے، بس فرق ثمن کی معرفت کے تحقق سے ہے یعنی انسان اپنی ضرورت کی چیز رفتہ رفتہ لے، پیتے وقت ثمن کا کم ہو، اور اس کا حساب بعد میں کرے۔

یہ بیع جائز ہے اس کے اعتقاد میں کوئی اختلاف نہیں، اس لئے کہ جب اس نے کوئی چیز لی تو اس کی بیع متعین ثمن کے بدلے میں ہوئی، اور یہ بیع تعاہلی ہوگی، بیع تعاہلی منعقد ہوئی ہے، خواہ ثمن پیتے وقت اور کردے یا وہ اوصار ہو۔

یہی حکم اس صورت کا بھی ہے کہ انسان ناتہ کو کچھ درہم یہ کہے بغیر دے دے کہ میں نے خرید لیا، اور ثمن کے علم کے ساتھ روزانہ اس سے پانچ رطل لے۔

یہ بیع جائز ہے، اور اس کا کھانا حال ہے، اس لئے کہ اگرچہ دیتے وقت اس کی نیت خریداری کی تھی، تاہم محض نیت سے بیع نہیں ہوتی، بلکہ اسی وقت تعاہلی کے ذریعہ بیع ہوگی، اور اس وقت صحیح معلوم ہے لہذا بیع صحیح منعقد ہوگی۔

۵- تیسری صورت: یہ کہ انسان ناتہ کو چند درہم دے دے کہ میں تم سے مثلاً سو رطل روٹی خریدی، اور وہ زپانچ رطل لے۔

یہ بیع ناسد ہے اور اس کا کھانا مکروہ ہے، اگر بہت کی چیز چھٹی کی جہالت ہے، اس لئے کہ اس نے ایسی روٹی خریدی جس کی طرف اس نے اشارہ نہیں کیا، لہذا بیع مجہول ہوگی، اور بیع کی صحت کی شرائط میں سے یہ ہے کہ بیع معلوم ہو۔

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۱۲/۱۳، المحرر المفید ۵/۹۷، شہدہ اس بحکم رص ۳۶۳

نقہ استخراج ۱۰-۱۳

۱۲- دوم: انسان نامہ سے کہے: مجھے اتنے میں مثلاً گوشت یا روٹی
 ۱۰۰ روپے، اور وہ اس کو مطلوبہ چیز ۱۰۰ روپے دے، وہ اس پر قبضہ کر لے اور
 اس سے راضی ہو جائے، اور ایک مدت کے بعد حساب کر کے پ
 فائدہ لازم ثمن کو ادا کر دے تو یہ بیع قطعی طور پر س لوگوں کے نزدیک صحیح
 ہے جو بیع معاوضہ کو جاری قرار دیتے ہیں^(۱)۔

مذہب حنابلہ:

۱۳- حنابلہ کے یہاں بیع استخراج کے مسائل اس بیع پر مبنی ہیں، جو
 ثمن کے ذکر کے بغیر ہو، مرداوی نے ”الانصاف“ میں ان مسائل کو
 ذکر کرتے ہوئے کہا:

”یہ بیع کے عوض بیع جس پر نرخ مقرر ہو جائے صحیح نہیں ہے،
 ”مذہب“ یہی ہے، اصحاب کی یہی رائے ہے، امام احمد سے یک
 ”مصری“ روایت ہے کہ یہ بیع صحیح ہے، نقلی الدین بن تیمیہ نے اسی
 کو اختیار کرتے ہوئے کہا: مذہب امام احمد میں وہ میں سے یک توں
 یہی ہے۔“

بیع کی شرائط میں سے عقد کے وقت ثمن کا معصوم ہونا ہے،
 مذہب میں صحیح یہی ہے اور یہی اصحاب کی رائے ہے، اس تیمیہ نے
 صحت بیع کو اختیار کیا ہے اگرچہ ثمن مقرر نہ ہو، اور اس کے سے ثمن
 مثل ہوگا، اس کی نظیر مدنی تعین کے بغیر نکاح کا صحیح ہونا ہے، اور
 عورت کے لئے ہر مثل ہوتا ہے^(۲)۔

دین مغل نے اپنی کتاب ”المکت والموافق السیاسة عسی
 مشکل المحرر“^(۳) میں بیع بدو ثمن کے مسائل میں امام احمد

جس ثمن پر انہوں نے عقد کیا ہے وہ مجہول ہے، اور یہ ایسا غریزہ ہے جو
 صحت بیع سے مانع ہے۔

۱۰- انصاف نامہ سے ضرورت کا سامان متعین نرخ میں لے، اور یہ
 رہ متعین حرب و متعین نرخ میں لے، اور ثمن متعین مدت یا
 عرف (بطریقہ) ملے تک کے لئے موثر ہو، اور حواء (خنیہ) معلوم
 و مامون ہو تو بیع جائز ہے^(۴)۔

مذہب شافعیہ:

شافعیہ کے یہاں بیع استخراج کی دھاریں ہیں:

۱۱- ہن: انصاف نامہ سے ضرورت کی چیز جو زنی جو زنی ہوتا ہے اور
 اس کو کچھ نہ دے، اور وہ وہ وہ غنما بیع نہ کریں بلکہ ہن اس کے عام
 ثمن میں لینے کی نیت کریں، اور وہ ایک مدت کے بعد اس کا حساب
 کر کے ثمن دے دے، جیسا کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں۔

دوہی کے کہا: بیع بد انتاف (یعنی شافعیہ کے یہاں) باطل
 ہے، اس لئے کہ یہ نہ تو لفظی بیع ہے اور نہ قاطعی کے ساتھ۔

دوہی کے کہا: دوہی کا توئی یہی ہے، اور ابن صلاح نے اپنے
 فتویٰ میں اسی کے مثل لکھا ہے۔

امام غزالی نے زنی سے کام لیتے ہوئے اس کو مباح قرار دیا
 ہے، اس لئے کہ اس کا عرف ہے، اور اس کی مباحث کے بارے میں
 یہی ن کی دلیل ہے۔

دوہی نے کہا: نوہی کے اس قول میں کہ ”اس کو نہ معاوضہ شمار
 کیا جاتا ہے اور نہ ہی بیع“ اشکال ہے بلکہ لوگ اس کو بیع شمار کرتے
 ہیں، اور یہ ہوتا ہے کہ ضرورت کی چیز لیتے، یہ وقت ثمن کی
 مقدردہوں کے علم میں ہوتی ہے، کو کہ وہ انتظام کو کرتے کریں۔

(۱) شرح لموطا للبخاری ۱۵۷ طبع مطبعة المدون ۲۹۲۔

(۱) المجموع ۵۵۱، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱،

سے ختم۔ یہ روایت کا ذکر کیا ہے اور وہ ایسی صورتیں نکلتی ہیں جن میں امام احمدی نے میں اختلاف ہے، ایک روایت میں انہوں نے فتح کو ناجائز، دوسری روایت میں جائز کہا ہے۔

۱۴- عدل نے متعین شمس کے بغیر ننگی کے بارے میں حرب کے حوالہ سے نبأ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے سے کہتا ہے: میرے سے ایک تہیب گیسوں بھیج دو، اور اس کا حساب میرے ہاں نرس سے نکالو جس پر تم فرستاتے ہو تو امام احمد نے فرمایا: پنا جائز ہے یہاں تک کہ اس سے بیان کر دے۔

اسحاق بن منصور سے مروی ہے کہ میں نے امام احمد سے دریافت کیا کہ ایک شخص دوسرے سے سامان لیتے ہوئے کہتا ہے: میں نے اس سامان کو اس قیمت میں لے لیا جس میں باقی سامان فروخت کرو گے، تو انہوں نے کہا: ناجائز ہے۔ اور ضبل سے مروی ہے کہ میرے چچا نے کہا: میں اس کو فروخت بھتا ہوں، اس لئے کہ یہ فتح مجھول ہے نرس ہوتا ہے، اس میں کمی بیشی ہوتی ہے۔

نہوں نے جو کے مطابق امام احمد اس فتح کو جائز قرار نہیں دیتے ہیں۔

۱۵- جواری کی دوسری روایت یہ ہیں:

ابو ہریرہ سے اپنے مسائل میں نبأ: ثمن کی تعیین کے بغیر شریہ اری کا پنا۔ میں نے نبأ: امام احمد سے دریافت کیا کہ ایک شخص بنے کے پاس بھیج کر اس سے قوری قوری فتح لیتا ہے، اور اس کے بعد اس کا حساب کرتا ہے، تو امام احمد نے نبأ: مجھے تو فتح ہے کہ اس میں کوئی حرب نہیں ہوگا، امام احمد سے دریافت کیا: نبأ: فتح اس وقت ہو جائے گی؟ انہوں نے نبأ: نہیں۔

اس تیمیہ نے نبأ: اس کا ظاہر یہ ہے کہ وہ دونوں فتح پر قبضہ اور اس میں تصرف کے بعد ثمن پر متفق ہیں، اور یہ کہ قبضہ کے وقت تک فتح نہ تھی

بلکہ حساب کرنے کے وقت پہلی، اور اس کا مصعب یہ ہے کہ نرس پر فتح درست ہے (یعنی اس نرس پر جس پر اس نرس ننگی مرق ہے)۔

ثنی بن جامع سے مروی ہے کہ امام احمد سے دریافت کیا: نبأ: ایک شخص کسی کو اپنے ساتھ کسی معاملہ کرنے والے کے پاس اس سے بھیجتا ہے تاکہ وہ اس کے پاس کپڑے بھیج دے، وہ اس کے پاس جاتا ہے اور اس سے کپڑے کی قیمت پوچھتا ہے۔ وہ اس کو بتا دیتا ہے، تو وہ اس سے کہتا ہے: اس کو لکھ لو۔ اور ایک شخص کھجور بیٹا ہے اور اس کا ثمن مقرر نہیں کرنا پھر کھجور والے کے پاس سے گذرتے ہوئے کہتا ہے: اس کا ثمن لکھ لو؟ تو امام احمد نے اس کو جائز قرار دیا، بشرطیکہ اس کو لینے کے دن کے نرس پر اس کا ثمن مقرر کرے۔ اور یہ (روایت) اس سلسلے میں صریح ہے کہ قبضہ کے وقت کے ثمن مثل کے بدلہ میں نہ کہ حساب کرتے وقت کے ثمن مثل کے بدلہ میں شریہ اری جائز ہے، خواہ عقد میں اس کا ذکر ہو یا فتح کے وقت میں لینے کے الفاظ مطلق ہوں۔

جواری کی دوسری روایت کو ابن تیمیہ اور ابن تیم نے اختیار کیا ہے۔ ابن تیم "امام احمد" میں کہتے ہیں: عقد کے وقت ثمن کی تعیین کے بغیر اس فتح کے عوض جس پر نرس ختم ہو جاتا ہے، فتح کے جواز کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ اسے شخص سے شریہ اری کرے جس کے ساتھ معاہدہ کرنا ہے مثلاً، روٹی یا گوشت یا کھجور وغیرہ فروخت کرنے والے سے روزانہ متعین مقدار میں لے، پھر مہینہ یا سال کے آغاز میں سب کا حساب کر کے اس کو اس کا ثمن لے دے۔ اس کو آٹھ حضرات ممنوع کہتے ہیں، اور وہ اس میں قبضہ کو طہیت متعلق کرنے میں مانع ہیں، اور یہ قبضہ فاسد ہے، جو غصب کے ذریعہ قبضہ کی ہوئی چیز کے قائم مقام ہے، اس سے کہ اس

بیع استنماہ

قیاس صحیح ہے۔ لوگوں کے مصالح اسی سے پورے ہوں گے^(۱)۔

بیع استنماہ

دیکھئے "اسلام"۔



پر عقد فاسد کے ذریعہ قبضہ کیا گیا ہے۔ بین اہل کے باوجود، متعدد حضرات کے علاوہ شخص اہل کو کرتا ہے، اور اہل کو اس سے چارہ کار نہیں ہوتا، حالانکہ وہ اہل کے بتاؤں کا تقویٰ دیتا ہے، اور یہ کہ وہ مال کی طبیعت میں باقی ہے، اور اہل کے لئے اس سے چھٹکارا ممکن نہیں، الا یہ کہ ہر ضروری چیز کے لئے خود اہل کا شمس تھوڑا ہو یا زیادہ اس سے بھوتا و تارے و تارے و اہل لوگوں میں سے ہو جو عطا یہاں قبول کو شرط قرار دیتے ہیں تو بھوتا و تارے کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ غلط یہاں قبول بھی ہو۔

۱۶۔ بن تیم نے کہا: ہر قول جو بالکل درست ہے، اور جس پر ہر زمانہ و مکان میں لوگوں کا عمل رہا ہے یہ ہے کہ اہل چیز کے عوض بیع جائز ہے جس پر رخ ختم ہو جائے۔ امام احمد کے یہاں منصوص یہی ہے، اور بنی کو تارے شمس (یعنی بن تیمیہ) نے اختیار کیا ہے۔ میں نے نہیں یہ کہتے ہوئے سنا: ثریہ کی قلبی راحت، مقابلہ بھوتا و تارے میں ریہہ ہے، وہ کہتا ہے: عام لوگوں کی طرح میں بھی اسے ہی میں لوگ کا جتنے میں دھارے لوگ لیتے ہیں۔ اسوں نے کہا: جو لوگ اہل کو ممنوع قرار دیتے ہیں اس کے لئے اہل کو ترک کرنا ممکن نہیں، و خود اہل میں موٹ ہیں، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، جہاں مت قول صحابی اور قیاس صحیح، کہیں سے کوئی ایسی دلیل نہیں ملتی جو اس کو حرام قرار دے ہر مثل پر نکاح صحیح ہونے کے بارے میں مت کا جہاں ہے، اور اکثر حضرات ائمہ مت مثل پر عقد اجارہ کو جائز قرار دیتے ہیں، مثلاً میت کو نبذ، ے واللہ، مان بانی، ملای، مالک حمام اور جانوروں کو کر یہ پرہیزنے والا۔ زنی پر بیع میں ریہہ و سے ریہہ دینا ہوگا کہ وہ شمس مثل پر بیع ہوں، لہذا وہ جائز ہے، جیسا کہ ان صورتوں اور ان کے علاوہ صورتوں میں شمس مثل میں معاوضہ جائز ہے، یہی

(۱) اعلام القعیں ۳، ۵، ۶۔

بیع امانت ۱-۵

اور کسبی بائع کی طرف سے۔

۳- اگر خریدار کی طرف سے مطلوب ہو تو اس کا تحقق بیع و فاء کے درمیان ہوگا، اس لئے کہ خریدار بیع و فاء میں بیع کے بارے میں اطمینان ہے یہاں تک کہ اس کو وہ ثمن واپس مل جائے جو اس نے ادا کیا ہے، اور بائع بیع کو لے لے۔

لہذا اگر امانت و اعتماد بائع کی جانب سے مطلوب ہو جس پر واجب ہے کہ اپنی بیع کے ثمن کو خریداری کو صحیح صحیح تادیسے تو اگر بیع اس ثمن کے مثل میں ہو، جس میں اس نے خرید ہے اور اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ ہو تو اس کو بیع قولیہ کہتے ہیں، اور بعض بیع کو بعض ثمن میں فروخت کرنا ہوتا ہے بیع اشتراک ہے۔ اگر ثمن مع ضامہ کے ہوتا ہے بیع مرابحہ ہے، اور اگر ثمن سے کم میں ہوتا ہے بیع مضییعہ کہلاتا ہے۔

۴- قیمت خرید سے صرف نظر کر کے، یہ خریدی ہوئی مسابقت یا زیادتی یا نقصان کا لحاظ نہ کر کے بیع ہو بلکہ بازار کے نرخ پر ہو تو اس کو بیع المسترسل یا "بیع سراسر" (بازار بھاد پر فروخت) کہتے ہیں۔

۴- بیع امانت کے بالمقابل بیع مسابقت ہے۔ اور یہ اس ثمن پر بیع ہے جس پر عائدین ثمن اول کو، جس میں بائع نے اس کو خرید ہے مد نظر رکھے بغیر رضامند ہو جائیں۔

بیع الوفاء:

۵- بیع الوفاء اس شرط کے ساتھ بیع کہتا ہے کہ جب بائع ثمن الوفاء کا تو خریدار بیع و فاء نہیں کر دے گا۔ اس کو بیع و فاء اس لئے کہتے ہیں کہ خریدار شرط پوری کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کے جواز کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس پر بیع امانت کا اطلاق محض اس سے ہے کہ بیع خریدار کے ہاتھ میں امانت کے درجہ میں ہے۔ اسے حق

بیع امانت

تعریف:

۱- امانت لغت میں: طمینن کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے "امن امنا واما ما وامنة" جب کوئی شخص مضمین اور بے خوف ہو جائے۔ فاعل کے سے "امن وامن" اور امین کہتے ہیں۔ اور امن الرجل اور امن کا معنی: مین ہو۔ مصدر "امنت" ہے۔ امان میں اس کا استعمال مجاز ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: "دعیت امانت ہے۔"

امن فلاما علی کذا کا معنی: اس نے اس پر بھروسہ کیا، اور اس سے مضمین ہوا (ک)۔

اصطلاح میں: "بیع امانت" کا اطلاق اس بیع پر ہوتا ہے جس میں بائع کی طرف سے اطمینان ہو، اس لئے کہ وہ مشتری کے ہاتھ میں امانت ہے، لہذا بیع امانت کا یہ اصطلاحی کے درمیان بائع و مشتری میں اعتماد و اطمینان پر ہے۔

بیع امانت کی انواع:

۲- بیع امانت کا اطلاق: "بیع الوفاء"، "بیع الحلیہ"، "بیع المراسمہ"، "الوصیہ"، "لا اشتراک"، "بیع المسترسل" یا "بیع سراسر" پر ہوتا ہے۔

یہ امانت و اعتماد کسبی خریدار کی طرف سے مطلوب ہوتا ہے،

(۱) اصطلاح: بیع الوفاء "امن"۔

بیع امانت ۶-۱۰

بیع مراہجہ فقہاء کے نزدیک جائز بیعت میں سے ہے، جبکہ مالکیت کی رائے ہے کہ وہ خلاف اولیٰ ہے، اس کا ترک کرنا زیادہ پسندیدہ ہے، اس لئے کہ اس میں بکثرت بائع کو زیان کرنے کی ضرورت پڑتی ہے^(۱)۔ لہذا اس کے نزدیک اولیٰ مساومت (بھونٹاؤ کرنے کے طور پر بیع کرنا ہے۔

بیع اتالیقہ:

۷۔ بیع اتالیقہ کل بیع کہوں کی طرف (جس کے ساتھ بیع اتالیقہ کی جائے) جتنے میں خریدار کو خریدی ہے منتقل کر دینا، اور لفظ یہ ہوں: میں نے تمہارے ساتھ "تولیہ" کر لیا، وغیرہ زائد نفع یا نقصان کے بغیر۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: "تولیہ"۔

بیع لاشراک:

۸۔ بیع اتالیقہ کی طرح ہے البتہ اس میں بعض بیع کو بعض میں سے فروخت کرنا ہوتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "اشراک" اور "بیع"۔

بیع الوسیعہ:

۹۔ یہ کسی چیز کو ضمنی میں متعین می کے ساتھ فروخت کرنا ہے۔ اور یہ بیع اور اس کی ضد ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "وسیعہ"۔

بیع المسترسل:

۱۰۔ مالکیت نے اس کی تعریف یہ دی ہے: ایک شخص دوسرے سے

(۱) ابن ماجہ بن ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶،

بیع امانت ۱۱-۱۲

اگر بائع مر جائے تو بیع وراثت کے طور پر اس کے ورثاء کی طرف منتقل ہو جائے گی^(۱)۔ تحصیل کے لئے دیکھئے: "بیع الوفاء"۔

۱۲- جہاں تک بیع امانت کا تعلق ہے تو اگر بیع المرابحہ میں خیانت ظاہر ہو جائے تو یہ خیانت صفت ثمن میں ظاہر ہوگی یا مقدار ثمن میں؟

اگر خیانت صفت ثمن میں ظاہر ہو، مثلاً کوئی چیز "حصار ثریہ" یا پھر پہلی قیمت پر مراد بیع کے طور پر فروخت کر دی، اور یہ بیع نہیں کیا کہ اس نے "حصار ثریہ" ہے۔ یا قولہ کے طور پر بیع کر لی، اور اس کو بیایا نہیں یا پھر مشہوری کو اس کا علم ہو، تو بلا جہات سے "خیار" ہے: اگر چاہے تو اس کو ملے ملے اور اگر چاہے تو وہ پس کرے، اس سے کہ مراد بیع امانت پر بھی مقدم ہے، یہ حکم ثریہ رتے ثمن میں کے بارے میں ثمرہ اپنے کے تعلق سے بائع پر غنا، وراطمین یا البعد امانت اس مقدم میں مطلوب تھی، اس لئے خیانت سے اس کو بچانا لایہ شرط ہے، اور اس کا ثبوت ہونا خیار کو ثابت کرنا ہے، جیسا کہ عیب سے سہ متقی کا ثبوت ہوا۔

اگر مراد اسی اور قولہ میں مقدم ثمن میں خیانت کا نظیر ہو، مثلاً اس لئے کہا: میں نے اس میں ثریہ "مرتمس" پر رے اس دینار پر یک دینار بیع کے ساتھ فروخت کیا یا اس نے کہا: میں نے اس میں ثریہ "مر جتنے میں ثریہ اتم کو قولہ کر دیا، پھر معلوم ہو کہ نو میں ثریہ تھا تو اس کے حکم کے بارے میں اختلاف ہے۔

ثانفیع کے یہاں "ظہر" حنابلہ کے یہاں "مذہب" اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کا قول یہ ہے کہ اس کو "خیار" حاصل نہیں ہوگا، البتہ ان دونوں میں خیانت کے بقدری ردی جائے گی یعنی یک

ہے: مجھ سے فروخت ۱۰۰ جیسا کہ لوگوں سے فروخت کرتے ہو یا بازار کے نرخ سے یا آج کے نرخ سے یا جتنے میں نکالیں گے گا یا تجر بہ کار لوگ کہیں گے وغیرہ۔

مستزسل جیسا کہ امام احمد نے اس کی تعریف کی ہے: وہ شخص ہے جو سہان کی قیمت سے ماواقت ہو، جو قیمت کم کرانے کا سلیقہ نہیں رکھتا یا قیمت کم نہیں کرتا۔

بیع المستزسل اس تعریف کے اعتبار سے باتفاق فقہاء منعقد ہو جائے گی، البتہ مستزسل کے لئے اس میں "خیار" کے ثبوت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے^(۱)۔

بیع امانت میں خیانت کا حکم:

بتایا جا چکا ہے کہ ان بیع کو بیع امانت اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ان کا رطریقین یعنی بیع مشہوری کے مابین بائع لین دین میں غنا، وراطمین پر ہے۔

۱۱- جب بیع الوفاء میں ان لوگوں کے نرخ یک جواں کے جوار کے قائل میں ثریہ رہا، جب ہے کہ ثمن بصل رے کے بعد جتنے بائع کو واپس کر دے۔ بیع کو روکنا اس کے لئے جائز نہیں، اس لئے کہ بیع الوفاء سے ثریہ اس کے لئے ملکیت کو منتقل کرنے والے تصرف کا جوار نہیں پیدا ہوتا۔ اسی وجہ سے بائع کے ملاوہ کے ماتھ اس بی بیع جائز نہیں ہے، اور اس میں ثغفہ نہیں ہے، اس کا ثرائی اس کے بائع پر ہے، اگر بیع ثریہ رے کے ماتھ میں رہتے ہوئے کو تاعی کے بغیر خاک ہو جائے تو بی کا دھڑے پر کچھ نہیں، اس لئے کہ جتنے پڑا کا قبضہ امانت کا قبضہ ہے۔

(۱) القواعد الفعلیہ ص ۲۶۹، مواہب الجلیل ص ۷۰۳، الدرر السنی ص ۵۵۳، حررانی ص ۵۷۵، انصاری ص ۵۸۲، ابن ماجہ ص ۵۹۳، روح المعانی ص ۴۱۹، مجموعہ ص ۱۸۱۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۲۷، فتاویٰ الهندیہ ص ۲۰۹، معین لکھام ص ۱۸۳، بیعہ المستزسل ص ۱۳۳۔

بیعت امانت ۳-۱۵

درہم تولیہ میں اور ایک درہم مراہمہ میں، اور اس کے حصہ کا نفع ایک درہم کا دسواں حصہ ہے اور بیعت لازم ہوئی۔

مام ابو حنیفہ نے کہا: مراہمہ میں خریدار کو اختیار حاصل ہوگا: اگر چاہے پورے ٹمن دے کر لے لے کر چاہے تو چھوڑ دے، البتہ تولیہ میں اس کو اختیار نہیں ہوگا مگر خیانت کے بعد رہی جائے لی، اور باقی ٹمن میں عقد لازم ہوگا۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ اگر بائع زائد کو جس میں اس نے جھوٹ بولا ہے اور اس کے نفع کو ساتھ کرے تو بیعت لازم ہوگی، اور اگر ساتھ نہ کرے تو خریدار پر لازم نہیں ہوگی، اور اس کے لئے بیعت کو اختیار کرنے اور نہ کرنے کا اختیار ہوگا۔

شافعیہ کے یہاں دہرہ قول جو امام محمد کا بھی قول ہے، یہ ہے کہ خریدار کو مراہمہ اور تولیہ دونوں میں اختیار حاصل ہوگا، اگر چاہے تو پورے ٹمن میں لے لے کر چاہے تو بائع کو لوٹا دے۔

۱۳- رضی اللہ عنہما: تو اس پر بیعت المراءمہ کی شرائط اور احکام جاری کئے جاتے ہیں، کیونکہ مواضع: ٹمن بول میں متعین ہی کے ساتھ بیعت کرتا ہے۔

اس طرح ”اشراک“ کا حکم تولیہ کی طرح ہے، البتہ ”اشراک“ بعض بیعت کا بعض ٹمن کے بدلے تولیہ ہے^(۱)۔

۱۴- رضی اللہ عنہما: بیعت المراءمہ کی ایک صورت یہ ہے کہ ایک ٹمن دہرے سے کہنے میرے ساتھ بیعت جیسا کہ لوگوں سے بیچتا ہوں، یہ بیعت مالکیہ کے نزدیک صحیح ہے تاہم اگر عرف و عادت سے زائد دھوکا دیا ہو تو اس کو اختیار حاصل ہوگا۔

۱۵- بیعت المراءمہ کی ایک اور صورت یہ ہے کہ کسی ایسے ٹمن کے

ساتھ فرخت کرے جو قیمت کم نہیں کرنا یا قیمت کم کرنے کا سبب نہیں رہتا، تو کو یا خریدار نے بائع پر چھوڑ دیا ہے، اور اس پر طمیس کر لیا ہے۔ اور بائع نے جو کچھ اس کو دیا اس نے لے لیا قیمت کم نہ کرانی اور نہ ہی اس کو بائع کے ٹمن کا علم ہوا۔

اس تعریف کے لحاظ سے بیعت المراءمہ بیعت بائع و فسخ و عقد ہوئی، البتہ مراءمہ کے لئے اس میں خریدار کے ثبوت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

حنفیہ کے یہاں ظاہر ہے کہ یہ بیعت مراءمہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے لئے خیانت ثابت نہ ہوگا، اس لئے کہ مراءمہ کے صحیح مراءمہ ہونے کے ساتھ اس کی قیمت میں ہی تروم عقد سے مانع نہیں ہے، اور محض اس کا معصوم (درہم خورد) ہونا اس کے لئے خیانت کو ثابت نہیں کرتا، البتہ یہ شافعیہ کے یہاں مراءمہ ہے۔

حنبلہ کے یہاں قول فقہیہ مراءمہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر ٹمن فاحش ہو تو اس کے لئے خیانت ثابت ہوگا۔ حنفیہ نے ٹمن فاحش کی تفسیر میں کہا: جو قیمت گمانے، لوں کی قیمت کے تحت نہ آئے، اس لئے کہ جس میں شرعاً متحدہ نہ ہوں اس کے بارے میں عرف کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔ جبکہ مالکیہ اور حنابلہ نے ٹمن فاحش کی تفسیر میں کہا: جو ٹمن سے زائد ہو، اس لئے کہ حضور ﷺ نے بصیرت کے بارے میں فرمایا: ”الثلث، والثلث کثیر“^(۲) (تہائی کرو، تہائی بہت ہے)۔ اس حدیث میں حضور ﷺ نے تہائی کو بہت فرمایا ہے، ایک قول ہے کہ دو چہ حصہ ہے، ایک اور قول ہے کہ یہ دو ٹمن ہیں جو عارۃ لوگوں میں نہیں چلتا۔ ان حضرات کا استدلال

(۱) حدیث: ”الثلث والثلث کثیر“ کی روایت بخاری (صحیح ۶/۱۳ طبع انتہی) نے کی ہے۔

(۲) المدح ۵/۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۸، ابن ماجہ ۳۴۳، ابوداؤد ۱۶۸۳، تلمیذ ۲/۲۳۳، کتاب الفتن ۳۴۱۔

بیع باطل

اس حدیث پاک سے ہے: "عین الممنوع حرام" (۱)
(مستعمل کا نہیں حرام ہے)، نیز اس لئے کہ یہ دیکھا نہیں ہے جو بیع کے
بارے میں اس فی ماہ اقصیت کے سبب ہوا ہے، لہذا یہ خیال کو ثابت
نہ کرے گا جیسا کہ "تلقی رباہ" میں نہیں (۲)۔

بیع باطل

تعریف:

۱- لغت میں لفظ "بیع" "شراء" کی طرح اخذ میں سے ہے، اور
بیع میں اصل مال کا مال سے تعلق رہتا ہے، اور یہ عین کے وصف
میں حقیقت ہے، اور عقد پر اس کا اتفاق ہوتا ہے، اس سے کہ وہ
تملیک (مالک بنانا) اور منک (مالک بنانا) کا سبب ہے۔

باطل: بطل الشيء سے ماخوذ ہے، یعنی ناسد ہونا، اس کا حکم
ساقط ہونا، لہذا وہ باطل ہے (۱)۔

بیع اصطلاح میں: مال کا مال سے تعلق رہنا (۲)۔

غیب کے ساتھ ایک بیع باطل ہو ہے جو اصل مرد وصف کسی اعتبار
سے شرعاً نہ ہو (۳)۔

جمہور کے نزدیک جو ناسد مرد باطل میں فی جملہ تغیر میں
ہوتے، باطل وہ بیع ہے جس پر اس کا اثر مرتب نہ ہو، اور وہ مرد
ہو، اور اس سے حصول ملکیت کا فائدہ حاصل نہ ہو (۴)۔

یہ بھی حنفی کی رائے کے موافق ہے۔



- (۱) المصباح المیزان للعرب لسانہ "بیع" بطل۔
- (۲) جملہ الأحكام الفہرست (۱۰۵)، لہذا بیع کتاب ۳۶۱، ابن ماجہ ۳۳۳، ۵۶۰، طحاوی الذموی ۲۳۳۔
- (۳) ابن ماجہ ۳۳۳، ۵۰۰، فتح القدیر ۲/۳۲۶، بیع کردہ دار احیاء التراث العربی،
الربیع ۳۳۳۔
- (۴) فتح البکری ۲/۵۵۰، المروغتاہ للعلامی ۲/۴۹۲، رد المحتار ۳/۳۱۱، القواعد
والفتاویٰ الاصولیہ ۱۰/۱۱۰، الاشیاء للسیوطی ۱۰/۳۱۳، طبع عیسٰی الخلیف۔

- (۱) حدیث: "عین الممنوع حرام" کی روایت طبرانی (۱۳۹/۸) طبع
وراثۃ لاؤفہ عراقی) نے کی ہے، چنانچہ اس میں موسیٰ بن عمیر انکی
ہے جو ہمایت ضعیف ہے (صحیح ابوداؤد ۶۱۳، طبع ہندی)۔
- (۲) ابن ماجہ ۳۳۳، ۱۵۹، تعلقات ابن رشد ۲/۶۰۳، سواہب الجلیل
۳۳۳، رد المحتار ۳/۳۱۹، المجموع ۲/۱۱۸، انہی ۳۳۳۔

فقہ باطل ۲-۵

متصل جہف کی وجہ سے ممنوع قرار دی گئی ہو۔ دال جمعہ کے بعد
حق، یہ خبیث، مالکیہ اور شافعیہ کے یہاں ہے۔ حاکم کا اختلاف ہے،
کیونکہ حاکم نے ردیہ "غنی" مطلقاً ردی متقاضی ہے۔ فقہ مروہ
اپنے اثر کے مرتب ہونے کے لحاظ سے فقہ صحیح سے متفق ہے، تاہم
ممنوع ہونے کے لحاظ سے وہ فقہ صحیح سے مختلف ہے (۱)۔

شرعی حکم:

۵- فقہ باطل کا قدامت کرنا بطان کے علم کے باوجود حرام ہے، ایسا
کرنے والا گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے شروع کی مخالفت کر کے اور
شرعاً مہی عنہ کی رعایت نہ کر کے معصیت کا ارتکاب کیا، اس لئے کہ
فقہ باطل نہ اصل کے لحاظ سے شروع ہے اور نہ ہی وصف کے لحاظ
سے (۲)۔

تاہم ضرورت و مجبوری کی حالت اس سے مستثنیٰ ہے، جیسا کہ
مفسر شخص ضمن مثل سے زائد میں لکھا ہے اور جیسے وہ عقیدہ
کے اور بعد پچھ کے "رشد" کا مقصد یا پناہ (۳)۔

چنانچہ ایک قول ہے کہ کوئی چیز شرعیہ نہ ہو کہ اسے پھر
بچہ کو حکم دے کہ اس سے وہ چیز خریدے، یہ نہ شروع کا حکم ہے
جو بالاتفاق باطل ہیں مثلاً بھون اور بے شعور بچے کی فقہ، اور جیسے
مروہ، خون، مال، بیعت، نسا میں لی فقہ۔

یعنی وہ فقہ جس کے باطل ہونے میں مذہب کا اختلاف ہے

متحدہ نقطہ:

غ- فقہ صحیح:

۲- جو اصل وصف و انون لحاظ سے مشروع ہو، اور ذاتی طور پر اثر
موانع سے خالی ہو تو حکم کا قادم دے۔ یا فقہ صحیح وہ ہے جس پر اس کا
اثر یعنی طہیت کا حصول اور صحیح سے انتفاع مرتب ہو (۱)۔ لہذا فقہ صحیح
فقہ باطل کی ضد ہے۔

ب- فقہ فاسد:

۳- جمہور کے نزدیک فقہ فاسد اور فقہ باطل میں فرق نہیں، بہرہ حسب
فقہ فاسد کو فقہ صحیح اور فقہ باطل کے درمیان کا ایک درجہ مانتے ہیں۔
حسب کے یہاں فقہ فاسد کی تعریف یہ ہے کہ جو اصل کے لحاظ
سے مشروع اور وصف کے لحاظ سے غیر مشروع ہو۔

یہ جس پر اس کا اثر مرتب ہو، میں شرعاً اس کو آپس میں فتح
کر دینا مطلوب ہو، اور یہ باطل کی ضد ہے جیسا کہ ابن عابدین کہتے
ہیں، اس سے کہ جو فقہ صرف اصل کے لحاظ سے مشروع ہو، وہ اس
سے مختلف ہے جو بدعائے غیر مشروع ہو۔ یہ فاسد کا حکم یہ ہے کہ وہ
قبضہ کے بعد طہیت کا قادم دیتی ہے، جبکہ فقہ باطل اس کا بالکل قادم
نہیں دیتی، اور ان دونوں کے حکموں کا مختلف ہونا، ان دونوں کے
ذاتی طور پر مختلف ہونے کی دلیل ہے (۲)۔

ج- فقہ مکروہ:

۴- جو اصل وصف و انون لحاظ سے مشروع ہو مگر غیر لازم

(۱) قرطبی ۳۳۳، المروحات للعالمی ۱۲۹۲، مع الجلیل ۵۵۰، مع
الجامع ۱۰۱، روح المعانی ۱۲۹۲، مع الجلیل ۵۵۰، مع

(۲) ابن ماجہ ۱۲۹۲، ۱۰۰، المروحات للعالمی ۱۲۹۲، شاہ ابن کیم ۳۳۳

(۱) ابن ماجہ ۱۲۹۲، المروحات للعالمی ۱۲۹۲، مع الجلیل ۵۵۰، مع

(۲) کشف الاستار ۱۲۹۲، ۲۵۵، ابن ماجہ ۱۲۹۲، ۱۰۰، مع الجلیل ۵۵۰، مع

۵۵۰، المروحات للعالمی ۱۲۹۲، ۲۵۵، ابن ماجہ ۱۲۹۲، ۱۰۰، مع الجلیل ۵۵۰، مع

لکاح ۳۲۹، ابن کیم ۳۳۳، ۲۵۲، المروحات للعالمی ۱۲۹۲، ۱۰۰، مع الجلیل ۵۵۰، مع

اس کے بعد کے صفحات بتائے کردار المعرف، ص ۱۰۰۔

(۳) المحرر فی التوضیح ۳۳۳، ابن ماجہ ۱۲۹۲، ۱۰۰، مع الجلیل ۵۵۰، مع

نشاہت

کے لئے یہ لازم نہیں ہے، یہ تو تک یہ سب اللہ تک رسائی کے راستے ہیں۔^(۱)

بطانینٹ کے اسباب:

۶۔ جمہوریت (مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ) کی رائے ہے کہ حج فاسد اور ح ماضل میں کوئی فرق نہیں: دونوں نام معنی ہیں، اس سے کہ حج فاسد و ماضل میں سے ہر ایک شریعت کے مطلوب کے خلاف واقع ہوا ہے، اسی لئے شریعت نے اس کا تہرئیں کیا ورنہ ہی اس پر ہوا اثر مرتب یا جو صحیح حج پر مرتب یا ہے ورنہ ہوا اثر خصوصاً طہارت و انتفاع کا حامل ہوا ہے۔

بق کے نساء کے اسباب بھیجے، اس کے بطنان کے سباب میں ۴۰ اس اسباب کی جیا، عقد کے ارکان میں سے کسی رکن یا شرط نعت میں سے کسی شرط میں آنے والا خلل ہے یا اس وجہ سے کہ فعل کے ساتھ لازمی طور پر متصل وصف سے یا وصف مجاور (و وصف جو اتفاق طور پر فعل سے متصل ہو گیا ہے) سے مماثلت و ر ہے، یہ متبادل کے نزدیک ہے (۲)۔

جمہور نے اس کے لئے حسب ذیل دلائل پیش کئے ہیں:

۱) الفخیرؒ، ۱۳، ۳۱، مانع کردہ و زائد الاوقات کویت، فتح اہل الملک
۱۶، ۶۵، انعم و انعم فی شرح التقریر، ۳۳۹ طبع بلاق، صادر
محول، ۲، المواقف علی ما فی ۳۳، ۳۰، ۳۷

[illegible]

کہ ایک مذہب میں باطل ہو اور دوسرے مذہب میں غیر باطل ہو، مثلاً بیع مضلولی، بیع معاوضہ، وراثت کی بیع جس کے پالنے کی اجازت ہے تو اس کا اقدام کرنے والا مجتہد ہے، رجحان، تباہ پر پہنچ چکا ہے، تو اس کے حق میں بیع کو باطل نہیں مانا جائے گا اور نہ ہی اس پر اس میں گناہ ہے، اس لئے کہ اس نے کوشش کر کے شارع کے مقصود کو تلاش کیا، یہاں تک کہ اس کو رہنما دلیل مل گئی۔ اس اعتبار سے کہ اگر اس کے سامنے اپنی رائے کے خلاف رائے اس سے قوی تر دلیل سے ظاہر ہو جائے تو اس کی طرف رجوع کر لے گا، جہتہ د میں غلطی کرنے والے پر مواخذہ نہیں بلکہ وہ معذور و ماجر ہے۔

تاہم اختلاف ہے چنانستجب ہے ہاں معنی کہ جو شخص کسی چیز کے جواز کا قائل ہو اس کے لئے مستجب ہے کہ اس کو ترک کرے اور دوسرے شخص اس کو حرام سمجھتا ہو (۴)۔

اسی طرح مقلد گناہ کے ساتھ ہونے میں مجتہد کے حکم میں ہے،
گردہ اپنے نام کی جا رہی تھی۔

عام آدمی کے لئے مناسب ہے کہ ایسے شخص سے فتویٰ لے جس کے بارے میں اس کا غالب گمان یہ ہو کہ وہ اہل علم و دین اور صاحب ورع ہے، اور اگر اس میں علماء کا اختلاف ہو تو اس عالم کے قول کو اختیار کرے جس کو وہ اپنے دل میں سب سے بہت صاحب علم، سب سے زیادہ متقی، اور غالب صواب والا سمجھے، اپنی توجہات نفس سے کوئی قول اختیار نہ کرے، اس لئے کہ اس کے نتیجہ میں ملائی دلیل کے تمام مذہب کا تتبع کرے گا، اور کچھ حضرات نے کہا: اس

() استخرج على الترتيب من ١٨، ١٩، ٢٠، ٢١، ٢٢، ٢٣، ٢٤، ٢٥، ٢٦، ٢٧، ٢٨، ٢٩، ٣٠، ٣١، ٣٢، ٣٣، ٣٤، ٣٥، ٣٦، ٣٧، ٣٨، ٣٩، ٤٠، ٤١، ٤٢، ٤٣، ٤٤، ٤٥، ٤٦، ٤٧، ٤٨، ٤٩، ٥٠، ٥١، ٥٢، ٥٣، ٥٤، ٥٥، ٥٦، ٥٧، ٥٨، ٥٩، ٦٠، ٦١، ٦٢، ٦٣، ٦٤، ٦٥، ٦٦، ٦٧، ٦٨، ٦٩، ٧٠، ٧١، ٧٢، ٧٣، ٧٤، ٧٥، ٧٦، ٧٧، ٧٨، ٧٩، ٨٠، ٨١، ٨٢، ٨٣، ٨٤، ٨٥، ٨٦، ٨٧، ٨٨، ٨٩، ٩٠، ٩١، ٩٢، ٩٣، ٩٤، ٩٥، ٩٦، ٩٧، ٩٨، ٩٩، ١٠٠، ١٠١، ١٠٢، ١٠٣، ١٠٤، ١٠٥، ١٠٦، ١٠٧، ١٠٨، ١٠٩، ١١٠، ١١١، ١١٢، ١١٣، ١١٤، ١١٥، ١١٦، ١١٧، ١١٨، ١١٩، ١٢٠، ١٢١، ١٢٢، ١٢٣، ١٢٤، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٥، ١٣٦، ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٠، ١٧١، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٦، ١٩٧، ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧، ٢٠٨، ٢٠٩، ٢١٠، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٢١، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢٩، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ٢٤٢، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨١، ٢٨٢، ٢٨٣، ٢٨٤، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٤، ٢٩٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٢، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، ٣١٢، ٣١٣، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٥، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٧٧، ٣٧٨، ٣٧٩، ٣٨٠، ٣٨١، ٣٨٢، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٥، ٣٨٦، ٣٨٧، ٣٨٨، ٣٨٩، ٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٣، ٣٩٤، ٣٩٥، ٣٩٦، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١١، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٥٢٥، ٥٢٦، ٥٢٧، ٥٢٨، ٥٢٩، ٥٣٠، ٥٣١، ٥٣٢، ٥٣٣، ٥٣٤، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٧، ٥٣٨، ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٥٤٧، ٥٤٨،

۳. اچھو ریلو ایئر لائنز ۲۰۱۳ء - ۲۰۱۴ء

بی باطل

تصرف معتبر و مشروع ہونے سے خارج ہے۔

سب فرمان نبوی ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" (جو شخص ہمارے دین میں وہ بات نکالے جو اس میں نہیں، وہ قائل رد ہے)۔ بی بیعت عنہ ثبوت کے حکم کے خلاف و بیعت ہوئی، لہذا امر وہی ہوگا، کوئی کہ اس کا جوہر ہی نہیں ہوگا۔

بی بیعت کے ذریعہ فساد پر استدلال کرنے پر امامان مت کا جرح ہے (۱)۔ چنانچہ انہوں نے رہا کے فساد کو اس فرمان باری سے سمجھا: "وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا" (۲) اور جو کچھ سود کا بقیہ ہے (سے چھوڑ دو)۔ اس فرمان نبوی سے: "لا تتبعوا الذهب بالذهب" (۳) اور "لا مثلًا بمثل" (۴) سے نہ پتہ چلتا ہے کہ یہ براہ (۵) اس فرمان نبوی سے: "یہی سکتے ہیں بیع و شرط" (۵) (منصور علیہ السلام سے ایک ساتھ بیع و شرط سے منع فرمایا ہے)۔

یہ جمہور کے نزدیک ہے۔

(۱) حدیث: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" کی روایت بخاری (بیع ۳۱۵، طبع المکتبہ) اور مسلم (بیع ۳۲۲، طبع المکتبہ) کے ذریعہ (۲) دیکھئے: صلاح الدین بن کیرکلی حلالی کی کتاب: "مقتضى العرف في أن يهوى مقتضى الفساد، والكره في كماله، فحينئذ كرهوا كراهة إمامهم منقولاً، طبع مجمع اللغة العربية بدمشق۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۷۸۔

(۴) حدیث: "لا تبعوا الذهب بالذهب إلا مثلاً بمثل۔۔۔" کی روایت بخاری (بیع ۳۷۹، طبع المکتبہ) اور مسلم (بیع ۳۰۸، طبع المکتبہ) کے ذریعہ (۵) مجمع الجوامع ۱/ ۱۰۵، رد المحتار ۱/ ۱۳، المحقق لقرنی ۲/ ۲۶۲، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶

نتیجہ باطل ۷-۹

جس نتیجے کے باطل ہونے پر فقہاء کا اجماع ہے اس کے بارے میں یہ حکم فقہاء کے یہاں بلا تعلق ہے۔ یہی مختلف فیہ نتیجہ مثلاً بیع فضولی، تو اگر حاکم اس کی صحت کا فیصلہ کر دے تو قضاء عقد صحیح ہے۔ حتیٰ کہ اس لوگوں کے رد یک بھی جو اس کے باطل ہونے کے قائل ہیں، یعنی ثانیہ اور حنابلہ کے یہاں اس کے صحیح قول کے مطابق، اس لئے کہ حاکم کا حکم اختلاف کو اٹھ دیتا ہے، لیکن حنابلہ کے یہاں اصح کے مقابل قول یہ ہے کہ اس میں ”اجازت“ کا دخل ہے^(۱)۔

آخر نتیجہ باطل کا قیاس ہو جائے تو صورتاً اس کے وجود سے بعض احکام تعلق میں، جن کی تشریح یہ ہے:

الف۔ تراویح (بانی، پسی):

۹۔ آخر نتیجہ باطل کا قیاس ہو جائے اور طرفین میں سے کوئی کچھ سہرہ کر دے تو اس کو وہیں کرا واجب ہے، اس لئے کہ بیع باطل میں قبضہ سے ملکیت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ اور طرفین میں سے ہر ایک پر واجب ہے کہ جو اس نے لیا ہے اگر باقی ہو تو اس کو وہیں کر دے۔ یہ حکم بالاتفاق ہے^(۲)۔

دن رشد کہتے ہیں: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر بیع فاسد یا باطل ہو جائے، اور وہ فوت نہ ہوئی ہوں (یعنی بیع و رثن دونوں موجود ہوں) تو ان کا حکم رد کرنا ہے یعنی بائع رثن کو نادمے

(۱) ابن ماجہ ص ۳۷۷، مجمع الجلیل ص ۵۷۲، کشاف القناع ص ۵۷، نہایت

الکناج ص ۳۸۹، ص ۳۹۰، کلیو بی و عمیرہ ص ۶۰، حاشیہ الدسوقی ص ۳۷۷۔

(۲) البدیع ص ۵۷۵، ابن ماجہ ص ۳۷۷، حاشیہ الدسوقی ص ۳۷۷، القامین

بھی ص ۵۷۲، ۵۷۳، نہایت الکناج ص ۳۷۷، ۳۷۸، کشاف القناع

ص ۵۷۰، انہی ص ۳۷۲، ۳۷۳۔

۷۔ خفیہ، در جمہور کے مذہب کے درمیان اس تفریق کے باوجود، کچھ باطل بیوت بھی ہیں جن کے بتان میں مذہب اربعہ میں اتفاق ہے، جیسے کہ وہ بیع جس کے رکن یا شرط انعقاد میں سے کسی شرط میں حائل پیدا ہو جائے مثلاً مرد، رخن، ”ماتح“ اور ”مضامین“ کی بیع، یہ بالاتفاق باطل بیوت ہیں۔

کچھ بیوت بھی ہیں جن کے بتان میں مذہب کا اختلاف ہے، اور وہ یہ ہیں جس میں خلل ہو پر رد خلل کے علاوہ سے ہو۔

مثلاً بیع فضولی صحیح ہے، مین حبیہ اور مالکیہ کے رد یک اجازت پر موقوف ہو کی ثانیہ ثانیہ کے یہاں اصح قول اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ یہ باطل ہے۔ ہاں جمعہ کے وقت بیع حنابلہ کے رد یک باطل ہے، اور یہی بات بیع غلامی، اس کتے کی بیع کتے کی اجازت ہے اور بیع نجس وغیرہ کے بارے میں بھی جاسکتی ہے۔

اس طرح کی بیوت پر باطل ہونے یا باطل نہ ہونے کا حکم نکالنے میں اختلاف کا سبب دلیل میں اختلاف ہے^(۱)۔

نتیجہ باطل سے متعلق حکام:

۸۔ نتیجہ باطل پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا، اس صورتاً اس کا جو ہے۔ کوئی اثر ہو نہیں سکتا، کیونکہ یہ ختم ہے، اس کو ختم کر دے کے لئے قاضی و حاکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں^(۲)۔

اس میں جارت کا دخل نہیں ہے، کیونکہ وہ معدوم ہے، اور جارت معدوم سے متعلق نہیں ہوتی ہے۔

(۱) مرقی مرقی ص ۲۸۲، ۲۸۳ (مرقہ ص ۷۰)، مجمع الجلیل ص ۵۵۰، بدیع

مجموعہ ص ۱۹۳، ۱۹۷۔

(۲) البدیع ص ۵۷۵، ابن ماجہ ص ۳۷۷، حاشیہ الدسوقی ص ۳۷۷، انہی

لوریات ص ۹۰۔

۱۰- شریعہ میں لکھا ہے (۱)

حضانہ:

۱۱- اگر بیعت شریعہ کے قبضہ میں تلف ہو جائے تو حنفیہ کے یہاں "قول صحیح" اور شافعیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ کہ اس پر اس کا ضامن مثلی میں مثل کے، رعیہ اور وراثت التیم میں قیمت کے، رعیہ لازم ہے۔ شافعیہ کے نزدیک ذوات التیم میں قبضہ کے وقت سے تلف کے وقت تک کی اپنی قیمت کافی جائے گی۔ یکہ قوب یہ ہے کہ تلف کے دن کی اس کی قیمت کا اقرار ہوگا یکہ و قوب یہ ہے کہ قبضہ کے دن کی اس کی قیمت کا اقرار ہے۔

حنابلہ کے نزدیک جس شہر میں قبضہ ہوا ہے اس میں تلف کے دن کی قیمت معتبر ہے: "حاضی" اس کے قائل ہیں، اور امام احمد نے غصب کے بارے میں اسی کی صراحت کی ہے، نیز اس لئے کہ اس کا قبضہ مالک کی اجازت سے ہے، لہذا یہ غاربت کے مشابہ ہو گیا، اور حنفی نے غصب کے بارے میں لکھا ہے: اس پر اس کی زیادہ سے زیادہ قیمت لازم ہے، لہذا یہاں بھی اسی طرح سے اس کی تخریج ہو گی، اور یہی اولیٰ ہے، اس لئے کہ "عین" اپنے مالک کی ملکیت میں زیادتی کی حالت میں تھی، اور اسی پر اس کی زیادتی کے ساتھ اس کے نقص کا ضمان ہے تو تلف کی حالت میں بھی یہی حکم ہوگا۔

مالکیہ کے یہاں اس سلسلہ میں تفصیل ہے، وہ کہتے ہیں: اگر بیعت شریعہ کے ہاتھ میں فوت ہو جائے تو مختلف فیہ بیعت فاسدہ (کو کہ اختلاف مذہب مالکی سے باہر کا ہو) اس ضمن کے ساتھ مانند ہو جائے گی جس پر بیعت ہوئی ہے۔ اور مختلف فیہ نہ ہو بلکہ بالاتفاق فاسدہ ہو تو شریعہ قبضہ کے وقت کی اس کی قیمت کا ضامن ہوگا اگر وراثت التیم میں سے ہو، اور "مثلی" کے مثل کا ضامن ہوگا اگر کیل یا ورن سے فروخت ہو، اور اس کے کیل یا ورن کا حکم ہو، اور اس کا ورن محال نہ ہو ورنہ اس کے خلاف واپسی کا فیصلہ ہونے کے دن اس کی

بیعت کی، پس اس کے متصل، معتدل، اضافہ کے ساتھ، اور مشتری کے قبضہ میں باقی رہنے کی مدت کی مدت مثل کے ساتھ ہوگی، اور اگر اس میں نقص پیدا ہو گیا ہو تو اس کا ضمان ہوگا، اس لئے کہ اس کا ضامن اس پر جب ہے تو اس کے ایذا کا ضمان بھی واجب ہوگا۔ اس کی صراحت شافعیہ اور حنبلیہ نے کی ہے، مذہب حنفی کے قواعد سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے۔

جبکہ مالکیہ کے نزدیک اصل بیعت میں اگر کوئی زیادتی یا نقص پیدا ہو جائے تو اسے بیعت کا فوت ہونا قرار دے کر اس میں حق ضمان کی طرف منتقل ہو جائے گا (۲) (یعنی بیعت وہیں کرنے کے بجائے ضمان دے گا)۔

ب- بیعت میں تصرف:

۱۰- اگر بیعت باطل کے بیعت میں شریعہ کے تصرف کرتے ہوئے بیعت یا بید وغیرہ کر دیا تو اس کا تصرف مانند نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کا مالک نہیں، لہذا وہ دوسرے کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے والا ہو گیا، اور اس کے تصرفات غاصب کے تصرفات کی طرح ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے یہ تصرف وہیں کرنے سے مانع نہیں، کیونکہ وہ مانند ہی نہیں۔ یہ سب، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ہے۔ جبکہ مالکیہ کے نزدیک بیعت میں تصرف فوت کرنے والا مانا جاتا ہے، اور اس میں حق ضمان کی طرف منتقل ہو جائے گا (۳)۔

(۱) جدیدہ الجہد ۱۳۳۲ھ طبع عین النہض۔
(۲) روایت الخاسر ۳۸۸ھ حلیہ النہض علی شرح النہض ۳۸۳ھ انہض ۳۸۳ھ، التقریب النہض ۲۳۱ھ جدیدہ الجہد ۱۳۳۲ھ۔
(۳) الفتاویٰ الحلیہ بہامش الہدیہ ۳۳۳ھ، الدرر النہض ۳۸۳ھ، حلیہ النہض علی شرح النہض ۳۸۳ھ، انہض ۳۸۳ھ۔

نتیجہ باطل ۱۳

قیمت کا ضمانت ہوگا (۱)۔

بہت متنبہ بعض میں باطل ہے تو سارے میں باطل ہوگا، اس سے کہ ایک ہی معاملہ میں کسی سے نہیں ہو سکتے، یا اس وجہ سے کہ حرام و حلال کے امتحان کے وقت حرام غالب ہوتا ہے یا حرام کے مجہول ہونے کی وجہ سے۔

ثانیہ کا قول "نہی" امام احمد سے دوسری روایت اور مالکیہ میں سے دن تسار کا قول ہے کہ ایک ہی معاملہ میں کسی سے ہونا جائز ہے۔ لہذا جائز میں صحیح "اور" جائز میں باطل ہوئی، اس سے کہ ایک کے باطل ہونے کی وجہ سے سارے میں متذکرہ باطل نہ رہا، ایک کے صحیح ہونے کی وجہ سے سارے کو صحیح قرار دینے سے وہ نہیں، لہذا وہ "نہی" اپنے آپ کو باقی رہیں گے، اور جائز میں صحیح، و ناجائز میں باطل ہوئی۔

امام ابو یوسف اور امام محمد نے کہا: اگر ابتدائے میں ہر شق کے لئے، ضمن سے اس کا حصہ معین نہ رہے تو اس صورت میں اس معاملہ کو مستثنیٰ معاملہ مانا جائے گا، اور ان میں تجزی (حصہ ہونا) جائز ہے، ایک معاملہ صحیح اور دوسرے باطل ہوگا۔

تفریق معاملہ کی ایک صورت ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ایک شق میں عقد صحیح اور دوسری شق میں موقوف ہو مثلاً اپنے اور دوسرے کے گھر کو ایک ہی معاملہ میں فرخت رہا، بیع ان دونوں میں صحیح ہے، اس کے مملوک گھر میں بیع لازم ہوئی اور دوسرے کے مملوک گھر میں لازم بیع اس کی جائز پر موقوف ہوگا۔ یہ مالکیہ اور امام غزالی کے علاوہ دوسرے مدعیانہ کے نزدیک ہے، اور یہ حنفیہ کے نزدیک اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ "ابتداءً" بیع کا جائز نہیں ہوتا ہے، مگر نہجاً جائز ہو جاتی ہے۔

امام غزالی کے نزدیک سب باطل ہے، اس سے کہ عقد مجموعہ پر واقع ہے، اور مجموعہ میں تجزی نہیں ہوتی۔

حنفیہ کی ایک رائے اور ہے، وہ کہتے ہیں: بیع تجزیہ کے پاس امانت ہے، اور وہ تعدی (ریا دتی) یا حفاظت میں کوئی نفع بغیر ضمانت نہیں ہوگا، اس سے کہ یہ یہ مال ہے جس پر اس نے اس کے مالک کی جائز سے اسے عقد میں قبضہ کیا ہے جو صورتاً ہو، ہے، حقیقتاً نہیں۔ پس عقد معدوم کی طرح ہو گیا اور قبضہ کے لئے اس کی جارت باقی رہی (۲)۔

نتیجہ باطل کی تجزی:

۱۲ - بیع باطل کی تجزی سے مراد یہ ہے کہ بیع کے ایک ہی معاملہ میں جائز و ناجائز چیزیں باطل ہوں، تو بیع ایک شق میں صحیح اور دوسری شق میں باطل ہوئی، و رفتہ قاعدہ ہے کہ اگر حال حرام جمع ہوں تو حرام غالب ہوگا۔ فقہاء، اس قاعدہ کے تحت "تفریق منقذہ" کو داخل کیا ہے جو یہ ہے کہ ایک عقد میں جائز اور ناجائز چیزیں جمع کر دی جائے۔

عقد صحیح اگر ایک شق میں صحیح اور دوسری شق میں باطل ہو مثلاً شیرہ و شراب کو جمع کر لیا یا ذبیحہ اور مردار کو جمع کرنا، اور اس کو ایک ہی معاملہ میں بیچا گیا ہو تو سارا معاملہ باطل ہے۔ یہ مسیہ اور مالکیہ (پس تشاء بن قسار) کا مسلک اور ثانیہ کے یہاں ایک قول ہے (اسوی سے "کتاب المہیات" میں دعویٰ کیا ہے کہ یہی مذہب ہے) اور یہی امام احمد سے ایک روایت ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ

(۱) ابن ماجہ ص ۱۰۵، البدائع ص ۵۰۵، الدرر النوری ص ۱۰۵، مجمع البحار ص ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴،

نشانہ نمبر ۱۳-۱۳

ان وجہ سے گیسوں میں آئے کی زیروں کے پلس میں اس کے
تیل کی، تھن میں، اور اس کی، تر بوزے میں پچ کی، اور رنجور میں گھٹلی کی
حق ماجاز ہے۔ اس لئے کہ وہ معدوم ہے، حتیٰ کہ تر بوزے میں رکو
اور ایسا آتا یا مسیر (شیر) پہ آئے تو بھی حق صحیح نہ ہو سکے کی، اس
لئے کہ حقد کے وقت معقولہ مدیہ معدوم ہے، اور اس کے بغیر عقدا
انتخاب متصور نہیں، لہذا وہ معتقد ہی نہیں ہوں، اس سے نہ کا انتخاب
نہیں رکھنے کی^(۱)۔

۱۴- جمہور کے ہر ایک جو حق فاسد اور باطل میں فرق نہیں کرتے حق باطل مفید کے بناء اپنے سے صحیح نہیں ہو جائے گی، چنانچہ ثنائیہ کی کتابوں میں ہے: "ما قدین مفسد مفید کو حذف کر دیں، جو محض خیر ہی میں، تو بھی عقد صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ فاسد کا کوئی اعتبار ہی نہیں" (۲)۔

دن قدہ نہ کی "انہی" میں ہے؛ اگر اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اس کو قرض دے یا شریہ نے یہ شرط بوجہ پر کاٹی تو یہ حرام ہے اور بیع باطل ہے، اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لا یحل سف وبيع، ولا شرطان فی بیع، ولا ربیع مالہ بضمن، ولا بیع مالہ بفس عندک" (۳) (ایک ساتھ قرض اور بیع حلال نہیں ہے، ایک بیع میں دو شرطیں حلال نہیں ہیں، اس چیز کا بیع حلال نہیں ہے جو بیع ضمان

(۱) ابن حبان بن ۱۰۸، ۱۳، الخلیفۃ ۳۷۵، فتح القدیر ۲/۶، شائع
کردہ تراجم و تراجم ۱۳۹۵۔

(۲) نمایندگان کنگره در سالهای ۱۸۳۵، ۱۸۳۶ و ۱۸۳۷ به ترتیب ۱۰، ۱۴ و ۱۸ نفر بودند.

(۳) عورت نے لایا پہل سلع و بیع، ولا شرطان لمی بیع، ولا ربح ماموم
یضم، ولا بیع مالیس عندک کی روایت ابو یوسف (۶/۳) طبع
عزت عید دہاس، ترجمہ (۳/۵۳) طبع اعلیٰ، نور حاکم (۲/۴۷) طبع
شعارف اشترانیہ) نے کی ہے حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

شافیہ اور حبابہ کے نزدیک پہلی صورت میں پایا جانے والا عقد ختہ اس میں بھی جاری ہوگا۔ اس لئے کہ عقد مہر وف ان کے نزدیک دراصل باطل ہے۔

تیسری صورت جس کو ابن قتہ امہ نے ذکر کیا، یہ ہے کہ معلوم
بمجهول کو یک ساتھ نذر ہفت ارے مثلاً: جنہ میں نے تمہارے ماتھ
یک ہزار میں یہ گھوڑیاں، ہزاراں دھری گھوڑیوں کے ہیٹ میں جو
بچے ہیں نہیں نذر ہست یہ بی بیچ ہر حال باطل ہے۔ ابن قتہ امہ نے
کہا: (۱) میرے ہم کے مطابق اس کے باطل ہوئے میں کوئی اختلاف
نہیں ہے۔

۵۔ نتجہ پختہ کی حالت:

۱۳۔ حق پر عمل کی تصحیح کی بہت سی صورتیں ہیں۔

ہں: اگر مطلق عقیدہ ہو جائے تو یا تو شیخ ہو جائے گی؟
 وہم: اگر عقیدہ مطلق کا صیغہ کسی دوسرے عقیدہ شیخ کے معنی تک
 پہنچے تو یہ یا تو مطلق ہو جائے گا دوسرے عقیدہ شیخ میں بدل جائے گا؟
 ہں کی توضیح حسب ذیل ہے:

پہلی صورت: حقیق باطل، ربح فاسد میں فرق کرتے ہیں، لہذا ان کے نزدیک ربح فاسد کی تصحیح مقصد کے اٹھ جانے سے ہو جائے گی، بدلتے باطل کی نہیں، حقیق اس کی قلیل یہ بیان کرتے ہیں کہ فاسد میں مقصد کے اٹھ جانے سے ربح لوٹ کر صحیح ہو جائے گی، اس لئے کہ ربح فساد کے ساتھ قائم ہے، اور بتا ان کے ساتھ حصص بتا اس کی وجہ سے وہ قائم نہ تھی، بلکہ معدوم تھی۔

[illegible]

نق باطل ۱۵

کہ ان کے ساتھ بیچ نہیں، کوک شرط کو حذف کر دیا جائے، وہ شرط
یہ تینہ

(۱) جس نے کوئی سامان اصرار قیمت میں اس شرط کے ساتھ
شہ آکر اور مرگیا تو قیمت اس پر صدقہ ہے۔ تو اس بیچ کو بیچ کر دیا
جائے گا، کہ اس شرط کو ساتھ کر دے، اس لئے کہ یہ ”غرر“ ہے، اسی
طرح اگر یہ شرط ہو کہ اگر وہ مرگیا تو بائع اس کے ورثاء سے قیمت کا
مطالبہ نہیں کرے گا۔

(۲) شرط ثنیا (بیع الوفاء علی شرط) بیچ کو فاسد برائے ہے اگرچہ
شرط کو ساتھ کر دیا جائے، مثلاً یہی ہے کہ

(۳) بیع نیار میں نقد کی شرط۔ بن حسب نے کہا: شرط کی
شرط کو ساتھ کر دے تو بھی صحیح نہیں ہے۔

ری و شرط حسن کے نتیجہ میں شرط طاعت میں سے کسی شرط میں
خلل پیدا ہوتا تو وہ موجب فسخ ہے، عائدین کے لئے اس عقد کو جاری
رکھنا جائز نہیں ہے (۲)۔

۱۵۔ مذکورہ مسائل میں حکم کا مدار فقہاء کے یہاں، جیسا کہ ابن رشد
نے کہا، یہ ہے کہ اگر بیع میں سوا شرط کی وجہ سے پیدا ہو تو کیا شرط کے
اٹھ جانے سے سوا اٹھ جاتا ہے یا نہیں؟ جیسا کہ دو سادہ مسائل تھے جو
حائل بیع میں حرام لعینہ کے جوڑ دینے کی وجہ سے لاحق ہوتا ہے، مثلاً،
کوئی شخص ایک گھوڑا سودینار اور ایک مکہ شراب میں فروخت
کرے، اور جب عقد بیع کر لے تو کہے کہ میں ایک مکہ شراب کو
چھوڑتا ہوں، یہ علماء کے یہاں باجماع فسخ شدہ ہے۔

یہ بھی ایک دہرے اصل پر مبنی ہے، وہ یہ ہے کہ یہ سادہ حکمی
(تعبیدی) ہے یا عقلی؟ اگر ہم اسے حکمی نہیں، تو شرط کے اٹھ جانے

میں نہ ہو، اس چیز کی بیع حائل نہیں ہے جو تمہارے پاس نہ ہو۔

نیز اس سے کہ اس سے ایک عقد میں دہرے عقد کی شرط
لگائی، لہذا فاسد ہوگا، جیسا کہ ایک بیع میں دہرے بیع، نیز اس لئے کہ اگر
قرض کی شرط لگائے گا تو اس کی وجہ سے شمس میں اضافہ کرے گا۔ اس
طرح شمس میں ہونے والا اضافہ قرض کا عوض اور اس کا نفع ہوگا۔ اور یہ
سود ہے جو حرام ہے، اس لئے فاسد ہوگا جیسا کہ اگر اس کی صراحت
کر دیتا نیز اس سے کہ یہ بیع فاسد ہے لہذا وہ صحیح نہیں ہو جائے گی
جیسا کہ اگر ایک درہم میں دہرے درہم کو فروخت کرے۔ پھر ایک درہم کو
ترک کر دے (۱)۔

”شرح منتقى الاراء“ میں ہے: جس سے ضمان درک کی
شرط کے ساتھ فروخت کیا، درک سے رہے کا استثناء یا، اس کے
سے اس کی بیع صحیح نہیں ہوں، اس لئے کہ ضمان درک سے رہے کا استثناء،
کہنا بتاتا ہے کہ بیع میں اس کا حق ہے، اس لئے کہ اس نے اس کی بیع
کی جارت نہیں دی، لہذا وہ باطل ہوگی، پھر اگر وہ زیر کو بھی ضمان
درک میں شامل کر لے تو بیع صحیح نہیں ہو جائے گی، اس لئے کہ فاسد صحیح
نہیں ہو جاتا (۲)۔

مالکیہ کے نزدیک اصل یہ ہے کہ ایسی شرط جو متنازعہ عقد
کے مخالف ہو مثلاً بیع الثمن (بیع الوفاء) اور وہ یہ ہے کہ سامان اس شرط
پر شرط ہے کہ بائع جب ثمن لوٹا دے گا تو سامان اس کا ہو جائے گا)
اسی طرح ہر ایسی شرط جو عقد ثمن میں محمل ہو جیسے بیع القرض کی شرط،
تو اس سے عقد فاسد ہوگا۔

میں شرط کی شرط کو حذف کر دیا جائے تو بیع صحیح ہو جائے گی،
اسی طرح ہر وہ شرط جو مقصود کے مخالف ہو، البتہ بعض شرط ایسی ہیں

(۱) مخ اذلیل ۲/ ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱

نتیجہ باطل ۱۶

اتفاظ و مہمانی کا نہیں، اور ان وجہ سے بیچ الوفاء میں رہن کا حکم جاری ہوتا ہے (۱)۔

نہ سب مالک میں ہے، جس نے زمین جائیداد کو بیچ کر فروخت کی، خریدار پر یہ شرط لگانا کہ اس کو فروخت نہیں کرے گا، اور سید نہیں کرے گا۔ یاں تک کہ اس کو شمس دے دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ رہن کے درجہ میں ہے، شمس کا دینا مقررہ مدت پر ہو (۲)۔

اسی طرح بیچ باطل کے دوسرے صحیح عقد میں بدل جانے کا حکم اس کاغذ کے ضمن میں جاری ہے، جس کا ذکر پہلے آیا۔



سے لے نہیں گئے گا، اور عقلی نہیں تو شرط کے اٹھ جانے سے مسا، اٹھ جائے گا۔

عام مالک اس کو ”عقلی“ سمجھتے ہیں، اور جمہور اس کو غیر عقلی سمجھتے ہیں۔

یہ دو غررہ لے بیٹ میں پایا جانے والا نسا، دشمنی ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کے نزدیک اس کا بالکل انقطاع نہیں ہوتا، کہ بیچ کے بعد وہ کوڑک کرے۔ ”غرر“ ختم ہوجاے (۱)۔

۱۶۔ رسی دہری صورت یعنی بیچ باطل کا ہی دوسرے صحیح عقد میں بدل جاتا تو اس کی بنیاد اس قاعدہ میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ اعتبار عقود کے خوب یا ہے یا ب کے معانی کا؟

سیوطی کہتے ہیں: عقود کے خوب کا اعتبار ہے یا اس کے معانی کا؟ یہ اختلافی مسئلہ ہے فرم میں تاریخ مختلف ہے مثلاً:

اگر بیچ کو باطل کے ہاتھ اس پر قبضہ سے پہلے ضمن اول کے مثل میں فرم دست کرے تو یہ عقد بیچ کے درجہ میں قائم ہے۔ سبکی نے اس کی تخریج قاعدہ مذکورہ پر کی ہے، تخریج قاضی حسین کی ہے، اسوں نے کہا: اگر قلم اعتبار کریں تو صحیح نہ ہوگا، اور اگر معنی کا اعتبار کریں تو اتفاق ہے (۲)۔ اور یہ بیچ قائم ہے، اس لئے کہ یہ قبضہ سے پہلے بیچ پر واقع ہے، پس وہ اس کے باوجود اتفاق صحیح میں بدل جائے گا، اس لئے کہ عقد میں قائلہ کے تمام عناصر موجود ہیں۔

اس ”م“ کی ”الاشبہ“ میں ہے: اعتبار معنی کا ہے، اتفاق کا نہیں، علماء نے کئی جگہوں پر اس کی صراحت کی ہے (۳)۔

”درر الکام“ میں ہے: عقود میں اعتبار مقاصد و معانی کا ہے،

(۱) جدیدہ محمد ۱۳۲۲ طبع میں لکھنؤ۔

(۲) الاشبہ و التماثل ۱۸۵۱ء۔

(۳) الاشبہ و التماثل ۲۰۷ء۔

(۱) درر الکام شرح مجلہ الاحکام دفعہ (۳) ۱۹۱۸ء۔

(۲) منہج الجلیل ۲/۵۶۸۔

بیع التلجہ ۱-۲

اصطلاح میں اس کا معنی انباء کے معنی کی طرف لوٹنا ہے، اور وہ
آر دو نام یا آر دو ملکتی ہے۔ اور اس کا معنی جیسا کہ ”حاشیہ ابن عابدین“
سے کچھ میں آتا ہے، یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو جاب یا عضو کے
تکبر کرنے یا سخت مارنے کی جھلسی سے آر دو اس کا مطلوب فعل انجام
دے (۱)۔

بیع التلجہ

تعریف:

۱۔ جنس حصیہ نے بیع التلجہ کی تعریف یہ کی ہے: ایسا عقد جس کو کوئی
شخص کسی اور کی مجبوری کی وجہ سے انجام دے، اس طرح وہ اس پر
مجبور کی طرح ہو جاتا ہے (۲)۔

صاحب ”الانصاف“ نے اس کی تعریف یہ کی ہے: بائع اور
مشتری میں بیع کا اظہار کریں جس کو وہ دل سے نہیں چاہیں، بلکہ ظالم
وغیرہ کے خوف سے اس کا کٹا لے کے لئے کریں (۳)۔

ثامنیہ نے اس کو ”بیع امانت“ کہا ہے (۴)۔ اس کی صورت
جیسا کہ نووی نے ”المجموع“ میں لکھا ہے، یہ ہے کہ بائع اور مشتري
عقد کے ظہار پر اتفاق کر لیں، ظالم وغیرہ کے خوف کی وجہ سے یا کسی
اور وجہ سے۔ اور وہ دونوں اس بات پر اتفاق کریں کہ جب وہ دونوں
بیع کا ظہار کریں گے تو وہ بیع نہ ہوگی، پھر بیع کی جائے (۵)۔

رما غویہ جس کی طرف اس بیع کی اضافت لی گئی ہے تو دولت
میں کرادہ و مضطر کے معنی میں آتا ہے (۵)۔

(۱) الفتاویٰ بہد یہ ۲۰۹۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت، تصانیف ۱۶/۵ طبع
بجالیہ۔

(۲) الاصحاح ۲۶۵ طبع طرک۔

(۳) اسی المطالب ۱۱/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

(۴) المجموع ۲/۳۳۔

(۵) القاسم الحیط، الصحاح الصحاح المیر مادۃ ”تجاء“۔

متعلقہ الفاظ:

الف- بیع الوفاء:

۲۔ اس کی صورت یہ ہے کہ کسی ”میں“ کو ایک چیز میں اس شرط کے
ساتھ دھت کرے کہ جب اس کو شمس لوٹے گا تو وہ اس کو عین واپس
کرے گا (۱)۔ بیع التلجہ اور بیع الوفاء حقیقت بیع کا رد نہ ہونے
میں متفق ہیں، اور اس میں بائع امانت یہ ہے کہ بیع الوفاء رہن یا
بیع ”شرط ظہار“ کی طرف لوٹتا ہے، جبکہ بیع التلجہ میں عدم ”وہ“ پر
اتفاق بائع و مشتري کے درمیان مضمر ہوتا ہے، اور کوئی بیع ہوئی ہی
نہیں ہے۔

علامہ دارین بیع التلجہ اور بیع الوفاء کے درمیان فرق یہ ہے کہ بیع
التلجہ میں متعاقدین ظالم وغیرہ کے خوف یا کسی اور وجہ سے ظہار بیع
پر متفق ہوتے ہیں، نیز اس بات پر بھی اتفاق ہوتا ہے کہ جب وہ
دونوں اس کا اظہار کریں گے تو وہ بیع نہ ہوں، جبکہ بیع الوفاء میں وہ
دونوں اس بات پر متفق ہوتے ہیں کہ ان میں سے ایک دوسرے کے
”میں“ کو متعین قیمت میں فروخت کرے گا، اسی طرح وہ دونوں

(۱) ابن ماجہ ۸۰/۵، طبع المصنف، شرح اللامع فی اصول الفرائض ۱۱/۵
طبع دارالکتب المصریہ۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ علی الدر المختار ۲۳۶/۳ طبع المصنف، الفتاویٰ بہد یہ
۲۰۹۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، حاشیہ المظاہر علی الدر المختار ۳۳/۳، ۳۳
طبع دارالمعرف۔

بیج، تلجہ ۲-۵

اس بات پر بھی متفق ہوتے ہیں کہ جب باغ شمس حاضہ کرے گا تو وہ بیج واپس لے لے گا، چنانچہ بیج اہلوقا حقیقت میں بدلہ بیج رہن ہے یہ بدلہ بیج ایک مدت کے لئے قرض ہے، اس لئے اس میں تلجہ کی شرط گناہ کو نافذ کرے گا^(۱)۔

ب- بیج مکرہ:

۳- بیج مکرہ سے مراد باغ کو اس کی رضامندی کے بغیر بیج پر آمادہ کرنا ہے، کیونکہ اگر ہفت میں انسان کو کسی ناپسندیدہ چیز پر مجبور کرنے کے معنی میں ہے، اور شرع میں ایسا فعل جو مکرہ کی طرف سے وجود میں آئے، اور محل میں کوئی ایسی وجہ پیدا ہو جائے جس کے سبب وہ اس فعل کے انجام دینے پر مجبور ہو جائے جو اس سے مطلوب ہے^(۲)۔

بیج تلجہ، اور بیج مکرہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ بیج تلجہ صرف ظاہر میں بیج ہے، حقیقت میں نہیں، جبکہ بیج مکرہ بیج حقیقی ہے، البتہ اس کے حکم کے بارے میں اختلاف ہے کہ قاسد ہوگی یا موقوف۔

بیج ہازل:

۴- بیج میں ہازل وہ شخص ہے جو بیج کی بات کرے، یمن حقیقت بیج کا راہ نہ ہو۔

ہازل: یہ ہے کہ لفظ سے اس کا معنی مراد نہ پایا جائے، نہ حقیقی، نہ مجازی۔ اور ہازل جد کی ضد ہے، اور ”جد“ یہ ہے کہ کسی چیز

(۱) المجموع الفتاویٰ ۳۳۲/۸ ابن عابدین ۲۳۶/۳، جامع المصلحین ۲۳۶، ۲۳۳، کتاب الفتن ۲۳۹/۳، ۱۵۰۔
(۲) الدر المنثور ۵/۲۰، المصباح ۱/۲۰۰، ۲۰۱۔

سے اس کا معنی موضوع مکرہ لیا جائے^(۱)۔

بیج تلجہ اور بیج ہازل کے درمیان فرق یہ ہے کہ بیج تلجہ کا جب و باحث کو کمال مال نہ ہو ہوتا ہے، تاہم وہ اپنی حقیقت کے لحاظ سے بیج ہازل ہی ہے، اس لئے کہ بیج تلجہ میں بیج صیغہ بیج کا تلفظ کرتا ہے، حالانکہ حقیقت میں وہ بیج کو مراد نہیں لیتا، ورنہ وہ بیج سے صاحب ”البدائع“ نے نصاب کے بیج ہازل کے مشابہ ہے^(۲)۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ہازل اختیار حکم اور اس پر رضامندی کے متناہی ہے، لیکن وہ مباشرت (انجام دینے) اور اس کے اختیار کرنے پر رضامندی کے متناہی نہیں، لہذا یہ بیج میں خیار شرط کے حکم میں ہو یا^(۳)۔

بیج کے مدارج میں تلجہ:

۵- نکاح میں تلجہ ہوتا ہے جیسا کہ اگر کسی صاحب قہر و غلبہ نے دوسرے کے پاس اس کی کسی بیٹی کے لئے پیغام نکاح بھیجا، تو بڑی مال لے لے اس کا نکاح کر لیا، اور استرعا، کے گواہوں کو خلیفہ طریقہ پر کوہ بنادیا کہ میں اس کے خوف سے ایسا کر رہا ہوں۔ اور وہ شخص ایسا ہے کہ اس سے دشمنی نہ کرے اور شہادت کا باعث ہے، اور یہ گروہ چاہے گا تو لڑائی کو بلا نکاح اپنے لئے لے لے گا، اس سے اس کے ساتھ اس نے نکاح کر لیا، تو یہ نکاح ہمیشہ کے لئے صحیح رہے گا۔

تلجہ تیس (وقف)، طلاق، بیہ اور دوسرے تطوعات میں بھی جاری ہوتا ہے^(۴)۔

(۱) کشف الاستر و منہج الوصول لہر دی ۵۷۳/۳، تخریجات الدر جاتی۔

(۲) بدائع الصنائع ۱/۵، ۱۷۷۔

(۳) ابن عابدین ۲۳۳/۳، الوصول لہر دی ۵۷۳/۳۔

(۴) التیسرہ ۲/۲۰، ۵۔

بیج التجارہ ۶-۷

بیج التجارہ کی قسمیں:

۶- بیج التجارہ کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جس میں تلجہ نفس بیج میں ہوتا ہے، دوسری قسم وہ ہے جس میں تلجہ شمن میں ہوتا ہے۔ اور ان دونوں قسم میں سے ہر ایک کی وہ ذواں ہیں: یونکہ تلجہ نفس بیج میں ہو تو اتنا بیج میں ہوگا یا تر بیج میں؟ اور اگر شمن میں ہو تو اس کی مقدہ میں ہوگا یا اس کی جنس میں؟

قسم اول: تلجہ نفس بیج میں ہو:

اس کی وہ ذواں ہیں:

نوع اول: تلجہ نشا بیج میں ہو:

۷- وہ یہ ہے کہ نفیہ طور پر وہ ذواں سب مجبوری کی وجہ سے اس بات پر اتفاق کر لیں کہ وہ ذواں بیج کا تلجہ کریں گے، لیکن حقیقت میں ان ذواں کے دہریوں بیج نہیں ہوگی۔ یہ شخص ریا، اور کہا: ۱۰۰: ۱۰۰: کسی کو سلطان سے نار ہو تو وہ دہریے سے کہنے میں حلا کر س گا کہ میں نے تم سے پہلے فراموش کر لیا، یہ حقیقت میں بیج نہیں ہوئی، بلکہ تلجہ ہوگا، چنانچہ انہوں نے بیج کر لی تو جو در بنایا ان کے بارے میں اس میں تین قول ہیں:

اس بیج باطل ہے، امام ابو حنیفہ سے ظاہر ہے، امام ابو یوسف اور امام ابو یوسف و امام محمد کا قول یہی ہے^(۱)۔ یہی مناجلہ کے یہاں "وہ صحیح" اور مشہور ہے "تقاضی" وغیرہ دے ہی کو اختیار کیا ہے۔

بہوتی سے نکلا ہے: یہ باطل ہے، یہی ایک قول ہے، کیونکہ ان ذواں سے اس پر اتفاق کیا ہے^(۲)۔

(۱) بدائع الصنائع ۷/۵۷۵۔

(۲) لغزوع ۳۹۳، کتاب القناع ۳۹۳، طبع مصر، ۱۳۵۳ھ، ص ۲۱۵، طبع اترک۔

طمان کے قول کی وجہ یہ ہے کہ مائدیں نے الن ط بیج کا تلفظ

حقیقت کے اراد سے نہیں کیا، اور یہی جن کی تخریج ہے، "وہ نہیں" جو از بیج سے مائع ہے اس لئے کہ وہ سب کو انجام دینے میں رضامندی کو ختم کر دیتا ہے، لہذا حکم کے حق میں یہ بیج منعقد نہیں ہوئی،^(۱) اسی طرح حالات حال یہ ہے کہ وہ ذواں اس طرح کی بیج میں بیج کا ارادہ نہیں رکھتے، کہ وہ ذواں مقدہ میں یہ نہ نہیں کہ ہم نے بیج تلجہ کے طور پر کی ہے^(۲)۔

۸- بیج جاز ہے: امام ابو حنیفہ سے امام ابو یوسف کی روایت

یہی ہے، ثانیہ کا مذہب، اسی طرح مناجلہ کے یہاں دہریوں یہی ہے^(۳)۔

اس قول کی وجہ یہ ہے کہ اس کے نفیہ اتفاق کا مہر میں، مہر

اس مقدہ کا ہے جس کا اسوں نے اظہار کیا ہے، نیز اس سے کہ انہوں نے نفیہ طور پر جو شرط لگائی ہے، اس کو اسوں نے مقدہ میں ذکر نہیں کیا، بلکہ اسوں نے مقدہ کی شرطوں کے مطابق مقدہ کیا ہے، لہذا سابق شرط اس میں اثر انداز نہ ہوگی، جیسا کہ اگر وہ ذواں متعلق ہوں کہ بیج کے وقت ذواں کوئی فاسد شرط لگالیں گے، پھر بلا شرط بیج کریں^(۴) (اس صورت میں بیج صحیح ہوگی شرط فاسد کے وعدہ کا کوئی اثر بیج نہ ہوگا)۔

سہم: یہی امام محمد سے مروی ہے کہ بیج جاز (فیہ لازم) ہے۔

وہ ذواں ایک ساتھ جاز مقرر ہے: یہی تو لازم ہو جائے گی، اس سے کہ اس بیج کو باطل قرار دینا ضرورت کی وجہ سے ہے، لہذا اگر ہم بیج کے وقت وجود شرط کا اعتبار کر لیں تو ضرورت ختم نہ ہوں، مگر ان

(۱) بدائع الصنائع ۷/۵۷۵۔

(۲) کتاب القناع ۳۹۳۔

(۳) بدائع الصنائع ۷/۵۷۵، المجموع ۳۳۳، لغزوع ۳۹۳۔

(۴) بدائع الصنائع ۷/۵۷۵، المجموع ۳۳۳۔

بیع تلجہ ۸-۱۰

لہذا اگر وہ دونوں تلجہ پر متفق ہوں غیر وہ دونوں بیع کے وقت
نہیں: ہمارے درمیان جو بھی شرط تھی باطل ہے، تو تلجہ باطل
ہو جائے گا اور بیع جائز ہوگی، اس لئے کہ یہ قاسد و رز مد شرط ہے،
لہذا اس وقت کرنے سے ساقط ہو جائے گی۔ اور جب ساقط ہوگی تو عقد
جائز ہوگا (۱)۔

نوع دوم: اگر بیع میں تلجہ ہو:

۹- تلجہ اگر بیع میں ہو یعنی اس وقت اس نے باہم اتفاق کیا ہو کہ
ایسی بیع کا قیام کریں گے جو نہیں ہوتی ہے، چنانچہ انہوں نے اس کا
قائم کر لیا، پھر اس وقت اس نے اتفاق کر لیا کہ وہ بیع نہیں تھی، تو یہ بیع
باطل ہے جیسا کہ صاحب "المبدل" نے لکھا ہے، اور ان دونوں کی
اجازت سے جائز نہ ہوگی، اس لئے کہ اگر خبر دینا ہے اور خبر دینے کی
درنگی یہ ہے کہ خبر دینے کا وقت ختم ہے (جس کی خبر دی جا رہی ہے) ثابت
ہو تو اگر وہ ثابت ہو تو خبر دینا سچا ہوگا، ورنہ جھوٹا ہوگا، لہذا بیع کا
احتمال نہیں رکھے گی، اس لئے کہ اجازت موجودگی کی ہوتی ہے،
معدوم کی نہیں (۲)۔

قسم دوم: یہ بیع جس میں تلجہ ضمنی یا بدی میں ہو:

اس کی بھی دو انواع ہیں:

۱۰- نوع اول: یہ بیع جس میں تلجہ مقدم ضمنی میں ہو:

اس کی مثال یہ ہے کہ وہ دونوں خفیہ طور پر اتفاق کر لیں کہ ضمنی

دونوں میں سے ایک جائز دے دے، دوسرا دے دے تو جائز نہیں،
اور اگر وہ دونوں جائز دے دیں تو جائز ہوگی، اس لئے کہ شرط سابق
یعنی باہمی خفیہ اتفاق حکم کے حق میں عقد کے انعقاد سے مانع ہے، لہذا
یہ رخصت کنندہ اور خریدار کے لئے اختیار شرط کے درجہ میں ہے۔ اس
لئے اس وقت کی رضامندی ہی سے صحیح ہوگی، اور خریدار قبضہ کی وجہ
سے اس کا مالک نہ ہوگا۔

بیع تلجہ میں چنانچہ میں سبب کے انجام دینے سے رضامندی
کا صبر جو ہی نہیں، لہذا حکم کے حق میں سبب کا انعقاد نہیں ہوا، اس
لئے اس میں سے ایک پر موقوف ہوگا اس طرح وہ رخصت کنندہ اور
خریدار کے لئے اختیار کی شرط کے مشابہ ہے (۱)۔

۸- اس بیع کے بنیاد کے قول پر یہ مسئلہ متفق ہوتا ہے کہ اگر
دونوں بیع کرنے والوں میں اختلاف ہو، ان میں سے ایک حلقہ کا
دعویٰ کرے دوسرا تلجہ کا منکر ہو، اور دعویٰ کرے کہ یہ بیع خفیہ تھا، اور
رضامندی سے ہوئی ہے اور تلجہ کے انکار کرنے والے کے قول
کا اعتبار کیا جائے گا، اس لئے کہ ظاہر اس کی تائید کر رہا ہے، لہذا تلجہ
کا دعویٰ کرنے والے کے مقابلہ میں اس منکر تلجہ کا قول قسم کے ساتھ
معتبر ہوگا اگر یہ قسم کا مطالبہ کرے، اور اگر تلجہ کا دعویٰ کرنے والا کواد
پیش کر دے تو اس کے کواد قبول ہوں گے، اس لئے کہ اس نے شرط
کو ادنیٰ کے ذریعہ ثابت کر دی، لہذا اس کا بیع مقبول ہوگا جیسا کہ اگر
بینہ سے خیر ثابت کرے۔

جبکہ اس بیع کے جواز کے قول پر اس دعویٰ کا کوئی اثر مرتب
نہیں ہوگا، اس لئے کہ تلجہ کا دعویٰ اگرچہ چاہے بیع ظاہر میں اثر انداز
نہیں۔

(۱) بدائع الصنائع ۵/۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱

نتیجہ ۱۱

ایک جزو ہے پھر بظاہر دوم درمیں بیج کریں تو اس بیج میں خلیہ کا اعتبار ہوگا یا باطن کا؟

اس مسئلہ میں فقہاء کے دو قول ہیں:

قول اول: اعتبار خلیہ کا ہے یعنی جس پر انہوں نے استدلال کیا اور وہ علامہ شمس ہے۔

یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے جیسا کہ امام ابو یوسف نے ان سے روایت کیا ہے (۱)۔ یہی شافعی کا مذہب اور حنابلہ کے یہاں ائمہ سے ہے قاضی نے اسی کو تائید فرمایا ہے (۲)۔

قول دوم: اعتبار باطن کا ہے، یعنی خفیہ طور پر انہوں نے جس پر اتفاق کیا۔ اس قول کو امام محمد نے ”الاملاء“ میں بلا اختلاف نقل کیا ہے، اور یہی امام ابو یوسف کا قول بھی ہے۔

حنابلہ کے یہاں بھی یہ قول یہی ہے، ”مالیہ کا مذہب یہی ہے جیسا کہ مالکیہ کے ”خفیہ مذہب“ ”مالیہ مذہب“ میں اس کی ہر امت کی ہے (۳)۔

علامہ شمس ہی شمس ہے، اس قول کی وجہ یہ ہے کہ جو ثمن مقدم میں مذکور ہو اسی کے ذریعہ مقدمہ بنتا ہے، ”انہوں نے خفیہ طور پر جس شمس کا کر یا ہے اس کا احوال مقدمہ میں نہیں آیا، اس لئے اس کا علم ساقط ہو گیا، نیز یہ کہ اتفاق سابق لغو ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ انہوں کی شرط فاسد پر اتفاق کریں، پھر بلا شرط مقدمہ کریں تو مقدمہ صحیح ہے (۴)۔

(۱) الاختیار ۲/۳۲، ۳۳۔

(۲) الاختیار ۲/۳۱، ۳۲، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۹، المجموع ۳۳۳، الفروع ۳۳۳۔

۳۳ ۵/۵۷، الاصحاح ۳/۲۶۶۔

(۳) الاختیار ۲/۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۹، الفروع ۳۵۰، الدرر ۳۳۳۔

۳۳۳، الفروع ۳۳۳۔

(۴) الاختیار ۲/۳۳، المجموع ۳۳۳۔

اس قول کی دلیل کہ خفیہ طور پر طے پانے والا شمس ہی شمس ہے، یہ ہے کہ ان انہوں نے اتفاق کیا ہے کہ انہوں نے ایک جزو سے زبردکار اور وہ نہیں آیا، تو کو یا انہوں نے اس کو جن (تفاق) کے طور پر کہا ہے (۱)۔ یعنی اس کو ثمن میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ اور شمس ہی ہوگا جس پر انہوں نے خفیہ طور پر اتفاق کیا ہے۔ یہ خفیہ و رہبانہ کے نزدیک ہے جو حق باطل کے فساد کے قائل ہیں (۲)۔

ثانویہ کے نزدیک جو دو آر میں سے زیادہ صحیح رائے کے مطابق بیع باطل کی صحت کے قائل ہیں، زائد ایک ہزار کو ثمن میں شامل کیا جائے گا (۳)۔

علاوہ ان میں صاحب ”البدائع“ کی عبارت سے سمجھ میں آتا ہے کہ آیا خفیہ شمس معتبر ہے یا حدیث، یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب دو دونوں موقعہ (تفاق) کے وقت نہیں کہ وہ ہزار جن کا احادیث مقدمہ میں ذکر ہوگا اس میں سے یکم رکاوٹ کر یا، اور کھد کے لئے ہوگا لیکن اگر وہ موقعہ کے وقت یہ نہیں تو شمس ہی ہے جس پر انہوں نے مقدمہ کیا ہے، اس لئے شمس اس چیز کا نام ہے جس کا مقدمہ کے وقت ذکر کیا جائے، ہر مقدمہ کے وقت وہ رکاوٹ کر یا ہوگا ہے (۴)۔

۱۱۔ نوع دوم: وہ بیج جس میں تلحہ جنس ثمن میں ہو:

اس کی مثال یہ ہے کہ دو دونوں خفیہ طور پر اتفاق کر لیں کہ شمس ایک ہزار درہم ہے، پھر ایک سو دینار میں بیج خلیہ کریں تو یہ بیج باطل ہوگی یا احادیث ثمن کے بدلے صحیح ہوں؟

امام محمد کی رائے ہے کہ یہ بیج قیاس کے اعتبار سے باطل ہوگی،

(۱) الاختیار ۲/۲۲۔

(۲) بدائع الصنائع ۱/۵۶، کشاف الصنائع ۳/۱۵۰۔

(۳) المجموع ۳۳۳۔

(۴) بدائع الصنائع ۱/۵۷۔

اور بطور تحسین صحیح ہوئی یعنی اٹا، پیس میں (۱)۔

یہ اختلاف اس صورت میں ہے (جیسا کہ ”البدائع“ میں ہے) جب ان دونوں نے مواضع کے وقت کہا ہو کہ اٹا، پیس ریا، روکھا، ہے لیکن اگر انہوں نے یہ نہ کہا ہو تو ضمن میں ہے جس پر انہوں نے عقد کیا ہے، اس لئے کہ ضمن اس چیز کا نام ہے جو عقد کے وقت مذکور ہو اور عقد کے وقت مذکور سود بنا رہی ہے (۲)۔

رہے قیاس اس بیچ کے باطل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ خفیہ شمس کا ذکر انہوں نے عقد میں نہیں کیا اور اٹا، پیس ضمن کا اسوں نے قصد نہیں کیا کیونکہ اسوں نے اس کو مال کے طور پر کہا ہے۔ لہذا وہ ساقط ہے۔ اور بیچ بابت میں روٹی، لہذا صحیح نہیں ہوگی (۳)۔

اور تحسین کے طور پر اس بیچ کی صحت کی وجہ یہ ہے کہ اسوں نے بیچ باطل نہیں بلکہ بیچ صحیح کا قصد کیا ہے لہذا اس کوئی ملاکان صحت پر محمول کرنا، جب ہے۔ اور اس کو اٹا، پیس ضمن اٹا، پیس کے بغیر صحت پر محمول کرنا مامومن ہے، تو کوئی اسوں نے جس چیز کی شرط نہیں طور پر لگائی تھی، اس سے رجوع کرنا، لہذا حکم عام سے متعلق ہو گیا۔ جیسا کہ اگر وہ دونوں اس بات پر اتفاق کریں کہ اس کو بیچ اٹا، پیس کریں گے، پھر ایک دوسرے کو بیہ کریں۔ نہ خلاف ”تہذیب“ اور ”دوہز“ کے، اس لئے کہ جس ضمن کا خفیہ طور پر ذکر کیا گیا تھا اور اس کی شرط لگائی گئی تھی وہ عقد میں زیادتی کے ساتھ مذکور ہے، اس لئے عقد کا تعلق ہی سے ہوگا (۴)۔

۱۲- صاحب ”البدائع“ نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ تمام اختلافات اس

صورت میں ہیں جبکہ ان دونوں نے خفیہ طور پر اتفاق کیا ہو لیکن خفیہ طور پر عقد نہ کیا ہو۔ اور اگر انہوں نے خفیہ طور پر اتفاق کیا، اور خفیہ طور پر ہی کسی ضمن میں عقد کر لیا، اس کے بعد انہوں نے بام اتفاق یا کہ عقد کو اس سے زائد میں یا دوسری جنس کے ضمن میں ظاہر کر کے پھر انہوں نے یہ نہ کہا ہو کہ عقد دوم ریا، اور دکھا، ہے تو عقد دوم عقد اول کو ختم کرے گا، اور ضمن ہو گا جو عقد دوم میں مذکور ہے، اس نے کہ بیچ صحیح اور اٹا، پیس کا احتمال رکھتی ہے، لہذا ان دونوں کا مقد ثانی کا آثار سا عقد اول کو باطل کرنا ہے، اس لئے اول باطل ہو گیا، اور عقد ثانی اس ضمن کے ساتھ جو اس میں مذکور ہے منعقد ہو گیا، اور اگر انہوں نے کہا: عقد دوم ریا، اور دکھا، ہے پھر اگر ضمن دوسری جنس سے ہو تو عقد پر باقی معتبر ہوگا، اس لئے کہ جب انہوں نے ریا، اور دکھا، سے کا ذکر کیا تو عقد دوم میں مقرر ضمن کو باطل کر دیا، اس لئے عقد دوم صحیح نہیں ہوا، اور عقد اول باقی رہ گیا، اور اگر اول کی جنس سے ہو تو معتبر عقد دوم ہے، اس لئے کہ بیچ صحیح کا احتمال رکھتی ہے، اس لئے معتبر عقد دوم ہوا، لیکن ضمن اول کے ساتھ ہوگا، اور یہی باطل ہے، اس لئے کہ انہوں نے اس کو باطل کر دیا، کیونکہ اس کو انہوں نے ہز کے طور پر کہا ہے (۱)۔

۱۳- ثانویہ کے رد ایک بیچ اٹا، پیس میں صحیح ہے، اور اتفاق سابق کا کوئی اثر نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ لغو ہے، اور یہ جیسے ہی ہو گیا جیسا کہ اگر وہ دونوں کی شرط عامہ کے گمانے پر اتفاق کر لیں پھر بلا شرط بیچ کر لیں (۲)۔

۱۴- جہاں تک حنا بلہ کا تعلق ہے تو ”القرم“ کی کتاب الصدق

(۱) الاختیار ۲/۳۲۲

(۲) بدائع الصنائع ۵/۱۷۷

(۳) بدائع الصنائع ۵/۱۷۷، الاختیار ۲/۳۲۲

(۴) بدائع الصنائع ۵/۱۷۷، الاختیار ۲/۳۲۲

(۱) بدائع الصنائع ۵/۱۷۷

(۲) المجموع ۴/۳۳۳

فقہ الحنفیہ ۱۵-۱۷

میں ہے: اگر وہ دونوں بیعت کرنے سے قبل ہی شمس پر اتفاق کریں۔ پھر دوسرے شمس میں بیعت کریں تو اس میں وہ اقوال ہیں: اول: شمس وہ ہے جس پر انہوں نے اتفاق کیا ہے۔ دوم: شمس وہ ہے جس پر عقد ہوا ہے جیسا کہ نکاح^(۱)۔

۱۵- جب تک مالکیہ کا تحقق ہے تو دوسرے فقہاء کی طرح انہوں نے اپنی کتابوں میں بیعت لکھنے کی صراحت نہیں کی البتہ انہوں نے ”بیعت کرد“ ”بیعت مصلو“ اور ”بیعت ازل“ کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی طرف اشارہ چکا ہے۔ بین انہوں نے عقد نکاح اور نفیہ اطلاق پر یکلام کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ عمل نفیہ پر ہوگا اور اس بات پر بینہ ہوگا۔ مالکیہ کا قہر نہیں، اس کا ذکر حضرت عثمان اور فتح کے طور پر ہے۔ اور اگر بینہ نہ ہو اور زمین نفیہ پر اتفاق کریں تو اس پر عمل ہوگا۔ اور اگر مختلف کریں تو بیوی شوم سے طلاق لے لی، اگر بیوی کا دعویٰ ہو کہ نفیہ ہر قبیل سے اطلاق بیعت کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ اور شوم حلف اٹھالیتا ہے تو نفیہ پر عمل ہوگا۔ اور اگر طلاق سے انکار کرے تو بیوی سے رجوع پر طلاق جابجائی جائے گی، اور اطلاق نفیہ پر عمل ہوگا، اور اگر بیوی طلاق سے انکار کرے تو نفیہ پر عمل ہوگا۔^(۲)

۱۶- صاحب ”التمیز“ نے ”ثبوت استماع“ کے رد میں فیصلہ کی بحث میں لکھا ہے کہ استماع بیعت میں باجاء ہے، مثلاً بیعت سے قبل کوئی بنا لے کہ وہ بیعت سے رجوع کرے گا۔ ”یہ کہ بیعت ایک اندیشہ کی وجہ سے ہے، اس سے کہ بیعت کا یہ معنی اس کی رضامندی کے خلاف ہے، بات سے اس میں شکیں لے پا ہے، اور اس میں شریک کا حق ہے، الا یہ کہ وہ بیعت پر کراہ اور ہمکا کے کو جانتے ہوں تو استماع باجاء ہے اور بیعت سے قبل اس کا انعقاد ہو۔“ عقد میں یہ شخص کی شہادت شامل ہو جو اس

کے ساتھ ہو، حنفی اور اندیشہ سے واقف ہو۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی اندیشہ یا قائل خوف امر کے جب مرد علی البیعت پر مالکیہ کے رد ایک بیعت لازم نہیں ہوتی، بلکہ اس کو اس میں رجوع کرنے کا اختیار ہوتا ہے حتیٰ کہ شمس پر قبضہ کرنے کے بعد بھی جب استماع کے کو بیعت پر مرد اور ہمکا نے سے واقف ہوں۔

فرہخت کنندہ اور خریدار کے مابین ختاف کا اثر:

۱۷- اگر اس میں سے ایک بیعت لکھنے کا دعویٰ کرے اور دوسرا انکار کرے، اور تادم کا دعویٰ بیعت پیش کرے تو بیعتوں یا جابجائی کا، ورنہ دعویٰ اصل (یعنی تادم تادم) کا قول اس کی بین کے ساتھ معتبر ہوگا، اور اگر ایک بیعت پیش کرے تو دعویٰ تادم کا بیعت مقدم ہوگا، اس سے کہ وہ خلاف طام کو ثابت کرتا ہے۔

اگر اس میں دونوں نے اطلاق بیعت کی اور استماع یا کہ اس کی نفیہ تادم پر ہے تو اطلاق والی بیعت باطل ہوگی، اس لئے کہ ان دونوں کا اتفاق ہے کہ انہوں نے اس کو ہزل کے طور پر کیا ہے، ورنہ بیعت لازم ہوتی۔

یہ سب ان لوگوں کے مذہب کی نفیہ پر ہے جو نفیہ بیعت کی صحت اور اطلاق بیعت کے باطل ہونے کے قائل ہیں، اور وہ حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد ہیں، متاثرہ مذہب یہی ہے، اور مالکیہ کے مذہب سے یہی سمجھ میں آتا ہے۔

لیکن جو لوگ بیعت دم کی صحت اور نفیہ طور پر ساتھ اتفاق کے باطل ہونے کے قائل ہیں ان کے رد ایک یہ تصدیق نہیں ہیں۔ اور یہ امام ابو حنیفہ، ثنائیہ، متاثرہ میں سے قاضی ہیں^(۳)۔

(۱) التمیز ۵/۲۵۔

(۲) الدر المختار حاشیہ من طبع ۵/۲۵، حاشیہ الطحاوی علی الدر المختار ۳/۴۳۳۔

(۳) شروع ۵/۲۵۔

۲ الدبولی ۳/۳۳، حاشیہ رکنی ۳/۳۳، الحاشیہ ۳/۲۷۲۔

بیع التولیہ، بیع الثمنیہ، بیع جبری ۱-۲

یہ بات اجمالی ہے، مسئلہ کی تفصیل اور اس میں اختلاف کو
"بیع" و "دعویٰ" کے مباحث میں دیکھا جائے۔

بیع جبری

تعریف:

۱- بیع جبری، مائلوں سے مرکب ہے؛ "بیع" و "جبری"۔

بیع: مخصوص طریقہ مال کا مال سے تبادلہ کرنا ہے (۱)۔

جبری: جنہ علی الامر جبراً (اس کو زبردستی مادہ کیا)

سے مادہ ہے (۲)۔

استعمال فتناء میں بیع جبری وہ ہے جو حق کی بنا پر کرنا

۱۰ لے کر طرف سے ہو یا وہ بیع ہے جو کسی شخص کی مرضی کے خلاف اس

کی طرف سے یا نہ ہو تاکہ اس پر واجب حق کو ادا کیا جائے یا ضرر کو

۱۱ دور یا جائے یا عام مفاد کو بروئے کار لایا جائے (۳)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- اکراه علی البیع:

۲- اکراه علی البیع: انسان کو کسی امر پر اس کے اختیار کے بغیر مادہ

رہا ہے (۴)۔

بیع التولیہ

دیکھئے: "تولیہ"۔

بیع الثمنیہ

دیکھئے: "بیع لونا"۔



(۱) کسی الطالب ۲/۲۔

(۲) المصباح المہر مادۃ "بیر"۔

(۳) یہ تعریف ہم نے کتب فقہ میں مذکور بیع جبر کی مثالوں سے اخذ کی ہے۔

(۴) المصباح المہر مادۃ "اکراه"، اس مادہ پر ۵۰۵۔

التوین الثمنیہ لاس جری ص ۲۵۲، الموضع ۵۷۵، ۵۷۷، المجموع
۳۳۴، کشاف القناع ۳۶۳، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، طبع المیزان۔

بیع جبری ۳-۵

اس کے وہ جو میں لانے پر آزادانہ رضامندی سے قائم ہوتی ہے، اس لئے کہ فرمان باری ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَانُوا يَتْرَكُونَ بَيْعَهُمْ بِالْبَاطِلِ أَلَّا تَكُونُوا لَكُمْ رِجَالٌ“ (۱) (اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طور پر نہ کھو، بلکہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔)

حدیث میں ہے: ”إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ“ (۲) (بیع تو رضامندی کے ذریعہ ہوتا ہے)، فقہاء کسی ایسی بیع کو برقرار نہیں رکھتے جو جائیں یعنی مانع ”رہشہ“ کی رضامندی سے قائم نہ ہو، بلکہ یہ کہ مضافاً عامہ کا متنازعہ ہو، یعنی اطلاق حق یا عام مصلحت کو پورا کرنا یا خاص یا عام ضرر کو دفع کرنا ہو جس کو فقہاء کے عرف میں: ”ذکر او مشروع“ یا ”اکر او حق“ کہتے ہیں۔ ہر اس میں سے وہ عقود جو یہ ہیں جن کو حاکم منعقد کرتا ہے یا تو بذات خود اس شخص کی نیابت میں جس پر اس کا جاری کرنا واجب ہے، اگر وہ اس سے گریز کرے یا خود اس کو اس کے لئے مجبور کرتا ہے۔

فقہاء بیع پر جائز جبر کی کئی مثالیں ذکر کرتے ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

مدیون کو اپنا مال بیچنے پر مجبور کرنا:

۵- مدیون (دین دار) کو اپنا مال فروخت کرنے پر مجبور کیا جائے گا تاکہ اس پر فوری واجب الادا دین کو ادا کیا جائے اگر وہ اس کی دہائی نہ کرے اور اس کے پاس غائبی مال ہو، حاکم اس کو اس پر قہر (قید و

شرط میں: وہ یہ فعل ہے جو اگر نہ کرنے والے کی طرف سے پابجائے ہو وہ اگر نہ کردہ شخص کو اس سے مطلوب امر پر مجبور کر دے (۱)۔

بیع بالائراہ و بیع جبری میں فرق یہ ہے کہ بیع جبری مانع نہیں ہوتی جبکہ بیع بالائراہ میں اصلاً عموم ہے۔ لیکن اس کا غالب اطلاق مانع اگر وہ ہوتا ہے۔

ب- بیع الحلیہ:

۳- بیع الحلیہ: صاحب حق فقہاء میں یہ ہے کہ بیچنے والا اس سے اس کا اظہار کریں لیکن اس کا رد نہ کریں، صاحب مال کی دشمنی یا عام ہتھماد کے خوف سے یہ کرے پر مجبور ہوتا ہے (۲)۔

بیع الحلیہ و بیع جبری میں فرق یہ ہے کہ بیع الحلیہ میں بیع کی صورت ہوتی ہے، حقیقت نہیں۔

شرعی حکم:

۴- بیع جبری کا حکم اس کے سبب کے لحاظ سے مختلف ہوتا ہے، اگر ایفاد حق کے لئے ہو مثلاً اس کے مال کو اس پر فوری واجب الادا دین ادا کرنے کے لئے، اور صاحب حق کے مطالبہ کے سبب فروخت کرنا تو یہ جب ہے، اسی طرح اگر اس میں کوئی عام مصلحت ہو مثلاً اس مسجد کی توسیع جو نہاریوں کے لئے تک ہوتی ہو یا عام راستہ کی توسیع (۳)۔

بیع فقہ سہمی میں، جو قولی عقود کی طرح جائیں کی طرف سے

(۱) سورۃ نساء ۲۹۔

(۲) حدیث ”إِنَّمَا الْبَيْعُ عَنْ تَرَاضٍ“ کی روایت ابن ماجہ (۲/۳۷۷) طبع النسخ (۱) نے کی ہے، بصری نے کہا اس کی تصدیق ہے، اور اس کے چار ماخذ ہیں۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۸۰/۵۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۲۲۲/۳۔

(۳) المدلول ۶۴/۷۔

نتیجہ جبری ۶-۸

۱۱۔ انگلی نہ کرے۔ تو حاکم اس کو رہن رکھے ہوئے مال کی فروختگی پر مجبور کرے گا، یا اس کی اجازت کے بغیر اس کا نائب بن کر اس کو فروخت کرے گا، اس لئے کہ یہ اس پر واجب حق ہے، اگر اس کی انگلی نہ کرے تو حاکم اس کی ادائیگی میں اس کا قائم مقام ہوگا، جیسے کہ جنس، یوں کی صورت میں، انگلی کرنا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے: ”رہن“۔

امام ابو حنیفہ نے کہا: اس کا سامان یا غیر منقولہ جائیداد فروخت نہ کرے گا بلکہ اس کو قید میں رکھے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنا مال فروخت کرنے پر یا اس کے علاوہ پر آمادہ ہو جائے۔

تحکمر (ذخیرہ اندوز) کفر و تکلی پر مجبور کرنا:

۷۔ اگر کسی کے پاس اس کی ضرورت سے فاصل مدہ ہو، لوگوں کو اس کی ضرورت ہو اور وہ ان کے ہاتھ فروخت نہ کرے تو دلعصر کے لئے حاکم اس کو اس کی فروختگی پر مجبور کرے گا^(۱)۔ تمہیں کے سے دیکھئے: ”اختیار“۔

واجب غنقدہ کے لئے نتیجہ پر مجبور کرنا:

۸۔ اگر تکلف اپنے مال واجب غنقدہ نہ دے، مثلاً بیوی، ملا، اور مالکین غنقدہ، اور اس کے پاس خالی حق و معلوم نہ ہوں تو حاکم ان لوگوں کے غنقدہ کے لئے اس کے سامان یا غیر منقولہ جائیداد کو فروخت کرے گا۔

تفصیل: ”غنقدہ“ میں دیکھیں۔

ضرب) کے ذریعہ دین کی انگلی پر مجبور کرے گا، اور وہ عدم انگلی پر مصر ہو تو حاکم اس کا دین اس کے مال سے جبراً ادا کرے گا اور اس کے پاس دین کی جنس کا ظاہر ہی ملے ہو۔ اس پر فقہاء کا اتفاق ہے۔

اگر اس کا مال دین کی جنس کے علاوہ ہو مثلاً غیر منقولہ جائیداد اور سامان تو جمہور فقہاء اس سے ہے کہ امام اس کی رضامندی کے بغیر جبر اس کی نیابت میں اس کا مال بیچے گا^(۱)۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک حاکم اس کے مال کو اس کی رضامندی کے بغیر فروخت نہیں کرے گا بلکہ اس کو قید میں رکھے یہاں تک کہ وہ اپنا مال فروخت کر کے یا کسی اور طرح سے اپنے دین کی انگلی کر دے، اس سے کہ حاکم کی ولایت امام صاحب کی نظر میں مدیون پر ہے، اس کے مال پر نہیں، اس لئے اس کے مال میں اس کی اجازت کے بغیر حاکم کی بیعت مانڈ نہیں ہوگی، نیز اس لئے کہ بیعت تجارت ہے اور وہ رضامندی میں ہوتی، نیز اس میں ایک طرح کا خیر (پابندی) ہے، جس کو امام ابو حنیفہ جابر مقرر نہیں دیتے، اس مسئلہ میں صاحب امام صاحب کے خلاف ہیں، اور انہوں نے جابر مقرر کر دیا ہے کہ حاکم اس کے مال کو اس کے دین کی انگلی کے لئے جبراً فروخت کر دے اور صاحب میں اس کی رائے پر مذہب میں فتویٰ ہے^(۲)۔

نتیجہ مرہون:

۶۔ اگر کوئی ”مین“ فوری واجب ملا، یوں یا یوں ہو جائے جس کی مدت پوری ہو چکی ہو، کے بدلہ رہن رکھے، اور مدیون دین کی

(۱) روایت اللہ لکھنؤ ۱۳۷۴، جلد اول، صفحہ ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱

شفعہ کی وجہ سے جبر لینا:

۹- شفعہ میں حق ہے جو شریعت نے شریک قدیم یا متصل پر امن کو دیا ہے، اگر دوزخ و سخت شدہ قطعہ اس کے شرعیہ ارکی رضامندی کے بغیر اس شخص و شرچہ میں جو اس پر کیا ہے، جبر مالک ہو جائے گا۔
تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”شفعہ“۔

نتجہ جزاف

تعریف:

۱- جزاف: جارف معارفہ باب مفاسد سے ام ہے۔
جواف (ضم کے ساتھ) خلاف قیاس ہے، قیاس کا تقاضا ہے کہ یہ انوکھیم کے سرور کے ساتھ ہو۔

یافت میں ”حرف“ سے ماخوذ ہے یعنی زیادتی کے ساتھ
یہاں ”حرف فی الکمال“ حرفاً کا معنی ہے: زیادہ دوانا، درجہ شمس
بغیر کسی ضابطہ کے غیر ”مردہ“ باتیں کرنا ہے اس کے سے کہتے
ہیں: ”جواف فی کلامہ“، لہذا ”نتجہ جزاف“ کے معنی یہ ہیں کہ کوئی وزن
کے کام مقام کر دیا یا ہے^(۱)۔

نتجہ جزاف اصطلاح میں: کیل یا وزنی یا عددی چیز کو کیل وزن
”مردہ“ کے بغیر اکل سے زبردستی کرنا ہے^(۲)۔

شرعی حکم:

۲- اصل یہ ہے کہ عقد بیع کی صحت کے سے معنی کا معلوم ہونا شرط
ہے، لیکن ہر اعتبار سے اس کا معلوم ہونا شرط میں بلکہ اصل معنی، اس کی
مقدار اور صفت کا معلوم ہونا شرط ہے۔ ورنہ بیع جزاف میں مقدار کا
علم ہونا ہے مثلاً نلہ کے ڈیڑھ لی بیع جس کے کیل یہ وزن کا علم نہ ہو،



(۱) لسان العرب، المصباح المیزان، ج ۱، ص ۱۰۰۔

(۲) الشرح المیزان، ص ۵۵۔

نق جزاف ۳

تعال تھا جو اس کے جواز کی دلیل ہے، اور روایت کے الفاظ بتاتے ہیں کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا، جس سے ”مرفوع“ ہونے کا حکم معلوم ہوتا ہے۔

ان سے فقہاء نے اجماع اس کے جوڑ پر متفق ہیں، اور ثانیہ کے یہاں زیادتی قول بہرست کے ساتھ جوڑا ہے، کہ

نق جزاف کی شرائط:

۳- مالک نے نق جزاف کے جوڑ کے سے چھ شرائط ذکر کی ہیں:

۱- اکل سے بچنے جانے والی چیز کو نقد کی حالت میں دیکھنا یا عقد سے پہلے جبکہ وہ اس حالت میں بدائع وقت نقد تک ہر قدر رہے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ دیکھنے سے عیب کا اثر ہو یا لازم نہ آئے، مثلاً اگر کتے کی بھرتے ہوئے گھڑے، اس کو کھولنے سے بدلتا ہے۔ اب ہو جائے تو مجلس نقد میں اس کا بچنا کافی ہے۔

۲- بچنے والا ہر شے سے والا، دنوں کیل یا وزن یا عدد کی مقدار سے واقف ہو، اگر ان میں سے کوئی ایک اس کی مقدار سے واقف ہو تو صحیح نہیں ہے۔

۳- اس پر عقد کے ارادہ کے وقت دونوں اس کی مقدار کا اندازہ ترتیب دیکھائیں۔

۴- زمین جس پر جمع رکھی ہو برآمد ہو۔

۵- جس چیز کو اکل سے بچنے کا ارادہ ہو وہ بہت زیادہ نہ ہو۔

یہ نکات اس کا اندازہ لگانا محال ہے، خواہ کیلی ہو یا وزنی یا عددی۔

اسی طرح شرط ہے کہ اگر عددی ہو تو بہت قلیل نہ ہو، کیونکہ شمار

کے ذریعہ اس کی مقدار کا علم کوئی مشکل نہیں ہے۔

خدا کے علم کے بغیر جانور کے ریڑ کی نق، پیمائش کے علم کے بغیر زمین کی نق، و بطول کے علم کے بغیر پڑے کی نق۔

لوگوں کی حاجت و مجبوری کی وجہ سے جو باہمی لین دین میں تسہیل کی متقاضی ہے نق جزاف کو اصل سے مستثنیٰ کیا گیا ہے۔ و سوتی نے کہا: اصل نق جزاف میں یہ ہے کہ وہ مسموم ہو، بین مدہ کی شے، میں سے جس میں کا علم دشوار ہو یا کیلی یا وزنی اشیاء میں سے جس میں جس کی جہالت معمولی ہو اس میں تخفیف رکھی گئی ہے (۱)۔

اس کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی یہ روایت ہے: ”کما يشتري الطعام من الركبان جراً، فلهما ما رسول الله ﷺ ان يبيعه حتى ينفقه من مكانه“ (تم سواروں سے لانا اکل سے خرید کر لے کر تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس لانا کو فروخت کرنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ ہم اس کی جگہ سے منتقل کر لیں)۔

ایک اور روایت میں ہے: ”رايت الناس في عهد رسول الله ﷺ إذا ابتاعوا الطعام جراً، فلهما ما رسول الله ﷺ في مكانه، وذلك حتى ينفقوه إلى رحالهم“ (میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جب لوگ لانا اکل سے خرید لے تو انہیں اس بات پر مار پڑتی کہ وہ اپنے مکانوں میں لے جانے سے قبل اسی جگہ پر اسے بیچتے)۔

ایک اور روایت میں ”بحولوه“ کا لفظ ہے (یعنی اس کو منتقل کر دیں)، ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ لانا اکل سے خرید لے کر پھر اس کو اپنے گھر لائے (۲)۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے درمیان اکل سے نق کا

(۱) الحدیث ۲۰۳۳۔

(۲) حدیث: ”کما يشتري الطعام من الركبان جراً، فلهما ما رسول الله ﷺ أن يبيعه حتى ينفقه من مكانه“ کی روایت مسلم (۳/۱۱۶) طبع مجلس اے کے کی ہے۔

(۱) نہایت کتاب ۳/۹۲، جامع الحدیث ۲۰۳۳، کتاب البیاع ۲۹، تفسیر الحقائق ۳/۵۸، روح المعانی ۳/۵۸۔

بیج جزاف ۳-۵

جیسا آئے گا (۱)۔

نوٹ: ہم جس ڈھیر کے کیل یا وزن کی مقدار معلوم نہ ہو اس کو کیل یا وزن کے نرخ کی جیا پر فروخت کرنا۔ اس کے بارے میں مالکیہ، حنفیہ، حنبلیہ و شافعیہ میں سے محمد بن حسن و ابو یوسف کی رائے ہے کہ ایسے ڈھیر کی بیج انکل سے جائز ہے جس کے صاف کی تعداد ۱۰۰ بول ہو مثلاً کہ "میں نے تمہارے ہاتھ مانج کا یہ ڈھیر ۱۰ صاف ایک دانم کے نرخ پر فروخت کر دیا"۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ڈھیر کو دیکھنا اس کے اندازہ کے لئے کافی ہے، اور مجموعی ثمن کی ضمانت مضرت نہیں، کیونکہ اس کا تفصیلی علم ڈھیر کے کیل کرنے کے درمیان ممکن ہے، جس کی وجہ سے غرر ختم ہو جائے گا اور جہالت زائل ہو جائے گی۔

امام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ ایک قفیر میں بیج جائز ہے، اقیہ سارے ڈھیر میں ناجائز ہے، مگر یہ کہ صاف کی تعداد معلوم ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ بیج کو سب کی طرف بھیجنا محال ہے، کیونکہ بیج میں بھجوں ہیں، لہذا ان کی طرف بھیجنا بجائے گا جو معلوم ہے۔

اگر ضمانت تمام قفیر کے دائرہ کرنے یا بھجوں میں ڈھیر کے کیل کر لیے سے رال ہو جائے تو ڈھیر کی بیج جائز ہے اور اس طرح سے مداخلت کی بیج ہونے سے خارج ہو جائے گا (۲)۔

انکل کی بیج کے وقت مانج کے ڈھیر کی جگہ کا بربر ہونا:

۵- مانج کے ڈھیر کی انکل سے بیج کی صورت میں بیج کے سے حال نہیں کہ اس کو دوسری جگہ رکھے جو ڈھیر میں کی جیدہ ردے مشابہت چھوڑ دیا پھر بغیر دیر ہو، اس طرح گئی وغیرہ سیوں چیزیں جو طرف یا

(۱) المغنی ۳/۳۳۳۔

(۲) بیج التھدیر ۲/۲۵، شرح المغیر ۳/۵۳، نہیۃ الکناج ۳/۹۲، ۳/۹۶، ۳/۹۷۔

کتاب الفہام ۳/۱۶۹۔

المتہ کرکلی یا وزنی ہوتا جائز ہے اگرچہ بہت کم ہو۔

۱- اس کا شمار کرنا دشوار ہو، اس کے فرو کی بیج مقصود نہ ہوتی ہو، خود اس کا ثمن کم ہو یا کم نہ ہو مثلاً اندرے۔ بین اگر اس کے فرو مقصود ہوتے ہوں تو اس کو انکل سے بیچنا جائز ہے اگر ایک ہرے کے لحاظ سے ثمن کم و بیش ہوتا ہو، اور اگر ثمن خود نہ ہوتا اس کی انکل سے بیج ممنوع ہے جیسے کپڑے۔

۲- اگر اس کو شہر کرنا دشوار نہ ہو تو اس کی بیج انکل سے حار نہیں، خود اس کے فرو مقصود ہوں یا نہ ہوں، اس کا ثمن قلیل ہو یا قلیل نہ ہو (۱)۔

صرف مالکیہ۔ اس طریقہ سے شرع کی تفصیل کی ہے، وک ان میں بعض شرط فیہ مالکیہ کے یہاں بھی معتد ہیں، مثلاً شرط ابل، و ہم و رچہ ہم، جیسا کہ اس کی تفصیل آئے گی۔

بیج جزاف کی چند صورتیں ہیں جن کے احکام تفصیل ذیل کے ساتھ ملگ ملگ ہیں:

غذہ کا ڈھیر انکل سے فروخت کرنا:

۴- "صبرہ" اندہ وغیرہ کے ڈھیر کو کہتے ہیں۔ ڈھیر جس کی مقدار بھجوں ہو، مرشدہ کے، ریدہ اس کا علم ہو، اس کی بیج یا ذرا مالی ثمن میں ہوگی یا نہ ہو، کے ریدہ کی جیا پر، مثلاً کہنے اس میں سے ۱۰ صاف سے میں ہے۔

نوٹ: مال: اس کے بارے میں ابن قدامہ نے کہا: ہمارے علم میں اس کے جوڑ میں کوئی اختلاف نہیں، اگر اس کے جزاء مسدوی ہوں، ورنہ ایک کے یہاں شرط ہے کہ وہ مال ربویہ میں سے نہ ہو، کوئی ربوی مال اس کی جنس سے فروخت کیا جائے،

شرح المغیر ۳/۵۳۷۔

بیج جزاف ۶-۷

جائز ہے (۱)۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ ناجائز ہے، مثلاً فحیر میں سے ابن القطن کا قول یہی ہے۔

ماپی جانے والی، تولی جانے والی، گئی جانے والی اور پچا ش کی جانے والی اشیاء کے درمیان فرق یہ ہے کہ اول الذکر کے اجزاء میں عام طور پر بہت زیادہ فرق نہیں ہوتا، اگر اس کو گنگ مگ کر دیا جائے، لہذا مجموعی طور پر اس کا، کچھ لینا کافی ہوگا۔

حماں تک می جانے والی اور پچا ش کی جانے والی شیاؤ کا تعلق ہے، مثلاً! جانور اور زمین تو اس کے اجزاء میں تشابہ ہوتا ہے، اگر اس کو الگ الگ کر دیا جائے اور اجمالی طور پر اس کا کچھ لینا کافی نہیں ہوگا (۲)۔

خریدار اور فروخت کنندہ میں سے کسی ایک کے مقدمہ رجوع سے واقف ہونے کے ساتھ بیج جزاف:

۷- بیج جزاف کی محنت کے لئے شرط ہے کہ خریدار اور فروخت کنندہ میں سے ہر ایک مقدمہ رجوع سے واقف ہو یا دونوں اس سے واقف ہوں، بیج جزاف اس صورت میں جائز نہیں کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک مقدمہ رجوع سے واقف ہو اور دوسرا واقف نہ ہو، یہ مابعدیہ اور حنبلہ کا مذہب اور شافعیہ کے یہاں ایک قول ہے (۳)۔

ان کے رد میں ایک مدم جوہر کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ہلکا ہے، اس لئے کہ اکل سے بیج ضرورت و حاجت کے سبب ان چیزوں میں جائز ہے جو خریدار و فروخت کنندہ کے درمیان ہوں، لہذا اس کی مقدار کا علم نہ جائے تو اس کی اکل سے بیج جائز نہیں، چونکہ اس کی

(۱) شرح الصغیر ص ۳۵۵، روح المعانی ج ۳، ص ۶۶، یعنی ص ۱۴۴۔

(۲) فتح القدیر ص ۲۵۷۔

(۳) حاشیہ المدسوق ص ۲۰۳، روح المعانی ص ۵۸، یعنی ص ۱۴۷۔

موت میں رکھ کر فروخت ہوتی ہیں، اگر ان کی بیج جزاف ہو جائے تو اسے جائز نہیں کہ موت میں ہو جس کے اجزاء اس نے یا باریک بینی میں مختلف ہوتے ہوں، اس لئے کہ پیش (ہلکا) ہے، جس کے نتیجے میں ضرر و جہالت اور زہر پیدا ہوئی، اور ایسی صورت میں ہیر کا مدد دینا محض اس کے مشاہدہ سے ممکن ہوگا۔

اگر ہیر کی چھڑ دی نیلہ یا پتھر پر ہو جس کی وجہ سے اس میں کمی پیدا ہوتی ہو خود دیکھ لے اس کا قصد کیا ہو یا نہ کیا ہو، اگر خریدار نے اس سے ماہ اقلیت میں اس کو خرید یا بیع یا بیع بائ کے لئے سچا ہر لارم ہوئی، اگر خریدار کو اختیار ہوگا کہ مقدمہ رجوع کرے یا بائ سے ہونے والی کمی کے بقدر شمن میں سے واپس لے، یعنی چھڑ دیا پتھر پر رکھنے کے ساتھ ہیر کی قیمت لکھنی جائے اور ایک بار اس کے بغیر اس کی قیمت لکائی جائے، پھر اس کے شمن میں جو کمی پیدا ہو، اتنا خریدار بائ سے اس کو واپس لے۔

اگر اس سے بائ کا ہیر فروخت یا اس کے بیچے نہ جانکا! تو خریدار کو اختیار نہیں ملے گا، اس لئے کہ یہ خریدار کے لئے مفید ہے، اس کے سے مفید نہیں، چونکہ اس کی وجہ سے مقدمہ رجوع نہ جائے گی۔ بائ کو اختیار ہے اگر اس کو زہر سے کاظم نہ ہو (۱)۔

پیش کی جانے والی اشیاء و درمقافات عددی اشیاء کی بیج جزاف:

۶- جمہور کی رائے ہے کہ جانور کے ریڑ کی فرہنگی اس کی تعداد معلوم نہ ہوئے کے ساتھ اس طور پر کہ جانور راستہ میں ہے، اسی طرح زمین اگر ریڑ کے کی اکل سے بیج ان دونوں کی مجموعی پیش نہ معلوم ہوئے کے باوجود اس طور پر کرنا کہ جانور راستہ میں ہے،

(۱) شرح الصغیر ص ۳۵۳، کتاب القناع ص ۱۶۹، ص ۱۷۰، روح المعانی

بیع جزاف ۸-۹

کوئی ضرر نہ ہو۔

اُنک سے بیع میں مماثلت کا تحقق نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ تخمینہ اور اندازہ پر قائم ہے اس لئے سب کا احتمال باقی رہے گا اور حضور ﷺ نے "مزدہ" سے منع فرمایا اور "مزدہ" ترچوں کی خشک چھل سے بیع ہے۔ اس کا ثبوت حضرت ابن عمرؓ کی اس روایت میں ہے: "نبی رسول اللہ ﷺ ان یبیع الرجل تمر حانظہ ان کان محلا بتمر کھلا، و ان کان کرما فی بیعہ بربیب کھلا، و ان کان زرعاً ان بیعہ بکھیل طعام، مہی عن ذلک کھلا" (۱) (رسول ﷺ نے منع کیا ہے کہ اپنے باٹ کے کھجور گر درخت پر ہوں تو خشک کھجور کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر انگور ہو تو شمش کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر کاشت ہو تو سے ماپ کے بدلے ماپ سے بیچے، آپ نے سب سے منع کیا)۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ خشک ہو جانے پر کم ہو جائے گا، لہذا اس کی مقدار معلوم ہے۔

اشیاء ربویہ میں ضابطہ ہے کہ مماثلت سے ماہ اقیثت کی بیش سے واقف ہونے کی طرح ہے (۲)۔

بیع میں کسی معلوم چیز کا یا اُنک کا اُنک میں ضم کرنا:

۹- اگر دو چیزیں ہوں کو اُنک سے ایک ثمن یا دو ثمن کے بدلے لے کر دھت کی تو یہ صحت بیع سے مانع نہیں ہے، اس لئے کہ یہ ایک اُنک کی بیع کے حکم میں ہے۔ اس لحاظ سے کہ رخصت ان دونوں کو شامل ہے۔ جیسے کہ کہنے میں نے تمہارے ہاتھ کھجور اور مانج کے ان دونوں ڈھیروں کو

(۱) حدیث: "نبی رسول اللہ ﷺ ان یبیع الرجل تمر حانظہ ان کان محلا بتمر کھلا، و ان کان کرما فی بیعہ بربیب کھلا، و ان کان زرعاً ان بیعہ بکھیل طعام، مہی عن ذلک کھلا" (۱) (رسول ﷺ نے منع کیا ہے کہ اپنے باٹ کے کھجور گر درخت پر ہوں تو خشک کھجور کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر انگور ہو تو شمش کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر کاشت ہو تو سے ماپ کے بدلے ماپ سے بیچے، آپ نے سب سے منع کیا)۔

(۲) روایت: "نبی رسول اللہ ﷺ ان یبیع الرجل تمر حانظہ ان کان محلا بتمر کھلا، و ان کان کرما فی بیعہ بربیب کھلا، و ان کان زرعاً ان بیعہ بکھیل طعام، مہی عن ذلک کھلا" (۲) (رسول ﷺ نے منع کیا ہے کہ اپنے باٹ کے کھجور گر درخت پر ہوں تو خشک کھجور کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر انگور ہو تو شمش کے بدلے ماپ سے بیچے، اور اگر کاشت ہو تو سے ماپ کے بدلے ماپ سے بیچے، آپ نے سب سے منع کیا)۔

اس کے نتیجہ میں خریدار اس سامان کو وہیں کرے گا جس کو اُنک سے خرید رہا ہے، اگر اسے معلوم ہو جائے کہ بیچنے والے کو اس کی مقدار کا علم تھا، اور بیچنے والے کو عقد بیع کرنے کا اختیار ہے، اور اس کو یہ معلوم ہو جائے کہ خریدار کو اس کی مقدار کا علم تھا۔

حسب قاضی و شافعیہ کے یہاں "صحیح" یہ ہے کہ بیچنے والے اور خریدنے والے میں سے کسی ایک کے مقدار بیع سے واقف ہونے کے باوجود بیع جزاف صحیح ہے۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ یہ مکروہ ہے، حرام نہیں، اس کی وجہ اس میں ملأ کے اختلاف کی رعایت کرتا ہے (۱)۔

مال ربوی کی ہم جنس سے نکل کی بیع:

۸- مال ربوی کی ہم جنس سے بیع جزاف جائز نہیں، اس لئے کہ ثمران ربوی ہے: "الذهب بالذهب، والقصۃ بالقصۃ، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلاً بمثل، سواء بسواء، ہذا ہذا" (۲) (سوئے کو سوئے کے بدلے، چمڑی کو چمڑی کے بدلے، گندھوں کو گندھوں کے بدلے، جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، رنگ کو رنگ کے بدلے، نہ نہ بر بھیک ٹھیک، نقد نقد)۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مال ربوی کی ہم جنس مال سے فروختگی کے لئے ضروری ہے کہ ان کے درمیان مماثلت ہو اور ایک دوسرے پر قبضہ ہو جائے۔

(۱) ایسی ۳۳۳۔

(۲) حدیث: "الذهب بالذهب، والقصۃ بالقصۃ، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلاً بمثل، سواء بسواء، ہذا ہذا" (۲) (سوئے کو سوئے کے بدلے، چمڑی کو چمڑی کے بدلے، گندھوں کو گندھوں کے بدلے، جو کے بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، رنگ کو رنگ کے بدلے، نہ نہ بر بھیک ٹھیک، نقد نقد)۔

بیج جزاف ۹

دوسری چیزوں صورتوں میں بیج قاسد ہوگی، اس لئے کہ اس
دونوں میں یا کسی ایک میں اصل کی مخالفت ہوگی، جس کی مثالیں یہ
ہیں:

الف۔ نلہ کی اندازے سے بیج زمین کی پیمائش کی بیج کے ساتھ
(یعنی ایسی زمین جس کی مقدار مساحت کے ذریعہ معلوم ہو)۔
ب۔ نلہ کی اکل سے بیج نلہ کی اکل والی بیج کے ساتھ۔
ج۔ ایک زمین کی اکل سے بیج دوسری زمین کی پیمائش والی بیج
کے ساتھ۔

یہ تمام تفصیلات اس اندازے والی بیج کے بارے میں ہیں جس
میں نر و خلی کیل، وزن وغیرہ کی چیز پر نہ ہو۔
لیکن اگر اندازے کی بیج کیل وغیرہ کی چیز پر ہو تو اس کے
ساتھ ہی دوسری بیج کو ملی ملاطابق قسم کرنا جائز نہیں ہے، مثلاً کہے:
میں نے تمہارے ہاتھ یہ ڈھیر، ہر صاع ایک درہم کے حساب سے
بیج دیا اس شرط کے ساتھ کہ بیج کے ساتھ فلاں سامان بھی ہے، اور
اس سامان کے لئے خمن مقرر نہ کیا گیا ہو، بلکہ اس کا خمن خریدے
ہوئے ڈھیر کے خمن میں سے ہو جائے گا (عدم جواز کی وجہ یہ ہے
کہ نر و خلی کے وقت بیج نہیں معلوم ہے کہ سامان کی مخصوص قیمت کیا
ہے، اس لئے کہ سامان کے ساتھ خاص خمن بیج کے وقت بھول ہے،
اور ”ملی الاطلاق“ کا مطلب یہ ہے کہ سامان ڈھیر کی جنس سے ہو یا
اس کی جنس کے علاوہ سے ہو، برابر ہے، اس لئے کہ اگر خمن مقرر
نہ ہو تو ظاہر ہو جائے گا کہ وہ اس سے زیادہ کے برابر ہے، اور
بالج معاملہ کو جزاف قائل کرنے کی خاطر نر و خلی سے کام لے رہا ہے، تو
خمن مقرر کرنا اور نہ کرنا برابر ہوگا، اس لئے کہ وہ غیر مقرر کے درجہ
میں ہو جائے گا۔

اگر اس کا خمن مقرر نہ کرے تو سامان کا خصوصی خمن مجھوں

تیں دینا میں نر و خست کیا یہ میں نے اپنے ان دونوں باغوں کے
پھوس کو اکل سے تیں دینا میں نر و خست کر دیا یہ کہنے ان میں سے
پہلا ایک دینا میں اور دوسرا دینا میں نر و خست کیا۔
اسی طرح نر و خلی بیج کے ساتھ ایسا سامان قسم کر دیا جائے جو
کیل یا درہم سے نر و خست نہیں کیا جاتا مثلاً اگر ہے کہ میں نے
تمہارے ہاتھ یہ ڈھیر، درہم یہ جاوہر دینا میں نر و خست کر دیا (تو یہ
بھی جائز ہے)۔

اگر بیج میں جزاف کے ساتھ کیل یا وزن یا تعداد کے ذریعہ
معلوم چیز کو قسم کیا جائے تو بسا اوقات اس کے نتیجے میں بیج قاسد
ہو جائے گی، اس سے کہ اس کا جزاف کے ساتھ ملنا معلوم مقدار چیز
میں کسی جہالت پیدا کر دے گا جو موجود نہ تھی۔

مالکیہ^(۱) نے کیل یا وزن یا تعداد کے ذریعہ معلوم مقدار
چیز کے انضمام کو چار صورتوں میں تقسیم کیا ہے: اس لئے کہ جس چیز کی
اندازے سے بیج کی جاری ہے یا تو اس میں اصل (عرف کے لحاظ
سے) یہ ہوگی کہ اس کو اندازے سے نر و خست کیا جائے مثلاً زمین یا
اس میں عرف کے لحاظ سے اصل یہ ہوگی کہ مقدار سے اس کی نر و خلی
کی جائے مثلاً کیل کے ذریعہ جیسے ٹلوں میں، اسی طرح وہ
معلوم مقدار رجواں کے ساتھ ضم کی ہے یا تو اس میں اصل یہ ہوگی
کہ اس کو اندازے سے نر و خست کیا جاتا ہے یا مقدار سے۔ جس چیز کو
اندازے سے بیچا گیا ہے اگر اس میں اصل اندازے سے بیچنا ہو اور
معلوم مقدار میں اصل یہ ہو کہ اس کو کیل یا درہم یا تعداد کے ذریعہ
نر و خست کیا جاتا ہو جیسے زمین کو اندازے سے بیچا گیا اور اس کے ساتھ
نئے کو باپ کے حساب سے نر و خست کیا گیا، تو اس صورت میں بیج صحیح
ہوگی، اس لئے کہ ہر ایک کی بنی اصل پر بیج ہوئی ہے۔

(۱) جامعہ الہدیٰ علی الخرش، ص ۵۱۳۔

ہوگا (۱)۔

میں اتفاق پیدا کرنا محال ہے۔

ثانفیعہ کے یہاں وہ قول یہ ہے کہ مثلاً کوئی سب سے زیادہ
ہوے صحیح ہے (۱)۔

صحیح کا طے شدہ مقدار سے کم یا زیادہ نکلتا:

۱۱۔ جس نے نیک کا اظہار اس شرط پر سواری میں شریعہ کہ وہ سوتفیر
ہے۔ اور اس کو کم یا زیادہ پایا، اور جس نے کپڑے اس درجہ میں اس شرط
کے ساتھ تریہ اک وہ اس ذرا ہے، یا زمین سواری میں اس شرط پر
خرید کی کہ وہ سو ذرا ہے اور اس کو کم یا زیادہ پایا تو جمہور کے نزدیک
اس صورت میں صحیح ہوگی، خواہ عقد میں طے شدہ مقدار سے صحیح کم
طے یا زیادہ۔

خود صحیح کچھ دیا زمین ہو جو نہ رعایت (پیش کی جانے والی
چیزوں) میں سے ہے یا اناج کا اظہار ہو جو ملکیت (نانی جانے والی
چیزوں) میں سے ہے۔

حاصلہ کے یہاں ایک روایت یہ ہے کہ صحیح باطل ہوگی، اگر صحیح
زمین یا کچھ ہو، اس لئے کہ ان دونوں کے نصف میں غلط پیدا ہو گیا
ہے، یہ نیک فرمخت کرنے والے کو زیادتی کے پر ڈرنے پر مجبور کرنا
ممنوع نہیں ہے، اگر یہی شریعہ کو بعض کے پینے پر مجبور کرنا ممنوع ہے،
اس لئے کہ اس نے سارے شریعہ ہے، جس طرح ان دونوں کو قدر
میں ایک ہونے پر مجبور کرنا ممنوع نہیں ہے، اس سے کہ شرکت کی وجہ
سے ضرر ہوگا۔

فی الجملہ اتفاقاً متفق ہیں کہ سابقہ صورت میں زیادتی کی حالت
میں بیچنے والے کے لئے خیار انقصان کی حالت میں شریعہ کے
لئے خیار ثابت ہے۔

حاصلہ کے نزدیک: اگر ہے: میں نے اس اظہار کو اور اس
وہم سے اظہار سے ایک تفیر کو اس درجہ میں فرمخت کیا تو صحیح ہے۔
پہن کر کہنے میں نے یہ اظہار ہر تفیر ایک درجہ کے حساب سے
فرمخت کیا، اس شرط کے ساتھ کہ میں تمہیں اس وہم سے اظہار میں
سے ایک تفیر مزید دے دوں گا تو صحیح نہیں، انہوں نے کہا: یونکہ اس
صورت میں تمہیں کرنے پر مشمول ہو جائے گا۔ اس لئے کہ یہ
"ایک تفیر" اور "کچھ چیز" ایک درجہ میں ہو جائے گی، "کچھ چیز" کو
وہ وہم نہیں جانتے، اس لئے کہ وہ دونوں اظہار میں تفیروں کی
مقدار سے ماہ تفہم میں (۲)۔

ثانفیعہ کے یہاں اس صورت میں صحیح باطل ہے نہ باطل ہے:
میں نے یہ اظہار، صاف ایک درجہ میں فرمخت کر دیا، اس شرط کے
ساتھ کہ میں اس وہم سے اظہار میں سے ایک تفیر مزید دے دوں گا۔ اس
کی وجہ یہ ہے کہ جمالی "تفہم" میں جہالت پیدا ہو رہی ہے، یہ
پیش ہو گیا کہ اس سے ایک صاف اور کچھ ایک درجہ میں فرمخت
کیا، اور "کچھ" غیر معروف ہے، اس لئے کہ اظہار میں کتنے صاف ہیں
یہ معلوم نہیں ہے (۳)۔

اس مسئلہ میں حنفیہ کے یہاں میں تفصیل نہیں ملی۔

۱۰۔ اگر "یہ اظہار" یا کوئی اور چیز (مثلاً ریوڑ) سواری میں، صاف
یہ رکے یا ہر ذرا ایک درجہ میں فرمخت کرے تو صحیح صحیح ہوگی،
بشرطیکہ صحیح سونھے، اس لئے کہ اصل تفصیل میں اتفاق ہے، بلکہ اگر
غریب جہالت نہیں۔ اگر گرسو نہ طے، مثلاً کم یا زیادہ ہو تو ثانفیعہ کے
یہاں "صحیح قول" یہ ہے کہ صحیح نہیں ہوگی، کیونکہ جمالی "تفہم" میں

(۱) سہ ماہ حوالہ۔

(۲) مہر ۳۳۳

(۳) المجموع ۱۴۳

(۱) نہایت الجملہ ۱۱۳

نتیجہ ۱۱

جس چیز کی فراہمی اندازے سے بڑھتی ہو اگر وہ ضروریات میں سے ہو مثلاً کپڑا اور زمین اور بعد میں ظاہر ہوا کہ زمین اور کپڑا اس مقدار سے کم ہے جس پر انہوں کا اتفاق ہوا تھا تو خفیہ اور شافیہ کی رائے ہے کہ خریدار کو اختیار ہے کہ موجودہ زمین یا کپڑے کو سارے ٹمن میں لے یا پچ کو چھوڑ دے، ورنہ یہ رکنا خیار اس صورت میں سادہ نہیں ہوگا جبکہ بانٹ نقص کے بقدر ٹمن کم کر دے۔

حنابلہ کی رائے ہے کہ خریدار کو اختیار ہے کہ موجودہ کو اس کے حصہ ٹمن میں لے یا پچ کو ترک کر دے۔

اگر ظاہر ہوا ہو کہ مجمع طے شدہ مقدار سے زائد ہے تو خفیہ کی رائے ہے کہ زیادتی اسی ٹمن میں خریدار کے لئے ہے، اس لئے کہ ”ذریعہ“ ہفت کی طرح ہے، اور اوصاف کے بالمقابل کچھ ٹمن نہیں ہوتا اور بانٹ کو اختیار نہیں ہوگا۔

حنابلہ اور شافیہ کی رائے ہے کہ بانٹ کو اختیار ہے۔

حنابلہ کے یہاں ان کے مذہب میں کچھ تفصیل ہے:

ان کی رائے ہے کہ فروخت کرنے والے کو اختیار ہے کہ زیادتی کے ساتھ مجمع یا مقررہ مقدار پر خریدے۔ اگر سارے کو پسند کرنے پر راضی ہو جائے تو خریدار کو اختیار حاصل نہیں، اس سے کہ بانٹ نے خریدار کے لئے اضافہ نہیں کیا ہے۔ اگر زیادتی کے ساتھ یہ خریدنے سے انکار کرے تو خریدار کو اختیار ہے کہ مجمع کرے یا سارے مقررہ ٹمن اور زائد کی قیمت دے کر لے لے۔

اگر لینے پر راضی ہو جائے تو اس ذرائع کو لے گا، ایک ذریعہ میں بانٹ اس کا شریک ہوگا۔

بانٹ کو مجمع کا اختیار دینے میں، اقوال ہیں:

اول: اس کے لئے مجمع کا اختیار ہے، اس لئے کہ شرکت میں اس کا حصہ ہے۔

خفیہ و حنابلہ نے ضروریات مثلاً کپڑا، زمین، بریلیات مثلاً خدہ کا ڈھیر، کے درمیان حکم میں فرق کیا ہے لیکن شافیہ ان دونوں کے درمیان حکم میں فرق نہیں کرتے، البتہ علی الاطلاق جس کا ضرر ہو اس کے لئے خیار ثابت کرتے ہیں۔

لہذا اس صورت میں جبکہ لانج کا ڈھیر سونہم میں اس شرط کے ساتھ خرید کر دے تو خفیہ ہے، اور اس کو کم پایا تو خفیہ و حنابلہ کی رائے ہے کہ خریدار کو اختیار ہے: اگر چاہے تو موجودات کو اس کے حصہ ٹمن کے بدلے لے لے، ورنہ چاہے مجمع کرے، اس لئے ٹمن مثلی مجمع (کیل ہو یا وزنی) کے برابر، پر منقسم ہوتا ہے، اگر خریدار اس سے راضی نہیں، اس لئے کہ جس پر عقد ہوا ہے وہ اس سے کم ہے اور اسی وجہ سے اس کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو موجودہ چیز کو اس کے حصہ ٹمن کے بدلے لے لے اور اگر چاہے تو اس کو مجمع کر دے، اس لئے کہ اس نے مجمع کو ناقص پایا۔

حنابلہ کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ اس کو مجمع کا اختیار نہیں ہے، اس سے کہ عقد رکی کی دقتی میں عیب نہیں۔

شافعیہ کے نزدیک خریدار کو اختیار ہے کہ موجودہ چیز کو پورے مقررہ ٹمن میں لے یا مجمع کر دے۔

اگر ڈھیر کو طے شدہ مقدار سے زائد پائے تو خریدار یا دقتی بانٹ کو پسند کرے، اس سے کہ ریائی کی وجہ سے بانٹ کا حصہ ہے، نیز اس لئے کہ مجمع مقدار ٹمن پر ہوتی ہے، لہذا جو اس سے زائد ہو وہ بیعی میں داخل نہ ہوگا۔ یہ خفیہ و حنابلہ کے نزدیک ہے۔

شافعیہ کے نزدیک بیچنے والے کے لئے خیار ثابت ہے، اور اس کا خیار اس صورت میں بھی ساقط نہ ہوگا جبکہ خریدار بانٹ سے کہے: تم مجمع نہ کرو، میں قدر مشروط پر ہی قناعت کروں گا یا میں تمہیں زائد کا ٹمن دے دوں گا۔

بخ جزاف ۱۱

وہم: اس کے سے اختیار نہیں، اس لئے کہ وہ سارے کو اس ضمن میں فرہست کرنے پر راضی ہے۔

جب اس کے پاس ضمن پہنچ گیا، اس ساتھ ہی اس کا ایک حصہ اس میں ہوتی ہے تو یہ اس کی رضامندی کے مطابق ضمن پر اضافہ ہے۔ اس سے اس اضافہ وجہ سے وضع کا مستحق نہ ہوگا۔ اگر اس اضافہ کو شمس لے کر خرید رکھ دینا چاہے یا خریدار ضمن کے ذریعہ اس کا مطالبہ کرے تو وہ اس پر اس کا قبول کرنا لازم نہیں۔ اس لئے کہ یہ معاوضہ ہے جس میں وہ اس کی رضامندی کا اعتبار ہے لہذا اس پر کسی ایک کو مجبور نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ اس پر راضی ہو جائے تو چاہے۔

مذہبات اور منیلات کے درمیان فرق کی وجہ یہ ہے کہ منیلات پر عقد میں متعلق مدیہ "قد ر" ہے جبکہ مذہبات میں "مصنف" ہے۔
قد ر (مقد ر) کے مقابلہ میں ضمن ہوتا ہے جبکہ مصنف حق کے تابع ہوتا ہے، اور اس کے مقابلہ میں کچھ ضمن نہیں ہوتا، اس وجہ سے وہ بیع کو اس کے حصہ ضمن کے بدلے لے لے گا، اور متعلق علیہ عقد ان فوات ہو جائے، اور بیع کو سارے ضمن میں لے گا، اور مصنف متعلق علیہ فوات ہو جائے، لہذا اگر فرہست کرے، ملا کہے، میں سے تمہارے ہاتھ کپڑا، سوورہم میں اس شرط کے ساتھ فرہست کیا کہ وہ سوورہم میں ہے، اور ہر ایک ذراٹ یک درہم میں ہے اور اس کو ناقص پایا۔ تو خریدار کو اختیار ہے کہ اس کے حصہ ضمن کے بدلے میں لے لے اور اگر چاہے تو اس کو ترک کرے۔

اس سے کہ مصنف اگرچہ بیع کے تابع ہے مین واصل بن گیا ہے، اس سے کہ مستحق طور پر اس کے لئے ضمن کا ذریعہ پایا ہے، لہذا اگر وہ اس کو مستحق کپڑے کے رجبہ میں رکھا جائے گا۔

اس لئے کہ اگر وہ سارے ضمن میں لے تو وہ سوورہم میں لے لے گا، اور اگر اس کو ذریعہ پانے تو اس کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو سارے کو سوورہم میں لے لے گا، اور اگر چاہے تو قطع کرے، یہ تک جب اس کے سے بیع میں زیادتی ہوتی ہے تو ضمن کا اضافہ اس پر لازم ہوگا لہذا یہ ایسا قطع ہے جس میں ملتا۔ ضرر ہے۔ اس لئے اس کو زیادتی کے پینے وضع بیع کے درمیان اختیار دیا جائے گا^(۱)۔



(۱) فتح الفقہ ۱/۵ ۴۶۵ ۴۷۵ ۴۸۵ ۴۹۵ ۵۰۵ ۵۱۵ ۵۲۵ ۵۳۵ ۵۴۵ ۵۵۵ ۵۶۵ ۵۷۵ ۵۸۵ ۵۹۵ ۶۰۵ ۶۱۵ ۶۲۵ ۶۳۵ ۶۴۵ ۶۵۵ ۶۶۵ ۶۷۵ ۶۸۵ ۶۹۵ ۷۰۵ ۷۱۵ ۷۲۵ ۷۳۵ ۷۴۵ ۷۵۵ ۷۶۵ ۷۷۵ ۷۸۵ ۷۹۵ ۸۰۵ ۸۱۵ ۸۲۵ ۸۳۵ ۸۴۵ ۸۵۵ ۸۶۵ ۸۷۵ ۸۸۵ ۸۹۵ ۹۰۵ ۹۱۵ ۹۲۵ ۹۳۵ ۹۴۵ ۹۵۵ ۹۶۵ ۹۷۵ ۹۸۵ ۹۹۵ ۱۰۰۵ ۱۰۱۵ ۱۰۲۵ ۱۰۳۵ ۱۰۴۵ ۱۰۵۵ ۱۰۶۵ ۱۰۷۵ ۱۰۸۵ ۱۰۹۵ ۱۱۰۵ ۱۱۱۵ ۱۱۲۵ ۱۱۳۵ ۱۱۴۵ ۱۱۵۵ ۱۱۶۵ ۱۱۷۵ ۱۱۸۵ ۱۱۹۵ ۱۲۰۵ ۱۲۱۵ ۱۲۲۵ ۱۲۳۵ ۱۲۴۵ ۱۲۵۵ ۱۲۶۵ ۱۲۷۵ ۱۲۸۵ ۱۲۹۵ ۱۳۰۵ ۱۳۱۵ ۱۳۲۵ ۱۳۳۵ ۱۳۴۵ ۱۳۵۵ ۱۳۶۵ ۱۳۷۵ ۱۳۸۵ ۱۳۹۵ ۱۴۰۵ ۱۴۱۵ ۱۴۲۵ ۱۴۳۵ ۱۴۴۵ ۱۴۵۵ ۱۴۶۵ ۱۴۷۵ ۱۴۸۵ ۱۴۹۵ ۱۵۰۵ ۱۵۱۵ ۱۵۲۵ ۱۵۳۵ ۱۵۴۵ ۱۵۵۵ ۱۵۶۵ ۱۵۷۵ ۱۵۸۵ ۱۵۹۵ ۱۶۰۵ ۱۶۱۵ ۱۶۲۵ ۱۶۳۵ ۱۶۴۵ ۱۶۵۵ ۱۶۶۵ ۱۶۷۵ ۱۶۸۵ ۱۶۹۵ ۱۷۰۵ ۱۷۱۵ ۱۷۲۵ ۱۷۳۵ ۱۷۴۵ ۱۷۵۵ ۱۷۶۵ ۱۷۷۵ ۱۷۸۵ ۱۷۹۵ ۱۸۰۵ ۱۸۱۵ ۱۸۲۵ ۱۸۳۵ ۱۸۴۵ ۱۸۵۵ ۱۸۶۵ ۱۸۷۵ ۱۸۸۵ ۱۸۹۵ ۱۹۰۵ ۱۹۱۵ ۱۹۲۵ ۱۹۳۵ ۱۹۴۵ ۱۹۵۵ ۱۹۶۵ ۱۹۷۵ ۱۹۸۵ ۱۹۹۵ ۲۰۰۵ ۲۰۱۵ ۲۰۲۵ ۲۰۳۵ ۲۰۴۵ ۲۰۵۵ ۲۰۶۵ ۲۰۷۵ ۲۰۸۵ ۲۰۹۵ ۲۱۰۵ ۲۱۱۵ ۲۱۲۵ ۲۱۳۵ ۲۱۴۵ ۲۱۵۵ ۲۱۶۵ ۲۱۷۵ ۲۱۸۵ ۲۱۹۵ ۲۲۰۵ ۲۲۱۵ ۲۲۲۵ ۲۲۳۵ ۲۲۴۵ ۲۲۵۵ ۲۲۶۵ ۲۲۷۵ ۲۲۸۵ ۲۲۹۵ ۲۳۰۵ ۲۳۱۵ ۲۳۲۵ ۲۳۳۵ ۲۳۴۵ ۲۳۵۵ ۲۳۶۵ ۲۳۷۵ ۲۳۸۵ ۲۳۹۵ ۲۴۰۵ ۲۴۱۵ ۲۴۲۵ ۲۴۳۵ ۲۴۴۵ ۲۴۵۵ ۲۴۶۵ ۲۴۷۵ ۲۴۸۵ ۲۴۹۵ ۲۵۰۵ ۲۵۱۵ ۲۵۲۵ ۲۵۳۵ ۲۵۴۵ ۲۵۵۵ ۲۵۶۵ ۲۵۷۵ ۲۵۸۵ ۲۵۹۵ ۲۶۰۵ ۲۶۱۵ ۲۶۲۵ ۲۶۳۵ ۲۶۴۵ ۲۶۵۵ ۲۶۶۵ ۲۶۷۵ ۲۶۸۵ ۲۶۹۵ ۲۷۰۵ ۲۷۱۵ ۲۷۲۵ ۲۷۳۵ ۲۷۴۵ ۲۷۵۵ ۲۷۶۵ ۲۷۷۵ ۲۷۸۵ ۲۷۹۵ ۲۸۰۵ ۲۸۱۵ ۲۸۲۵ ۲۸۳۵ ۲۸۴۵ ۲۸۵۵ ۲۸۶۵ ۲۸۷۵ ۲۸۸۵ ۲۸۹۵ ۲۹۰۵ ۲۹۱۵ ۲۹۲۵ ۲۹۳۵ ۲۹۴۵ ۲۹۵۵ ۲۹۶۵ ۲۹۷۵ ۲۹۸۵ ۲۹۹۵ ۳۰۰۵ ۳۰۱۵ ۳۰۲۵ ۳۰۳۵ ۳۰۴۵ ۳۰۵۵ ۳۰۶۵ ۳۰۷۵ ۳۰۸۵ ۳۰۹۵ ۳۱۰۵ ۳۱۱۵ ۳۱۲۵ ۳۱۳۵ ۳۱۴۵ ۳۱۵۵ ۳۱۶۵ ۳۱۷۵ ۳۱۸۵ ۳۱۹۵ ۳۲۰۵ ۳۲۱۵ ۳۲۲۵ ۳۲۳۵ ۳۲۴۵ ۳۲۵۵ ۳۲۶۵ ۳۲۷۵ ۳۲۸۵ ۳۲۹۵ ۳۳۰۵ ۳۳۱۵ ۳۳۲۵ ۳۳۳۵ ۳۳۴۵ ۳۳۵۵ ۳۳۶۵ ۳۳۷۵ ۳۳۸۵ ۳۳۹۵ ۳۴۰۵ ۳۴۱۵ ۳۴۲۵ ۳۴۳۵ ۳۴۴۵ ۳۴۵۵ ۳۴۶۵ ۳۴۷۵ ۳۴۸۵ ۳۴۹۵ ۳۵۰۵ ۳۵۱۵ ۳۵۲۵ ۳۵۳۵ ۳۵۴۵ ۳۵۵۵ ۳۵۶۵ ۳۵۷۵ ۳۵۸۵ ۳۵۹۵ ۳۶۰۵ ۳۶۱۵ ۳۶۲۵ ۳۶۳۵ ۳۶۴۵ ۳۶۵۵ ۳۶۶۵ ۳۶۷۵ ۳۶۸۵ ۳۶۹۵ ۳۷۰۵ ۳۷۱۵ ۳۷۲۵ ۳۷۳۵ ۳۷۴۵ ۳۷۵۵ ۳۷۶۵ ۳۷۷۵ ۳۷۸۵ ۳۷۹۵ ۳۸۰۵ ۳۸۱۵ ۳۸۲۵ ۳۸۳۵ ۳۸۴۵ ۳۸۵۵ ۳۸۶۵ ۳۸۷۵ ۳۸۸۵ ۳۸۹۵ ۳۹۰۵ ۳۹۱۵ ۳۹۲۵ ۳۹۳۵ ۳۹۴۵ ۳۹۵۵ ۳۹۶۵ ۳۹۷۵ ۳۹۸۵ ۳۹۹۵ ۴۰۰۵ ۴۰۱۵ ۴۰۲۵ ۴۰۳۵ ۴۰۴۵ ۴۰۵۵ ۴۰۶۵ ۴۰۷۵ ۴۰۸۵ ۴۰۹۵ ۴۱۰۵ ۴۱۱۵ ۴۱۲۵ ۴۱۳۵ ۴۱۴۵ ۴۱۵۵ ۴۱۶۵ ۴۱۷۵ ۴۱۸۵ ۴۱۹۵ ۴۲۰۵ ۴۲۱۵ ۴۲۲۵ ۴۲۳۵ ۴۲۴۵ ۴۲۵۵ ۴۲۶۵ ۴۲۷۵ ۴۲۸۵ ۴۲۹۵ ۴۳۰۵ ۴۳۱۵ ۴۳۲۵ ۴۳۳۵ ۴۳۴۵ ۴۳۵۵ ۴۳۶۵ ۴۳۷۵ ۴۳۸۵ ۴۳۹۵ ۴۴۰۵ ۴۴۱۵ ۴۴۲۵ ۴۴۳۵ ۴۴۴۵ ۴۴۵۵ ۴۴۶۵ ۴۴۷۵ ۴۴۸۵ ۴۴۹۵ ۴۵۰۵ ۴۵۱۵ ۴۵۲۵ ۴۵۳۵ ۴۵۴۵ ۴۵۵۵ ۴۵۶۵ ۴۵۷۵ ۴۵۸۵ ۴۵۹۵ ۴۶۰۵ ۴۶۱۵ ۴۶۲۵ ۴۶۳۵ ۴۶۴۵ ۴۶۵۵ ۴۶۶۵ ۴۶۷۵ ۴۶۸۵ ۴۶۹۵ ۴۷۰۵ ۴۷۱۵ ۴۷۲۵ ۴۷۳۵ ۴۷۴۵ ۴۷۵۵ ۴۷۶۵ ۴۷۷۵ ۴۷۸۵ ۴۷۹۵ ۴۸۰۵ ۴۸۱۵ ۴۸۲۵ ۴۸۳۵ ۴۸۴۵ ۴۸۵۵ ۴۸۶۵ ۴۸۷۵ ۴۸۸۵ ۴۸۹۵ ۴۹۰۵ ۴۹۱۵ ۴۹۲۵ ۴۹۳۵ ۴۹۴۵ ۴۹۵۵ ۴۹۶۵ ۴۹۷۵ ۴۹۸۵ ۴۹۹۵ ۵۰۰۵ ۵۰۱۵ ۵۰۲۵ ۵۰۳۵ ۵۰۴۵ ۵۰۵۵ ۵۰۶۵ ۵۰۷۵ ۵۰۸۵ ۵۰۹۵ ۵۱۰۵ ۵۱۱۵ ۵۱۲۵ ۵۱۳۵ ۵۱۴۵ ۵۱۵۵ ۵۱۶۵ ۵۱۷۵ ۵۱۸۵ ۵۱۹۵ ۵۲۰۵ ۵۲۱۵ ۵۲۲۵ ۵۲۳۵ ۵۲۴۵ ۵۲۵۵ ۵۲۶۵ ۵۲۷۵ ۵۲۸۵ ۵۲۹۵ ۵۳۰۵ ۵۳۱۵ ۵۳۲۵ ۵۳۳۵ ۵۳۴۵ ۵۳۵۵ ۵۳۶۵ ۵۳۷۵ ۵۳۸۵ ۵۳۹۵ ۵۴۰۵ ۵۴۱۵ ۵۴۲۵ ۵۴۳۵ ۵۴۴۵ ۵۴۵۵ ۵۴۶۵ ۵۴۷۵ ۵۴۸۵ ۵۴۹۵ ۵۵۰۵ ۵۵۱۵ ۵۵۲۵ ۵۵۳۵ ۵۵۴۵ ۵۵۵۵ ۵۵۶۵ ۵۵۷۵ ۵۵۸۵ ۵۵۹۵ ۵۶۰۵ ۵۶۱۵ ۵۶۲۵ ۵۶۳۵ ۵۶۴۵ ۵۶۵۵ ۵۶۶۵ ۵۶۷۵ ۵۶۸۵ ۵۶۹۵ ۵۷۰۵ ۵۷۱۵ ۵۷۲۵ ۵۷۳۵ ۵۷۴۵ ۵۷۵۵ ۵۷۶۵ ۵۷۷۵ ۵۷۸۵ ۵۷۹۵ ۵۸۰۵ ۵۸۱۵ ۵۸۲۵ ۵۸۳۵ ۵۸۴۵ ۵۸۵۵ ۵۸۶۵ ۵۸۷۵ ۵۸۸۵ ۵۸۹۵ ۵۹۰۵ ۵۹۱۵ ۵۹۲۵ ۵۹۳۵ ۵۹۴۵ ۵۹۵۵ ۵۹۶۵ ۵۹۷۵ ۵۹۸۵ ۵۹۹۵ ۶۰۰۵ ۶۰۱۵ ۶۰۲۵ ۶۰۳۵ ۶۰۴۵ ۶۰۵۵ ۶۰۶۵ ۶۰۷۵ ۶۰۸۵ ۶۰۹۵ ۶۱۰۵ ۶۱۱۵ ۶۱۲۵ ۶۱۳۵ ۶۱۴۵ ۶۱۵۵ ۶۱۶۵ ۶۱۷۵ ۶۱۸۵ ۶۱۹۵ ۶۲۰۵ ۶۲۱۵ ۶۲۲۵ ۶۲۳۵ ۶۲۴۵ ۶۲۵۵ ۶۲۶۵ ۶۲۷۵ ۶۲۸۵ ۶۲۹۵ ۶۳۰۵ ۶۳۱۵ ۶۳۲۵ ۶۳۳۵ ۶۳۴۵ ۶۳۵۵ ۶۳۶۵ ۶۳۷۵ ۶۳۸۵ ۶۳۹۵ ۶۴۰۵ ۶۴۱۵ ۶۴۲۵ ۶۴۳۵ ۶۴۴۵ ۶۴۵۵ ۶۴۶۵ ۶۴۷۵ ۶۴۸۵ ۶۴۹۵ ۶۵۰۵ ۶۵۱۵ ۶۵۲۵ ۶۵۳۵ ۶۵۴۵ ۶۵۵۵ ۶۵۶۵ ۶۵۷۵ ۶۵۸۵ ۶۵۹۵ ۶۶۰۵ ۶۶۱۵ ۶۶۲۵ ۶۶۳۵ ۶۶۴۵ ۶۶۵۵ ۶۶۶۵ ۶۶۷۵ ۶۶۸۵ ۶۶۹۵ ۶۷۰۵ ۶۷۱۵ ۶۷۲۵ ۶۷۳۵ ۶۷۴۵ ۶۷۵۵ ۶۷۶۵ ۶۷۷۵ ۶۷۸۵ ۶۷۹۵ ۶۸۰۵ ۶۸۱۵ ۶۸۲۵ ۶۸۳۵ ۶۸۴۵ ۶۸۵۵ ۶۸۶۵ ۶۸۷۵ ۶۸۸۵ ۶۸۹۵ ۶۹۰۵ ۶۹۱۵ ۶۹۲۵ ۶۹۳۵ ۶۹۴۵ ۶۹۵۵ ۶۹۶۵ ۶۹۷۵ ۶۹۸۵ ۶۹۹۵ ۷۰۰۵ ۷۰۱۵ ۷۰۲۵ ۷۰۳۵ ۷۰۴۵ ۷۰۵۵ ۷۰۶۵ ۷۰۷۵ ۷۰۸۵ ۷۰۹۵ ۷۱۰۵ ۷۱۱۵ ۷۱۲۵ ۷۱۳۵ ۷۱۴۵ ۷۱۵۵ ۷۱۶۵ ۷۱۷۵ ۷۱۸۵ ۷۱۹۵ ۷۲۰۵ ۷۲۱۵ ۷۲۲۵ ۷۲۳۵ ۷۲۴۵ ۷۲۵۵ ۷۲۶۵ ۷۲۷۵ ۷۲۸۵ ۷۲۹۵ ۷۳۰۵ ۷۳۱۵ ۷۳۲۵ ۷۳۳۵ ۷۳۴۵ ۷۳۵۵ ۷۳۶۵ ۷۳۷۵ ۷۳۸۵ ۷۳۹۵ ۷۴۰۵ ۷۴۱۵ ۷۴۲۵ ۷۴۳۵ ۷۴۴۵ ۷۴۵۵ ۷۴۶۵ ۷۴۷۵ ۷۴۸۵ ۷۴۹۵ ۷۵۰۵ ۷۵۱۵ ۷۵۲۵ ۷۵۳۵ ۷۵۴۵ ۷۵۵۵ ۷۵۶۵ ۷۵۷۵ ۷۵۸۵ ۷۵۹۵ ۷۶۰۵ ۷۶۱۵ ۷۶۲۵ ۷۶۳۵ ۷۶۴۵ ۷۶۵۵ ۷۶۶۵ ۷۶۷۵ ۷۶۸۵ ۷۶۹۵ ۷۷۰۵ ۷۷۱۵ ۷۷۲۵ ۷۷۳۵ ۷۷۴۵ ۷۷۵۵ ۷۷۶۵ ۷۷۷۵ ۷۷۸۵ ۷۷۹۵ ۷۸۰۵ ۷۸۱۵ ۷۸۲۵ ۷۸۳۵ ۷۸۴۵ ۷۸۵۵ ۷۸۶۵ ۷۸۷۵ ۷۸۸۵ ۷۸۹۵ ۷۹۰۵ ۷۹۱۵ ۷۹۲۵ ۷۹۳۵ ۷۹۴۵ ۷۹۵۵ ۷۹۶۵ ۷۹۷۵ ۷۹۸۵ ۷۹۹۵ ۸۰۰۵ ۸۰۱۵ ۸۰۲۵ ۸۰۳۵ ۸۰۴۵ ۸۰۵۵ ۸۰۶۵ ۸۰۷۵ ۸۰۸۵ ۸۰۹۵ ۸۱۰۵ ۸۱۱۵ ۸۱۲۵ ۸۱۳۵ ۸۱۴۵ ۸۱۵۵ ۸۱۶۵ ۸۱۷۵ ۸۱۸۵ ۸۱۹۵ ۸۲۰۵ ۸۲۱۵ ۸۲۲۵ ۸۲۳۵ ۸۲۴۵ ۸۲۵۵ ۸۲۶۵ ۸۲۷۵ ۸۲۸۵ ۸۲۹۵ ۸۳۰۵ ۸۳۱۵ ۸۳۲۵ ۸۳۳۵ ۸۳۴۵ ۸۳۵۵ ۸۳۶۵ ۸۳۷۵ ۸۳۸۵ ۸۳۹۵ ۸۴۰۵ ۸۴۱۵ ۸۴۲۵ ۸۴۳۵ ۸۴۴۵ ۸۴۵۵ ۸۴۶۵ ۸۴۷۵ ۸۴۸۵ ۸۴۹۵ ۸۵۰۵ ۸۵۱۵ ۸۵۲۵ ۸۵۳۵ ۸۵۴۵ ۸۵۵۵ ۸۵۶۵ ۸۵۷۵ ۸۵۸۵ ۸۵۹۵ ۸۶۰۵ ۸۶۱۵ ۸۶۲۵ ۸۶۳۵ ۸۶۴۵ ۸۶۵۵ ۸۶۶۵ ۸۶۷۵ ۸۶۸۵ ۸۶۹۵ ۸۷۰۵ ۸۷۱۵ ۸۷۲۵ ۸۷۳۵ ۸۷۴۵ ۸۷۵۵ ۸۷۶۵ ۸۷۷۵ ۸۷۸۵ ۸۷۹۵ ۸۸۰۵ ۸۸۱۵ ۸۸۲۵ ۸۸۳۵ ۸۸۴۵ ۸۸۵۵ ۸۸۶۵ ۸۸۷۵ ۸۸۸۵ ۸۸۹۵ ۸۹۰۵ ۸۹۱۵ ۸۹۲۵ ۸۹۳۵ ۸۹۴۵ ۸۹۵۵ ۸۹۶۵ ۸۹۷۵ ۸۹۸۵ ۸۹۹۵ ۹۰۰۵ ۹۰۱۵ ۹۰۲۵ ۹۰۳۵ ۹۰۴۵ ۹۰۵۵ ۹۰۶۵ ۹۰۷۵ ۹۰۸۵ ۹۰۹۵ ۹۱۰۵ ۹۱۱۵ ۹۱۲۵ ۹۱۳۵ ۹۱۴۵ ۹۱۵۵ ۹۱۶۵ ۹۱۷۵ ۹۱۸۵ ۹۱۹۵ ۹۲۰۵ ۹۲۱۵ ۹۲۲۵ ۹۲۳۵ ۹۲۴۵ ۹۲۵۵ ۹۲۶۵ ۹۲۷۵ ۹۲۸۵ ۹۲۹۵ ۹۳۰۵ ۹۳۱۵ ۹۳۲۵ ۹۳۳۵ ۹۳۴۵ ۹۳۵۵ ۹۳۶۵ ۹۳۷۵ ۹۳۸۵ ۹۳۹۵ ۹۴۰۵ ۹۴۱۵ ۹۴۲۵ ۹۴۳۵ ۹۴۴۵ ۹۴۵۵ ۹۴۶۵ ۹۴۷۵ ۹۴۸۵ ۹۴۹۵ ۹۵۰۵ ۹۵۱۵ ۹۵۲۵ ۹۵۳۵ ۹۵۴۵ ۹۵۵۵ ۹۵۶۵ ۹۵۷۵ ۹۵۸۵ ۹۵۹۵ ۹۶۰۵ ۹۶۱۵ ۹۶۲۵ ۹۶۳۵ ۹۶۴۵ ۹۶۵۵ ۹۶۶۵ ۹۶۷۵ ۹۶۸۵ ۹۶۹۵ ۹۷۰۵ ۹۷۱۵ ۹۷۲۵ ۹۷۳۵ ۹۷۴۵ ۹۷۵۵ ۹۷۶۵ ۹۷۷۵ ۹۷۸۵ ۹۷۹۵ ۹۸۰۵ ۹۸۱۵ ۹۸۲۵ ۹۸۳۵ ۹۸۴۵ ۹۸۵۵ ۹۸۶۵ ۹۸۷۵ ۹۸۸۵ ۹۸۹۵ ۹۹۰۵ ۹۹۱۵ ۹۹۲۵ ۹۹۳۵ ۹۹۴۵ ۹۹۵۵ ۹۹۶۵ ۹۹۷۵ ۹۹۸۵ ۹۹۹۵ ۱۰۰۰۵ ۱۰۰۱۵ ۱۰۰۲۵ ۱۰۰۳۵ ۱۰۰۴۵ ۱۰۰۵۵ ۱۰۰۶۵ ۱۰۰۷۵ ۱۰۰۸۵ ۱۰۰۹۵ ۱۰۱۰۵ ۱۰۱۱۵ ۱۰۱۲۵ ۱۰۱۳۵ ۱۰۱۴۵ ۱۰۱۵۵ ۱۰۱۶۵ ۱۰۱۷۵ ۱۰۱۸۵ ۱۰۱۹۵ ۱۰۲۰۵ ۱۰۲۱۵ ۱۰۲۲۵ ۱۰۲۳۵ ۱۰۲۴۵ ۱۰۲۵۵ ۱۰۲۶۵ ۱۰۲۷۵ ۱۰۲۸۵ ۱۰۲۹۵ ۱۰۳۰۵ ۱۰۳۱۵ ۱۰۳۲۵ ۱۰۳۳۵ ۱۰۳۴۵ ۱۰۳۵۵ ۱۰۳۶۵ ۱۰۳۷۵ ۱۰۳۸۵ ۱۰۳۹۵ ۱۰۴۰۵ ۱۰۴۱۵ ۱۰۴۲۵ ۱۰۴۳۵ ۱۰۴۴۵ ۱۰۴۵۵ ۱۰۴۶۵ ۱۰۴۷۵ ۱۰۴۸۵ ۱۰۴۹۵ ۱۰۵۰۵ ۱۰۵۱۵ ۱۰۵۲۵ ۱۰۵۳۵ ۱۰۵۴۵ ۱۰۵۵۵ ۱۰۵۶۵ ۱۰۵۷۵ ۱۰۵۸۵ ۱۰۵۹۵ ۱۰۶۰۵ ۱۰۶۱۵ ۱۰۶۲۵ ۱۰۶۳۵ ۱۰۶۴۵ ۱۰۶۵۵ ۱۰۶۶۵ ۱۰۶۷۵ ۱۰۶۸۵ ۱۰۶۹۵ ۱۰۷۰۵ ۱۰۷۱۵ ۱۰۷۲۵ ۱۰۷۳۵ ۱۰۷۴۵ ۱۰۷۵۵ ۱۰۷۶۵ ۱۰۷۷۵ ۱۰۷۸۵ ۱۰۷۹۵ ۱۰۸۰۵ ۱۰۸۱۵ ۱۰۸۲۵ ۱۰۸۳۵ ۱۰۸۴۵ ۱۰۸۵۵ ۱۰۸۶۵ ۱۰۸۷۵ ۱۰۸۸۵ ۱۰۸۹۵ ۱۰۹۰۵ ۱۰۹۱۵ ۱۰۹۲۵ ۱۰۹۳۵ ۱۰۹۴۵ ۱۰۹۵۵ ۱۰۹۶۵ ۱۰۹۷۵ ۱۰۹۸۵ ۱۰۹۹۵ ۱۱۰۰۵ ۱۱۰۱۵ ۱۱۰۲۵ ۱۱۰۳۵ ۱۱۰۴۵ ۱۱۰۵۵ ۱۱۰۶۵ ۱۱۰۷۵ ۱۱۰۸۵ ۱۱۰۹۵ ۱۱۱۰۵ ۱۱۱۱۵ ۱۱۱۲۵ ۱۱۱۳۵ ۱۱۱۴۵ ۱۱۱۵۵ ۱۱۱۶۵ ۱۱۱۷۵ ۱۱۱۸۵ ۱۱۱۹۵ ۱۱۲۰۵ ۱۱۲۱۵ ۱۱۲۲۵ ۱۱۲۳۵ ۱۱۲۴۵ ۱۱۲۵۵ ۱۱۲۶۵ ۱۱۲۷۵ ۱۱۲۸۵ ۱۱۲۹۵ ۱۱۳۰۵ ۱۱۳۱۵ ۱۱۳۲۵ ۱۱۳۳۵ ۱۱۳۴۵ ۱۱۳۵۵ ۱۱۳۶۵ ۱۱۳۷۵ ۱۱۳۸۵ ۱۱۳۹۵ ۱۱۴۰۵ ۱۱۴۱۵ ۱۱۴۲۵ ۱۱۴۳۵ ۱۱۴۴۵ ۱۱۴۵۵ ۱۱۴۶۵ ۱۱۴۷۵ ۱۱۴۸۵ ۱۱۴۹۵ ۱۱۵۰۵ ۱۱۵۱۵ ۱۱۵۲۵ ۱۱۵۳۵ ۱۱۵۴۵ ۱۱۵۵۵ ۱۱۵۶۵ ۱۱۵۷۵ ۱۱۵۸۵ ۱۱۵۹۵ ۱۱۶۰۵ ۱۱۶۱۵ ۱۱۶۲۵ ۱۱۶۳۵ ۱۱۶۴۵ ۱۱۶۵۵ ۱۱۶۶۵ ۱۱۶۷۵ ۱۱۶۸۵ ۱۱۶۹۵ ۱۱۷۰۵ ۱۱۷۱۵ ۱۱۷۲۵ ۱۱۷۳۵ ۱۱۷۴۵ ۱۱۷۵۵ ۱۱۷۶۵ ۱۱۷۷۵ ۱۱۷۸۵ ۱۱۷۹۵ ۱۱۸۰۵ ۱۱۸۱۵ ۱۱۸۲۵ ۱۱۸۳۵ ۱۱۸۴۵ ۱۱۸۵۵ ۱۱۸۶۵ ۱۱۸۷۵ ۱۱۸۸۵ ۱۱۸۹۵ ۱۱۹۰۵ ۱۱۹۱۵ ۱۱۹۲۵ ۱۱۹۳۵ ۱۱۹۴۵ ۱۱۹۵۵ ۱۱۹۶۵ ۱۱۹۷۵ ۱۱۹۸۵ ۱۱۹۹۵ ۱۲۰۰۵ ۱۲۰۱۵ ۱۲۰۲۵ ۱۲۰۳۵ ۱۲۰۴۵ ۱۲۰۵۵ ۱۲۰۶۵ ۱۲۰۷۵ ۱۲۰۸۵ ۱۲۰۹۵ ۱۲۱۰۵ ۱۲۱۱۵ ۱۲۱۲۵ ۱۲۱۳۵ ۱۲۱۴۵ ۱۲۱۵۵ ۱۲۱۶۵ ۱۲۱۷۵ ۱۲۱۸۵ ۱۲۱۹۵ ۱۲۲۰۵ ۱۲۲۱۵ ۱۲۲۲۵ ۱۲۲۳۵ ۱۲۲۴۵ ۱۲۲۵۵ ۱۲۲۶۵ ۱۲۲۷۵ ۱۲۲۸۵ ۱۲۲۹۵ ۱۲۳۰۵ ۱۲۳۱۵ ۱۲۳۲۵ ۱۲۳۳۵ ۱۲۳۴۵ ۱۲۳۵۵ ۱۲۳۶۵ ۱۲۳۷۵ ۱۲۳۸۵ ۱۲۳۹۵ ۱۲۴۰۵ ۱۲۴۱۵ ۱۲۴۲۵ ۱۲۴۳۵ ۱۲۴۴۵ ۱۲۴۵۵ ۱۲۴۶۵ ۱۲۴۷۵ ۱۲۴۸۵ ۱۲۴۹۵ ۱۲۵۰۵ ۱۲۵۱۵ ۱۲۵۲۵ ۱۲۵۳۵ ۱۲۵۴۵ ۱۲۵۵۵ ۱۲۵۶۵ ۱۲۵۷۵ ۱۲۵۸۵ ۱۲۵۹۵ ۱۲۶۰۵ ۱۲۶۱۵ ۱۲۶۲۵ ۱۲۶۳۵ ۱۲۶۴۵

بیج الحاضر للبادی - ۳

سے کی ہے۔ اور ”عموی“، ”بدوی“ کے معنی میں ہے اور عموی کی طرف منسوب ہے، اس لئے کہ بدوی خیموں میں رہتے ہیں (۱)۔ لیکن حنابلہ نے ”بدوی“ کے لفظ کو باد یہ میں مقیم اور شہر میں داخل ہونے والے غیر شہری کے لئے شامل مانا ہے، خود ”بدوی“ ہو یہ قریب کا رہنے والا یا دوسرے شہر کا ہو (۲)۔

یہی مالکیہ کے یہاں ایک قول ہے (۳)۔

۲۔ ”بیج الحاضر للبادی“ سے مراد جمہور کے ر ایک یہ ہے کہ کوئی شہری بدوی کے سامان کفر و خست کرنے کی ذمہ داری لے لے یعنی شہری فر دخت کرنے والے بدوی کا اہل بن جائے۔

طلحات نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ شہری اہل بیتا کی کو فر دخت کرنے سے یہ کہتے ہوئے رک اے کہ تم خود فر دخت نہ کرو، مجھے اس کا ریا دہلم ہے۔ اور وہ اس کا وکیل بن جائے، اور اگر اس قیمت میں فر دخت کرے، اور وہ بیتا کی کو خود سے فر دخت کرنے کے لئے چھوڑ دیتا تو دوس کے لئے وہ سامان ستا پاتا (۴)۔

لہذا یہ بیع شہری کی شہری سے بیتا کی نہایت میں ر قیمت میں ہوتی۔

اس تشریح کے مطابق: ”لابیع حاصو لباء“ میں لام پٹی حقیقت یعنی قلیل پر ہوگا جیسا کہ ابن عابدین کہتے ہیں۔

۳۔ بعض حنفیہ مثلاً صاحب ”الہدایہ“ کی رائے ہے کہ حدیث سے مراد یہ ہے کہ شہری اپنا سامان بدوی کے ہاتھ گراں شمن کی لاج میں

بیع الحاضر للبادی

تعریف:

۱۔ حاضر للبادی کی ضد ہے، اور حاضر للبادی کی ضد ہے (۱)۔

حاضر: جو اہل حضر میں سے ہو اور وہ ”حاضرہ“ کا باشندہ ہے۔ اور حاضرہ شہر، گاؤں اور ”ریف“ کو کہتے ہیں، اور ”ریف“ دور میں ہوتی ہے، جس میں عام طور پر شہتی رہتے رہتے ہیں۔

شہلی نے کہا: حاضر کا معنی ہے: شہروں اور گاؤں میں رہنے والا، اور ”بادی“ باد یہ میں رہنے والا، اور ”بادیہ“ شہر، گاؤں اور ”ریف“ کے علاوہ کو کہتے ہیں۔ فرمان باری ہے: ”وَأَنَّ ثَمَاتِ الْأَعْرَابِ يُوْذُوْا لَوِائِهِمْ بِأَذْوَانِ فِي الْأَعْرَابِ“ (۲) (اور اگر حمد اور پھر آ جا میں تو یہ چاہیں گے کہ وہ بیتا میں بدویں کے درمیان ہوں) یعنی ماں تمیم ہوں۔ ”شہلی نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ قنات اختیار کرے، لے میں۔ ”حاضرہ“ کی طرف نسبت کے سے ”حضری“ اور ”بادیہ“ کی طرف نسبت کے لئے ”بدوی“ کہا جاتا ہے (۳)۔

بعض مالکیہ نے اس بیع کی تعبیر ”بیع حاضر لعموی“ کے التناظ

(۱) قنات صاحب مادہ ”حضر“۔

(۲) سورہ احزاب ۲۰۔

(۳) شرح المجلد علی المصباح الصحیح القلیوبی وغیرہ ۱۸۲/۲، ۱۸۳، تحت لاج ۳۰۹، رد المحتار ۳۲۲، حنفیہ القلی علی تبیین الحقائق ۶۸۔

(۱) الشرح المکیر للرد ۶۹۳، التوائین لکھنؤ ۱۸۱۔

(۲) انصی ۲۷۹/۳، کتاب احتکاج ۱۸۳۔

(۳) ابن جزئی نے التوائین لکھنؤ ۱۸۱، انصی ص ۲۷۹، قیل ”وہ یہ اس کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۴) فتح القدیر ۱۰۷/۱، رد المحتار ۳۳۳، الشرح المکیر للرد ۶۹۳، التوائین لکھنؤ ۱۸۱، تحت احتکاج ۳۰۹، انصی ۲۷۹۔

بیع الحاضر للبادی ۴

اس بیع سے ممانعت:

۴- اس بیع کی ممانعت میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے، کیونکہ اس کی ممانعت کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں، اس میں سے چند یہ تین:

حضرت ابو یوسفؒ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”لا تفلحوا الرکبان، ولا بیع بعضکم علی بیع بعض، ولا تاجشوا، ولا بیع حاضر لباد، ولا تصروا الغنم“ (۱) (تافہ سے بیع کے لئے نہ ملو، کوئی تم میں سے دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے، بیع میں ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دلو، شی و الاہرہ لے کر ہاں نہ بیچو، اور بکریوں کا مال نہ بیچو، چھتھن میں نہ نہ کرے)۔

حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں فرمان نبوی ہے: ”لا بیع حاصر لباد، دعوا الناس، یوزق اللہ بعضہم من بعض“ (۲) (بستی و الاہرہ والے کا مال نہ بیچو، بلکہ لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ ایک کو دوسرے سے رزق دیتا ہے)۔

حضرت انسؓ کی حدیث ہے: ”نہینا ن بیع حاصر لباد، و ان کان احاہ و اباہ“ (نہیں بیع کیا گیا کہ بستی و الاہرہ لے کر مال فرشتہ کرے اگرچہ وہ اس کا بھائی یا بوپ ہو)۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں ”و ان کان احاہ لأبیہ و امہ“ (۳) (اگرچہ اس کا بھتیجی یا بھائی ہو)۔

(۱) حدیث حضرت ابو یوسفؒ ”لا تفلحوا الرکبان ولا بیع بعضکم علی بیع بعض“۔ کی روایت بخاری (بیع لمباری ۳۶۱۱ طبع استغیہ) اور مسلم (۱۱۵۵۲ طبع المکلی) نے کی ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

(۲) حدیث حضرت ابن عباسؓ ”لا بیع حاصر لباد، دعوا الناس یوزق اللہ بعضہم من بعض“ کی روایت مسلم (۱۱۵۵۲ طبع المکلی) نے کی ہے۔

(۳) حدیث حضرت انسؓ ”نہینا ن بیع حاصر لباد و ان کان احاہ و اباہ“ کی روایت بخاری (بیع لمباری ۳۶۱۱ طبع استغیہ) و مسلم (۵۸۰۳ طبع المکلی) نے کی ہے دوسرے حدیث کی روایت صرف مسلم نے کی ہے۔

فرشتہ کرے، تو اس سے منع کیا گیا ہے، اس لئے کہ اس میں بکریوں کو ضرر پہنچتا ہے (۱)۔ اور اس تشریح کے مطابق: ”لا بیع حاصر لباد“ میں لام ”من“ کے معنی میں ہوگا۔ جیسا کہ باہر تہی کہتے ہیں (۲)۔ یہ لوگوں کی تشریح ہے جنہوں نے کہا کہ ”حاضر لباد“ ہے اور ”بادی“ بکری کا ہے۔

خیر الدین رٹ نے کہا: اس تشریح کی تائید اس قول سے ہوتی ہے جو ”الفصول الحمادیہ“ میں امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر بڑی کوفہ میں ”من“ و زمانہ دفعہ دہاں سے لیا جائے تو آپ دیکھتے ہیں کہ شہر لے دفعہ دہاں دہری کے لئے شہر نے سے منع کرتے ہیں تو یہ بدرجہ اولیٰ ہے (۳)۔

حنفیہ میں سے صفحہ نے صراحت کی ہے (۴) کہ اصح جیسا کہ ”المجتبیٰ“ میں ہے، یہ ہے کہ نہ وہوں سے مراد دلال امراء میں اور یہی پہلی تشریح ہے جس پر جمہور ہیں۔ اس کی وجوہات تین: اس میں پہلی تشریح بعض روایات میں حدیث کے آخری کلمے سے آہٹ ہے، جو یہ ہے: ”دعوا الناس، یوزق اللہ بعضہم من بعض“ (۵) (لوگوں کو چھوڑ دو، اللہ رزق دیتا ہے ایک کو دوسرے سے)۔

۵- یہ لام کے ساتھ متعدی ہے، ”من“ کے ساتھ نہیں۔ لہذا حنفیہ کا مذہب اس حدیث کی تشریح میں جمہور کی طرح ہوگا (۶)۔

(۱) الہدایہ مع شروح ۱۰۷۷، الدر المنثور ۳۳۲۔
(۲) شرح العنازل الہدیہ ۱۰۸/۶۔
(۳) الدر المنثور ۳۳۲، نیز اس تفسیر کے بارے میں دیکھئے تبیین الحقائق مع حاشیہ المکلی ۶۸۔
(۴) اصباح البصیر ۵۵، ”بیع“ الدر المنثور ۳۳۲۔
(۵) حدیث کی تخریج فقرہ ۲ میں آئے گی۔
(۶) الدر المنثور ۳۳۲، الدر المنثور ۳۳۲۔

بیع الضار للبادی ۵-۹

بیع میں کو صرف بدویوں کے ساتھ تراں قیمت میں فروخت کرے
(۱)۔

ممانعت کی قیود:

جمہوریتاً، بیع الضار للبادی سے ممانعت کو مختلف شرائط اور
قیود سے متقید یا ہے مثلاً:

۷- بدوی جو سماں طے کر رہا ہے اس کی عمومی ضرورت ہو، ثواب و
کمانے پینے کی چیز ہو یا دوسری کوئی چیز، لہذا جس چیز کی ضرورت
محتاجت ثابۃ اور پڑتی ہو، وہ اس ممانعت کے تحت داخل نہیں
ہوگی (۲)۔

۸- یہ کہ بدوی کا مقصد نہ ری بیع کرنا ہو، یعنی جس کو اس دس کے
رشہ پر بیع کے الفاظ سے تعبیر یا جاتا ہے، لہذا اس کا مقصد رفتہ
رفتہ پہنچنا ہو، اس سے رشہ کی نہ درخواست کی کہ اس کے سپرد کرے
تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ اس نے لوگوں کو ضرر نہیں
پہنچایا، اور مالک کو اس سے روکنے کی کوئی وجہ نہیں (۳)۔

یہ دونوں شرطیں ثانویہ اور حائلہ کی ہیں۔

۹- یہ کہ نہ ری بیع کے مقابلہ میں اس کی تدریجاً بیع زیادہ قیمت
میں ہو، جیسا کہ بعض ثانویہ نے اس کو ترجیح دی ہے۔ ہوں نے کہا:
اس لئے کہ اگر رشہ بدوی سے پیرا مالش کرے کہ اس مال کی تدریجی
بیع اس مال کے رشہ پر کرنے کے لئے اس کے سپرد کرے، تو یہ تدریجی
بدوی کو اس سے ممانعت کرنے پر آمادہ نہ کرے، لہذا یہ جنگی بیع

بیع الضار للبادی سے ممانعت کی علت:

اس ممانعت کی علت فقہاء کے یہاں مختلف فیہ ہے:

۵- ائمہ۔ پہلی تشریح کے مطابق جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اس
ممانعت کی علت یہ ہے کہ اس بیع کے نتیجہ میں شر والوں کا نقصان
ہوگا (۱) لوگوں پر جنگی ہوگی (۲) اور اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ لوگوں کے
ساتھ تہ و دام میں فروخت کریں (۳)۔

بن اقسام نے کہا: اس سلسلہ میں اہل علم کا اختلاف نہیں کہ
بیع الضار للبادی سے ممانعت شر والوں کے نفع ہی کے لئے
ہے (۴) اس لئے کہ اگر بدوی کو اپنا سامان فروخت کرے یا
چاہے تو لوگ اس کو تہ و دام میں خریدیں گے، اور ان کے لئے
رشہ میں سہولت ہوگی۔ مین رشہ ہی اس کو پیچھے کی ممانعت کے لئے
لے، و رشہ کے رشہ سے کم پیرا فروخت نہ کرے تو شر والوں کے لئے
جنگی ہوگی، حضور ﷺ نے اپنی تعلیل میں اسی وجہ کی طرف اشارہ
فرمایا ہے (۵)۔

۶- بعض حنفیہ مثلاً مرنیشانی (جیسا کہ ہم نے ذکر کیا) اور کاسانی اسی
طرح ترمذی (بہ ظاہر دوسری تشریح کی بنیاد پر) کی رائے ہے کہ اس
ممانعت کی علت شر والوں کو تہ و دام کے علاوہ ایک دوسری جہت
سے ضرر پہنچنا ہے اور وہ یہ ہے کہ شر والے قتل اور محتاجی کی حالت
میں ہوں، لاج اور چارے کی ضرورت ہو۔ اس کے باوجود شرابی ان

(۱) تبیین الحقائق ۱۸۳/۲۔

(۲) شرح المکمل علی المہاج ۱۸۲/۲، شرح المنہج جامعہ ۱۳۷/۲۔

(۳) جامعہ الدہلوی علی المشرع، کلید الدرر ۱۹۷/۳۔

(۴) جامعہ الدہلوی علی شرح لخرشی ۸۳/۵۔

(۵) انہی ۲۸۰/۳، کتاب القناع ۱۸۳/۳۔

(۱) بدائع الصنائع ۲۳۲/۵، المہد لیبیع شروع ۱۰۷۷/۱، الدرر النقی ۱۳۲/۳۔

تبیین الحقائق ۱۸۳/۲۔

(۲) تحفۃ الکناج ۳۰۹/۳، شرح المکمل علی المہاج ۱۸۲/۲، انہی ۲۸۰/۳۔

کتاب القناع ۱۸۳/۳۔

(۳) شرح المکمل علی المہاج ۱۸۲/۲، انہی ۲۸۰/۳، کتاب القناع ۱۸۳/۳۔

بیع الخاضر للبادی ۱۰-۱۳

۱۱- حائلہ کی شرط ہے کہ بدوی سامان لے کر آئے اور اس کو فروخت کرنے کے لئے آئے اس لئے کہ اگر اس کو ذخیرہ کرنے یا کھانے کے لئے لائے اور شہری اس کے پاس جا کر اس کو فروخت کرنے پر آمادہ نہ کرے تو یہ کشائی اور سہولت پیدا کرنا ہے، نگلی پیدا کرنا نہیں (۱)۔

۱۲- مالکیت کی شرط ہے کہ بیع شہری کے ہاتھ ہو لہذا شہری (بدوی کا مال) ہی جیسے بدوی کے ہاتھ فروخت کرے تو بڑا ہے، اس سے کہ بدوی ان سامانوں کے نرخ سے ماؤتف نہیں ہوگا، اس سے اس کے نرخ پر ہی لے گا، خود اس نے شہری سے خرید دہو یا بدوی سے، لہذا شہری کا اس کے ہاتھ فروخت کرنا بدوی کا بدوی کے ہاتھ فروخت کرنے کے درجہ میں ہے (۲)۔

۱۳- حائلہ کی شرط ہے کہ بدوی کے پاس نرخ سے ماؤتف شہری جائے، لہذا اگر بدوی جو شہری کے پاس جائے، تو نگلی پیدا کرنے میں شہری کا کوئی اثر نہیں ہوگا (۳)۔

اگر ممانعت کی شرط میں سے کوئی شرط مفقود ہو تو بیع ان ضرر للبادی ان لوگوں کے درمیان حرام نہیں (۴) جو اس شرط کے قابل ہیں۔
۱۴- تنبیہ جن میں سے بعض نے ممانعت کی صورت یہ بیان کی ہے کہ شہری امان یا چارہ بدوی کے ہاتھ رہا، دشمن کی لالچ میں فروخت کرے، انہوں نے تحریم کے لئے یہ قید لگائی ہے کہ اس بیع سے اس شرط کا نقصان ہو، یعنی ان کے یہاں لالچ اور چارے کی قلت ہو۔
نہیں اگر ان کے یہاں نہ سبزی اور کشادہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ ضرر نہیں ہے (۵)۔
حاصلی کی عبارت یہ ہے: یہ قیوط

(۱) کتاب الفتناء ۸۳/۳، المغنی ۲۸۰/۳۔

(۲) المشرح الکبیر للردی مع حاشیۃ الدسوقی ۱۹۳/۳۔

(۳) کتاب الفتناء ۸۳/۳۔

(۴) ماہرہ راجح۔

(۵) بدائع الصنائع ۳۳۲/۵۔

کرنے کا سبب نہیں، بخلاف اس صورت کے جبکہ اس سے اس قیمت میں فروخت کرنے کے لئے درخواست کرے تو اس وقت یہ زیادتی اس کو اس سے اتفاق کرنے پر آمادہ نہ رہتی ہے جس کے نتیجے میں نگلی ہوگی (۶)۔

۱۰- بدوی نرخ سے ماؤتف ہو (۷)، اس لئے کہ اگر بدوی کو اس کا علم ہوگا تو شہری اس کو اس سے زیادہ دے گا (۸)، اور ممانعت اس وجہ سے بھی ہے تاکہ وہ لوگوں کے ہاتھ سے ام میں فروخت نہ کریں، اور یہ علت ہی وقت پائی جائے کی جبکہ بدوی نرخ سے ماؤتف ہو، اور اگر اس کو نرخ کا علم ہو تو وہ اس کو ان کی قیمت ہی میں فروخت کریں گے جیسا کہ شہری فروخت کرے گا۔ اس لئے شہری کی بیع اس صورت میں بدویوں کی بیع کے درجہ میں ہوگی (۹)۔ یہ شرط مالکیت اور حائلہ کی ہے۔

تاہم شہری نے ممانعت کو مطلق رکھا ہے، خود بدوی نرخ سے ماؤتف ہو یا واتف ہو (۱۰)۔

مالکیت کے یہاں معتد کیا ہے؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہے:
حدوی کے یہاں معتد نرخ سے ماؤتف ہوئے کی شرط ہے (۱۱)
اور اس تزیی سے ہی فیہ صحت کی ہے (۱۲)۔
دوسروں کے یہاں معتد (جیسا کہ سبقی نے نقل کیا ہے) اتفاق ہے (۱۳)۔

(۱) حاشیۃ المحسن علی شرح منہج ۸۱۳/۳۔

(۲) المشرح الکبیر للردی مع حاشیۃ الدسوقی ۱۹۳/۳، المغنی ۲۸۰/۳، کتاب الفتناء ۸۳/۳۔

(۳) کتاب الفتناء ۸۳/۳۔

(۴) حاشیۃ الدسوقی علی المشرح الکبیر للردی ۱۹۳/۳۔

(۵) شرح الخرش ۸۳/۵۔

(۶) حاشیۃ الحدادی علی شرح الخرش ۸۳/۵۔

(۷) الترمذیین المعبرہ ۱/۱۷۱۔

(۸) حاشیۃ الدسوقی علی المشرح الکبیر للردی ۱۹۳/۳۔

بیع الحاضر للبہادی ۱۵-۱۶

ممانعت تحریم کے لئے ہے لہذا اس کے علم کے باوجود اس کا رکن بن کر نہ ہوگا تاہم بیع صحیح ہوگی۔^(۱)

ب۔ امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ بیع صحیح ہوگی، اس میں کوئی کراہت نہیں ہوگی، اور یہ کہ ممانعت ہندو اسلام کے ساتھ خاص ہے جب مسلمانوں پر تنگی تھی امام احمد نے کہا: یہ ایک مرتبہ ہوا تھا^(۲)۔

ج۔ مالکیہ کا مذہب "در حائلہ کے یہاں مذہب اور "اٹھار" یہ ہے کہ بیع حرام ہے، اور باطل و فاسد بھی ہے جیسا کہ شافعی نے اس کی صراحت کی ہے، اس لئے کہ یہ ممنوع ہے، اور ممانعت ممنوع کے فساد کی متقاضی ہے^(۳)۔

اسی طرح بھوتی نے اس کی صراحت اپنے اس قول سے کی ہے کہ وہ حرام ہوگی بیع میں ہوگی، کیونکہ اس کی ممانعت باقی ہے^(۴)۔ امام احمد سے اس بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا: میں اس کو مکروہ سمجھتا ہوں اور اس کی بیع کو رد کرتا ہوں^(۵)۔ مالکیہ نے اس کے بارے میں تفسیر کرتے ہوئے یہ کہا ہے: دلیل: بیع فسخ ہوئی جب تک سامان موجود ہو، بیع یہ عیب و موت وغیرہ کے سبب فوت نہ ہو۔

د۔ اگر سامان فوت ہو چکا ہو تو اس ضمن کے ساتھ جس پر بیع ہوئی ہے بیع ماند ہوگی۔ یہی معتقد ہے۔ ایک قول ہے کہ "قیمت" (ماریت ریت) کے ساتھ ماند ہوئی^(۶)۔

دلیل میں اس بیع سے متعلق غیر حسب کے یہاں بعض تفصیلی

اور محتاجی و حالت کا حکم ہے، ورنہ نہیں، اس لئے کہ نہیں^(۱)۔

۱۵۔ حنفیہ میں سے جنہوں نے ممانعت کی قائل یہ بیان کی ہے کہ شہری ہندی کا سامان نہ بھرتا رہے اور قیمت بڑھاوے اور بیع صحیح ہے^(۲)۔ انہوں نے اس کے لئے یہ قید لگائی ہے کہ:

وہ سامان عام ضرورت و حاجت کا ہو مثلاً خوراک۔ لہذا اگر عام ضرورت کا نہ ہو یا خوراک کی کثرت ہو، اس کی ضرورت نہ ہو تو تحریم کے بارے میں تردد ہے^(۳)۔

اور یہ کہ اس شرط کو اس سے ضرر پہنچتا ہو^(۴)۔

بیع حاضر للبہادی کا حکم:

۱۶۔ الف۔ جمہور فقہاء کے نزدیک وہ صحیح ہو۔ کے باوجود حرام ہے، بعض مفسرین نے اس کی صراحت کی ہے^(۵)۔ "بعض مفسرین نے اس کو "کراہت" سے تعبیر کیا ہے جو مطلق ہو لے جانے کی صورت میں تحریم کے معنی میں ہے، جیسا کہ مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے، اس کے باوجود جمہور کے نزدیک یہ بیع صحیح ہے جیسا کہ امام احمد سے یہ ایک روایت ہے۔ اور اس سے ممانعت فساد و بنائے کو تلزم میں ہے، اس لئے کہ اس کا تعلق اس میں سے نہیں ہے، کیونکہ اس کا کوئی رکن مفقود نہیں ہے، اور نہ اس کا تعلق لازمات ہے، کیونکہ اس کی کوئی شرط مفقود نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق ایک خارجی غیر لازم امر سے ہے مثلاً تنگی کرنا اور لینا اور سائی ہے^(۶)۔ محلی نے کہا:

(۱) الدر المختار ۳/۳۲۲، المہذب ۶/۱۰۷۔

(۲) الدر المختار ۳/۳۲۲۔

(۳) حاشیہ مفسر علی تبیین الحقائق ۶/۱۸۔

(۴) تبیین الحقائق جلد سابق، ج ۵ صفحہ ۳۳۲۔

(۵) حاشیہ مفسر علی تبیین الحقائق ۶/۱۸، الدر المختار ۳/۳۲۲، المہذب ۶/۱۰۷۔

(۶) شرح المجلد علی الجمع مع حاشیہ المجلد ۲/۸۲، نیز المہذب ۳/۲۸۰ سے

معارف کریج۔

(۱) سابقہ مراجع۔

(۲) المہذب ۳/۲۸۰، الاضاف ۳/۳۳۳۔

(۳) المہذب ۳/۲۸۰۔

(۴) کتاب الفقہ ۳/۸۸، المشرع المکیر للرد مع حاشیہ المجلد ۳/۶۹۔

(۵) المہذب ۳/۲۸۰۔

(۶) المشرع المکیر للرد مع حاشیہ المجلد ۳/۶۹۔

بیع الملبای ۱۷-۱۸

زیادت کرنی جاتی ہیں:

۱۷- اول: مالک نے صراحت کی ہے کہ بیع کے قوت نہ ہونے کی شرط پر بیع کے فسخ کرنے کے ساتھ مالک، شہری اور بدویہ ایک کی تادیب ہو جائے گی، اگر اس میں سے کوئی اس سے ماہ اقصیت کے سبب معذور نہ ہو یعنی وہ حرمت سے واقف ہو، حامل کی تادیب نہیں کی جائے گی، اس سے نہ حمل کے سبب وہ معذور ہے (۱)۔

یعنی یہ مطلقاً تادیب ہوگی یا اگر وہ اس بیع کا عامی ہو تب ہوگی؟

اس سلسلہ میں مالک نے یہاں، قول میں (۲)۔

شافعیہ نے کہا ہے، تحریم سے واقف شخص نہ گارہوگا جیسا کہ مالک نے کہا، اسی طرح کوٹائی کرنے والا حامل بھی نہ گارہوگا، اگرچہ وہ ایب حکم ہو جو عموماً مخفی رہتا ہو۔ انہوں نے کہا: حاکم کو حق ہے کہ جو حکم عموماً مخفی نہ رہتا ہو اس کے ارتکاب پر تعزیر کرے، اگرچہ وہ ماہ اقصیت ہونے کا بدوی کرے۔ قیودہ نے کہا: حرمت سلم یا تعمیر کے ساتھ مقید ہے، مقررہ عدم فناء کے ساتھ مقید ہے (۳)۔

یعنی اگر شافعیہ میں سے قتال نے کہا: یہاں نہ سادہ شہری نہ ہوگا، بدوی پر نہیں، مرنال کہتے ہیں کہ شہری، اگر کو اختیار نہیں حاصل ہوگا (۴)۔

پھر شافعیہ سے، ممنوع میں حرمت کے سلم کی شرط کو عام رکھا ہے۔ اس خبر سے کہا: یہاں "مترجم" مری ممنوعات میں بھی نہ مری ہے کہ وہ مناعت سے واقف ہو یا اس کی اقصیت حاصل کرنے میں

(۱) حوالہ سابق۔

(۲) حوالہ سابق، نیز فتح و ندادیب کے بارے میں دیکھئے شرح الخرشی مع حامیہ

الحدوی ۵/۳۳

(۳) شرح مکمل مع حامیہ التعلیوی ۲/۱۸۲

(۴) شرح مکمل حوالہ سابق۔

کوٹائی کرنے والا ہو، جیسا کہ ظاہر ہے۔ مریہ کے اس قول سے ماخوذ ہے کہ جو شخص کوئی کام کرے اس پر وہ جب ہے کہ اس سے تحقق وہ تمام چیزیں نیچے نوشتہ سے واقف ہوتی ہیں (۱)۔

۱۸- چونکہ نسج لٹائی (بدوی کے سے بیچتا) سے مناعت کے بارے میں وارد ہے، اس لئے ثراء للباری (بدوی کے سے شہری) کے بارے میں اختلاف ہے:

الف- مالک نے مذہب میں نقود کے ذریعہ "ثراء للباری" کو سامان کے ذریعہ "ثراء للباری" کے درمیان تفصیل ہے۔

کچھ مالک نے علی لاطلاق نقد اور سامان کے ذریعہ "ثراء للباری" (بدوی کے لئے خریدنے) کے جواز کے قائل ہیں یعنی وہ سامان نقد کے ذریعہ حاصل کرے یا بغیر نقد کے برابر ہے شیخیل کے کلام کا ظاہر یہی ہے۔ شیخی نے ثراء کے جواز کو ان سامانوں کے ساتھ خاص کیا ہے جن کو اس نے نقد ثمن دے کر حاصل کیا ہے، رہے وہ سامان جن کو اس نے بغیر نقد حاصل کیا تو بدوی کے سے ان کے ذریعہ سامان خریدنا اس کے لئے ناجائز ہے۔ انہوں نے کہا: اس نے کہ اس صورت میں وہی ملت پائی جائے گی جو اس کے لئے بیع سے ممانعت میں ہے (۲)۔

کچھ دوسرے مالک نے کہا: اگر کے کلام کا ظاہر یہ ہے کہ اس کے لئے خریداری نقد ہی کے ذریعہ جائز ہے، سامان کے ذریعہ علی لاطلاق ناجائز ہے، مرنہ یہ اس کے سامان کو فروخت کرنا ہو جائے گا، مرنہ معتقد قول کے مطابق (جیسا کہ گزرا) علی لاطلاق ممنوع ہے، سوئی نے اس کو "وجہ" مقرر دیا ہے (۳)۔

(۱) تحفہ المحتاج ۱۱/۳۳

(۲) القوانين لکھنؤ ص ۱۷۱ کے ملاحظہ فرمائیے۔

(۳) المشرح للکثیر للردی مع حامیہ الدسوقی ۱۹/۷۰، شرح الخرشی ۵/۸۳

بیچ الحاضر للبادی ۱۹-۲۲

۱۹-ب۔ اس کی وجہ سے سہ گارتر اور بیٹے میں بھی شافعیہ کے مذہب میں تردد ہے، لہذا اگر کوئی بدویہ سے شریعت کے لئے آئے، اور کوئی شہری اس کے سامنے اس کے لئے حرام میں ہے، یہ نے کی پیش کش کرے تو:

(۱) ان پوسٹ نے کہا: یہ حرام ہے، اور یہ رقی کی تحقیق ہے کہ وہ قطعی طور پر گنہگار ہے۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ ابن حجر نے کہا: بیچ پر قیاس کرنا ہے، شروائی نے کہا: معتد بہی ہے۔ اہل بیت انہوں نے یہ قید لگائی ہے کہ کثرت عام ضرورت کی چیز ہو، ممانعت کا قول حنا بلہ میں سے ابن مائی نے بھی نقل کیا ہے۔

(۲) متاثرین کی ایک جماعت کے نزدیک مختار یہ ہے کہ خریداری میں سنا نہیں ہے انہوں نے بدوی کے لئے پینے اور خریدنے کے درمیان تفریق کرتے ہوئے کہا کہ: یہ امری و شافعیہ کے ذریعہ ہوتی ہے، اور یہ عام ضرورت کی چیز نہیں ہے۔

(۳) جبکہ ابن حجر نے انہوں قول میں تیسق کی رو اختیار کرتے ہوئے قول اہل (سنگار ہوئے) کو اس صورت پر محمول کیا ہے جبکہ خریداری ایسے سامان کے ذریعہ ہو جو عام ضرورت کا ہو، اور سنگار نہ ہوئے کے قول کو اس کے خلاف پر محمول یا یعنی اس صورت پر جبکہ خریداری ایسے سامان کے ذریعہ ہو جس کی عام ضرورت نہیں (۱)۔

۲۰-ج۔ بدویہ والے کے لئے خریدنے کے بارے میں حنا بلہ کا مذہب یہ ہے کہ صحیح ہے، اس کے بارے میں صرف ایک روایت ہے (۲) اس کی وجہ یہ ہے کہ ممانعت کے الفاظ خریداری کو شامل نہیں ہیں، اور نہ ہی خریداری میں ودیات ہے جو نہ جنگی ہیں، اس لئے

کہ بیچ سے ممانعت اہل حضر کے لئے سہولت پیدا کرنا ہے، تاکہ اس کے لئے ترغیب میں گنجائش رہے اور ضرر زائل ہو جائے، اور اس کے لئے شریعت کی صورت میں یہ چیز نہیں، اس لئے کہ اہل حضر کا ضرر نہیں، یہ تک اہل بادیاہ کے لئے نہیں بلکہ یہاں سے ضرر کو زائل کرنا ہے، اور شریعت کی نظر میں ساری مخلوق برابری ہے، شریعت نے اہل حضر سے دفع ضرر کے لئے حکم بتایا، اس سے یہ لازم نہیں تاکہ اہل بادیاہ پر ضرر کو لازم کرے (۱)۔

۲۱-د۔ یہاں ایک اور مسئلہ ہے جس کا تعلق "بیچ بشر و ان ضرر للبائی" سے ہے، بدویہ کہ شریعتی بدوی کو مشورہ دے، خواہ اس کے لئے شریعت کرے تو:

۱۔ ان قد امد نے نقل کیا ہے کہ امام مالک و ریث نے اس کو مکروہ قرار دیا ہے (۲)۔

شافعیہ نے کہا: اس کو دفع کرنے یا بیچ کرنے کی ممانعت، یہ ہے کہ جو ب کے بارے میں دو قول ہیں: وجہ یہ ہے کہ اس کو ہدایت دینا واجب ہے (۳)، کیونکہ اس کے حق میں بہتر کا مشورہ دینا واجب ہے۔

۲۔ ان قد امد نے ہی نقل کیا ہے کہ حضرت عظیم بن عبید اللہ، وزیر اور ابن المذہب نے اس کی اجازت دی ہے۔

۳۔ ان قد امد نے کہا: قول صحابی حجت ہے اگر اس کے برخلاف ثابت نہ ہو (۴)۔

۲۲-چ۔ حرام مالکیت میں سے ان چیز کی تصرحت کی ہے کہ بدوی کو نہ بتایا اس کے لئے بیچ کرنے کی طرح ہے، لہذا لا جاز ہے (۵)۔

(۱) المغنی ۳/۲۸۰۔

(۲) ماہدیراجع۔

(۳) حاشیہ الشروانی علی تہذیب الفقہ ۳/۳۱۰۔

(۴) المغنی ۳/۲۸۰۔

(۵) القوانین الفقہیہ ۱/۱۷۱۔

(۱) تہذیب الفقہ مع حاشیہ الشروانی ۳/۳۱۱، ص ۳۳۵۔

(۲) المغنی ۳/۲۸۰، کتب الفقہ ۳/۱۸۲، ص ۳۳۵۔

بیع الحصة ۱-۵

ب۔ ثانیہ نے اس کی تشریح میں کہا: اس پڑوس میں سے جس پر قناری پڑے وہ میں نے تمہیں فروخت کر دیا۔^(۱)

ج۔ حنابلہ نے اس کی تشریح یوں کی ہے: فروخت کرنے والا کہتا ہے یہ قناری مارہ جس پڑے پر قناری پڑے کی پڑوس کی وہ مدت و ام میں تمہارا ہے۔^(۲)

فروخت کنندہ قناری پھینکے یا شریہ راہوں میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ میرے دور میں کہتے ہیں۔^(۳)

۳۔ اس نوعیت کی بیع کی ایک اور تشریح ہے، وہ یہ کہ: پڑوس میں سے جس پر قناری پڑے کھڑے ہونے یا گناں کے کھڑے ہونے کی جگہ سے یہ قناری حناں تک پہنچے وہ زمین میں نے تمہیں اتنے و ام میں فروخت کر دی۔ مالکیہ اور حنابلہ نے اس تشریح کی صراحت کی ہے۔ اہل الذکر (مالکیہ) نے اس میں یہ قید لگائی ہے کہ بیع لازمی طور پر ہو۔^(۴)

۴۔ ثانیہ کے یہاں ایک اور تشریح ہے: وہ یہ کہ فروخت کرنے والا کہتا ہے جب میں یہ قناری پھینک دوں تو یہ کپڑا تمہارے ہاتھ میں اس میں فروخت ہو گیا۔ یعنی پھینکے کو صیغہ بیع قرار دے۔^(۵)

۵۔ مالکیہ، ثانیہ اور حنابلہ کے یہاں اس کی ایک چوتھی تشریح یہ ہے کہ فروخت کرنے والا شریہ راہ سے کہے: میں نے تمہارے ہاتھ یہ سامان اتنے و ام میں اس شرط کے ساتھ فروخت کیا کہ جب میں یہ

بیع الحصة

تعریف:

۱۔ بیع حصہ: پھر پھینک کر بیع کرنا، اس کا عرفاً و احکاماً میں تھا۔^(۱) اس سے ضمانت و ام ہے اور وہ ”نبی عن العود“ کی حدیث میں ہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں ہے: ”ان السی سبیت بھی عن بیع الحصة وعن بیع العود“^(۲) (نبی کریم ﷺ نے بیع حصہ و بیع العود سے منع فرمایا ہے)۔ مگر اس کی تفسیر کے بارے میں مختلف ہیں۔

۲۔ ثانیہ نے کہا: اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی جگہ قناری پھینکے جہاں کچھ کپڑے رکھے ہوں جس کپڑے پر قناری پڑ جائے، بلا مال اور بغیر، کچھ ہوئے ہی بیع ہو جائے۔ اور اس کے بعد خیال نہ ہو۔^(۳) حدیث کی یہ تشریح تمام فقہاء مذہب بے اثر کی ہے:

الف۔ مالکیہ نے کہا: وہ بیع بیع ہے کہ مثلاً جس کپڑے پر قناری پڑ جائے گی اس پر بیع لازم ہوگی، قناری پھینکنے والا کسی زمین میں کا قصد نہ کرے۔^(۴) ورنہ اس سے اس شرط کے ساتھ مقید یا ہے کہ کپڑے اور سامان و ام ایک دوسرے سے مختلف ہوں۔

(۱) سنن العرب، باب ”عن“۔

(۲) حدیث: بھی عن بیع الحصة وعن بیع العود۔ ”کی روایت مسمومہ“ ۱۱۵۳ طبع اہلی نے کی ہے۔

(۳) رد المحتار ۱۰۹۹، تبیین الحقائق ۸۸۸، فتح الباری ۵۵۵۔

(۴) شرح الکبیر للرد المحتار مع حاشیہ الدرر ۵۷۳۔

(۱) شرح کبلی علی المساج ۱۷۶۲۔

(۲) کتاب القناع ۳۷۷، شرح الکبیر فی ذیل المساج ۳۹۴۸۔

(۳) حاشیہ عمیر علی شرح کبلی ۱۷۷۲۔

(۴) شرح الکبیر للرد المحتار مع حاشیہ الدرر ۵۷۳، کتاب القناع ۱۷۷۳۔

شرح الکبیر فی ذیل المساج ۳۹۴۸۔

(۵) شرح کبلی علی المساج ۱۷۶۲، ۱۷۷۷۔

نتیجہ الحصاصہ ۶۵-۱۰

کنکاری پھینکوں تو بیچ و جب در لازم ہو جائے گی^(۱)۔

۶- مالک نے ایک پانچویں تشریح پیش کی ہے:

الف۔ بائع خریدار سے کہے اس کنکاری کو پھینکو اور اس کو بی بی ہوئی کنکاری کے جتنے جز نہیں گئے ان ہی بی تعدہ میں میرے لئے دینا ریہ و رنم ہوں گے۔

ب۔ یا خریدار بیع سے کہے اس کنکاری کو پھینکو۔ پھینکے کے دور اس کے جو متفق جز نہیں گئے ان ہی بی تعدہ میں تمہارے سے دینا ریہ و رنم ہوں گے۔

ج۔ اس کے نزدیک ایک احتمال یہ ہے کہ کنکاری سے مراد کنکاری کی جنس ہو یعنی بیع خریدار سے کہے اپنی ایک یا بیس ہتھیروں میں کچھ کنکاریوں کو اور اس کو مثل ایک یا دو بار بیا دہ جتنی کنکاری کرے گی اس کی تعدہ میں دینا ریہ و رنم ہوں گے^(۲)۔

نتیجہ الحصاصہ کا حکم:

حدیث کی ان تمام تشریحی صورتوں میں بلا اختلاف متاع بیع فاسد ہے، اور ہر صورت کے بارے میں انہوں نے ایسی چیزیں مقرر کی ہیں جن سے ان کی وجہ فساد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ مثلاً پہلی صورت میں حنفیہ نے اس کے فساد کی وجہ یہ کی ہے کہ اس میں جہالت ہے ہر تمسک لاط و پڑھتے رہا ہے، اس لئے کہ یہ اس قوں کے معنی میں ہے: "میرے ہتھری کپڑے پر پڑے تو میں نے تمہیں اس کو بیعتم سے اس کو مجھ سے تے میں فرحت نہ دیا، ہر ملیکات میں اس کا احتمال نہیں ہوتا، یہ تو کہ اس سے جو لازم آئے گا^(۳)۔

حنفیہ سے کہا ہے کہ اس وجہ سے فساد، جس کے پہلے سے مذکور

(۱) مشرح الکبیر مع حاشیہ الدسولی ۵۱۳، القوامین القہر ۷۰، شرح المکمل علی المہر ج ۱ ص ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳،

بیع المصاۃ ۱۱، بیع سلم، بیع صرف

بیع سلم

”بیع سلم“

کسی یک یا ب کے علاوہ کسی طرف سے کناری کرنے پر بیع کا لڑہم (غیر مبین زمانہ میں کناری کے کرنے پر بیع کے لڑہم کو مطلق کرنے کی وجہ سے ہے) لہذا کناری کرنے کا زمانہ مجہول ہونے کے سبب بیع قاسد ہے، اس میں جیسا کہ مالکیہ کہتے ہیں ^(۱)، مجہول اجل کے ساتھ موہل سنا یا جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں: زمانہ خیاری کی جہات ہے ^(۲)۔
ہاں اگر اپنے اختیار سے کناری کرنے کے لئے معلوم اجل مقرر کر دے، اور اجل زمانہ خیاری کے قدر ہو، اور وہ بیع میں اپنے اپنے اعتبار سے ہوتا ہے (جیسا کہ عداوی کہتے ہیں) مثلاً: کہنے اور طوٹ قوت ب سے ٹکڑ ٹکڑی ہوتی ہے کل تک تصدا کناری سے تو بیع لازم ہوگی، ناسد نہ ہوگی ^(۳)۔

بیع صرف

”بیع صرف“

۱۱- پانچویں صورت میں (جس کو مالکیہ نے پیش کیا ہے) یعنی کرنے والی کناری سے بکھرے، لے لکھوں کی تعدہ میں درہم یا دینار کے عوض بیع، ناسد بیع مقدّم جس کی جہات کی وجہ سے ہے، اس سے کہ یہ میں معلوم کرنے والی کناری سے بکھرے، لے لکھوں کی تعدہ، کیا ہوگی۔

لہذا یہ اختلاف تمام صورتوں کے بارے میں مذکور وقتہ اور تعلیلات کے ساتھ بیع المصاۃ قاسد ہے۔

اس کے علاوہ اس قدر کہتے ہیں: یہ تمام بیع قاسد ہیں، کیونکہ ان میں بھوکہ و جہات ہے، اس میں ہمارے علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔



(۱) مشرح الکبیر للامام ابو یوسف رحمہ اللہ ج ۱ ص ۵۶۳۔

(۲) مشرح مغل علی المصباح ج ۱ ص ۷۷۔

(۳) مشرح المرقش مع حاشیہ الحدوی ج ۱ ص ۷۷۔

بخ عرایا ۳-۴

ب۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے: "ابن السبی رخصتہ
رحص فی بیع العربیاء فی خمسہ اوسق، اودون خمسہ
اوسق" (ابن ریم علیہ السلام نے پانچ ہن یا پانچ ہن سے کم میں بخ
عرب کی اجازت دی)۔

شافعیہ میں سے محلی نے کہا ایک راوی حدیث ۱۰۰۰ بن حصین کو
شک ہے اس سے امام شافعی نے نقل کیا ہے۔ ان کے ۱۰۰۰ قول
میں سے ظہر یہی ہے (۱)۔

۳۔ حبیب (نئی طرح تحقیق کے مطابق امام مالک) بخ عرایا کو جاری
نہیں سمجھتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ مزید سے ممانعت ہے۔ امر مذہبی
درست پر مبنی تر کھجور کو اس کے کیل کے برابر توڑی ہوئی کھجور کے بدلہ
میں نذرہ سے پہنچا ہے (۲)۔

یہ حضرت عبادہ بن صامت کی مشہور صحیح حدیث ہے کہ انہوں
نے کہا: "قال رسول اللہ ﷺ: الذهب بالذهب، والفضة
بالفضة، والبر بالبر، والشعیر بالشعیر، والتمر بالتمر،
والمنع بالمنع، مثلاً بمثل، سواء بسواء، یلما یلما، فإذا
احتسفت هذه الأصناف فیهوا کیف شئتم، إذا کان یلما
یلم" (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے،
چاندی کو چاندی کے بدلے، گہوں کو گہوں کے بدلے، جو کو جو کے
بدلے، کھجور کو کھجور کے بدلے، ارنگ کو رنگ کے بدلے نہ نہ نہ نہ،
ہاتھوں ہاتھ پتوں۔ مال گرس کی اصناف بدل جائیں تو جیسے چاہو بیچو،
شرطیکہ ہاتھوں ہاتھ ہو)۔

(۱) حدیث ابن ہریرہؓ "رحص فی بیع العربیاء" کی روایت بخاری (الفتح
۳۸۷/۳ طبع منقحہ) و مسند ابی یوسف (۱۱۷۱/۳ طبع المجلد) نے کی ہے۔
(۲) شرح محلی علی المسباح ۲/۳۸۸۔
(۳) ابن ماجہ ج ۱، ۱۰۹/۳، طبع بیروت ۱۳۸۸۔
(۴) حدیث عبادہ بن صامتؓ "الذهب بالذهب و الفضة بالفضة"
کی روایت مسلم (۱۲۱۱/۳ طبع المجلد) نے کی ہے۔

حضرت عبادہ بن صامتؓ کی بعض روایات میں ہے: "فحص
زاد أو استزاد، فقد لوی، الأخذ والمعطي فیہ سواء" (۱) (جس
نے زیادہ یا یا زیادہ لیا، اس نے سووی معاملہ کیا، اس کا لینے والا اور
پینے والا دونوں برابر ہیں)۔

یہ اور اس جیسی بے شمار نصوص سب کے سب مشہور ہیں، اس کو
امت کے یہاں تلقین بالقبول حاصل ہے۔ لہذا اس کو چھوڑنا یا اس کے
خلاف عمل کرنا ناجائز ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ امت نفس کی وجہ
سے واجب ہے، اور مفاضل نفس ہی کی وجہ سے حرام ہے، اور اسی
طرح بیع و رخصت پر قبضہ سے قبل جدا ہونا۔ لہذا اس کی بخ اکل سے
ماجاہر ہے، اسی طرح اگر اس میں کوئی "حار ہو، جیسا کہ سر پانچ ہن
سے راہ ہو، ناجائز ہے۔

یہ اس لئے ہے کہ میٹھی کا اہتمام موجود ہے تو یہ یہی ہو گیا
جیسا کہ اگر اس میں یقین کے ساتھ میٹھی ہو تو وہ دونوں زمین پر
رکھے ہوں (۲)۔

۴۔ ماہدیس کے راویک مذکورہ بالا حدیث میں عرایا کا مفہوم مران
کی توجیہ:

اہل۔ یہ کہ کسی شخص کے بہت سارے کھجور کے درختوں کے بیج
میں، ایک شخص کے یک یا ۱۰۰ درخت ہوں۔ جب پھل کا وقت ہوتا تو
پل مدید اپنے اہل و عیال کے ساتھ اپنے درختوں میں چلے جاتے
تھے، اب وہ ایک یا ۱۰۰ درختوں کا تود بہت سارے درختوں کے لئے کو
ضرر پہنچتا، تو رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی کہ وہ بہت سارے
درختوں کا مالک دوسرے کو اس کی تر کھجوروں کے عوض اندازہ سے
اس کو خشک کھجور دے، تاکہ وہ اس کے گھر والے اس سے

(۱) روایتہ علی بن رباح، زاد أو استزاد، فقد لوی، الأخذ و المعطي فیہ
سواء" حوالہ سابق۔
(۲) تبیین الحقائق ۳۸۷/۳، منقحہ و تصحیف کے ساتھ۔

ہٹا کر طے جائیں۔ امام مالک سے یہی مرہی ہے (۱)۔

ب۔ امام ابو حنیفہ سے ان کا قول مرہی ہے کہ اس کا مفہوم ہمارے ہر ایک یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کو اپنے بھور کے درختوں میں سے ایک درخت دے دے، اور سب مناسب سمجھے اس کے حوالے کرے تو آپ ﷺ نے اجازت دی کہ اس درخت کو روک لے، اور اس کی جگہ اندازہ سے توڑی ہوئی خشک بھور اندازہ سے اس کے بدل کے طور پر دے دے (۲)۔

یہ حصہ کمرہ ایک جائز ہے جیسا کہ انہوں نے کہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سو ہو بل (جس کو مہ یا تیا) قبضہ نہ ہونے کی وجہ سے چل کا مالک نہیں ہو، البتہ اپنی ملکیت کا اپنی ہی ملکیت کے عوض فروخت کرنے والا ہو، اور یہ جار ہے اس کا جو بار بطور معاوضہ نہیں ہے، بلکہ اس لئے ہے کہ یہ نیا مہ ہے، اس کو مجازاً بیع کہا گیا ہے، اس لئے کہ وہ اس کا مالک نہیں ہو، اس لئے ابتدا و احسان ہے، جیسا کہ مرنینہ فی کہتے ہیں (۳)۔

۵۔ حنا بدے بیع عربی کے جوہر کے لئے بہت سی شرطیں لگائی ہیں، بعض میں شافیہ نے ان سے اتفاق کیا ہے (۴)۔
عربیا کی مکمل شرائط اس کے احکامات اور اس کی صورتوں کے سے دیکھئے اصطلاح ”عربیا“۔

بیع عربون

تعریف:

۱۔ عربون (عین اور راہ کے فتح کے ساتھ) ”حدود“ (یک نرم و چمکا کیڑا جو بغیر ناگوں کے رنگتا ہے) کی طرح ہے، اور ”غصفور“ کے در پر عربون بھی ایک لخت ہے (۱)۔ تیسری لخت عرباں (ضمہ کے ساتھ) ”وزن“ ”لرباں“ ہے (۲)، البتہ عین کے فتح اور راء کے سکون کے ساتھ بولنا غلط ہے۔ عربوں نے اس طرح اس کا تلفظ نہیں کیا (۳)۔

عربون مجنی لفظ ہے جس کو عربی بتایا گیا ہے (۴)، اس کی لغوی تفسیر یہ ہے: جس کے درمیان بیع ہو (یعنی بیع نہ) (۵)۔

فقہی اصطلاح میں عربون یہ ہے کہ کوئی ضمانت شریعہ عربون کو ایک درم یا زیادہ اس شرط کے ساتھ دے دے کہ اگر ضمانت لے گا تو اس کو ضمان میں شامل کر دیا جائے گا، اور اگر نہ لے تو ضمانت کا ہے (۶)۔

(۱) المصباح المہر مادہ ”رب“۔

(۲) القاموس المہر مادہ ”رب“۔

(۳) حاشیہ القلیوبی علی شرح اکل ۱۸۶۲۔

(۴) تحفۃ المحتاج ۳۲۲۔

(۵) القاموس المہر مادہ ”عربون“ باب نون، فصل میں، اس کا ثمن ملے ہے، جیسا کہ عربی نے اس کی مراعات کی ہے۔

(۶) المشرع الکبیر فی ذیل النہی ۵۸، نیز دیکھئے کتاب المصباح ۴/۹۵، اور المشرع الکبیر للذہبی ۲/۲۰۰، عربی ۳۳، شرح اکل علی المصباح ۱۸۶۲، تحفۃ المحتاج ۳۲۲، اس تعریف سے عربی ۲۱۶ مصباح المہر میں شمس مادہ کے تحت مذکور ہے۔

(۱) دیکھئے فتح القدیر ۱/۵۳، نیز دیکھئے نیل الاوطار ۵/۲۰۰، ۲۰۱۔

(۲) فتح القدیر ۱/۵۳، طحاوی نے اس ناویل کی توجیہ کی ہے، اور شعر عرب سے اس پر استدلال کیا ہے، نیز دیکھئے حوالہ سابق میں کمال الدین کی ذکر کردہ تفصیلات۔

(۳) المہر مع فتح القدیر ۱/۵۳، تبیین الحقائق ۳۸، نیل الاوطار ۵/۲۰۰، ۲۰۱۔

(۴) المشرع الکبیر مع النہی ۵۵، ۵۶، النہی ۱۸۵، ۱۸۶، کتاب المصباح ۴/۲۵۸، ۲۵۹، شرح اکل علی المصباح ۳۳۹، ۳۳۸، تحفۃ المحتاج ۳۲۳، ۳۲۴۔

فتح عربون ۲-۵

جمہور حکم:

۲- فقہاء اس فتح کے حکم کے بارے میں مختلف رائے رکھتے ہیں:

الف۔ جمہور (حنفی، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ میں ابو الخطاب) کی رائے ہے کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اور یہی حضرت ابن عباسؓ اور حسن سے مروی ہے جیسا کہ سنن قدسہ کہتے ہیں، اس لی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمرو بن شعیبؓ میں دشمنی جو وہ کی روایت میں اس سے مناعت ہے، انہوں نے فرمایا: ”لہی المبیہۃ عن بیع العربان“ (۱) (منہج علماء نے فتح عربوں سے منع فرمایا)۔

ب۔ اس سے کہ یہ لوگوں کا مال مباح کھانا ہے، اور اس میں بھوکا ہے (۲)۔ ب۔ اس سے کہ اس میں، مفسد شے ہیں: عربوں کو بہہ کرنے کی شرط اور بالفرض عدم رضامندی کی صورت میں بیع کو واپس کرنے کی شرط (۳)۔

نیز اس لئے کہ اس نے بیع کے لئے بلاغوس ایک چیز کی شرط کاٹی ہے، لہذا صحیح نہیں، جیسا کہ اگر اس کی شرط کسی اجنبی کے لئے لگائی (۴)۔

نہ یہ کہ یہ خیال مجہول کے درجہ میں ہے، کیونکہ مدت کے کر کے بغیر اس کی یہ شرط ہے کہ وہ بیع کو واپس کر سکتا ہے، اس لئے صحیح نہیں، جیسا کہ اگر کہے: مجھے اختیار ہے جب چاہوں سامان اور اس

(۱) حدیث: ”لہی المبیہۃ عن بیع العربان“۔ ”کی روایت ابو داؤد (۶۸۳) طبع عزت حیدر دہاس) نے کی ہے ابن جریر نے تحفیں الخیر (۳۸۷ طبع شرکتہ المدینہ العربیہ) میں اس کو ضعیف کہا ہے۔

(۲) شرح المشرقی بحوالہ المدوکی ۵/۸۷۔

(۳) شرح المسیح واصلہ المجلد ۲۳۷ تحت المحتاج ۳۲۲ شرح المجلد علی

المجلد ۱۸۶۳، نیز دیکھئے ثلث الاوطار ۵/۱۵۳۔

(۴) المشرع الکبیر فی دلیل المبیہۃ ۵۸۔

کے ساتھ ایک راہم لوٹا دیں گا (۱)۔

۳- ب۔ حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ فتح کی یہ عمل جائز ہے۔

حنابلہ نے سراسر اس کی ہے کہ مرنے (جو ہدم جوڑی ہے) قیاس کے مطابق ہے لیکن انہوں نے کہا: امام احمد نے اس مسئلہ میں حضرت مافع بن حارث کی روایت کو یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عمرؓ کے لئے صفوان بن امیہ سے قید خانہ اس طور پر خرید کر: عمر راضی ہو گئے تو ٹھیک ہے، اور اس کے سے یہ یہ ہوگا۔ اثرم نے کہا: میں نے امام احمد سے عرض کیا: آپ کی یہی رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں یا انہوں کا یہ حضرت عمرؓ میں۔

عربوں سے مناعت کے بارے میں حضرت عمرو بن شعیب کی روایت کی تصحیف کی گئی ہے (۲)۔ لیکن شاکانی کا فیصلہ ہے کہ مذہب جمہور رائے ہے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن شعیب کی روایت ہی سندوں سے ادا ہے۔ جن میں سے بعض کو بعض سے تقویت ملتی ہے، نیز اس لئے کہ اس میں ظہر (مناعت) ہے، اور ظہر باحت کے مقدمہ میں ریا اور انج ہے، جیسا کہ اصل مقدمہ میں بیات یا سیا ہے (۳)۔

فتح عربون کے اہم ترین حکام:

۴- اور مشنہ ی عربون (بیعہ) اس شرط کے ساتھ دے کہ ”فتح ما پسند ہوئی تو بیعہ کو واپس لے لے گا، ورنہ اس کا حساب کرے گا، تو یہ جائز ہے جیسا کہ مالکیہ کہتے ہیں (۴)۔

۵- یہ فتح ان کے کر، یک فتح کر دی جائے، اور اگر فوت ہو جائے (یعنی فتح محال ہو) تو فتح قیمت کے عوض ماند ہو (۵)۔

(۱) حوالہ سابق ۵۸/۵۹۔

(۲) حوالہ سابق ۵۹/۶۰۔

(۳) ثلث الاوطار ۵/۱۵۳، ۱۵۴۔

(۴) المشرع الکبیر للردی ۳۳، ۳۴، دیکھئے الفتا میں العربیہ ص ۱۷۔

(۵) المشرع الکبیر للردی ۳۳، ۳۴۔

بیع عربوں ۶، بیع عہدہ، بیع عینہ ۱

۶- گر خرید رزہ بنت کرنے ۱۰ لے کو ایک درہم ۰ سے کر کے یہ
سہاں دہرے خرید رکوزہ بنت نہرہ ۱۰ لے میں نے تم سے سامان نہ
یا تو یہ درہم تمہارے ہے تو

الف- خرید رزہ اس سہاں کو نقد خرید کے ساتھ خریدے ہو، درہم کو
شس میں وضع کرے تو صحیح ہے، اس لئے کہ بیع شرط مفید سے خالی ہوتی۔
احتمال ہے کہ منوال بن ۱۰ سے حضرت عمر کے لئے ذیل خانہ کی
خرید ری اہی مثل پر ہو اس لئے اہی پر محمول ہوئی تاکہ حضرت عمر کے
فعل اور حدیث کے درمیان تطبیق کی جائے۔ ہر قیاس سے ہم آشتی
ہو جائے اور اس کی موافقت ہو جائے جو بیع عربوں کو فائدہ کہتے ہیں۔
ب- خرید رزہ ۱۰ لے وہ سہاں نہیں خریدے تو باقی اس درہم کا
مستحق نہیں ہوا، اس لئے کہ وہ اس کو بلا عوض لے گا، اور درہم ۱۰ لے اس
کو واپس لے سکتا ہے۔

اس کو انتظار اور اس کی وجہ سے بیع میں تائید کا عوض قرار دینا صحیح
نہیں، اس سے کہ اگر وہ اس کا عوض ہوتا تو خریداری کی حالت میں
اس کو شس میں بیع کرنا درست نہ ہوتا، نیز اس لئے کہ بیع میں انتظار کا
عوض لینا جائز نہیں۔ اگر یہ جاری ہوتا تو اس کی مقدار کا معلوم ہونا
وجہ ہونا، جیسا کہ جاری میں ہے (۱)۔

بیع عہدہ

دیکھئے: "بیع لوقا"۔

(۱) شرح الکبیری ذیل ایسی ۵۹۔

بیع عینہ

تعریف:

۱- عینہ (میں کے سر کے ساتھ) کے لغوی معنی: ساف (اچار) ہے۔
کہا جاتا ہے: اعتنا الرجل: ایک چیز دوسری چیز کے عوض
اچار: یہاں (۱) یا اچار کے بدلے میں خریدنا، جیسا کہ راوی کہتے
ہیں (۲)۔

اس بیع کو "عینہ" اس لئے کہا جاتا ہے کہ سہاں کو اچار
خریدنے والے نے ۱۰ لے اس کا بدل (باق سے) میں بیع نقد حاصر کی صورت
میں لیتا ہے (۳)۔

نمال بن تمام کی نظر میں بیع عینہ کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ وہ میں
مستحق (وہیں لے گئے سامان) سے ماخوذ ہے (۴)۔

دوسری کے یہاں یہ کہا مستحسن ہے کہ اس کو عینہ اس لئے کہا گیا
کہ بیع نہ کرنے والا مجبور شخص کی اس کے مطلوب کی تحصیل میں حیلہ
کے طور پر یا د کے مقابلہ میں تھوڑا لے کر اعانت کرتا ہے (۵)۔
فقہی اصطلاح میں اس کی کئی تعریفات کی گئی ہیں۔

(۱) المصباح المہر لادۃ "عین"۔

(۲) مختار الصحاح لادۃ "عین"۔

(۳) المصباح المہر فہم لادۃ، کتاب بیع ۱/۳۶۱۔

(۴) رد المحتار ۲/۲۷۹۔

(۵) حاشیہ المدنی علی شرح الکبیری ۱/۳۸۸۔

اس کا حکم:

۳- اس صورت میں اس کے حکم کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

امام ابو حنیفہ، مالک اور احمد نے کہا: یہ بیع ناجائز ہے۔ اور محمد بن الحسن نے کہا: یہ بیع میرے دل میں پیڑوں کی طرح ہے، اس کو سود خوروں نے ایجاد کیا ہے^(۱)۔

امام شافعی سے مذکورہ صورت کا جو منقول ہے (کوہ اس کی نظر خواہ مقدم پر اور ارکان مقدم پائے جانے پر ہے، انہوں نے نیت کا اعتبار نہیں کیا ہے)۔

حنابلہ میں سے ابن قدامہ نے امام شافعی کے حق میں یہ دلیل پیش کی ہے کہ وہ ایسا شخص ہے جس کے وہ سودیہ سامان کو اس کے بائع کے ساتھ سودیہ کرے کے ساتھ فروخت کرنا جائز ہے، لہذا اس کے بائع کے ساتھ فروخت کرنا بھی جائز ہوگا، جیسا کہ اگر اس کو شمن مثل میں فروخت کرے^(۲)۔

۴- مالک نے عدم جواز کی وجہ یہ بتائی ہے کہ یہ بیع لانے والا قرض ہے^(۳)۔

اس میں سود ہونے کی وجہ (جیسا کہ حنفیہ میں سے رابطی کہتے ہیں) یہ ہے کہ شمن بائع کے ضمان میں اس پر قبضہ سے قبل، شمن میں ہوا، اور جب اپنے پاس اپنا ضمان مال اسی صفت کے ساتھ لوٹا یا جس کے ساتھ اس کی طبیعت سے نکلا، تو بعض شمن بعض کے بدلہ میں ہو گیا، تو اس کا سود کے ساتھ اضافہ ہو گیا جو بیع معوضہ ہے، لہذا یہ غیر مضمون کا بیع ہے، اور یہ بیع سے حرام ہے^(۴)۔

(۱) القوانین لفقہیہ رحمہ اللہ ۱۷۱۔

(۲) المغنی ۲/۲۵۶۔

(۳) المشرح الکبیر للدرر ۲/۸۹۔

(۴) رد المحتار ۲/۱۵۳۔

الف۔ ”رد المحتار“ میں ہے: کسی چیز کو اس کی اصلی قیمت سے زیادہ قیمت پر احوار بیچنا تاکہ مستقرض (طالب قرض) اس کو اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے فوری کم قیمت میں فروخت کرے^(۱)۔

ب۔ رابطی کی تعریف ہے: کوئی چیز جو اس کے ساتھ احوار شمن پر فروخت کرے، اور اس کو خریدار کے حوالے کرے، پھر شمن پر قبضہ کرنے سے قبل اس کے خریدار سے اس کا بائع اس کو اس سے کم نقد شمن پر خریدے^(۲)۔ صاحب کی تعریف اس کے قریب ہے۔

ج۔ مالک نے اس کی تعریف جیسا کہ ”المشرح الکبیر“ میں ہے یہی ہے: کسی شخص سے کوئی سامان مطلوب ہو جس کا وہ مالک نہیں ہے، تو وہ اس کو خرید کر طالب کے ساتھ فروخت کرے۔

مسندہ آنے والی تفصیل کے لحاظ سے اس کی یہ تعریف فی حاشیہ جاتی ہے: وہ زیادتی کو حلال کرے کے لئے قرض پر صورت بیع ہے۔

نتیجہ کی صورت:

۲- عید ممنوعہ کی نئی شریعت میں، جن میں مشہور ترین یہ ہے: کوئی سامان شمن کے بدلے متعین مدت تک کے لئے فروخت کرے، پھر اسی سامان کو نقد اس سے کم قیمت میں خرید لے۔ اور مدت پوری ہوے پر خریدار شمن مال کرے۔ انہوں شمن کے سامان میں اضافہ ہے جو رد ہے، یہ بائع مال کا ہو۔
نہج کار عملی طور پر یہ بیع کا قرض بنانا ہے، تاکہ ہندو اس کرے، اور بیع ربا کا ایک ظاہری وسیلہ ہے۔

(۱) الدر المختار ۲/۳۷۹۔

(۲) منہاج الطالب ۲/۳۰۷۔

نقشہ ۵

واتبعوا اذئاب البقر، وتركوا الجهاد في سبيل الله، انزل الله بهم بلاء، فلا يرفعوه حتى يراجعوا ديبهم" (۱) (جب لوگ، بتا رہے، رزم میں نکل کریں، اور شیعہ کریں، ورنیل کی دم کے پیچھے لگ جائیں، اور اللہ کی رو میں جہاد ترک کر دیں تو اللہ تعالیٰ اس پر بلا نازل کرے گا جس کو اس وقت نہ لگے گا جب وہ اپنے دین کی طرف لوٹ آئیں)۔

ایک روایت میں ہے: "إذا تبايعتم بالعينة، وانخستم اذئاب البقر، وروصتم بالورع، وتركتم الجهاد، سخط الله عليكم ذللاً، لا يزعجه حتى ترجعوا إلى ديبكم" (۲) (جب تم بیعت عینہ سے کرو گے، ورنیل کی دم کے پیچھے لگ جاؤ گے، اور زراعت پر محسوس و راضی ہو جاؤ گے، اور تباہ کو چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلّمہ کرے گا، اور جب تک تم اپنے دین پر واپس نہیں آؤ گے اس کو نہیں بتائے گا)۔



(۱) حدیث: "إذا حن الناس بالنصار و الدرهم۔" کی روایت احمد سے اپنی سند (۲۸/۲ طبع لکھنؤ) میں کی ہے کہ ان افظار سے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ زبلی نے نصب الراية (۳۷۷ طبع کسطنطنیہ) میں ان کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

(۲) حدیث: "إذا تبايعتم بالعينة۔" کی روایت ابو داؤد (۳۰۳۷ طبع عزت عید عباس) نے کی ہے، ابن حجر نے بلوغ المرآم (ص ۹۲ طبع عبدالحمید احمد خاں) میں کہتے ہیں اس کی ستاد میں کلام ہے پھر ابن حجر نے ساتھ سند کو ذکر کیا جو ان الفاظ کے ساتھ ہے: "فإذا حن الناس" اور یہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

۵- شیعہ حرام ہوئے پر حنبلیہ نے حسب دلیل استدلال کیا ہے:

ابن شہر نے شعبہ سے، وہ ابو اسحاق سبیعی سے، وہ اپنی بیوی عالیہ سے روایت کرتے ہیں: "دخلت اباؤا ام ولد رید بن ارقم عسی عاتشہ، فقالت ام ولد رید بن ارقم: ابی بعث علاماً من رید، بشما مائة درهم إلى العطاء، ثم اشتریتہ مہ بشما مائة درهم نقداً۔ فقالت لہا: ہنس ما اشتریت، و ہنس ما شرت، ابھی زینا: فی جہادہ مع رسول اللہ ﷺ بطل، إلا ان یتوب" (۱) (میں اور حضرت زید بن ارقم کی ام ولد حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں، زید بن ارقم کی ام ولد نے کہا: میں نے ایک غلام زید کے ساتھ سو درہم میں عطاء (عطیہ) ملنے تک کے سے فروخت کر دیا، پھر میں نے وہ غلام ان سے نقد چھ سو درہم میں خرید لیا، تو حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا: زید رتم لے لیا، اور فروخت کر کے تم سے یہ کیا، یہ کہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کا جہاد، وطل (کارت) ہو گیا، لہذا یہ کہ وہ تو پرت نہیں)۔ حنبلیہ نے کہا: حضرت عائشہ اس طرح کی بات حضور ﷺ سے سن کر ہی کہہ سکتی ہیں۔

ب۔ نیز اس لئے کہ یہ رہا کافر یہ ہے، تاکہ ایک ہمارے (مش)، پانچ سو کے عوض ادھار بیچ کو مباح کرے، اور یہ ہمارے شریعت میں شمار ہے، اس کی دلیل قائل کو، ارشاد سے محرم رکھنا ہے (۲)۔

ج۔ حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إذا حن الناس بالنصار و الدرهم، وتبايعوا بالعينة،

(۱) حدیث: عائشہ "ابھی زینا۔" کی روایت دارقطنی (۵۲/۳ طبع کسطنطنیہ) نے کی ہے دارقطنی کہتے ہیں: "محبہ ورمالہ مجہول ہیں ان دونوں سے استدلال نہیں کیا جاسکتا، یعنی جو اس حدیث کی سند میں موجود ہیں۔"

(۲) کتب الفتن ۸۵/۳، ابھی ۲۵۷/۳۔

بیع غرر

دیکھئے: "غرر"

بیع فاسد

تعریف:

۱- بیع مال کا مال سے تامل، اور نفاذِ صراح کی ضد ہے۔
بیع فاسد اصطلاح میں: جو اصل کے اعتبار سے مشروع ہو
اور وصف کے اعتبار سے غیر مشروع۔ اصل سے مراد صیغہ، عائدین،
اور معتقہ، خلیہ، اور وصف سے مراد: جو اس کے علاوہ ہو^(۱)۔

یہ تنبیہ کی اصطلاح ہے جو فاسد و باطل کے درمیان تفریق
کرتے ہیں، اس کے برعکس بیع فاسد، بیع صحیح اور بیع باطل کے درمیان
ایک درجہ ہے، اور اسی وجہ سے وہ حکم کا فاسد و باطل ہے اس کے
ساتھ قطعہ پایا جائے لیکن شرعاً اس کو بیع کرنا مطلوب ہے^(۲)۔

جمہور متا، کے برعکس فاسد و باطل یکساں ہیں، جس طرح بیع
باطل حکم کا فاسد نہیں ہوتا، اسی طرح فاسد کا ان کے برعکس کوئی اثر
نہیں^(۳)، یہ ایسا ہی بات ہے، اور یہ بعض ثانویہ نے فاسد و باطل کے
درمیان تفریق میں تنبیہ سے موافقت کی ہے، چنانچہ انہوں نے کہا:
اگر ظلال رس عقد میں پایا جائے تو بیع باطل ہے، اگر عقد کی شرط میں



(۱) المصباح المہر، مجلد الاطعام العالیہ دفعہ (۱۰۵، ۱۰۶)، تبیین الحقائق
جلد ۳ صفحہ ۳۸۱

(۲) تبیین الحقائق للرحمنی جلد ۳ صفحہ ۳۸۱ ابن ماجہ جلد ۱، البدیع جلد ۵، ۴۹۹،
فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۲۸۱

(۳) المدون جلد ۳، ۵۳، الاشیاء للشیخ علی بن محمد جلد ۱۲، المہر والرحمنی جلد ۱، القواعد
والفوائد صولہ جلد ۱۰۔

بیع فاسد ۶-۸

باطل نہیں ہوتا، اور ان حالات میں بیع قبضہ کی شرط کے ساتھ حکم کا قاعدہ دیتی ہے، اور اس پر فاسد کے احکام جن کا ذکر آ رہا ہے جاری ہوں گے، یہ اسباب جمہور فقہاء کے نزدیک عقد کے بطلان اور اس کے مالکیہ فیہ معتبر ہونے کے اسباب مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ بیع فاسد صرف خفیہ کی اصطلاح ہے اس سے نہیں کے نزدیک اسباب فساد کے ذکر پر اکتفا کیا جائے گا۔

الف ضرر اٹھائے بغیر پہہ کرنے کی قدرت نہ ہونا:

۸- بیع صحیح کی ایک شرط یہ ہے کہ بائع کو کوئی ضرر لاحق ہوئے بغیر صحیح حوالہ کرنے کی قدرت ہو۔ اگر معنی کی حوالگی ضرر لازم کے بغیر ناممکن ہو تو بیع فاسد ہے، اس لئے کہ عقد کی وجہ سے ضرر کا استحقاق نہیں، اور عائد کے التزام عقد سے صرف معقود علیہ کا سپرد کرنا لازم ہوتا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور چیز لازم نہیں ہوتی۔

لہذا اگر چہت میں لگی ہوئی شہیر یا دیوار میں لگی ہوئی پینٹ یا ایک ذراع دیباچ (ریشمی کپڑا) فروخت کرے تو ناجائز ہے، اس لئے کہ اس کو سپرد کرنا اکھاڑے اور کاٹنے بغیر ناممکن ہے، اور اس میں بائع کا ضرر ہے، اور عقد کی وجہ سے ضرر کا استحقاق نہیں ہوتا ہے، لہذا یہ ایسی چیز کی بیع ہونی جس کو شہ عاہدہ کرنا واجب نہیں، اس لئے بیع فاسد ہوتی^(۱)۔

اگر بائع اس کو نکال کر عقد فسخ کرنے سے قبل خریدار کے سپرد کر دے تو بیع جائز ہے، یہاں تک کہ خریدار کو لینے پر مجبور کیا جائے گا، اس لئے کہ جو اس سے مانع صرف یہ بات ہے کہ حوالہ کرنے میں بات فاسد رہے، تو جب اس نے اپنے اختیار و رضا مندی سے پہ در دیو

میں بائع کو "فضولی" کہتے ہیں، یہ ممکن ہے کہ اس نے دہرے کے حق میں شرعی جازت کے بغیر تصرف کیا ہے۔ لہذا جس نے دہرے کی مملوک چیز فروخت کر دی تو بیع مالک کی اجازت پر موقوف ہوتی، اگر چاہے تو دہرے دے دے اور چاہے تو جازت دے دے۔ بشرطیکہ بیع اور خریدار فروخت کرنے والے اپنی حالت پر ہوں^(۱)۔

حقیقہً مالکیہ کے نزدیک بیع موقوف صحیح ہے، مگر مافیہ و ماباہل کا بھی ایک قول یہی ہے^(۲)۔ اس لئے کہ بیع، ایسے شخص کی طرف سے ہوتی ہے جو اس مال ہے، اور اس چیز کی بیع ہوتی ہے جو بائع کا مال ہے، مین مافیہ کے صحیح قول کے مطابق بیع موقوف بیع باطل ہے، ماباہل کی دہر کی رویت بھی یہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملکیت اور ولایت مفقود ہے۔

(دیکھئے: "بیع موقوف")۔

شرعی حکم:

۶- بیع فاسد کما حرم ہے اگر بیع کرے، اس لئے کہ اس کے فساد کا علم ہو، اس لئے کہ اس میں شرعی مخالفت ہے کہ عقد کے وصف میں ہو، اور بیع فاسد کے بارے میں خبی (ممانعت) وارد ہے، اور خبی اس کے غیر مباح ہونے پر دلالت کرتی ہے^(۳)۔

اسباب فساد:

۷- درج ذیل اسباب کی بنا پر شہیر کے نزدیک عقد فاسد ہوتا ہے

(۱) مجملہ الاحکام الفقہیہ دلدہ (۱۱) تبیین الفقہی للعلی ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵

نتیجہ فاسد ۱۳

کی خریداری ہو گئی، وہی ہونے کی شرط پر قمری کی، سیلنگ مارنے والا ہونے کی شرط پر مینڈھے کی۔ اور لڑنے والا ہونے کی شرط پر مرثی کی خریداری کو شامل کیا ہے، لہذا بیع امام ابو حنیفہ کے نزدیک فاسد ہے، امام محمد سے ایک روایت یہی ہے اس سے کہ یہ یہی شرط ہے جس میں دھوکہ ہے^(۱)۔

اس موضوع پر بہت سی مختلف فیہ مثالیں ہیں جن کو اس کے اپنے مقامات پر دیکھا جاسکتا ہے۔

مسند عقد فاسد شرط میں سے ہر ایک شرط ہے جس کا عقد متنازع نہیں رہتا ہے۔ اور اس میں فروخت کنندہ یا خرید رکافادہ ہو، دوشط عقد کے مناسب نہ ہو اور نہ لوگوں میں اس کا تعامل جاری ہو مثلاً: اس شرط پر گھر فروخت کیا کہ بائع اس میں ایک ماہ رہے گا، پھر خرید کر کے حوالے کرے گا، یا زمین اس شرط پر فروخت کرے کہ ایک سال کاشت کرے گا، یا جانور اس شرط پر فروخت کرے کہ بیع ایک ماہ اس پر جاری کرے یا کپڑا اس شرط کے ساتھ فروخت کرے کہ اس کو ایک ہفتہ استعمال کرے گا، تو ان تمام صورتوں میں بیع فاسد ہے، اس سے کہ بیع میں مشروطیت کی ریادتی رہا ہو کی، اس سے کہ اس ریادتی کے مقابلہ میں عقد بیع میں کوئی عوض نہیں، اور جس بیع میں رد ہو، فاسد ہے، اسی طرح جس میں عیب رہا ہو، وہ بھی فاسد ہے، اس سے مذکورہ تمام شرطیں بیع کو فاسد کرنے والی ہیں۔ دیکھئے: ”رد“۔

عقد مشروط میں سے بیع میں، انکی خیار بھی شرط ہے، اسی طرح فیدہ انکی (موقت) خیار بھی شرط جس کے سے متعین مدت میں غیر معمولی جہالت ہو، مثلاً ہوا کا اٹھنا، بارش کا ہونا۔ اس کی تفصیل اصطلاح: ”شرط“ میں ہے^(۲)۔

رضاء ارکان بیع میں سے نہیں بلکہ شرط صحت ہے^(۱)۔ جیسا کہ بحث ”اکراہ“ میں اس کی تفصیل ہے۔
اسی طرح بیع مضطر (مجبور) فاسد ہے، مثلاً کوئی شخص اپنا مال فروخت کرنے پر مجبور ہو، ورنہ خرید اس کو دشمنی سے کم میں نہیں فاحش کے ساتھ ہی خریدنے کے لئے راضی ہو^(۲)۔

دوشط مضطر:

۱۳۔ صحت بیع کی ایک شرط یہ ہے کہ بیع اس شرطوں سے خالی ہو جو بیع کو فاسد کرنے والی ہیں دوشط مضطر کی چند قسمیں ہیں:
ایک قسم یہ ہے کہ جس کا وہ بیع مشروط ہو جس کے ہو، میں غرر ہو مثلاً، حامد ہو۔ کی شرط پر بیعت کرے، اس لئے کہ پیشطامہ ہو، و ہمدہ ہوں کا احتمال رکھتی ہے، اور فی الحال اس کا علم ممکن نہیں، اس سے کہ بیعت کا نہ ہونا، حرکت کرنا ہوتا ہے کہ کسی عارض کے سبب ہو، لہذا اس شرط پر بیع میں غرر ہے ہونسا، کاموجب ہے۔ اس لئے کہ روایت میں ہے کہ حضور ﷺ سے مروی ہے: ”انہ بھی عن بیع الحصاة وعن بیع العرد“^(۳) (رسول اللہ ﷺ نے نکاح کی بیعت، اور دھوکہ کی بیعت سے منع فرمایا ہے)۔

حسن بن ریہ، امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ اس شرط کے ساتھ بیع جائز ہے، اس لئے کہ اس کے حاملہ ہوئے کی شرط ایسی ہے جیسے عام کے کا تب یا درری وغیرہ ہوئے کی شرط ”ریہ جائز ہے، لہذا“ وہ بھی جائز ہوں۔

حفظ مقبلاً، اس مثال میں... ہوا کی شرط پکاے

(۱) ابن ماجہ ص ۳۴، ۵۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۴، ۱۰۶۔

(۳) صحیح مسلم، ”بھی عن بیع الحصاة وعن بیع العرد“ کی روایت مسلم ص ۱۵۳ طبع مجلس نے کی ہے۔

(۱) بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع لطلابہ علیہ السلام ص ۵۰، ۱۶۹۔

(۲) البدائع ص ۵۰، ۱۶۹، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۲۔

ھ۔ عقد میں توقیت کا ہونا:

۱۳۔ بیق کی صحت کی شرط میں سے: عقد کا فیہ موقت ہونا ہے، اور موقت ہو تو بیق فائدہ ہے، اس لئے کہ عقد بیق "میں" کی تسلیم کا عقد ہے، اور عیوں کی تسلیم کے عقد و موقت طور پر صحیح نہیں ہوتا، اور کسی وجہ سے بعض فقہاء نے بیق کی تعریف یوں کی ہے: مالی معاوضہ کا عقد جو بعدی طور پر عین کی ملکیت کا فائدہ دے (۱)۔
تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "عمل" اور "ثابت"۔

و۔ عقد میں رہا کا ہونا:

۱۴۔ بیق کی صحت کی شرائط میں سے: رہا سے خالی ہونا ہے، اس لئے کہ جس بیق میں رہا ہو خفیہ کے نزدیک فاسد ہے، کیونکہ رہا، نص قرآنی سے حرام ہے، فرمان باری ہے: "وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَخَرَّمَ الرِّبَا" (۲) (حالاںکہ اللہ نے بیق کو حلال کیا ہے اور رہا کو حرام کیا ہے)۔
اسی طرح شرط ہے کہ بیق رہا کے شبہ اور رہا کے احتمال سے بھی خالی ہو، کاسنی نے کہا: جس طرح حقیقت رہا مفید بیق ہے، اسی طرح رہا کا احتمال بھی مفید بیق ہے، اس لئے کہ حرمت کے باب میں شبہ احتیاطاً تحتیت کے ساتھ لاحق کیا گیا ہے، اس کی اصل یہ فرمان نبوی ہے: "الحلال بیننا والحرام بیننا" (۳) (حلال واضح ہے، اور حرام واضح ہے)۔ لہذا جو بیق تم کو شک میں نہ لے، اسے کرنا کرنا، اور جو بیق شک میں نہ لے، اسے اختیار نہ کرو۔

(۱) الفتاویٰ الہدیہ ۳/۳۳، لہذا بیق ۱/۱۸، منیٰ المکتب ۳/۳۳

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۵۔

(۳) بدیع الصنائع ۵/۱۸۳، ۱۹۳، ۱۹۸۔

حدیث: "الحلال بیننا والحرام بیننا" (۱) (حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے)۔ لہذا جو بیق تم کو شک میں نہ لے، اسے کرنا کرنا، اور جو بیق شک میں نہ لے، اسے اختیار نہ کرو۔

ز۔ بیق بالغیر (غیر کے ساتھ بیق):

۱۵۔ غرر کی چیز کے حصول یا عدم حصول کا خطرہ۔ غرر اصل بیق میں ہو، یعنی وہ جو، اور عدم جو، کا احتمال رکھے مثلاً پھوس کے "نے" سے قبل ان کی بیق اور شفا کرنے سے قبل ان میں موجود پر مدد کی بیق، تو عقد مطلق ہے، اور اگر غرر "صاف بیق" میں ہو مثلاً درخت پر موجود رعمور کی توری ہوئی جنگل سمجھ کر غرض بیق تو یہ عقد خفیہ کے برابر ایک فائدہ ہے، اس لئے کہ عقد بیق مجہول ہے (۱)۔
اس کی تفصیل اصطلاح "غرر" میں ہے۔

ح۔ قبضہ سے قبل منتقل کی بیق:

۱۶۔ جس نے کوئی "مقول" چیز شریعی اس کے سے یہ درست نہیں ہے کہ پہلے فروخت کرنے والے کے اس مال پر قبضہ کرنے سے قبل اس کی فروخت کرے، اس لئے کہ روایت میں ہے: "ان البیعی سکتہ بھی عن بیع الطعام حتی یقبض" (۲) (بی بیع) نے قبضہ سے قبل مال کی بیق سے منع فرمایا ہے۔

نیز اس لئے کہ یہ ایسی بیق ہے جس میں بیق کے بلاک ہونے کے سبب بیق کے منتقل ہوجانے کا خطرہ ہے، کیونکہ اگر قبضہ سے قبل مالک ہو جائے تو بیق باطل ہو جائے گا، لہذا اگر بیق منتقل ہو جائے لی، کیونکہ وہ بیق باطل پر مبنی ہے، خواہ اس نے اس کو بیق دل کے ساتھ فروخت کیا ہو یا نہ ہو، اور کے ساتھ۔

اسی طرح اگر شریعہ "مقول" بیق کے نصف پر قبضہ نہ ہو، پھر اس شریعہ کو اس میں دوسرے کو شریک کرنا تو مقبوضہ میں یہ شرکت صحیح

(۱) الاختیار ۲/۲۳، ابن ماجہ ۱۰۷۴۔

(۲) حدیث: "البیعی سکتہ بھی عن بیع الطعام حتی یقبض" (۱) (بی بیع) نے قبضہ سے قبل مال کی بیق سے منع فرمایا ہے۔

فتح فاسد ۱۷-۱۸

نام ابو حنیفہ نے کہا: اگر مفید مقارن کے سبب بعض فتح میں مفید فاسد ہو جائے تو کل فتح میں فاسد ہو جائے گا۔ اس سے کہ اگر مفید مقارن ہو تو فاسد میں مفید کو قبول کرنا اور اسے میں مفید قبول کرنے کی شرط ہوئی، اور یہ شرط فاسد ہے لہذا سب میں اثر مد زہوی، اور فساد جاری میں یہ ملے نہیں پائی گئی اس سے فساد صرف مفید مفید تک محدود ہوگا۔

اس لیے اگر ایک ایسا اس ارنم میں افسار دے۔ پھر محسوس میں اس میں سے کچھ ارنم نقد "اے اور کچھ اندر سے تو اہم ابو حنیفہ کے نزدیک سب فاسد ہے، اس سے کہ فساد مفید کے مقارن ہے لہذا سب کے فساد میں موثر ہوگا، جبکہ صالحین کے ایک مقبوضہ مفید ارنم میں فتح اور باقی میں فاسد ہے، اس وجہ سے کہ فساد مفید کے مفید ہی محدود ہوگا (۲)۔

فتح فاسد کی مثالیں:

۱۸- حسب نے اپنی کتابوں میں (فتح باطل کے بیان کے بعد) فتح فاسد کی کچھ مثالیں دہرائی ہیں، اور یہ فتح فاسد باطل کے ارنم میں منہب کے فرق کرنے کے اصول پر مبنی ہے۔ فتح فاسد کی چند مثالیں:

اس چیز کی فتح جس میں شمس سے نکلتا ہو، مثلاً کسی چیز کی اس کے رعب پر فرہنگی، ایسے کپڑے میں سے ایک رعب کی فتح جس کو نکال کر رہا اس کپڑے کے لیے نقصان دہ ہو، فتح مادمہ "مناہد" (۳)۔ اس لیے کہ حضرت ابو ہریرہ کی حدیث ہے: "بھی

ہے، اور غیر مقبوضہ میں ناجائز، اس لیے کہ شریک کرنا ایک طرح کی فتح ہے، اور فتح منقول ہے، لہذا غیر مقبوضہ اعلیٰ کا کل نہیں، اس سے غیر مقبوضہ میں درست نہیں، اور مقبوضہ مفید میں درست ہے (۱)۔

(دیکھئے: "قبض")۔

فساد کی تجزیہ:

۱۷- اصل یہ ہے کہ فساد صرف مفید کے مفید ہو، لہذا اگر کوئی معاملہ فتح فاسد پر مشتمل ہو تو فساد صرف مفید کے مفید ہوگا اور باقی میں فتح فتح ہے، اس پر فتح، منہب کا شاق ہے، بشرطیکہ فساد جاری (عارضی) ہو۔

فتح منہب کی صورت میں کیا ہے؟ اگر کوئی چیز جس میں فرہستہ کی "ارٹھس" پر قبضہ نہیں کیا پھر اس کو پانچ میں رہے یا تو یہاں خارج ہے، البتہ اگر اس کو دہرے کے ساتھ ضم کر کے رہے تو فتح ہے۔

"الہد" میں ہے: جس نے پانچ سو میں کوئی سامان رہے، پھر اس کو ایک دہرے سامان کے ساتھ باقی کے ساتھ ضمن نقد "اے کرے سے قبل پانچ سو میں فرہستہ کر، یا تو فتح اس سامان میں فتح ہے جس کو اس سے باقی سے نہیں ڈرے، تھا، اور دہرے میں ناجائز ہے، اس سے کہ شمس اس سامان کے مقابلہ میں رکھنا، اب ہے جس کو اس سے ڈرے نہیں، اس طرح دہرے سامان کو فرہستہ شد قیمت سے کم میں شمس، کرے سے قبل ڈرے ۱۰ ملا ہوگا، اور یہ رہا کے شبہ کی وجہ سے فاسد ہے (۲)۔

کر فساد مفید کے ساتھ مقارن ہو تو امام ابو یوسف و محمد کے رد: ایک یہی حکم ہے، اس سے کہ وہ دونوں حضرت فساد جاری اور فساد مقارن کے ارنم میں نہیں کرتے۔

(۱) ابن ماجہ ص ۱/۵

(۲) البدائع ۵/۲۱۷، ۲۵۱، ۲۵۰، فتح و احتیاج علی الہد ۱/۳۷۳

(۳) ملاحظہ ہو کہ دونوں میں سے ہر ایک دہرے کا کپڑا ہے سو سچ کچھ چھوٹے، تاکہ چھوٹے والے پر فتح لازم ہو جائے اور دیکھئے، اس کو کوئی حوا

(۱) البدائع ۵/۱۸۰، ۱۸۱، احتیاج الہد ص ۳۳۳

(۲) فتح و احتیاج الہد ص ۳۷۳، ابن ماجہ ص ۱/۶۲۳

بیع فاسد ۱۸

حاضر ہے۔ گاہے یہ فاسد ہے، اس لئے کہ اشیاء کی جو لگی کو موخر کرنا باطل ہے، کیونکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں، اس لئے کہ تا جیل ضمن میں خریدار کے لئے آسانی پیدا کرنے کی خاطر مشروع ہے، تاکہ وہ شے حاصل کرے، اور یہ ملک اشیا میں معدوم ہے لہذا شرط فاسد ہوتی۔

بیع فاسد میں سے بیع مزید بھی تھا ہے، اس سے کہ حضور ﷺ نے ان دنوں سے منع فرمایا کہ اس سے بھی کہ اس دنوں میں راکا شہ ہے۔ اور اگر اس شرط پر بیع کی جائے تو یہ کچھ لازم فرض ہے۔ گایا کہ اس شرط پر فروخت کیا۔ بیع اس کو اس لئے کہ تو بیع فاسد ہے۔ اس لئے کہ حضور ﷺ نے "بیع مع شرط" سے منع فرمایا ہے۔ اور یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد متقاضی نہیں، اور نہ ہی وہ عقد کے (مناسب) ہے، اور اس میں عاقدین میں سے ایک کا فائدہ ہے، لہذا عقد فاسد ہوگا۔

نور محمد جاں، الساری کے رد سے اور یہودیوں کے اخیر تک کے لئے بیع، اگر فروخت کنندہ بشرط یہ دنوں اس سے وقف ہوں تو فاسد ہے۔ اسی طرح کنائی، بھل توڑنے، گاہنے اور حاجی کے آنے تک کے لئے بیع کہا فاسد ہے، اس لئے کہ اصل مجہول ہے جو شرائط کا باعث بن سکتا ہے، اور اگر اصل کو اس کے لئے سے قبل ساقط کرے تو فناء خفیہ کے یہاں بیع جائز ہے، مام فر کا ختاف ہے، اسوں نے کہا: فاسد بیع صحیح نہیں ہوسکتی (۱)۔

(۱) مزید در بحث پر لگی مجرور میں پر سوا مجرور کے عوض نہ رہے کیل کے ذریعہ فروخت کیا۔

حافظہ ابی میں موجود گیہوں کو اسی کے مثل گیہوں کے عوض نہ رہے کیل کے ذریعہ فروخت کیا (ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۱۹)۔

(۲) حدیث: "بیع عن العربیة و المحاللة" کی روایت بخاری (صحیح البخاری ص ۳۸۳ طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۳) ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱

طہیت کا نام دوے گا^(۱)۔

حنفی نے فتح قاسد کے مفید ملک ہونے کے لئے، ہڈیوں کا

ہیں:

۱۔ قبضہ، لہد، قبضہ سے پہلے طہیت ثابت نہیں ہوئی، اس سے کہہ کر کو ختم کرنے کے لئے اس کا فتح رہا، اسب ہے، اور قبضہ سے پہلے طہیت ثابت ہونے میں نسا کا پتہ اور نسا ہے۔

۲۔ قبضہ، بٹ کی جازت سے ہو لہد، ایا، اعازت قبضہ سے طہیت ثابت نہیں ہوئی^(۲)۔

۲۳- فتح قاسد، لے فتح میں تصرف، اور حصول طہیت کی حیثیت کے بارے میں علماء حنفیہ کا اختلاف ہے: بعض حسب لے کہا: یہ اس میں تصرف کا، تک اس اعتبار سے ہوتا ہے کہ بائ لے اس کو مسلمہ یا ہے، اس اعتبار سے نہیں کہ وہ سامان کا مالک ہو گیا ہے، اسی وجہ سے اس قدر کو کھانا جائز نہیں جس کو قاسد طریقہ پر لے آیا ہو۔ بعض حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ تصرف کا جواز چیز کے مالک ہونے کی بنا پر ہے، ان کا استدلال یہ ہے کہ اگر کسی نے مکان قاسد خور پر لے لیا، اور اس پر قبضہ کر لیا، پھر اس کے برہم میں ایک دہرے مکان فرحت ہوا تو وہ اس کو شفعہ کے ذریعہ اپنے لئے لے سکتا ہے، حالانکہ جب شفعہ کا استحقاق ہو تو اس وقت مکان کا دوا ملک نہیں تھا، میں اس میں شفعہ کے لئے شفعہ میں ہے اگرچہ اس میں طہیت کا نام دیتا ہے، اس لئے کہ بائ کا حق ختم نہیں ہو^(۳)۔ یعنی اس لئے کہ یہی "شریہ لے" لے وہوں کو فتح کا اختیار ہے۔

(۱) الاثر یسعیل الحق والمصلی ۲۲۲۔

(۲) المدنی ۵/۳۰۳۔

(۳) الغایہ علی الہدیہ ۶/۷۷۷، الفریضی ۱۲/۱۲، البدایہ ۵/۳۰۳، ابن ماجہ ۱۲/۱۲۲۔

طہیت کی منتقلی قیمت کے ذریعہ نہ کہ متعین کردہ ثمن کے ذریعہ:

۲۴- حنفیہ کا اتفاق ہے کہ فتح قاسد میں قبضہ کے ذریعہ طہیت کا حصول فتح کی قیمت مارکت ریٹ کے بدلہ میں ہوگا، اس مقررہ ثمن کے مقابلہ میں نہیں جس پر یقین کا اتفاق ہوا تھا، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ عقد، منہی عندہ (ممنوع) ہے، اور قیمت کی تعین قاسد ہے، لہد متعین نہ ہو، قیمت واجب نہیں ہوئی۔ اور قیمت مارکت ریٹ کے مارے میں امام ابو حنیفہ، ابو یوسف کے ایک قبضہ کے اس کا اعتبار ہے، اور امام محمد کے ایک تلف کرنے کے اس کا ہے^(۱)۔

۲۵- استحقاق فتح:

۲۵- فتح قاسد اپنے وصف کے لحاظ سے غیر مشروع ہونے کے باوجود، اس کے ساتھ متصل ہے، اور اس کو زائل کرنا واجب ہے، لہد اور مستحق فتح ہے، نیز اس لئے کہ قاسد، منہی کی وجہ سے ملک غیبیہ کا قاسد دیتا ہے، لہذا ان میں سے ہر ایک کو خبثت کو زائل کرنے اور مساد کو دور کرنے کے لئے حق فتح ہے، نیز اس سے کہ فتح قاسد کے اسباب میں سے: ربا کی شرط گانا، درجہوں مدوں کو، غل کرنا وغیرہ ہے، اور یہ معصیت ہے، معصیت سے رہنا واجب ہے، اور استحقاق فتح معصیت سے رہنے کی صحت رکھتا ہے۔ اس سے کہ جب اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کو فتح ہوں تو ظاہر ہے کہ وہ اس

(۱) ثمن و قیمت میں فرقہ ثمن وہ ہے جس پر مائدین رضی اللہ عنہم قیمت سے زیادہ ہو یا کم۔ و قیمت بل کی زیادتی معیار کے درجہ میں جو کسی چیز کی قیمت لگائی جائے۔ (ابن ماجہ ۱۲/۵۱، ۵۲، اختیار ۲۲/۲۳، الفریضی ۱۲/۱۲، جوہر ۱۰/۱۲۱، ۱۲/۱۲۱، المدنی ۵/۳۰۳، البدایہ ۵/۳۰۳، الفریضی ۱۲/۱۲، ۱۲/۱۲۲)۔

کے نجوم دینے سے تریر مرے گا۔ جیسا کہ فقہاء نے اس کی علت بیان کی ہے (۱)۔

فتح فاسد کے فتح کے لئے قاضی کا فیصلہ ٹٹ نہیں، اس لئے کہ جو چیز شرط ہے جب ہوں میں قاضی کے فیصلہ کی ضرورت نہیں (۲)۔ بین کردہ ہوں عقد کرنے والے فتح فاسد کی فتح کو برقرار رکھنے پر مصر ہوں اور قاضی کو اس کا علم ہو جائے تو اس ہوں کی مرضی کے خلاف جو اس کو فتح کر سکتا ہے۔ یہ مکہ یثیبت واقعہ ہے (۳)۔

شرط فتح:

۲۶- فتح کی درج ذیل شرطیں ہیں:

الف: پہلی شرط یہ ہے کہ دوسرے عقد کرنے والے کے علم میں لا کر فتح کیا جا رہا ہو اس کی رضامندی شرط نہیں، کاسانی نے کفری سے نقل کیا ہے کہ یہ شرط بلا اختلاف ہے، پھر اسبیجانی سے نقل کیا کہ یہ امام ابو حنیفہ و محمد کے رد یک شرط ہے، امام ابو یوسف کا اس میں اختلاف ہے۔ اور یہ کہ اس میں اختلاف خیال شرط اور دنیا رایت میں اختلاف کی طرح ہے۔

ب: فتح ہوں عقد کرنے والوں میں سے کسی ایک کے قبضہ میں برقرار ہو۔

ج: اس میں کوئی ایک فتح پیدا نہ ہو جائے جس کی وجہ سے واپس کرنا ناممکن ہو (۴)۔

(۱) الاشیار تحصیل الحق واللغو ص ۴۲۲، ابن ماجہ ص ۱۲۵، البدیع لکھنؤ ص ۳۰۰۔

(۲) الدر المنثور رہا مشی رد المحتار ص ۱۲۵۔

(۳) الدر المنثور ص ۱۲۵۔

(۴) بدیع الصغیر ص ۳۰۰، ابن ماجہ ص ۱۵۲، حاشیہ لمجل علی شرح الحج ص ۴۲، مکشوف الفقہ ص ۱۹۸۔

فتح کا اختیار کس کو ہے؟

۲۷- فتح یا تو قبضہ سے قبل ہوگا قبضہ کے بعد:

الف: اگر قبضہ سے قبل ہو تو ہوں عقد کرنے والوں میں سے ایک کو دوسرے فریق کے علم میں لا کر فتح کا اختیار ہے، خواہ دوسرے فریق رضی نہ ہو اس لئے فتح فاسد قبضہ سے قبل عدیت کا فاسد نہیں، یعنی اس کو قبضہ سے پہلے فتح کرنا واجب قبول سے تریر کرنے کے درجہ میں ہے۔ لہذا اس کا اس ہوں میں سے ہر ایک مالک ہوگا، لیکن (جیسا کہ پہلے کہتے ہیں) یہ دوسرے کے علم پر موقوف ہے اس لئے کہ اس میں دوسرے فریق کے سے فتح کو لازم کرنا ہے۔ لہذا اس کے علم کے بغیر اس پر لازم ہوگا (۱)۔

ب: اگر فتح قبضہ کے بعد ہو تو مسامحہ مرضی سے وابستہ ہوگا ان کے مبادی سے:

(۱) اگر فساد صلب عقد میں ہو، یعنی اس کا تعلق فتح یا ضمن سے ہو مثلاً ایک رزم کو دوسرے رزم میں فروخت کرنا، شراب و خمر کے بدلہ فروخت کرنا، تو بھی یہی حکم ہے کہ ان میں سے کوئی ایک اسے فتح کر سکتا ہے، اس لئے کہ بدل سے وابستہ فساد صلب عقد سے وابستہ ہوتا ہے، اس لئے اس کو صحیح بنا دینا نہیں، کیونکہ بدلین (صحیح و ضمن) کے بغیر عقد کا قیام نہیں، لہذا فساد قوی ہوگا اور صلب عقد میں موثر ہوگا، یعنی ہوں عقد کرنے والوں کے حق میں لازم نہیں ہوگا۔

(۲) اگر مسامحہ ضمن سے وابستہ نہ ہو مثلاً شرط کے ساتھ فتح اور مثلاً اصل مجہول کے ساتھ فتح یا یہی شرط کے ساتھ فتح جس میں کسی ایک کا فاسد ہو تو:

اسبیجانی کا فیصلہ ہے کہ فتح کا حقیقہ صاحب شرط کو حاصل ہے، اس میں حق کا اختلاف نہیں، اس لئے کہ جس سے اس کا تحقق ہوں سے نہ

(۱) تجمین الفقہ ص ۳۳۔

نتیجہ فاسد ۳۱-۳۲

اس کی ملکیت سے خارج ہوئی (۱)۔

یا اس کو مہر کے حوالہ دے، اس لئے کہ مہر پہلی کے بغیر ملکیت کا فائدہ نہیں دیتا، یہ خدشہ ہے۔

یا اس کو رہن رکھ کر حوالہ دے، اس لئے کہ پہلے بغیر رہن لازم نہیں ہوتا۔

یا اس کو صحیح طور پر وقف کرے، اس لئے کہ وقف کر کے اس نے اس کو خراج کر دیا، اور پھر ملکیت سے خارج کر دیا (۲)۔

یا اس کی وصیت کر کے کر دیا، اس لئے کہ وہ اس کی ملکیت سے موصی (جس کے سے وصیت کی گئی ہے) کی ملکیت میں منتقل ہو جائے گی، اور یہی ملک ہے لہذا یہ اس کو مہر سے اس کی طرف ہو گیا۔

یا اس کو صدقہ کر کے سپرد بھی کرے، اس لئے کہ پہلے سے بغیر و صدقہ کرنے والے کی ملکیت سے خارج نہیں ہوتا (۳)۔

کی طرح اگر اس سے بھی حق فسخ ختم ہو جاتا ہے، کیونکہ اس کی قوت، سریت اور اس کی طرف شارح کی وجہ مرفعت کے سبب، اس کو مستثنیٰ یا ہے (۴)۔

۳۱- من تمام صورتوں میں بیع فاسد مانڈ ہو جاتی ہے، اس کو فسخ کرنا محل ہے، اس کی دلیل یہ ہے:

الف: اس سے کہ یہ اس کا مالک ہو یا، لہذا اس میں تصرف کا بھی مالک ہو گیا۔

ب: اس سے کہ مہر کے عقد کے سبب بعد کا حق تعلق ہو یا، اور اپنے عقد کو فسخ کرنا محض حق اللہ کے لئے تھا، اور حق العبد، حق اللہ

کے مقابل میں آئے تو اللہ کے حکم سے حق العبد کو مقدم کیا جاتا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، اس کا دامن غلو وسیع ہے جبکہ بندہ ہمیشہ اپنے رب کا محتاج ہوتا ہے۔

ج: نیز اس لئے کہ عقد اول اصل کے ساتھ سے شروع ہے، جب کے لحاظ سے نہیں، جبکہ عقد دوم اصل و وصف دونوں کے ساتھ سے شروع ہے، لہذا محض وصف اس کا معیار نہیں ہوگا۔

د: نیز اس لئے کہ وہ ہم دونوں کی طرف سے مسطرت کرنے کی وجہ سے دہرہ میں آتی ہے، اس سے کہ اس کی طرف سے تملیک (قبضہ کی اجازت کے ساتھ) تصرف کرنے پر مسطرت کیا ہے، لہذا وہ دہرہ سے دہرہ میں لے سکتا، ورنہ وہ اپنی طرف سے مکمل شدہ چیز کو توڑنے کی کوشش کرنے والا ہوگا، اور یہ منافیہ کا سبب ہے (۱)۔

۳۲- حنیف نے اس سے اجارہ کو مستثنیٰ کیا ہے، اور انہوں نے طے کیا ہے کہ اجارہ بیع فاسد کے فسخ کرنے سے مانع نہیں، اس لئے کہ اجارہ اللہ کی بنا پر فسخ ہو جاتا ہے، ورنہ کو ختم کرنا اللہ میں سے ہے، بلکہ فساد سے زیادہ تو یہ کوئی مذریعہ نہیں، جیسا کہ کاسانی کہتے ہیں (۲)۔

نیز اس لئے (جیسا کہ مرہیانی کہتے ہیں) کہ چاروں طرف سے عقد ہوتا ہے، لہذا اس کو راساً متنازع (ریر کرنا) ہوگا (۳)۔

حنفی نے صراحت کی ہے کہ حق فسخ کے استثناء سے جو تیر مانع ہے اگر مورث ہو جائے (مثلاً مہر کرنے والا اپنے مہر کو واپس لے لے، یا رہن رکھنے والا اپنے رہن کو چھڑ لے) تو حق فسخ لوٹ جاتا

(۱) تمییز العقائق ۱۲/۳، اللہ سولی ۱۲/۳۔

(۲) الاقویار ۲۲/۳، ابن ماجہ ۱۲/۳۔

(۳) الدر المنثور ۱۲/۳، ۱۲/۳۔

(۴) الاقویار ۲۲/۳، ابن ماجہ ۱۲/۳۔

(۱) الہدایہ فی الفقہ ۱۲/۳، ۱۲/۳، ۱۲/۳۔

(۲) بدائع الصنائع ۱۲/۳، ۱۲/۳، ۱۲/۳۔

(۳) الہدایہ فی شروح ۱۲/۳۔

فتح فاسد ۳۳-۳۵

ہے، اس لئے کہ یہ خود سب کے حق میں ہر طرح سے فتح کے موجب نہیں۔

نیلن شرط یہ ہے کہ یہ قیمت یا مثل کا فیصلہ ہونے سے قبل ہو، اس کے بعد نہ ہو، اس لئے کہ قاضی کا یہ فیصلہ اس مال میں فروخت کرنے والے کے حق کو ختم کر دیتا ہے، اور اس کے حق کو شارح کے حکم سے قیمت یا مثل میں منتقل کر دیتا ہے، لہذا اس کا عین میں حق لوٹ کر نہیں آئے گا، کو کہ سبب اٹھ جائے جیسا کہ اس صورت میں ہوتا ہے جب غاصب کے خلاف غصب کر دہ مال گم ہونے کی وجہ سے قیمت کا فیصلہ کر دیا جائے پھر غصب کر دہ مال مل جائے (۱)۔

دوسری صورت: فتح فاسد کی بیعت میں کئے جانے والے تصرفات:

۳۳- مثلاً: قبیعہ کرنا، ورخت لگانا۔ اگر خریدار ارشاد فاسد کے طور پر خریدی ہوئی زمین پر قبیعہ کر دے یا کوئی درست لگا دے:

مام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ قبیعہ کرنے اور ورخت لگانے کی وجہ سے فتح ممنوع ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں امام صاحب کے نزدیک سہلک (خرید کرنا) ہیں، کیونکہ یہ دونوں چیزیں ہمیشہ کے سے کی جاتی ہیں، اور یہ دونوں چیزیں فروخت کرے والے کی طرف سے مسقط کرے کی وجہ ہوں، لہذا ان دونوں کے سبب لٹانے کا حق ختم ہو جائے گا جیسا کہ فتح۔

صاحب کی رائے ہے کہ قبیعہ اور شجر کاری فتح سے مانع نہیں ہیں، بوجہ کو حق ہے کہ ان دونوں کو فروخت نہیں لے لے، اس کی وجہ یہ ہے کہ حق شفعہ (گرجہ ضعیف ہے) قبیعہ اور شجر کاری کی وجہ سے باطل نہیں ہوتا تو یہ ہر جہہ ولی باطل نہ ہوگا (۲)۔

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۳۸، ۱۳۸۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۳۸، تبیین الحقائق مع حاشیہ العلی ۶۵۴۔

۳۴- موانع فتح میں سے فتح میں اضافہ یا اس میں نقص ہونا ہے:

الف۔ اضافہ: حنفیہ کا فیصلہ ہے کہ بیعت کے ساتھ متصل اضافہ جو اس سے پیدا شدہ نہ ہو، مثلاً بیعت کپڑا تھا اس کو سل دیا یا کپڑا تھا رنگ دیا یا ٹیپوں تھا اس کو ٹیپیں دیا یا روٹی تھی اس کا سوت کا ت دیا، اور اس جیسی تمام صورتوں میں بیعت مسموم ہو جاتا ہے، ورنہ یہ بیعت کی قیمت لازم ہو جاتی ہے۔

ب۔ موانع متصل اضافہ جو پیدا شدہ ہے مثلاً بیعت کا مسموم ہونا یا منفصل اضافہ جو پیدا شدہ ہو مثلاً ۱۰۰ لالہ اور منفصل اضافہ جو پیدا شدہ نہ ہو مثلاً ۱۰۰ لالہ، مانا کہ یہ سب موانع فتح نہیں (۱)۔

ب: بیعت میں نقص: حنفیہ نے یہاں یہ ہے کہ اگر خریدار کے قبضہ میں بیعت میں نقص پیدا ہو جائے تو رائے کرنے کا اس کا حق ختم نہ ہوگا، ورنہ کرنا ممنوع نہیں ہے، البتہ اگر اس کے قبضہ میں رہتے ہوئے اسی کے فعل سے نقص پیدا ہوا ہو یا بذات خود بیعت کے فعل سے یا ہوا کی قوت سے تو بائک اسے خریدار سے لے لے گا، اور اس کو نقص کے تاوان کا نشان بنائے گا، اور اگر خریدار کے قبضہ میں رہتے ہوئے بائک کے فعل سے نقص پیدا ہوا تو اس کی وجہ سے بائک کو بیعت واپس لینے والا قرار دیا جائے گا، اور اگر کسی اجنبی کے فعل سے نقص پیدا ہو تو بائک کو اختیار ہوگا کہ اس کو خریدار سے لے یا جنایت کرنے والے سے لے (۲)۔

۳۵- حنفیہ میں سے زانی نے، یہی موانع کے حق کو ممنوع قرار دینے والے افعال کا شائبہ لکھتے ہوئے کہا: اگر خریدار بیعت میں ایسا کام کر دے، جس کی وجہ سے غصب کی صورت میں مالک کا حق ختم ہو جاتا ہے، تو اس کی وجہ سے مالک کا واپس لینے کا حق بھی ختم

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۳۸۔

(۲) حوالہ سابق۔

ہو جائے گا، مثلاً گیسوں ہواں کو بیس دے^(۱)۔

سوم۔ (بیق فاسد کے احکام میں سے) بیق فاسد کے بیق اور
شمن میں نفع کا حکم:

۳۶۔ فقہاء حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ شمن میں ہونے والا نفع مال
کے سے خاص ہے، اور بیق میں ہونے والا نفع خریدار کے لئے حال
نہیں کہ اگر کوئی چیز کسی سے بیق فاسد کے طور پر مثلاً ایک درہم
میں خریدی، اور وہ بیس نے قبضہ کر لیا، اور اپنے مقبوضہ میں
ایک کو نفع ہو تو ”میں“ (بیق) پر قبضہ کرنے والا نفع کو صدقہ کرے،
اس سے کہ وہ یقین سے متعین ہو جائے ہے اس لئے اس میں نہایت
مستحکم ہو چکی ہے اور جس سے درہم پر قبضہ یا اس کے لئے نفع حال
ہے، اس سے کہ ”نقد“ متعین کرے سے متعین نہیں ہوتا^(۲)۔

اس فرق کا حاصل یہ ہے کہ اگر بیق مقایضہ (میں کی میں سے
بیق) ہو تو دونوں میں سے کسی کے لئے نفع حال نہیں، اس لئے کہ بیق
اور شمن میں سے ہر ایک متبرع سے بیق ہے، اس لئے ان دونوں میں
ایک ساتھ نہایت مستحکم ہوئی ہے^(۳)۔

چہا رم۔ بیق فی سدا کا صحیح کو قبول کرنا:

۳۷۔ بیق فاسد میں نہایت ضعیف ہو گیا قوی:

الف: اگر اس ضعیف ہو، یعنی صلاب متد میں، غل نہ ہو تو اس

(۱) تبیین الحقائق ۱/۲۵۳۔

(۲) حلیۃ صغیر کے کردیک بیق فاسد میں ہتھ کی قسمیں کے بارے میں دو روایتیں
ہیں، لیکن اگر بیق فاسد میں درہم پر نقد کرے والے نے تجارت کی، اور
دوسرے عقد میں اس کو بیع ہو تو بیع اس کے لئے حلال ہے اس میں ایک ہی
روایت ہے، کیونکہ عقد بیانی میں نقد متعین نہیں ہوتا (دیکھئے ابن ماجہ ص
۱۲۹)۔

(۳) ابن ماجہ ص ۱۲۹۔

کی صحیح ممکن ہے، مثلاً غیر موقت خیال کی شرط کے ساتھ بیق یا سے خیار
موقت کی شرط کے ساتھ بیق جس کا وقت مہول ہو مثلاً کئی ورہوالی
اور مثلاً اپنے موثر شمن کے بدلہ فریختگی جس کی مدت مجھوں ہو، جمل
جس کا حق ہے اس نے ہو وقت آنے سے پہلے اور بیق کو بیع کرنے
سے پہلے جمل کو مانتا لیا تو جواز ہوئی کیونکہ مفسد زائل ہو گیا اگرچہ
اقاطہ جمل جدا ہونے کے بعد ہو، جیسا کہ ابن ماجہ نے لکھا ہے۔
اسی طرح تمام فاسد بیوع مفسد کے حذف کرنے سے جواز ہو جاتی
ہیں، چنانچہ چھت میں نصب کزی کی بیق فاسد ہے، اسی طرح کپڑے
میں سے ایک ذرا اور نکوار کی زینت کی بیق فاسد ہے، اس لئے کہ وہ
ضرر جس کا اس سے حق نہیں ہے اس کے بغیر بیق کو حوالہ کرنا ممکن نہیں ہے،
لیکن اگر اس کو بیع کرنے سے قبل اکھاڑ کر خریدار کے حوالے کر دے تو
جواز ہے، اور خریدار کے لئے گریز کرنے کا حق نہیں۔ اور کپڑوں میں
سے ایک کپڑے کی بیق فاسد ہے، کیونکہ بیق مجھوں ہے، میں گریز
نہیں ہن میں سے جس کو چاہے لے لے تو عدم رست کے سبب جواز
ہے^(۱)۔ اور اگر اس شرط پر بیق کی شرط خریدار کو رہن دے گا،
اور رہن زمین یا مقررہ ہو تو بیق فاسد ہے، البتہ اگر وہ دونوں مجھوں میں
تقسیم رہن پر رہن ہو جائے اور دونوں کے جدا ہونے سے قبل
شریدار نے رہن اس کے پاس پہنچا دی یا خریدار نے شمس فرما دے یا
تو جمل باطل ہے، اور بیق فساد کے ختم ہونے کی وجہ سے اتھنا جواز
ہو جائے گی^(۲)۔

یہ سب اکثر فقہاء حنفیہ کے نزدیک ہے، اس میں امام زفر کا
اختلاف ہے، کیونکہ انہوں نے کہا: بیق جب سدا کے ساتھ منعقد ہوئی
تو اس کے بعد سب مسا کو دور کر کے اس کے جواز ہونے کا مکان نہیں

(۱) البدائع ۵/۸۷، ابن ماجہ ص ۱۱۹، اختصار ۲/۲۵، ۲۶۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۳/۳۳۔

ہے، کیونکہ اس میں استحالة (ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا) ہے۔

ب: اگر نسیہ قوی ہو اس طرح کہ صلہ عقد یعنی (بدل یا مبدل) میں ہو تو سبب فساد کو ختم کرنے سے بالاتفاق جواز کا احتمال نہیں۔ مثلاً کوئی عین یک ہزار روپہ، ایک رطل خمر میں فروخت کیا، پھر خریدار سے خمر کو ساتھ لے کر آیا تو بیع قاسد ہے۔ (صحیح بخاری (۱))۔

پنجم۔ بیع کے ہلکے ہوئے پر ضمان:

۳۸- فقہاء کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ بیع قاسد کی بیع اگر خریدار کے قبضہ میں رہے ہوئے ملک ہو جائے تو اس کا ضمان خریدار پر ثابت ہے، یعنی اگر وہ مثلاً (کیل یا مرنی یا عیدی) ہو تو مثل لوٹا لے گا، ورنہ اس وقت میں سے ہو تو قیمت لوٹا لے گا، خواہ کتنی ہی ہو، خواہ جس سے لیا ہو یا اس سے کم یا اس کے برابر۔

ذات تیمم میں مہر و حلیہ کے نزدیک قبضہ کے من کی قیمت واجب ہے، اس سے کہ قبضہ کی وجہ سے وہ اس کے ضمان میں داخل ہوئی ہے، لہذا وہی دن معتبر ہوگا جس دن ضمان قاسد منعقد ہوا ہے (۲)۔

مام محمد کے نزدیک ایضاً (ملاک کرنے) کے من کی قیمت کا اعتبار ہے، اس لئے کہ ایضاً کی وجہ سے مثل یا قیمت کا ثبوت ہو جاتا ہے (۳)۔

۳۹- اگر بیع قاسد کی بیع میں خریدار کے قبضہ میں رہتے ہوئے نقص پیدا ہو جائے تو اس نقص کے ضمان کی حسب ذیل صورتیں ہیں:

الف: اگر خریدار کے قبضہ میں رہتے ہوئے خریدار کے فعل یا بذاتہ خود بیع کے فعل یا تاویلی آفت سے بیع میں نقص پیدا ہو تو نقص کے تاویلی کا خریدار کو ضمان قرار دینے کے ساتھ بیع اس کو ملے گا۔

ب: اگر نقص بیع کے فعل سے ہو تو اس کی وجہ سے وہ بیع کو واپس لینے والا ہو یا حتیٰ کہ اگر بیع خریدار کے پاس ملاک ہو جائے، اور اس کی طرف سے بیع پر کوئی رکاوٹ اور پابندی نہیں پائی گئی تو بیع کا مال ملاک ہوگا۔

ج: اگر اجنبی کے فعل سے نقص پیدا ہو تو بیع کو اختیار دیا جائے گا کہ:

اگر چاہے تو اس کو خریدار سے لے، پھر خریدار معمر سے وصول کرے۔

اور اگر چاہے تو معمر کے پیچھے لگے اور وہ خریدار سے وصول نہیں کرے گا (۱)۔

ششم۔ بیع قاسد میں خیار کا ثبوت:

۴۰- حنفیہ نے سراحۃ کی ہے کہ بیع قاسد میں خیار شرط ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ بیع جائز میں ثابت ہوتا ہے، چنانچہ اگر غلام کو یک ہزار روپہ، ایک رطل شراب میں فروخت کیا، اس شرط کے ساتھ کہ اس کے لئے خیار ہے، خریدار نے بیع کی اجازت سے اس پر قبضہ لیا، اور تیس دنوں کے بعد اس کو واپس لیا تو اس کا آزار و اضرار نہ ہوگا، اور اگر بیع کے لئے خیار شرط نہ ہوتا تو قبضہ کے بعد خریدار کا آزار و اضرار نہ ہوتا۔ ابن عابدین نے کہا اس کا حاصل یہ ہے کہ مدت خیار کے زمرے کے بعد اس کا آزار و اضرار درست ہے، کیونکہ خیار ختم ہو گیا، اور یہ ظاہر ہے۔

(۱) رد المحتار ۳۵۴۔

(۱) المدخل ۵/۸۷۔

(۲) الدر المختار ۳/۲۵۴، کفایۃ الطالب ۳/۱۳۸۔

(۳) رد المحتار ۳۵۴۔

بیع فاسدہ ۴۰، بیع الفضولی ۱

بیع فاسدہ بیع میں جس طرح خیار طاعت ہوتا ہے اسی طرح خیار عیب بھی ثابت ہوتا ہے، اور خریدار کو اختیار ہے کہ قبضہ کے بعد عیب کے سبب تنازعہ کے فیصلہ سے یا اس کے بغیر اس کو واپس کر دے^(۱)۔

بیع الفضولی

تعریف:

- ۱- بیعت میں کسی چیز کا کسی چیز سے بدلہ کرنا ہے۔
- ۲- شرع میں مال مقبوض کا مال مقبوض سے مالک بننے اور بدلنے کے لئے جائز کرنا ہے^(۱)۔
- ۳- فضولی بیعت وہ شخص ہے جو لایق بیعتی چیزوں میں مشغول ہو۔
- ۴- اصطلاح میں فضولی وہ شخص ہے جو عقد میں نہ ولی ہو نہکیل ہو اور نہکیل ہو^(۲)۔
- ۵- ”ایمانی“ میں ہے فضولی: ثناء کے ضمنہ کے ساتھ ہی ہے، اور فصل کے معنی: ریائی کے ہیں، بمعنی لفظ ”فضل“ کے بجائے جمع کا لفظ ”فضول“ ہی لکھی چیز کے لئے عام طور پر مستعمل یا جاتا ہے جس میں کوئی خیر نہ ہو۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو لایق بیعتی چیزوں میں مشغول رہے اس کو فضولی کہتے ہیں، اور فقہاء کی اصطلاح میں فضولی وہ ہے جوکیل نہ ہو^(۳)۔

تسمین المستائق پر مشتمل کے حاشیہ میں یہ ہے: حاشیہ ابن عابدین میں ہے کہ فضولی وہ ہے جو امر سے کے حق میں شرعی

(۱) لسان العرب، القاموس المحیط، اصحاح، امساج، امیر، ۱۵۰، فصل، التعریفات للبحر جانی۔

(۲) اصحاح، ۱۵۰، فصل، ”فضل“، التعریفات للبحر جانی۔

(۳) التاریخی الہدیہ ص ۱۵۸، فتح القدر ۵/۹۰، طبع راجعہ یہ امساج، ۱۵۰، فصل، ”فضل“۔



بیع الفضولی ۲-۳

۱۔ بیع ممنوع اور باطل ہے۔

رہا فضولی کا خریداری کرنا تو کچھ فقہاء اس کو جائز قرار دیتے ہیں اور بیع کی طرح اجازت پر موقوف قرار دیتے ہیں، کچھ فقہاء اس کو اس طرح سے نہیں قرار دیتے جبکہ بعض اس میں تمسیر کرتے ہیں۔

دلائل:

۳- بیع فضولی کے جواز کے قائلین کا استدلال اس فرما پر مبنی ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ“^(۱) (ایک دوسرے کی مدد، نیکی اور تقویٰ میں کرتے رہو)، اور اس میں اپنے مسلمان بھائی کا تم سے ہے^(۲)۔

نیز ان کا استدلال حضرت عروہ بن ابی جعد ہرقی کی حدیث سے ہے، وہ حدیث یہ ہے: ”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ بِلِسَانِهِ لِيَشْتَرِيَ لَهُ بِه شَاةً، فَاشْتَرَىٰ لَهُ بِه شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِبِلْسَانِهِ، فَبَعَا بِبِلْسَانِهِ وَشَاةً، فَبَدَعَا لَهُ بِالْبُرْكَاةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوْ اشْتَرَىٰ التَّوَابِ لَوَبَّعَ فِيهِ“^(۳) (نبی اکرم ﷺ نے ان کو ایک دینار دیا تاکہ آپ کے لئے ایک بکری خریدیں، انہوں نے اس دینار سے دو بکریاں خریدیں، پھر ان میں سے ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا، اور ایک دینار و ایک بکری لے کر آئے تو حضور ﷺ نے اس کے لئے بیع میں برکت کی دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ اُردنی خریدتے تو بھی اس میں بیع ہوتا)۔

نیز حضرت حکیم بن ترمذی کی حدیث سے استدلال کیا ہے کہ نبی

جائز کے بغیر تصرف کرے، مثلاً، جھٹی ٹائی کرے یا بیع کرے، و حد (فضل) کی طرف نسبت نہیں آتی ہے، و ک قیاس میں تھا کہ واحد کی طرف نسبت ہو، یونکہ غلبہ استعمال کی وجہ سے اس مفہوم کے لئے ”علم، علم بن رانساری و عربی بی طرح ہو گیا ہے^(۱)۔

لفظ فضولی فقہاء کے نزدیک اس شخص کو شامل ہے جو ملکیت، ولایت اور وکالت کے بغیر تصرف کرے، مثلاً غاصب، مال مغصوب میں بیع وغیرہ کا تصرف کرے، اور وکیل اگر اپنے موکل کے حکم کے خلاف بیع یا تصرف کرے، تو اس کو بھی اس مخالفت کے سبب فضولی مانا جائے گا، اس لئے کہ وہ اپنے موکل کی طے کردہ حدود سے آگے بڑھ گیا ہے۔

شرعی حکم:

۲- جو فقہاء بیع فضولی کو باطل سمجھتے ہیں ان کی رائے کا تقاضا ہے کہ بیع فضولی کا قہر ام کرنا حرام ہو، اس لئے کہ یہ باطل معاملات کا سبب بنتا ہے۔ اور جو فقہاء اس کو صحیح سمجھتے ہیں یعنی حلیہ مالک، ان میں مالک نے صراحت کی ہے کہ مالک کی مملکت کے بغیر بیع فضولی حرام ہے، ہاں اگر کسی مملکت کی وجہ سے ہو، مثلاً تلف یا سیاحت کا خوف ہو تو حرام نہیں، بلکہ بسا اوقات مندوب ہوتی ہے۔

شرعی حکم کے بارے میں حنفی کی صراحت ہم کو نہیں ملتی۔

جمہان حکم:

۳- بیع فضولی کے بارے میں فی الجملہ فقہاء کے مقلدین نے نظر میں رکھا ہے: ول: بیع جائز ہے اور مالک کی اجازت پر موقوف ہے۔

(۱) حاشیہ: ہشتم علی تبیین الخلاف ۱۰۳، طبع دارالعرف حاشیہ ابن ماجہ ۱۰۳، طبع مصر ۳۵۴

(۱) سورۃ مائدہ ۲۰

(۲) المجموع ۲۶۴ طبع انتقادی، الخروق ماقرانی ۲۲۲ طبع ۱۸۷۰

(۳) حدیث ”عروہ بن ابی جعد“ کی روایت بخاری (بیع ۱۰۵) ۳۲۸ طبع المریض) نے کی ہے۔

بیع الفضولی ۶-۸

کے تمام ملک ہو۔

جدید اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ بیع مستصح ہے، البتہ مالک کی اجازت پر موقوف ہوئی۔

امام ثنائی کا اور مجددی قول اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ بیع باطل ہے^(۱)۔

۸- یہ سب صرف اجمالی بات ہے اس سے کہ حنفی بیع فضولی کے خلاف کے لئے کچھ شرطیں ذکر کرتے ہیں جو یہ ہیں: عدلیت کا باقی رہنا، رجاء و بقا، عدلیت کا تحقق، دونوں عقد کرنے والوں یعنی فروخت کنندہ اور خریدار کی بقا سے ہونا ہے، اور معقودہ طبع کا بغیر تبدیلی کے باقی رہنا، اس لئے کہ اجازت عقد میں تصرف ہے، لہذا عقد کی بقا ضروری ہے، اور عقد کی برقراری دونوں عقد کرنے والوں اور محل عقد کی برقراری سے ہوتی ہے، جیسا کہ یہی حال عقد کو وجود میں لانے میں ہے، نیز حنفیہ کے یہاں یہ بھی شرط ہے کہ فضولی اس شی کو اس شرط پر نہ بیچے کہ وہ اس کی ذاتی ہے۔ رہا ضمن تو حنفیہ کے یہاں اس کا قیوم و بقا شرط ہے اگر دو سامان ہو، اس لئے کہ سامان تعیین سے متعین ہو جاتا ہے، لہذا دو چیز کی طرح بنایا، بین غرض، بین ہو تو حنفیہ نے اس کے برقرار رہنے کی شرط میں لکائی ہے۔

نیز حنفیہ نے یہ بھی شرط لکائی کہ مالک اول بیع جس کے لئے عقد بیع لائی گئی ہے، وہ باقی ہو، ساتھ ہی ساتھ اس کو اجازت کے وقت بیع کی حالت کا (کہ موجود ہے یا نہیں) علم ہو، اس لئے کہ عقد اس کی

یہ حالت و لا منت رہتی ہیں۔ فضولی شخص کی بیع باطل ہے، اس سے کہ یہ عدلیت، جارت، ولایت، رجاء و بقا کے بغیر تصرف ہے۔

نیز اس سے کہ اس نے ایسی چیز فروخت کی جس کے پرے کرنے پر قادر نہیں، اس لئے صحیح نہیں، جیسا کہ بھگورے عام، پانی میں مچھلی، رخصت میں پردے کی بیع^(۱)۔

ذیل میں فضولی کے تصرف کے بارے میں مذہب کی تفصیل ہے:

مذہب - بیع میں فضولی کا تصرف:

۶- فقہ مالک اس بات پر اتفاق ہے کہ بیع کی شرط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ بیع فروخت کرے، اس لئے کہ عدلیت ہو یا فروخت کرے، اس لئے کہ اس پر ولایت و ممانعت حاصل ہو جو اس کے تصرف کا جو زہ ہے، نہ فضولی کی بیع کی صحت پر اتفاق ہے اگر مالک حاضر ہو ورنہ بیع کی جارت دے دے، اس لئے کہ اس صورت میں فضولی بیکل کی طرح ہو جائے گا۔

اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر بیع کا مالک اجازت دینے کا اہل نہ ہو، مثلاً، فرہنگی کے تحت وہ مال بیع ہے تو فضولی بی بیع درست نہیں ہے۔

۷- بیع فضولی کے بارے میں اختلاف اس صورت میں ہے جب مالک تصرف کا اہل ہو، ورنہ اس کے غائبانہ میں اس کا مال فروخت کیا گیا ہو اس کی موجودگی میں فروخت کیا گیا ہو ورنہ خاموش رہا تو کیا بیع فضولی مستصح ہوتی یا نہیں؟

مذہب و مالکیہ کا مذہب، امام ثنائی کا قول قدیم اور ایک قول

(۱) مفتی الکرامہ ۵ طبع پہلی، مجموعہ ۲۶۱، ۲۶۲ طبع انتہی۔

(۱) بدائع الصنائع ۵/۳۷۷ طبع، مجموعہ تیسری، مناقب ۳۰، ۳۱، طبع دارالعرف، ابن ماجہ ۳۶۶، طبع، مجموعہ ۳۰۹، ۳۱۰ طبع، لا میر پور، الحدیث ۱۲۲ طبع، الفکر، سوانح الجلیل ۳۶۹، ۳۷۰ طبع، انوار، الخیر ۵/۱۸ طبع، دارالماہ، دعوہ طائیفین ۳۵۳، ۳۵۴ طبع، المکتب الاسلامی، تحت الکرامہ ۳۶۶، ۳۶۷ طبع، دارالماہ، مجموعہ ۳۵۹، ۳۶۰ طبع، انتہی، شرف الفقہ ۳/۱۵ طبع، مصر، المصنف ۲۸۳ طبع، المکتب، الخروغ ۶۶۶، ۶۶۷ طبع، اول المصاب

بیع الفضولی ۹-۱۱

پانچویں چیز (جس کی بقا شرط ہے) و دشمن ہے جو سماں کی صورت میں ہے۔ اور اگر بیع کا مالک اجازت دے (جبکہ دشمن عرض ہو) تو فضولی و ہرے کے مال کو فروخت کرنے کے سبب سماں کو یک اعتبار سے شریع نے ہلاک ہو گیا۔ اور شریعہ کی سوتوف نہیں ہوتی اگر اس کو فاضل جائے، اس لئے وہ فضولی پر مانڈ ہوگی اور وہ سماں کا مالک ہو جائے گا، اور اجازت کا قاعدہ یہ ہے کہ اس نے فضولی کو یہ اجازت دے کہ شریعہ سے ہوئے اس سماں کا دشمن ہے اس سے نقد و ترہ سے امرائی وہ ہے اس کو اجازت عقد کہتے ہیں، کیا اس نے کہا: یہ سماں اپنے لئے شریعہ کو، اور اس کا دشمن میرے اس مال سے نقد و ترہ جو تمہارے ہر قرض ہوگا، لہذا اگر مثلی ہو تو اس پر مثل، و اگر "اموات انقیم" میں سے ہو مثلاً کپڑا تو اس کی قیمت واجب ہوگی، اس طرح وہ کپڑے کو قرض لینے والا ہو گیا، و قرض ذمہ امت لقیم میں اگرچہ ما جاز ہے، لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ قصد ہو، و یہاں شریعہ امری کی صحت کے تقاضے کے تحت سمنا ہی ثابت ہو ہے، لہذا اس میں مقننہ کی صحت کی شرط کی رعایت ہوگی، و رد و شرط ہے، کوئی امر بیع نہیں (۱)۔

۱۰- حنفی نے صراحت کی ہے کہ فضولی کو اختیار ہے کہ اپنے ویر سے دفع ضرر کے لئے مالک کی اجازت سے قبل بیع کر دے، اس سے ک بیع کے حقوق اسی کی طرف لوٹتے ہیں، برخلاف نکاح میں فضولی کے، یہ نکتہ اس کی حیثیت محض ترجمان کی ہے (۲)۔

۱۱- حنفی نے یہ بھی کہا ہے کہ اجازت کے بعد فضولی کا حکم، کیل کے حکم کی طرح ہو جائے گا، حتیٰ کہ رد و دشمن میں ی رد ہے، پھر مالک بیع کی اجازت دے دے تو بیع بھی ثابت ہوں، دشمن کی بھی ثابت

اجازت پر سوتوف ہے، لہذا ہرے کی اجازت سے مانڈ نہ ہوگا، لہذا اگر مالک مر جائے تو امرت کی اجازت سے مانڈ نہ ہوگا، خو لو دشمن دین ہو یا عرض (سامان) (۱)۔

اگر مالک کو اجازت کے وقت بیع کے حال کا علم نہ ہو (کہ وہ موجود ہے یا نہیں) تو امام ابو یوسف کے قول اہل کے مطابق بیع جاز ہے، امام محمد کا بھی قول یہی ہے اس لئے کہ اصل اس کا ماقی رہنا ہے، پھر امام ابو یوسف نے اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے کہا: جب تک مالک کو اجازت کے وقت بیع کے برقرار ہونے کا علم نہ ہو بیع صحیح نہیں، اس لئے کہ شک شرط اجازت میں ہوا ہے، لہذا جب تک شرط اجازت کے بارے میں شک ہے اس وقت تک عقد ثابت نہ ہوگا (۲)۔

۹- جب مالک اجازت دے دے تو بیع ترہ امر کی ملکیت ہوگی، اور دشمن مالک بیع کی ملکیت ہو گیا جو فضولی کے قبضہ میں لمانت ہے۔ اگر دشمن ہلاک ہو جائے تو وکیل کی طرح فضولی اس کا ضامن نہ ہوگا، اس لئے کہ بعد میں آنے والی اجازت سابقہ وکالت کی طرح ہے، اس وجہ سے کہ اسی کے سبب اس کا تصرف مانڈ ہو گیا۔ امرائی وہ ہے اس ذمہ داری کی جارت کو: (اجازت عقد) کہتے ہیں۔

یہ اس صورت میں ہے جبکہ دشمن دین ہو، لیکن اگر میں ہو اس شرط پر کہ فضولی سے ہرے کی مملکت بیع کو ضمن سامان کے بدلہ بیع مقایفہ کے طور پر فروخت کر دیا تو اس میں چاروں مذکور چیزوں کی بقا شرط ہے جو یہ ہیں: بیع، والا شریعہ سے والا بیع، اور مالک اہل، اور

(۱) مجمع وانہر ۲/۹۵، طبع احسان، البحر الرائق ۱/۱۶۰ طبع اطمیہ، جامع المصنوع ۲۳۰ طبع بلاق۔

(۲) مجمع وانہر ۲/۳۱۳ طبع وانہر ۲/۳۱۳ طبع بلاق، البحر الرائق ۱/۱۶۰ طبع وانہر ۲/۳۱۳ طبع بلاق، البحر الرائق ۱/۱۶۰ طبع اطمیہ۔

(۱) مجمع وانہر ۲/۳۱۲، طبع احسان۔

(۲) مجمع وانہر ۲/۹۵، طبع احسان، فتح القہر ۵/۳۱۲ طبع وانہر۔

”حرف“ کے معانات میں مضوی نے بچ کی تو سے فتح کر دیا جائے گا۔
 ہم یہ ہے کہ خیر و اقبال میں ہو۔ رات میں یہ وقتوں میں ہے،
 و اقبال کی رضا مند ہی یہ وقتوں نہیں، گو کہ ملیت ہی کی ہو (ک۔)

۱۳۔ مالکیہ نے یہ بھی لکھا ہے کہ مالک کو حق ہے کہ بیع فضولی کو توڑ دے، خواہ فضولی عاصب ہو یا کوئی اگر بیع فوت نہ ہوئی ہو لیکن اگر عین صحیح جاتی رہی تو فضولی کے ذمہ اس کے ثمن اور قیمت میں جو راجح ہے وہ واجب ہوگا (۲)۔

مالک نے کہا: جس شخص نے فضولی سے خرید لیا ہے وہ مالک کے علم میں آنے سے پہلے اس چیز کی آمدنی اور پیدوار کا حق دار ہوگا۔ بشرطیکہ یہ اس کو اس بات کا علم نہ ہو کہ بیچنے والے نے مالک کے حق پر ریائی کی ہے یا وہاں کوئی ایسا شبہ ہو جو فروخت کرنے والے سے ریائی کی ٹٹی کرنا ہو، کیونکہ مثلاً دو بچوں کا پرورش کرنے والا ہے مثلاً ماں۔ جو بچوں کی دیکھ ریکھ اور نگرانی کرتی ہے یا وہ مالک کے سبب میں ہے۔ یعنی اس لوگوں میں ہے جو مالک کی جانب سے اس کے کاموں کی انجام دہی کرتے ہیں اور اس کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مالک کا وکیل ہے، پھر مالک آجائے اور اس کا انکار کر دے۔ وغیرہ۔ اس کی صورت مسئلہ عین سے ہوتی ہے کہ یہ قسم کھائے کہ فلاں سے فروخت نہیں کرے گا، پھر ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جو اس کے سبب میں سے ہے (۳)۔

مالکیہ کی کتابوں میں ایک اور علم مذکور ہے جس کو مالکیہ نے

(1) 1954年10月

(۲) اخرج فی ۵/ ۱۹ طبع اٹک الدوسری ۱۲ طبع اٹک جوبہ ۱/ طبع ۵/ ۳ طبع دارالعرف۔

(۳) الخرش مع حلیۃ القدوسی ۱۸/۵ طبع حاد، الترقا فی ۱۹/۵ طبع الخک الم سوت
مع اشرح الکبیر ۱۲/۳ طبع الخک

ہوگی، خواہ مالک کو کم کرنے کا علم رہا ہو یا نہ رہا ہو، لیکن اگر کم کرنے کا علم اس کو اجازت کے بعد ہوا تو اس کے لئے خیار ثابت ہوگا، اس کی وجہ (جیسا کہ جامع الفصولین میں ہے) یہ ہے کہ وہ اجازت کے سبب ہکیل کی طرح ہو جاتا ہے، اور اگر ہکیل شمس کم رہے تو موفل خرید رہے اس کا منہ نہیں رستہ تو یہی حکم یہاں بھی ہوگا^(۱)۔

۱۲۔ لکھنے سے پہلے مضمون کی صحت کے لئے تمہیں شریک ٹھیکر ٹھیکر کرنا ہے:

دل ہا ملک، مجلس بیچ میں حاضر نہ ہو، لیکن شہر میں حاضر ہو یا شہر سے باہر قریب ہوا تادور نہ ہو کہ اس کی آہیا اس کے مشورہ کا انتظار کرنے میں ضرر ہو۔ اگر وہ مجلس بیچ میں حاضر ہو اور خاموش رہے تو بیچ اس پر لازم ہے، ورنہ سخت کرنے والے کو شمن مل جائے گا، اور اگر تقیہ سال گزر گیا، ورنہ ملک۔ فرمت کرے، اے منضوی سے شمن کا مطابہ نہیں کیا تو فرمت کرے، اے لے کے وہ اس کا کچھ نہیں (۲)۔ اور سکوت کی صورت میں اس کی ماواقیت نہ رہیں اگر وہ اس کا دعویٰ کرے۔ مالک منضوی سے ایک سال گزرے سے قبل تک شمن کا مطابہ کر سکتا ہے، اور اگر سال گزر جائے، ورنہ خاموش ہو تو شمن میں اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جبکہ اس کی موجودگی میں بیچ ہوئی ہو۔ لیکن اگر اس کی عدم موجودگی میں بیچ ہوئی تو ایک سال تک وہ بیچ کو ذرہ سستا ہے، ورنہ ایک سال گزرے پر توڑنے کا اس کا حق ساتھ ہو جائے گا۔

شمن میں اس کا حق مدت حیات دُنز رے سے قبل ساتھ نہیں ہوتا، اور مدت حیات وہ دس سال ہے (۳)۔

دوم: یہ ہے کہ فضول کی بیع عقد صرف نہ ہو، اور اگر

() ۴ مع الفصولین ۱/ ۲۳۱ طبع (۱) میر میرید

(۳) خروجی در ۵ فرکانس طبعاً مختلف

(۳) اشرح الکبیر ۳۲ طبع اعلیٰ اشرح الخیر ۳۶ طبع دارالطحاوت

نتیجہ فیصلہ ۱۶-۱۷

ان کے لئے ہوگا جس کے لئے خرید ہے، وہ جائز ہے۔ یہ نہ
ہے۔ لیکن اگر وہ کسی طرف منسوب کرے مثلاً بیچنے، لے کے
کے پناہ ناموں کے ساتھ بیچ دے۔ اس نے کہا: میں نے بیچ دیا، وہ
خریدار نے اس ج کو نکالا کہ لے توں خرید تو یہ خرید کی موقوف
ہوئی^(۱)۔

۷۱- مالکیہ کے یہاں منضولی کی شریہ اس کی بیعت کی طرح ہے، یعنی جس کے لئے شریہ اس کی بیعت کی اجازت پر موقوف ہے، اور اگر وہ شریہ اس کی اجازت نہ دے تو سامان خریدار (منضولی) پر لازم ہوگا۔ اگر دشمن اس شخص کے مال میں سے ادا کیا گیا ہو جس کے لئے شریہ اس کی بیعت ہے تو وہ مدم اجازت کی حالت میں فرہشت کرنے والے سے ایسے لینے کا اختیار نہیں رکھتا۔ لایہ منضولی (جس نے شریہ) نے شریہ اس کے وقت کو دیا یا ہوگا اس نے خدا شخص ہی کے لئے اس کے مال سے شریہ ہے، اور فرہشت کرنے والے کو اس کا علم ہو یا وہ شریہ اس کی بات کی تصدیق کرے یا اس بات پر بیعت قائم ہو جائے کہ جس چیز کے ذریعہ خریدار ہے، وہ جس کے لئے خریداری ہوئی ہے اس کی ملکیت ہے، اگر مشہوری (جس کے لئے شریہ اس کی بیعت ہے) اپنا مال لے لے اور شریہ اس کی اجازت نہ دے، تو اس صورت میں بیعت کوٹ جانے کی جہد بائع نے تصدیق کی ہو، بیس شریہ بیعت قائم ہو اتنا کہ مال مشہوری کو ہے تو بیعت نہیں ہوئے، بلکہ بیعت نہ ہو، شریہ نے مال منضولی سے شمس کا مثل بھروسہ کرے گا، اور ابن القاسم اور اصح کے قول کے مطابق اس پر بیعت لازم ہوگی۔

ان لہاٹون نے کہا: اعتبار مشتری نہ (جس کے سے
 خریداری لیٹی ہے) کے قول کا ہے، لہذا اس سے قسم لی جائے گی کہ

(۱) تبیین الحقائق ۱۴۳۲ھ طبع دارالمعرفۃ بیروت ۵/۱۱۳ طبع ۱۴۳۲ھ
 حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۳ طبع مصر

بھی ہے کہ حق کو ”لوجی“ وغیرہ میں قلعی کیا ہے، اور انہوں نے، اگر
 رعایتیں، انہیں اور لفظ وغیرہ میں سے مقدم کیا ہے۔
 صاحب کشف المقناع نے لکھا ہے کہ یہ صحیح نہیں، حق کو اگر
 مابک حاضر ہو، خاموش رہے، پھر اس کے بعد اس کی اجازت دے
 دے تو بھی صحیح نہیں اس نے کے ثر طوفت ہو چکی ہے یعنی وقت ج،
 طہیت اور جارت فوت ہے (۱)۔

رہی وہ رعیت جو بیغ فضولی کو بیغ قرار دے رہاں کو مالک کی
جائزت پر موقوف کرتی ہے تو اس کو صاحب "اقتانق" نے اختیار کیا
جیسا کہ "الانصاف" میں ہے، وہ لکھتے ہیں: اجازت سے قبل قبضہ
کنا ور قبضہ دلائے نہیں ہے (۴)۔

ب۔ خریداری میں فوض کا تصرف:

۱۶- حنفیہ کا مذہب ہے کہ نفی کی شہادت پر موقوف نہیں
 مگر عقد کرنے والے پر مانڈ ہو سکے، اور اگر مانڈ نہ ہو سکتا تو موقوف
 ہوگی، جیسا کہ اس بچہ کی شہاد پر یہ جس کے تصرفات پر پابندی عائد ہو
 اور شہاد پر یہ شہاد پر اس وقت مانڈ ہوگی جبکہ اس کو ۱۰ سال سے
 طرف منسوب نہ کیا ہو، اور شہاد پر یہ اس پر مانڈ ہو سکے، اور ۱۰ سال سے
 کی طرف سے پٹے سے شہاد پر کے لئے توکیل نہ ہو۔ سر آریا بوتو
 خریداری موقوف ہوگی، اور نکاح کی صورت میں سوکل پر مانڈ
 ہوگی، کیونکہ "شرح المصنی" میں مذکور ہے: "اگر سی سے سی ۱۰ سال سے
 کے سے کوئی تیرا اس کے حکم کے بغیر شہاد پر لی تو اس کا شہاد مرد و سالمان
 (۱) الاصابہ ۲۸۳ طبع مکتبۃ المدینہ، المروج ۴۶۶، ۴۶۷ طبع مکتبۃ المدینہ
 اور ۱۰ طبع المکتبۃ المدینہ، شرح تفسیر واداء ۱۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ
 ۱۵۷ طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۲) الاصف ۲۸۳ طبع اتریش، الفروع ۲۷۷ طبع لبنان، البحر ۲۱۰ طبع مصر، البحر ۸ طبع استنبول، انبی ۲۲۷ طبع ایران۔

اس نے خریدہ کو حکم نہیں دیا، اور وہ اپنا مال خریدہ پر یا فروخت کرنے
 والے میں سے جس سے چاہے لے لے گا، اور وہ فروخت کرنے
 والے سے واپس لے تو وہ فروخت کرنے والے کو اختیار ہے کہ خریدہ اس
 سے واپس لے لے اور خریدہ کی اس پر لازم کرے، اور اگر اس
 خریدہ نے والے فضولی سے لیا تو وہ فروخت کرنے والے سے واپس
 نہیں لے سکتا (۱)۔

۱۸- شافعیہ نے فضولی کی خریدہ اری کے بارے میں تفصیل لکھی ہے۔
 اس لئے کہ فضولی یا تو دوسرے کے لئے دوسرے کے عین مال سے
 خریدہ لے گا یا دوسرے کے لئے اس کے ذمہ میں واجب سے
 خریدہ لے گا یا دوسرے کے لئے، خود اپنے مال سے خریدہ لے گا، اگر
 دوسرے کے لئے دوسرے کے عین مال سے خریدہ لے تو اس میں دو
 اقوال ہیں: قول جدید یہ ہے کہ خریدہ اری باطل ہے، "قول قدیم یہ ہے
 کہ یہ خریدہ اری دوسرے کی جہالت پر موقوف ہے، اور اگر وہ اس
 خریدہ کو دیکھ جائے، "مطلق رکھے یا نیت کرے کہ وہ بیعت دوسرے
 کے سے ہے تو جدید قول میں مباحثہ یعنی خریدہ اری کے لئے ہوئی،
 اور قدیم قول میں اجازت پر موقوف ہوئی، اور دوسرے تو فضولی
 کے حق میں نافذ ہوگی، اور اگر کئے میں بے نلاں کے لئے ایک
 چیز کے عوض خریدہ جو اس کے ذمہ میں ہوگا تو یہ دوسرے کے عین
 مال سے خریدہ کی طرح ہے۔ اور اگر صرف یہ بے نلاں کے لئے
 ایک چیز میں خریدہ، "مشتن کو اس کے ذمہ کی طرف منسوب نہیں کیا،
 تو جدید کے مطابق، "وہ نہیں ہیں، "بلکہ متعدد لغو ہے، "معمودہ بات
 خود عقد کرے، "لے کی طرف سے خریدہ اری ہوئی، اور قول قدیم
 میں فساد کی جہالت پر موقوف ہوگا، اور اگر وہ دوسرے تو اس میں

۱۰ "ہمیں" ہیں۔

اور کوئی چیز دوسرے کے لئے خود اپنے مال سے خریدہ کی تو
 دیکھا جائے گا: اگر اس کا نام نہیں لیا تو مباشر (خود خریدہ اری کرنے
 والے) کی طرف سے عقد ہوگا، خود دوسرا شخص جہالت سے یا نہ
 ہے، اور اگر اس کا نام یا ہو تو، دیکھا جائے گا اس نے جہالت نہیں
 کی تو نام مخالف ہو، "اور یا خود اس کی طرف سے عقد ہوگا یا باطل
 ہو جائے گا، "وہ نہیں" ہیں۔ "اور اگر وہ اس کی اجازت دے دے تو
 یا "تیسرے ہوگا، "وہ نہیں" ہیں، اگر ہم کہیں: ہاں، تو کیا بالکل
 باطل ہوگا مباشر (جہالت خود خریدہ اری کرنے والے) کی طرف سے
 ہو جائے گا اس میں، "وہ نہیں" ہیں، اگر ہم کہیں: نہیں، تو جہالت
 دینے والے کی طرف سے ہوگا، "اور یا یہ یا نہیں قرین ہوگا یہ ہے؟
 "وہ نہیں" ہیں (۱)۔

۱۹- حنابلہ کے ہر ایک فضولی کی خریدہ اری صحیح نہیں، الا یہ کہ اپنے
 ذمہ میں خریدہ ہے، "اور کسی شخص کے سے جس کا نام نہ یہ ہو خریدہ اری
 کی نیت کرے تو یہ خریدہ اری صحیح ہے، خواہ اس دوسرے کے مال سے
 "یا یا ہو یا نہ یا ہو، اس لئے کہ اس کا ذمہ قابل تصرف ہے۔ "اور اگر
 اس کا نام لے لیا یا دوسرے کے لئے اس کے عین مال سے خریدہ
 تو خریدہ اری صحیح نہیں ہوگی، پھر اگر خریدہ اری کی وہ شخص اجازت دے
 دے جس کے لئے خریدہ لیا ہے تو وہ اس کا ہی وقت سے مالک
 ہو جائے گا جب اس کے لئے خریدہ اری کی گئی، اس لئے کہ اسی کے
 لئے خریدہ کی گئی ہے تو یہ اس صورت کے مشابہ ہوگا جب اس کی
 اجازت سے خریدہ اری ہوئی، اس لئے اس کے منافع "پر صورتی اسی
 کے لئے ہوئی، اور اگر وہ اجازت نہ دے تو خریدہ اری عائد کے سے

(۱) روح المعانی ۳۳۵ ۳۳۴ ۳۳۳ طبع مکتبہ دارالحدیث، کتب خانہ ۲۶۰
 طبع استیعاب

(۲) مسند محمد بن حنفیہ ۲۷۳ ۲۷۲ طبع مکتبہ دارالحدیث، کتب خانہ ۲۶۰
 طبع استیعاب

بیع القضویٰ ۱۹، بیع الم یقبض

ہوگی، اور اس کا حکم اس پر لازم ہوگا جیسا کہ اُمریہ کی نیت نہ کی ہو، اور جس کے سے نیت نہ ہے اس کے سامنے پیش کرنے سے قبل اس کے سے اس میں تعارف کرنے کا حق نہیں (۱)۔

بیع الم یقبض

۱- حضرت ابن عباسؓ سے مروی صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ (جو اناق شریعے قبضہ کرنے سے قبل اس کو فروخت نہ کرے)، ایک روایت میں ہے: حتی یکتالہ (یہاں تک کہ اس کو ماپ لے)۔ ایک اور روایت میں ہے: "حتی یستوفیہ" (یہاں تک کہ اس کو بھول کر لے)۔ روای حدیث حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: میں یہی سمجھتا ہوں کہ بیع مائع ہی کے مثل ہے۔ ایک اور روایت میں ہے: "ادا اشتریت بیعا فلا تبعہ حتی یقبضہ" (جب تم کوئی چیز شریعہ قبضہ کرنے سے قبل اس کو فروخت نہ کرے)۔

قبضہ سے قبل مائع کو فروخت کرنے کے بارے میں فقہاء کے چار

مذہب ہیں:

(۱) حدیث: "من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ..." کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۳۹، طبع استیعاب) اور مسلم (۱۶۰۳، طبع عینی الجلی) نے کی ہے الفاظ "حتی یکتالہ" کی روایت مسلم (۱۶۰۳) نے کی ہے، الفاظ "حتی یستوفیہ" کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۳۹، طبع مسلم (۱۶۰۳)) نے کی ہے ایک روایت میں ہے: "یجب اشتریت بیعا فلا تبعہ حتی یقبضہ..." جس کی روایت احمد (المستدرک ۴۰۲، طبع المیزان) نے کی ہے۔

(۲) شرح تہذیبی روایات ۲/۱۲۳، طبع دار الفکر، کتاب الفتناء ۱۵۸، ۱۵۷، طبع مصر۔

فقہ مام - قبضہ ۲-۳

۲- شافعیہ کا مذہب، امام ابو یوسف کا قول اہل، امام محمد کا قول اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ (۱) قبضہ سے قبل مٹھ کفر و خست نہ کرنا صحیح نہیں، خواہ منقول ہو یا جائیداد نہ منقول، کہ بائع اجازت دے دے اور شریک پر قبضہ نہ چڑھا ہو۔ اس کی دلیل حکیم بن محمد کی یہ روایت ہے: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ میں کچھ چیزیں خریدتا ہوں ان میں سے میرے لئے کیا حلال اور کیا حرام ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبْعُهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ" (۲) (بب تم کوئی چیز خریدو، تو قبضہ سے قبل اس کو فروخت نہ کرو)۔ اور حضرت ابن عمرؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانٌ فِي بَيْعٍ، وَلَا وَبَيْعٌ مَالُهُ يَصْنَعُ، وَلَا بَيْعٌ مَالُهُ عَسَدٌ" (۳) (یک ساتھ ترس، بیع حال نہیں، نہ بیع میں شرطیں حال ہیں، نہ اس چیز کا نفع حال ہے جو آدمی کے ذمہ نہ ہو اور نہ اس چیز کی بیع حال ہے جو آپ کے پاس نہ ہو)۔

"غیر مضمون کے نفع" سے مراد قبضہ سے قبل فروخت کی نئی چیز کا نفع ہے (۴)۔ مثلاً کوئی سامان خریدے اور بائع کی طرف سے اس پر قبضہ منے سے قبل، مرے کے ماتھے پر دست نہ لگے تو بیع باطل ہے اور اس کا نفع ناجائز ہے، اس سے کہ مٹھ بائع مل کے ضمان میں ہے، اس

(۱) دیکھئے: فتح القدیر ۱/۳۷۱، شرح مکن علی المصباح ۲/۲۱۲، المغنی ۴/۲۱۳، شرح الکفر ۳/۱۱۷، یہ روایت امام احمد سے ہے جس کو ابن قسطل نے اختیار کیا ہے۔

(۲) حدیث حکیم بن حزام: "إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبْعُهُ حَتَّى تَقْبِضَهُ" کی تخریج فقہرہ کے تحت کی ہے۔

(۳) حدیث: "لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ" کی روایت ترمذی (۵۳۵۳) طبع انجمنی کہنے کی ہے ترمذی نے کتبہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴) کشاف القناع ۳/۲۳۲۔

سے خریدنے والے کے ذمہ میں نہیں، اس سے کہ قبضہ نہیں ہے۔ نیز زید بن ثابت کی حدیث میں ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْعَ بَيْنَ بَايَعِ السَّلْعِ حَيْثُ تَبْتَاعُ، حَتَّى يَحْوزَهَا التَّجَارُ إِلَى وَحَالِهِمْ" (۲) (نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ سامانوں کو اس جگہ فروخت کیا جائے جہاں خریدے گئے ہیں یہاں تک کہ تاخر اس کو اپنے قبضہ میں کر لیں)۔ اور تاجر کے محفوظ کرنے سے مراد قبضہ کا پایا جانا ہے، جیسا کہ اس سے پہلے والی حدیث میں ہے (۳)۔

نیز اس لئے کہ قبضہ سے قبل مدیت ضرور ہے، یہ کہ مٹھ کے تلف ہونے سے عقد فسخ ہو جاتا ہے (۴)۔ شافعیہ نے قبضہ سے قبل بیع سے ضمانت کی طاعت بھی بتائی ہے (۵)۔

حنا بلہ نے اس روایت کی بنا پر (جس کو ان کے ایک امام ابن قسطل نے اختیار کیا ہے) عدم جواز کی توجیہ یہ کی ہے کہ اس پر طاعت مکمل نہیں ہوئی، لہذا اس کی بیع ناجائز ہے، جیسا کہ اگر بیع غیر متعین ہو، جیسا کہ بیع کیل یا وزنی ہو (۶)۔

۳- حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس وقت منقول کی بیع اس پر قبضہ سے قبل صحیح نہیں ہے اگرچہ فروخت کرنے والے کے ہاتھ ہی کیوں نہ ہو (۷)۔

(۱) نیل الاوطار ۵/۱۸۰۔

(۲) حدیث زید بن ثابتؓ: "بَيْعٌ بَيْنَ بَايَعِ السَّلْعِ حَيْثُ تَبْتَاعُ، حَتَّى يَحْوزَهَا التَّجَارُ إِلَى وَحَالِهِمْ" کی روایت ابو داؤد (۴۱۵۳) طبع عزت مہر دہاس) نے کی ہے ابن حبان نے اس کو مستحکم قرار دیا ہے (سو ابداً اعلان ص ۷۷ طبع مستطیع)۔

(۳) حلیہ فقہیہ علی شرح مکن ۲/۲۱۲۔

(۴) تحفۃ الکناج ۳/۵۱۳ نیز دیکھئے شرح مکن ۲/۲۱۳، شرح المصباح ۲/۱۶۳۔

(۵) شرح مکن علی المصباح ۲/۲۳۳۔

(۶) المغنی ۳/۲۲۱۔

(۷) الدر المختار و رد المحتار ۲/۱۶۳۔

بیع مالم بقض ۳

اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو اپنی مختلف روایات کے ساتھ ہے، اس سے کہ اس میں قبضہ سے قبل بیع کی بیع سے ممانعت ہے۔

نیز اس سے کہ قبضہ سے قبل بیع میں عقد اول کے فسخ ہونے کا مدیثہ ہے، اس صورت میں کہ بیع بائع کے قبضہ میں رہتے ہوئے ملاک ہو جائے۔ اور اگر بیع قبضہ سے قبل بلاک ہو جائے تو عقد فسخ ہو جاتا ہے، اور یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس نے غیر مملوک چیز کی بیع کی ہے اور غیر حرام ناجاز ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "ان المبیع مبیع عن بیع الحصة و عن بیع العود" (۱) (نبی کریم ﷺ نے کناری کی بیع و غری کی بیع سے منع فرمایا ہے)۔

حنفیہ کے یہاں منقولات میں مانع اور غیر مانع کے درمیان کوئی تفریق نہیں ہے، اس لئے کہ ابن عباس نے، جیسا کہ گزرا فرمایا: میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ بیع ہی کی طرح ہے یعنی مانع کی طرح۔

حضرت ابن عباس کے قول کی تائید ابن عمر کی اس روایت سے ہوتی ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"میں نے بازار میں تیل خرید لیا اور جب میں اس کو قطعی کر چکا تو مجھے ایک شخص ملا اور اس نے مجھے اس میں اچھا نفع دیا، اور میں نے راہ دہ کیا کہ اس کے ہاتھ پر مار دوں (یعنی اس کے ایجاب کو قبول کر کے عقد سے اتفاق کر لوں) تو پیچھے سے ایک صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، کیا دیکھتے ہو کہ وہ یہ اس ثابت ہیں، انہوں نے فرمایا: سے خریدنے کی جگہ فرحت نہ رہے، یہاں تک کہ تم اس کو اپنی قیام گاہ پر محفوظ کر لو، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سامانوں کو ن کے خریدنے کی جگہ فرحت نہ کیا جائے، یہاں تک کہ

تائید ان کو اپنی قیام گاہوں میں محفوظ رکھیں" (۲)۔
عدم صحت سے مراد یہاں: نسا، ہے بتانا نہیں، کو صحت کی نگی میں اس باتوں کا احتمال ہے، مین حنفیہ کے یہاں ظاہر لفظ ہی ہے۔ اس لئے کہ نسا کی علت: غرر ہے بیع کے، انوں رکاب موجود ہیں اور کثرت فائدہ کو باطل کہہ دیا جاتا ہے (۳)۔

حنفیہ میں شیخیں (مام ابو حنیفہ و ابو یوسف) کا یہ "غیر منقولہ کی بیع قبضہ سے قبل اتنا ناجاز قرار دیتے ہیں، اس کا استدلال: جو بیع کے عمومی لامل سے ہے نہ ان میں کوئی تخصیص نہیں، اور تا ب اللہ کے عموم کی تخصیص نہ واحد سے ناجاز ہے، نیز اس سے کہ جائیداد "غیر منقولہ میں مالکیت کے ذریعہ عقد کے فسخ ہونے کا حکم نہیں ہوتا، برخلاف وہاں منقولہ کے، نیز اس لئے کہ جائیداد "غیر منقولہ کو حوالہ کرنے پر قدرت حاصل ہے، اور اپنی "رہیت کے پھرنے سے اس کی تباہی شامداری ہوتی ہے" (۴)۔

اس کی ایک دلیل: قبضہ سے قبل شمس میں تصرف پر قیاس کرنا بھی ہے، اس لئے کہ وہ ناجاز ہے، کیونکہ اس میں کوئی غریب نہیں، جیسا کہ مبر، بدل خلع، بدل حق اور بدل صلح عن دم الحمد (عمر اخون کرنے کے سلسلہ میں صلح کا بدل) میں تصرف کرنا۔ اس لئے کہ تصرف کی اجازت دینے والی چیز طہیث ہے اور وہ پائی گئی، لیکن حتی لامکان غرر سے اہتر از واجب ہے، اور یہ اس صورت میں ہے جس میں غرر کا تصور ہو، وہ منقولہ بیع ہے، غیر منقولہ جائیداد نہیں (۵)۔

(۱) حدیث: "لہی ان باع السلع حبث بضاع۔" کی تخریج فقرہ ۲ کے تحت آچکی ہے۔

(۲) رد المحتار ۴/۱۳۱، نیز دیکھئے الدر المختار ص ۱۱۱۱۔

(۳) تبیین الحقائق ۸۰/۲، تصرف کے ساتھ نیز دیکھئے: بیع المبیع ۲/۲۳۳، اور اس کے بعد کے صفحات، المصوب ۸/۱۲، اور اس کے بعد کے صفحات، الدر المختار ۶/۱۳۷، ۱۳۸۔

(۴) دیکھئے الدر المختار شرح ۱۲۱/۱۳۵، ۱۳۶، تبیین الحقائق ۸۰/۲۔
حدیث: "لہی عن بیع الحصة وعن بیع العود" کی روایت مسلم (۱۱۵۳/۲ طبع مجلس) نے کی ہے۔

نق مالم قبض ۳-۵

شرطیں لگائی ہیں:

الف۔ یہ کہ طعام معاوضہ کے طور پر یا گیا ہو یعنی کسی چیز کے مقابلہ میں ہو۔ مثلاً اجارہ کے، رعیہ یا شریہ کی یا صلح کے، رعیہ یا جنایت کے تاواں میں یا گیا ہو یا کسی عورت کو اس کے مہر میں، ہو یا ان کے دادا اور کوئی معاوضہ کی شکل ہو۔ یہ طعام کی نذر ہوگی اس پر قبضہ سے پہلے جائز نہیں (۱)۔

ب۔ لیکن اگر اس کے پاس طعام میراث یا بیہ و غیرہ کے طور پر آجائے (نہ کوغرض میں نہیں یا جاتا) تو قبضہ سے قبل اس کی بیع جائز ہے۔

ب۔ یہ کہ معاوضہ کیل یا وزن یا تعدد کے ذریعہ ہو، یعنی اس کو کیل کے ذریعہ خریدے، اور قبضہ سے قبل اس کو نذر وخت کر دے، خواہ اس کو اکل سے نذر وخت کرے یا کیل سے، بین اکل سے نذر دے، چہ قبضہ سے قبل اس کو نذر وخت کر دے تو اس کی بیع جائز ہے، خواہ اس کو اکل سے نذر وخت کرے یا کیل سے (۲)، لہذا اگر طعام ماپ سے خریدے تو قبضہ سے قبل اس کی بیع نہ اکل سے جائز ہے نہ ہی ماپ کر۔

دراثر اس کو اکل سے خریدے تو قبضہ سے قبل مطلقاً جائز ہے، اکل سے ہو یا کیل سے (۳)۔

۵۔ متبادلہ کے مذہب میں قبضہ سے قبل ان موال کی بیع ممنوع ہے

امام محمد کا اس میں اختلاف ہے، انہوں نے یہ منقولہ جائیداد میں بھی، قبضہ سے قبل بیع کی اجازت نہیں دی، اور یہی امام ابو یوسف کا پہلا قول ہے، اور امام شافعی کا قول ہے جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے (۱)۔ اس کی دلیل، حدیث کا مطلق ہونا اور موال منقولہ پر قیاس ہے۔

نیز ایک دلیل جارہ پر بھی قیاس ہے۔ چونکہ جارہ جائیداد غیر منقولہ میں قبضہ سے قبل ناجائز ہے، اور وہوں میں شتہ ک ملت یہ ہے کہ وہوں میں غیر مضمون کا نفع پایا جاتا ہے اس لئے کہ نذر وخت کی میں مقصود نفع ہے، اور غیر مضمون کا نفع شراعی مسموع ہے، اور منافعت فساد کا تقاضا کرتی ہے، لہذا قبضہ سے قبل بیع فاسد ہوگی، چونکہ وہ خریدے رکے ضمان میں، غل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ اجارہ میں ہے (۲)۔

۴۔ مالک کا مذہب یہ ہے کہ بیع کو حرام، فاسد کرنے والی چیز صرف کھانے والی چیز کی نذر وخت کی ہے، دوسری چیزوں کی بیع قبضہ سے قبل یہ حکم نہیں، خواہ کھانے والی چیز موال ربوہ میں سے ہو، مثلاً کیبوں یا موال ربوہ میں سے نہ ہو، مثلاً مالکیہ کے نزدیک سب۔

رعی و تیریوں جو کھانی میں جائیں اس کی بیع قبل قبضہ جائز ہے، اس کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کی سابتہ حدیث ہے: (۳) من ابتاع طعاماً فلا یبعہ حتی یقبضہ (جو طعام خریدے، اس کو نذر وخت نہ کرے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کر لے)، نیز اس لئے کہ کھانے والی چیزوں میں متغیر پیدا ہو جاتا ہے، دوسری چیزوں میں نہیں (۴)، میں مالکیہ سے اس نوعیت کی بیع کے فساد کے لئے وہ

(۱) دیکھئے فتح القدیر ۱/۱۳۷۔

(۲) الہد یہ مع شرح الصغیر ۱/۱۳۷۔

(۳) حدیث شریفہ "من ابتاع طعاماً فلا یبعہ حتی یقبضہ" کی تخریج مختصرہ کے تحت ملتی ہے۔

(۴) جدید الفقہاء ص ۱۳۳۔

(۱) الشرح الکبیر للدرم مع حاشیۃ الدسوقی ص ۱۵۱، ۱۵۲، الفہم فی الفقہ ۱/۱۷۱، ۱۷۲۔

(۲) حاشیۃ الدسوقی علی الشرح الکبیر للدرم ص ۱۵۲، ۱۵۳، دیکھئے فقہ میں الفقہ ۱/۱۷۱۔

(۳) حاشیۃ الدسوقی ص ۱۵۳۔

فقہ امام قسطنطنیہ

میں اس بات پر مار پڑتی تھی کہ طعام کو اپنی قیامگاہوں میں لے جانے سے پہلے فروخت کریں^(۱)۔

ساتھ حدیث کی رو سے: ”من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یستوفیہ“^(۲) (جو مالک خریدے اس کو فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے)۔

نیز حضرت ابن عمرؓ کے اس قول کی رو سے: ”ام مدلا در لانے والوں سے مالک انکل سے خریدتے تھے، تو رسول اللہ نے ہم کو منع فرمایا کہ اس کو دوسری جگہ منتقل کرنے سے قبل فروخت کریں“^(۳)۔

نیز ابن امیر نے کہا: اس پر اہل علم کا اجماع ہے کہ جس نے مالک خریدے اس کے لئے اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس کو فروخت کرنا ناجائز ہے^(۴)۔

مقابلہ نے کہا: اگر وہ خریدے کے مناسبت میں، اکل ہو جائے تو اس کی بیعت اس میں تصرف کرنا جائز ہے، جیسا کہ قبضہ کے بعد یہ کرنا جائز ہے۔

”الشرح الکبیر“ میں اس کی یہ تشریح کی گئی ہے: اور یہ (حدیث ”من ابتاع طعاما“ جس نے مالک خریدے) بتاتی ہے کہ ممانعت ہر مالک میں عام ہے، ساتھ ہی انکل سے بیع کرنے کی ممانعت کی صراحت ہے۔ اور یہ حدیث اپنے مفہوم (مخالف) کے لحاظ سے بتاتی ہے کہ مالک کا حکم اس کے علاوہ میں دوسرا ہے^(۵)۔

اس کے بارے میں متعدد روایات ہیں جن میں بعض کا ذکر آچکا ہے^(۱)۔

مثلاً ایک روایت ہے کہ طعام اور اس جیسی چیزوں کی بیعت قبضہ سے قبل مطلقاً جائز ہے، خود اکیلے ہو یا سوزہن یا کوئی اور۔ اس میں امام مالک کا اختلاف ہے کہ انہوں نے اکیلے یا سوزہن کی شرط لگائی ہے، جیسا کہ ہم نے پہلے لکھا ہے^(۲)۔ اس کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کی روایت حدیث ہے: ”من ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ“^(۳) (جو طعام خریدے اس کو فروخت نہ کرے یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرے)۔

یہ اثرم کے اس قول کی وجہ سے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے حدیث: ”نہی عن دمع مالہ یضمن“ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ عام ہے، اس جیسی کھانے یا پیے والی چیز کا حکم ہے، البتہ اس کو قبضہ سے قبل فروخت نہ کرے^(۴)۔

نیز ابن عبد البر نے کہا: صبح یہ ہے کہ جس چیز کی قبضہ سے قبل فروختگی سے روکا جاتا ہے وہ طعام ہی ہے، کیونکہ حصور ^{ملا} سے طعام کو قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ طعام کے علاوہ کا قبضہ سے پہلے فروخت کرنا مباح ہے^(۵)۔

نیز حضرت ابن عمرؓ کے قول کی وجہ سے کہ میں نے دیکھا کہ جو لوگ انکل سے طعام خریدتے تھے انہیں رسول اللہ ^ﷺ کے زمانہ

(۱) مابقی میں امام ہاشمی وروان کے موافقین کا مذہب دیکھئے کہ اس میں ایک روایت احمد سے ہے۔

(۲) دیکھئے فقرہ سابق۔

(۳) حدیث ہمیں ابتاع طعاما فلا یبعہ حتی یقبضہ کی تخریج فقہاء کے تحت آچکی ہے۔

(۴) الشرح الکبیر فی دلیل النسخ ۱۱۶ ص۔

(۵) حوالہ سابق۔

(۱) حوالہ سابق۔

(۲) دیکھئے فقرہ ۱۔

(۳) حدیث: ”کما یشری الطعام من الرکبان جزا“۔ ”کی روایت مسلم (۳۱۱۳ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

(۴) الشرح الکبیر فی دلیل النسخ ۱۱۶ ص۔

(۵) الشرح الکبیر ۱۱۶ ص۔

بقیہ امام قاضی

امام احمد سے ایک روایت ہے کہ جو متعین ہو، مثلاً ڈھیر مائے بغیر فروخت ہو، اس کی بقیہ قبضہ سے قبل جائز ہے، اور جو غیر متعین ہو، مثلاً ڈھیر میں سے ایک تقیر، اور لوہے کے کھرے میں سے ایک رطل (۱)۔ اس کی بقیہ قبضہ سے قبل، بلکہ کیل یا وزن سے قبل جائز ہے۔

یہ روایت امام مالک کے سابق قول سے قریب ہے کہ جو انکل سے خریدی گئی ہے اس کی بقیہ جائز ہے۔ بین امام مالک بحق کو طعام کے ساتھ خاص کرتے ہیں۔

امام احمد سے روایت کی وجہ بن عمرؓ سے مروی یہ قول ہے کہ سنت رسی ہے، بقیہ کے وقت جو مال زکوٰۃ تھا، بحق میں شامل تھا، اور وہ کف ہو گیا تو خرید رہے پے کا (دھن) اس کا مالکان نہ لے گا (۲)۔ حضرت بن عمرؓ سے اس کو خرید رکے ضمان میں سے قرار دیا، حالانکہ خرید رکے قبضہ نہیں کیا، تو معلوم ہوا کہ متعین میں قبضہ سے قبل بقیہ ہونی ہے (۳)۔

نیز اس سے کہ متعین بحق میں پورا کرے، کا حق تعلق نہیں ہوتا، لہذا وہ مال خرید رکے مال میں سے ہوگا، جیسا کہ غیر متعین اور غیر موزون۔

امام احمد سے تیسری روایت یہ ہے کہ کسی چیز کی بقیہ قبضہ سے قبل جائز ہے، اس روایت کے لحاظ سے وہ امام شافعی وغیرہ کے موافق ہیں جیسا کہ گزرا۔

(۱) ابو یوسف کا لکھا اس کی جمعہ ذکر ہے، یہی ”محررۃ“ کی جمعہ ”محررۃ“ ہے دیکھئے اصباح میر لکھنؤ۔

(۲) توبہ ابن عمرؓ: مضت السنة ان ما أخذتہ الصفقة حیا مجموعاً لہو من البصاع کو بخاری نے اپنی صحیح (فتح الباری ۳۵۱/۳ طبع استنباط) میں تحریک ذکر کیا ہے ابن حجر نے قلعی اعلیٰ (۳۲۳/۳ طبع مکتبہ اسلامی) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۳) شرح الکبیر ۵/۳۔

رماکیل موزون اور اس جیسی چیزوں کے حکم وہ میں تو قبضہ سے قبل اس میں تصرف کرنا جائز ہے، اس کی دلیل حضرت ابن عمرؓ کی یہ حدیث ہے: ”أثبت النبي ﷺ فقلت: إني أبيع الإبل بالبيع، فأبيع بالمدائير وأخذ الدراهم، وأبيع بالدراهم وأخذ المدائير، فقال: لا بأس أن تأخذ بسعر يومها، عالم تغتفر لا وبسكما شيء“ (۵) (میں نے خدمت نبویؐ میں حاضر ہو کر

(۱) دیکھئے الاضاف ۳/۶۰۳، ۴/۶۱۱، لکھا مذہب ہے اس پر صحابہ ہیں، لیکن مذہب میں مشہور ہے۔

(۲) انصی ۲۱۷/۳ ورواں کے بعد کے منکحات، لشرح الکبیر فی ذیل انصی ۱۱۵/۳، کتاب القناع ۲۲۱/۳۔

(۳) انصی ۲۲۰/۳۔

(۴) کتاب القناع ۲۲۱/۳۔

(۵) حدیث ابن عمرؓ: لا بأس أن تأخذ بسعر يومها، امام لغز لا وبسكما شيء کی روایت ابو داؤد (۱۵۱/۳ طبع عزت عید دہلی) سے کی ہے، فقہی سے شعبہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمرؓ سے اس کے ساتھ ہونے کا حکم لکھا ہے (تحفہ الخیر لابن حجر ۲۶۱/۳ طبع مکتبہ المدینہ)۔

فقہ مام قرض

اگر میں ہوں تو اس پر قبضہ سے قبل بیچ جا رہا ہوں تو یہ تصرفات جائز ہیں (۱)۔

حنا بلہ نے اس ضابطہ کی ملکیت یہ بیان کی ہے: تصرف کا مقصد کرنے والی چیز ملکیت ہے اور وہ پائی گئی، لیکن جس ملکیت میں اس مال کا نام ہو، معتق، مالک (جس چیز کا مقتد یا یہ ہو) کی ملکیت کا احتمال ہونے کی وجہ سے اس کے فتح ہونے کا اندیشہ ہے، ایسی ملکیت پر غرر سے بچنے کے لئے امر۔ مقتد کی بنا پر نہیں ہوگی اور جس ملکیت میں اس غرر کا نام نہ ہو، اس سے مانع اور ہوگا لہذا اس پر امر۔ مقتد کو بھی کرنا جائز ہے (۲)۔

ب۔ حنفیہ میں سے محمد بن حسن نے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے:

۱۔ دیا تصرف جو قبضہ کے بغیر نام نہ ہو، مثلاً، مہر، صدقہ،

ربین قرض، امارہ وغیرہ، بیچ پر قبضہ سے قبل جائز ہے۔

۲۔ تصرف جو قبضہ سے قبل نام نہ ہو، مثلاً، بیچ، چارہ، صلح

عن الدین (دین کے بارے میں صلح کا برس) کریمین ہو، وغیرہ، بیچ پر

قبضہ سے قبل جائز ہے۔

امام محمد کے نزدیک اس کی جگہ یہ ہے: (مثلاً، مہر چونکہ قبضہ کے

بغیر مکمل نہیں ہوتا، لہذا وہ ہو بول (حسن کے سے مہر یا یہ) اور سب

(بہ کرنے والے) کا مال ہو گیا، اور یہی وہ شرط ہے جس نے

اس کو قبضہ سے قبل مہر یا یہ ہے، پھر وہ اپنے سے اس پر قبضہ کرنے

کا ہو گیا، لہذا قبضہ کے بعد مکمل ہوگا۔

برخلاف بیچ وغیرہ (مثلاً) جو قبضہ سے قبل پوری ہو جاتی

ہے، ان میں قبضہ سے قبل تصرف جائز ہے، اس سے کہ جب

امر سے خریدار نے اس پر قبضہ کیا تو وہ پہلے خریدار کی طرف سے قبضہ

عرض کیا: میں ”بیچ“ میں اس وقت کرتا ہوں، دینار میں

فرہشت ر کے (اس کے بدلہ) اور ام لیتا ہوں، اور دینار میں فرہشت

ر کے (اس کے بدلہ) دینار وصول کرتا ہوں، تو آپ ﷺ نے

فرمایا: اس دین کے نثر پر بیٹے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ جدا لگی پر

وہوں کے درمیان کوئی چیز نہ روٹی ہو۔

حنا بلہ نے کہا: یہ قبضہ سے قبل ثمن میں تصرف ہے، اور ثمن

عوض میں سے ایک ہے (۳)۔

قبضہ سے قبل ممنوع تصرف کا ضابطہ:

۶۔ قبضہ سے قبل ثمر، ممنوع تصرفات کے بارے میں فتاویٰ کے

ضوابط مختلف ہیں:

الف۔ حنفیہ حنا بلہ کا متعلق مدیہ ضابطہ یہ ہے:

معرض جو یہ مقتد سے ملکیت میں آئے جس پر قبضہ کرے

سے قبل اس کی ملکیت سے مقتد فتح ہو جاتا ہے اس میں قبضہ سے قبل

تصرف کرنا جائز نہیں، اور جس چیز کی ملکیت سے مقتد فتح نہ ہو اس میں

قبضہ سے قبل تصرف جائز ہے (۴)۔

مال کی مثال: بیچ، اجرت، بدل صلح عن دین (دین کے بارے

میں صلح کا بدلہ) غرض اجرت اور بدل میں ہوں (مہر کے

رہ ایک) یا کسی دوسری وعدہ کی ہوں (حنا بلہ کے نزدیک)۔

دوم کی مثال: پور کریمین ہو (مہر کے نزدیک)، اسی طرح

بدل صلح، حق سی مال (مال کی شرط پر آزادی)، بدل عن صلح دم

الحمہ (قتل عمد کے سلسلہ میں صلح کا بدلہ)، اسی طرح جنایت کا تاوان

اور تلف شدہ چیز کی قیمت، حنا بلہ کے نزدیک ان دونوں میں یہ سب

(۱) مسنی ۴۲۲، شرح الکبیری ذیل ۴۸۸۔

(۲) مسنی ۴۲۱، شرح الکبیری ذیل ۴۸۸، ان سب کا اندر الفقارو

رد المحتار ۶۲ سے سوا درج کیا جائے۔

(۱) ہفتوں غامب کے ساتھ مراجع۔

(۲) مسنی ۴۲۱، شرح الکبیری ذیل ۴۸۸۔

بیع مالم قبضہ

کے درمیان قبضہ نہ ہوا ہو^(۱)۔

ان طرح مالک نے مطلق طعام میں بیع کے جو ز کے لئے (اس پر قبضہ کی شرط کے ساتھ) یہ بھی شرط لگائی ہے کہ قبضہ اپنی طرف سے اپنے لئے نہ ہو، اگر اپنی طرف سے پہلے سے ہوگا تو اس کی بیع ممنوع ہوگی، اس لئے کہ وہ معتدوں کے درمیان ہونے والا یہ قبضہ مالم قبضہ کی طرح ہے^(۲)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ز کے سے معتد قبضہ تو کی قبضہ ہے، لہذا اس کے بعد بیع طعام جائز ہے، مگر ضعیف قبضہ تو وہ عدم قبضہ کی طرح ہے، لہذا اس کے بعد جو ز نہ ہوگا مثلاً:

اگر اس کو طعام کی بیع کا وکیل بنایا، اس نے اجنبی کے ہاتھ بیع دو طعام پر اجنبی کے قبضہ سے قبل وکیل نے اس سے اس کو اپنے سے خرید لیا تو اپنے سے اس کی بیع ممنوع ہوگی، اس لئے کہ اس حالت میں وہ اپنی طرف سے اپنے لئے قبضہ کرنے والا ہوگا۔

اسی طرح اگر اس کو طعام خریدنے کا وکیل بنایا، اور اس نے اس کو خرید کر اس پر قبضہ کر لیا، پھر اجنبی کے ہاتھ اس کو فروخت کر دیا۔ پھر اس پر اجنبی کے قبضہ کرنے سے قبل اس سے خرید لیا تو اپنے سے اس کا خرید مالم قبضہ ہے، اس لئے کہ اس حالت میں وہ اپنی طرف سے اپنے لئے قبضہ کرنے والا ہوگا^(۳)۔

اپنی طرف سے اپنے لئے قبضہ ہونے کی صورت میں بیع طعام کے عدم جواز سے وہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر اپنی طرف سے قبضہ کرنے والا ایسا شخص ہو جو معتد کے دونوں اطراف کو انجام دے، والا ہو، مثلاً: بھئی، اپنے ماتحت و بقیوں کے لئے یا والد اپنی دو چھوٹی اولاد

رہنے والا نہیں ہو، یہ نہ بیع قبضہ پر موقوف نہیں، اور اس سے قبضہ سے قبل بیع کی تسلیم لازم آئے گی جو صحیح نہیں ہے^(۱)۔

تحریر ثانی نے اشارہ کیا ہے کہ اصح امام محمد کی رائے ہے^(۲)۔

بیع مالم قبضہ میں سے وہ بیع نے قبضہ سے قبل طعام کی بیع کی ممانعت کا صائبہ یہ کہتا ہے کہ بیع کے بعد معتد کے مالک ہوں اور ان دونوں کے درمیان میں قبضہ نہ پایا جائے^(۳)۔ مالک کے لئے رائے کے مطابق یہ ضابطہ طعام کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ ان کی رائے گذر چکی ہے کہ وہ لوگ قبضہ سے پہلے بیع کی ممانعت کو مطلق ربوی اصطلاح میں محصور کرتے ہیں۔

بن جزی کے کلام سے جو ضابطہ اخذ کیا جاتا ہے وہ یہ ہے:

ہر ایسا طعام جو معاوضہ میں لیا گیا ہو (اکل کے بغیر) اس پر قبضہ سے قبل اس کو فروخت کرنا ناجائز ہے۔ اور معاوضہ کے تحت خرید ری، اجارہ، صلح، جنابیت کا تاوان اور غیر ذاتے میں (جیسا کہ ذکر کیا گیا)، لہذا اس کی بیع قبضہ سے قبل ناجائز ہے۔ اس میں قبضہ سے قبل اس کو بیہ کر سکتا ہے یا قرض کے طور پر دے سکتا ہے^(۴)۔

مالک کے یہاں: غیر بیع (اکل کے بغیر) کی قید اس طعام کو نکالنے کے لئے ہے جسے ماپے، گنے، مردے بغیر اکل سے فروخت کیا گیا ہے، کیونکہ قبضہ سے قبل اس کی بیع جائز ہے، اس لئے کہ قبضہ عقد کے رعبہ و شرط کے ضمانت میں، غل ہو یا ہے، لہذا وہ حکماً مقبوض ہے، اس لئے اس میں بیع کے بعد معتد کا اثر نہیں آئے جس

(۱) رد المحتار ۴/۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰،

بیع مالم - قرض ۷-۸

کے لئے، کہ اس صورت میں ان میں سے کسی ایک کے طعام کو دوسرے کے ہاتھ فروخت کرنا، پھر اس کو اجنبی کے ہاتھ، اس کے قبضہ کرنے سے قبل اس شخص کے لئے فروخت کرنا جس کے لئے اس کو خریدے جا رہا ہے (۱)۔

۷۔ ثانیہ نے اس سلسلہ میں کوئی صابطہ وضع نہیں کیا ہے۔ اہل بیت نے (سپ مذہب کے، صحیح قول میں) قبضہ سے پہلے امان کے اعتبار سے بیع کے ساتھ دوسرے حقوق کو لاحق کیا ہے چنانچہ انہوں نے ہر مٹ کی ہے۔ چار روئے "ربہ" (اگرچہ مال کی طرف سے ہوں) باطل ہیں، لہذا یہ حقوق صحیح نہیں ہونگے، اس لئے کہ نبی کی ملک یعنی ملکیت کا ضعف ان میں موجود ہے، اسی طرح صدقہ، عہد، بدل، حلیع، خون وغیرہ کے بارے میں نسخ کا عوض، بقرض، مضاربہ، شرکت وغیرہ کا حکم ہے (۲)۔

"بیع" کی مہارت عام ہے، چنانچہ اس میں مہارت ہے: غیر مقبوض میں کوئی تصرف اگرچہ فروخت کرے یا لے کے ساتھ ہو، بیعت بیعت، رہن صحیح نہیں ہے، "مقدمہ کے سب مودعیہ ضمان میں" (۳)۔

البتہ ثانیہ نے قبضہ سے قبل بیع میں خریدار کے درج ذیل تصرفات کو صحیح قرار دیا ہے، عتاق (آرہ سہ)، وصیت، تدبیر (مدبرہ)، مانا، ترمیم، وقف، قسمت از اول و تعدیل (رو نہیں) کا تصرف، اور اسی طرح انکل سے خریدے ہوئے طعام کو مباح کرنا، برخلاف اس صورت کے "ہبط م کوئیل" سے خریدے ہوئے اس کی بااحت کے صحیح ہونے کے سے اس کو مانا، اس پر قبضہ کرنا ضروری ہے۔

ثانیہ نے اس کی توجیہ (خود ثانیہ کی تعبیر میں) یہ کی ہے کہ شارع کو حق کی شناخت ہے اور ہفتہ تصرفات اس کے حکم میں ہیں۔ ۷۔ نیز انہوں نے خمس معین کو خود و دوسرے مودعیہ مانا یہاں کے طرہ و قبضہ سے قبل تصرف کے نفاذ کے سلسلہ میں بیع کے ساتھ لاحق کیا ہے، لہذا اس پر قبضہ سے قبل بائیں اس کو فروخت نہیں کر سکتا ورنہ بی اس میں کوئی تصرف کر سکتا ہے اس سے کہ مہارت عام ہے اور مابعدہ توجیہ بھی اس کی دلیل ہے (۴)۔

بلکہ ان خبر نے کہا کہ میں جو مقدمہ و سند میں مضبوط ہو اس کا یہی حکم ہے (۲)۔ یعنی قبضہ سے قبل اس میں تصرف میں کر سکتا۔ رہنے آدمی کے ہر مال جو دوسرے کے ہاتھ میں امانت کے طور پر ہوں، مثلاً، بیعت (امانت رکھا ہوا مال)، مال شرکت، مال مضاربہ، رہن رکھا ہوا مال رہن سے چھوٹنے کے بعد، مال وراثت، نصیحت میں سے جو مال مجاہد کی ملکیت میں آئے، مولیٰ عدیہ (زیر مملکت مباح شخص) کے بلوغ رشد کے بعد، ولی کے ہاتھ میں ہونے والا مال اور اس طرح کے اموال، ان میں تصرف کا مالک ہے، اس لئے کہ ان تمام مذکورہ اموال میں ملکیت نام ہے (۳)۔

۸۔ ثانیہ یہاں اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ امام شوقانی رحمہ اللہ نے ایک اور ضابطہ پیش کیا ہے جس کے نصف کو ثانیہ نے بیان کیا ہے، موصوف کے کلام کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ تصرفات جو عوض کے ساتھ ہوں، بیع کے ساتھ لاحق ہوں گے، لہذا ان کو انجام دینا قبضہ سے قبل ناجائز ہے، اور وہ تصرفات جس میں عوض نہیں، وہ بیہ کے ساتھ لاحق ہیں، لہذا ان کو

(۱) دیکھئے فقرہ ۱۔

(۲) تحت الحجاج ۳۳/۴۰۳۔

(۳) ساتھ جلد ۳۳/۴۰۳، ۴۰۴، شرح لکھنؤ علی المہاج ۳۳/۲۳۔

(۱) شرح الکبیر جلد دوم ۳۳/۱۵۳۔

(۲) شرح لکھنؤ علی المہاج ۳۳/۲۱۳۔

(۳) دیکھئے الحجاج شرح علیہ لکھنؤ ۳۳/۱۶۱، ۱۶۲ نیز دیکھئے تحت الحجاج

۳۳/۴۰۳، ۴۰۴۔

بیج مالم قبض ۹-۱۰

ایک قول یہ ہے کہ وہ معقول اُمنی ہے، اس کی سلف یہ ہے کہ اس کے ظاہر ہونے میں شارع کی ایک غرض ہے، یعنی سہولت سے مانع تک رسائی تاکہ کمزور و رتوی۔ ایک اس کو حاصل کر سکے۔

اگر قبضہ سے قبل اس کی بیج جائز ہو تو اہل ہواں بد ظاہر کے اس کو ایک اور سے کے ماتھ فرہشت کریں گے، ورنہ یہ طور پر مابک سے اس کی شریعہ فرہشت کے امکان کی وجہ سے مانع مٹنی ہو جائے گا، تو فقیر کی اس تک رسائی نہیں ہوئی، بین کر اس سے روک یا جائے تو اس کے ذریعہ کیل کرنے والا اور بوجھ لادنے والا قاعدہ اٹھائے گا، اور فقیروں کے لئے کھانا ہوا سامنے ہوگا، تو اس سے لوگوں کے دل مضبوط ہونگے خصوصاً بھوک اور شدت کے زمانہ میں^(۱)۔

قبضہ کی تحدید اور اس کا تحقق:

۱۰- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ ہر چیز پر قبضہ اس کے اعتبار سے ہے^(۲)۔

۱۱- اگر کیلی یا مرنی یا عدوی یا ورنی ہو تو اس پر قبضہ کیل یا مرن یا شمار یا رات (پیمائش) کے ذریعہ ہوگا۔ اس کی دلیل حضرت عثمانؓ کی حدیث ہے انہوں نے کہا: میں یہودیوں کے ایک خادمہ سے جن کو ”موتوققات“ کہا جاتا ہے، سمجھو رتہ دینا و رفع کے ساتھ فرہشت رتا تھا، حضور ﷺ کو اس کا حکم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”یا عثمان ادا البعت فلا تکل، و ادا بعت فکل“^(۳)

(۱) حاشیہ المدسول علی لشرح الکبیر ۱۵۱/۳، ۱۵۲، حاشیہ المدسول علی شرح کلائیہ الطالب ۳۵۲۔

(۲) انہی ۲۲۰/۳ میں من قد اتممت مراحتہ ہے۔

(۳) حدیث صحیح عثمان ادا البعت فلا تکل کی روایت بخاری (بیج مالم) ۲۲۳/۳ طبع المستقر نے حلیہ کی ہے اور احمد (۶۲/۱ طبع المیہ) نے

قبضہ سے قبل انجام دینا جائز ہے، شوکانی نے اس رائے کو رائج قرار دیا اور اس کے ثبوت کے لئی اس بات سے استدلال کیا ہے کہ قبضہ سے پہلے وقف کرنے اور رتہ کرنے کی صحت پر فقہاء کا اجماع ہے، اور غیر مقبوض کی بیج سے ممانعت بیعتات (یعنی شہدہ رتا) سے بھی استدلال کیا ہے۔

چنانچہ ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ حاذقہ نے ان سے نبی کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: اگر شریعہ ارجح کو قبضہ سے قبل فرہشت کر دے، ورنہ بیعت کے ہاتھ میں رد جائے گا ورنہ اس نے درم کو درم میں فرہشت کر دیا، لہذا اگر مثلاً سودینار میں مانع خریدے، شمس فرہشت کرنے والے کے حوالہ کر دیا اور مانع کو اس سے اپنے قبضہ میں نہیں لیا، پھر اس مانع کو ایک دوسرے شخص کے ہاتھ میں، ایک سو میں میں فرہشت کر دیا تو گویا اس نے اپنے سونے کے بدلہ میں اس سے زائد سونا خرید لیا یعنی ایک سو میں ایک سو میں کو خرید لیا۔

شوکانی نے کہا: ظاہر ہے کہ اس طرح کی سلف اس تصرف پر منطبق نہیں جو بداموص ہو۔

غیر مقبوض کی فرہشتگی کی ممانعت کی جو مکتبیں بیان کی گئی ہیں، ان میں یہ سلف سب سے بہتر ہے، اس لئے کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے مقاصد کو سب سے زیادہ جانتے تھے^(۱)۔

۹- بعض مالکیہ نے کہا: یہ نئی تعبیر ہے، سوئی (مالکی) نے اشارہ دیا ہے کہ مال مذہب کے نزدیک بیبی صحیح ہے، ”اس کو تو صحیح“ سے نقل کیا ہے^(۲)۔

(۱) نیل الاوطار ۵/۱۶۰۔

(۲) حاشیہ المدسول علی لشرح الکبیر ۱۵۱/۳۔

نتیجہ مام قہض ۱۰

(۱) عشاء ایسا تم خرید تو باپ کرلو، ہر سبب دھت کر دیا پ کر (۱۰)

حضرت جابر بن عبد اللہ سے: "بھی البی - بھت عن بیع الصاع حسی یجری فیہ الصاعان - صاع البائع، و صاع المشتوی" (۱) (نبی کریم ﷺ نے مات کی بیج سے منع فرمایا، یہاں تک کہ اس میں دو صاع جاری ہوئے بیچنے والے کا صاع اور خریدنے والے کا صاع سے باپ نہ یا جائے)۔

مالکیہ نے "مثلی" پر قبضہ کے لئے شرط لگائی ہے کہ اس کو خریدار کے پر فروغ جائے اور اس کے پتوں میں اس کو داخل یا جائے (۲)۔
پ۔ اگر نکل سے ہو تو اس پر قبضہ اس کو منتقل کرنا ہے، اس کی دلیل حضرت ابن عمر کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا لوگ بار بار کے "پری حصہ میں اکل سے مات کی خرید و فروخت کرتے تھے:"
فبھاہم رسول اللہ ﷺ ان یبعوه حتی یقلوہ (تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ اس کو منتقل کر لیں)۔ ایک روایت میں ہے: "حتى یحولوہ" (۳)

= موصوفہ کی ہے لکھی (۳۸۷ طبع احمدی) نے اس کو صحت کہا ہے اور بخاری نے اپنی سنن (۳۱۵/۵ طبع دائرہ المعارف اسلامیہ) میں اس کے قوی ہونے کا ذکر کیا ہے
(۱) ابھی ۳۲۰/۳۔

حدیث: "بھی عن بیع الطعام حسی یجری فیہ الصاعان - صاع البائع، و صاع المشتوی" کی روایت ابن ماجہ (۵۰/۲ طبع اکمل) اور دارقطنی (۸۷ طبع دارالکتاب) نے کی ہے، ابن حجر نے صحیحی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس کو مرسل روایت کیا ہے پھر کبھی وجہ (طریق) سے موصوفہ مروی ہے ایک دوسرے سے لے کر وہ قوی ہو جاتی ہے۔
(۲) اشرح المکبیر للردی مع حاشیۃ الدسولی ۱۲۲/۳۔
(۳) دیکھئے ابھی ۳۲۰/۳۔
حدیث: "کانوا یباعون الطعام جزأً" کی روایت بخاری (فتح المبارک ۳۵۰/۳ طبع مستقیم) اور مسلم (۱۱۱۱ طبع اکمل) نے کی ہے۔

(یہاں تک کہ اس کو دھری جگہ منتقل کر لیں)۔

ج۔ اگر منتقل (سامان اور جانور) ہو تو اس پر قبضہ لوگوں کے عرف و رواج کے اعتبار سے ہوگا جیسا کہ مالکیہ نے کہا: مثلاً کپڑے کو اپنے قبضہ میں لے لیا اور جانور کی تکمیل پر اگر دینا کر۔
یا اس کو ایسی جگہ منتقل کر دے جو فروخت کرنے والے کے ساتھ محسوس نہیں، یہ ثانویہ کے رد ایک ہے، اور نبی امام ابو یوسف سے مروی ہے: مثلاً مذکورہ رکابہ رکابہ رکابہ (۴)۔

مثلاً نے "قول (سامان اور جانور) میں نہیں کرتے ہوئے کہا: اگر بیچ دار نام یا ماہر ہوں تو اس پر قبضہ ہاتھ سے ہوگا، اگر کپڑے ہوں تو ان پر قبضہ اس کو منتقل کرنا ہے اور اگر جانور ہو تو اس پر قبضہ اس کو اپنی جگہ سے چار یا پانچ ہے (۵)۔

۱۔ اگر عقار (جائیداد) غیر منتقل ہو تو اس پر قبضہ اس کے در خریدار کے درمیان بلا کسی حامل کے تخلیہ کرنا (۶)، اور اس کو اس میں تصرف پر قادر بنانا، یا ہے، اس طور پر سرچابی ہو تو اس کے حوالے کر دے، بشرطیکہ اس کو خریدار کے حوالہ دے کر دے کے سامان سے حالی کر دے، یہ ثانویہ کے رد ایک ہے (۷)۔

مالکیہ نے یہ شرط صرف رہائی گھر میں لگائی ہے، اس سے کہ ان کے رد ایک اس پر قبضہ اس کو نہ کر دے کے رد ہے، صرف تخلیہ کافی نہیں، اس کو دھری جائیداد اس میں قبضہ، تخلیہ کے رد ہے۔

- (۱) اشرح المکبیر للردی ۱۲۵/۳۔
- (۲) تحت الحجاج ۳۱۲/۳ اور اس کے بعد کے صفحات، شرح لمیح ۳۱۶/۳، ۳۱۷/۳، ۳۱۸/۳۔
- (۳) ابھی ۳۲۰/۳، کشاف الحجاج ۲۳/۳۔
- (۴) ابھی ۳۲۰/۳، کشاف الحجاج ۳۳/۳، ۳۴/۳۔
- (۵) شرح لمیح علی الصحاح ۲۱۵/۳، شرح لمیح ۱۶۹/۳، ۱۷۰/۳، ۱۷۱/۳، ۱۷۲/۳، ۱۷۳/۳، ۱۷۴/۳، ۱۷۵/۳، ۱۷۶/۳، ۱۷۷/۳، ۱۷۸/۳، ۱۷۹/۳، ۱۸۰/۳، ۱۸۱/۳، ۱۸۲/۳، ۱۸۳/۳، ۱۸۴/۳، ۱۸۵/۳، ۱۸۶/۳، ۱۸۷/۳، ۱۸۸/۳، ۱۸۹/۳، ۱۹۰/۳، ۱۹۱/۳، ۱۹۲/۳، ۱۹۳/۳، ۱۹۴/۳، ۱۹۵/۳، ۱۹۶/۳، ۱۹۷/۳، ۱۹۸/۳، ۱۹۹/۳، ۲۰۰/۳، ۲۰۱/۳، ۲۰۲/۳، ۲۰۳/۳، ۲۰۴/۳، ۲۰۵/۳، ۲۰۶/۳، ۲۰۷/۳، ۲۰۸/۳، ۲۰۹/۳، ۲۱۰/۳، ۲۱۱/۳، ۲۱۲/۳، ۲۱۳/۳، ۲۱۴/۳، ۲۱۵/۳، ۲۱۶/۳، ۲۱۷/۳، ۲۱۸/۳، ۲۱۹/۳، ۲۲۰/۳، ۲۲۱/۳، ۲۲۲/۳، ۲۲۳/۳، ۲۲۴/۳، ۲۲۵/۳، ۲۲۶/۳، ۲۲۷/۳، ۲۲۸/۳، ۲۲۹/۳، ۲۳۰/۳، ۲۳۱/۳، ۲۳۲/۳، ۲۳۳/۳، ۲۳۴/۳، ۲۳۵/۳، ۲۳۶/۳، ۲۳۷/۳، ۲۳۸/۳، ۲۳۹/۳، ۲۴۰/۳، ۲۴۱/۳، ۲۴۲/۳، ۲۴۳/۳، ۲۴۴/۳، ۲۴۵/۳، ۲۴۶/۳، ۲۴۷/۳، ۲۴۸/۳، ۲۴۹/۳، ۲۵۰/۳، ۲۵۱/۳، ۲۵۲/۳، ۲۵۳/۳، ۲۵۴/۳، ۲۵۵/۳، ۲۵۶/۳، ۲۵۷/۳، ۲۵۸/۳، ۲۵۹/۳، ۲۶۰/۳، ۲۶۱/۳، ۲۶۲/۳، ۲۶۳/۳، ۲۶۴/۳، ۲۶۵/۳، ۲۶۶/۳، ۲۶۷/۳، ۲۶۸/۳، ۲۶۹/۳، ۲۷۰/۳، ۲۷۱/۳، ۲۷۲/۳، ۲۷۳/۳، ۲۷۴/۳، ۲۷۵/۳، ۲۷۶/۳، ۲۷۷/۳، ۲۷۸/۳، ۲۷۹/۳، ۲۸۰/۳، ۲۸۱/۳، ۲۸۲/۳، ۲۸۳/۳، ۲۸۴/۳، ۲۸۵/۳، ۲۸۶/۳، ۲۸۷/۳، ۲۸۸/۳، ۲۸۹/۳، ۲۹۰/۳، ۲۹۱/۳، ۲۹۲/۳، ۲۹۳/۳، ۲۹۴/۳، ۲۹۵/۳، ۲۹۶/۳، ۲۹۷/۳، ۲۹۸/۳، ۲۹۹/۳، ۳۰۰/۳، ۳۰۱/۳، ۳۰۲/۳، ۳۰۳/۳، ۳۰۴/۳، ۳۰۵/۳، ۳۰۶/۳، ۳۰۷/۳، ۳۰۸/۳، ۳۰۹/۳، ۳۱۰/۳، ۳۱۱/۳، ۳۱۲/۳، ۳۱۳/۳، ۳۱۴/۳، ۳۱۵/۳، ۳۱۶/۳، ۳۱۷/۳، ۳۱۸/۳، ۳۱۹/۳، ۳۲۰/۳، ۳۲۱/۳، ۳۲۲/۳، ۳۲۳/۳، ۳۲۴/۳، ۳۲۵/۳، ۳۲۶/۳، ۳۲۷/۳، ۳۲۸/۳، ۳۲۹/۳، ۳۳۰/۳، ۳۳۱/۳، ۳۳۲/۳، ۳۳۳/۳، ۳۳۴/۳، ۳۳۵/۳، ۳۳۶/۳، ۳۳۷/۳، ۳۳۸/۳، ۳۳۹/۳، ۳۴۰/۳، ۳۴۱/۳، ۳۴۲/۳، ۳۴۳/۳، ۳۴۴/۳، ۳۴۵/۳، ۳۴۶/۳، ۳۴۷/۳، ۳۴۸/۳، ۳۴۹/۳، ۳۵۰/۳، ۳۵۱/۳، ۳۵۲/۳، ۳۵۳/۳، ۳۵۴/۳، ۳۵۵/۳، ۳۵۶/۳، ۳۵۷/۳، ۳۵۸/۳، ۳۵۹/۳، ۳۶۰/۳، ۳۶۱/۳، ۳۶۲/۳، ۳۶۳/۳، ۳۶۴/۳، ۳۶۵/۳، ۳۶۶/۳، ۳۶۷/۳، ۳۶۸/۳، ۳۶۹/۳، ۳۷۰/۳، ۳۷۱/۳، ۳۷۲/۳، ۳۷۳/۳، ۳۷۴/۳، ۳۷۵/۳، ۳۷۶/۳، ۳۷۷/۳، ۳۷۸/۳، ۳۷۹/۳، ۳۸۰/۳، ۳۸۱/۳، ۳۸۲/۳، ۳۸۳/۳، ۳۸۴/۳، ۳۸۵/۳، ۳۸۶/۳، ۳۸۷/۳، ۳۸۸/۳، ۳۸۹/۳، ۳۹۰/۳، ۳۹۱/۳، ۳۹۲/۳، ۳۹۳/۳، ۳۹۴/۳، ۳۹۵/۳، ۳۹۶/۳، ۳۹۷/۳، ۳۹۸/۳، ۳۹۹/۳، ۴۰۰/۳، ۴۰۱/۳، ۴۰۲/۳، ۴۰۳/۳، ۴۰۴/۳، ۴۰۵/۳، ۴۰۶/۳، ۴۰۷/۳، ۴۰۸/۳، ۴۰۹/۳، ۴۱۰/۳، ۴۱۱/۳، ۴۱۲/۳، ۴۱۳/۳، ۴۱۴/۳، ۴۱۵/۳، ۴۱۶/۳، ۴۱۷/۳، ۴۱۸/۳، ۴۱۹/۳، ۴۲۰/۳، ۴۲۱/۳، ۴۲۲/۳، ۴۲۳/۳، ۴۲۴/۳، ۴۲۵/۳، ۴۲۶/۳، ۴۲۷/۳، ۴۲۸/۳، ۴۲۹/۳، ۴۳۰/۳، ۴۳۱/۳، ۴۳۲/۳، ۴۳۳/۳، ۴۳۴/۳، ۴۳۵/۳، ۴۳۶/۳، ۴۳۷/۳، ۴۳۸/۳، ۴۳۹/۳، ۴۴۰/۳، ۴۴۱/۳، ۴۴۲/۳، ۴۴۳/۳، ۴۴۴/۳، ۴۴۵/۳، ۴۴۶/۳، ۴۴۷/۳، ۴۴۸/۳، ۴۴۹/۳، ۴۵۰/۳، ۴۵۱/۳، ۴۵۲/۳، ۴۵۳/۳، ۴۵۴/۳، ۴۵۵/۳، ۴۵۶/۳، ۴۵۷/۳، ۴۵۸/۳، ۴۵۹/۳، ۴۶۰/۳، ۴۶۱/۳، ۴۶۲/۳، ۴۶۳/۳، ۴۶۴/۳، ۴۶۵/۳، ۴۶۶/۳، ۴۶۷/۳، ۴۶۸/۳، ۴۶۹/۳، ۴۷۰/۳، ۴۷۱/۳، ۴۷۲/۳، ۴۷۳/۳، ۴۷۴/۳، ۴۷۵/۳، ۴۷۶/۳، ۴۷۷/۳، ۴۷۸/۳، ۴۷۹/۳، ۴۸۰/۳، ۴۸۱/۳، ۴۸۲/۳، ۴۸۳/۳، ۴۸۴/۳، ۴۸۵/۳، ۴۸۶/۳، ۴۸۷/۳، ۴۸۸/۳، ۴۸۹/۳، ۴۹۰/۳، ۴۹۱/۳، ۴۹۲/۳، ۴۹۳/۳، ۴۹۴/۳، ۴۹۵/۳، ۴۹۶/۳، ۴۹۷/۳، ۴۹۸/۳، ۴۹۹/۳، ۵۰۰/۳، ۵۰۱/۳، ۵۰۲/۳، ۵۰۳/۳، ۵۰۴/۳، ۵۰۵/۳، ۵۰۶/۳، ۵۰۷/۳، ۵۰۸/۳، ۵۰۹/۳، ۵۱۰/۳، ۵۱۱/۳، ۵۱۲/۳، ۵۱۳/۳، ۵۱۴/۳، ۵۱۵/۳، ۵۱۶/۳، ۵۱۷/۳، ۵۱۸/۳، ۵۱۹/۳، ۵۲۰/۳، ۵۲۱/۳، ۵۲۲/۳، ۵۲۳/۳، ۵۲۴/۳، ۵۲۵/۳، ۵۲۶/۳، ۵۲۷/۳، ۵۲۸/۳، ۵۲۹/۳، ۵۳۰/۳، ۵۳۱/۳، ۵۳۲/۳، ۵۳۳/۳، ۵۳۴/۳، ۵۳۵/۳، ۵۳۶/۳، ۵۳۷/۳، ۵۳۸/۳، ۵۳۹/۳، ۵۴۰/۳، ۵۴۱/۳، ۵۴۲/۳، ۵۴۳/۳، ۵۴۴/۳، ۵۴۵/۳، ۵۴۶/۳، ۵۴۷/۳، ۵۴۸/۳، ۵۴۹/۳، ۵۵۰/۳، ۵۵۱/۳، ۵۵۲/۳، ۵۵۳/۳، ۵۵۴/۳، ۵۵۵/۳، ۵۵۶/۳، ۵۵۷/۳، ۵۵۸/۳، ۵۵۹/۳، ۵۶۰/۳، ۵۶۱/۳، ۵۶۲/۳، ۵۶۳/۳، ۵۶۴/۳، ۵۶۵/۳، ۵۶۶/۳، ۵۶۷/۳، ۵۶۸/۳، ۵۶۹/۳، ۵۷۰/۳، ۵۷۱/۳، ۵۷۲/۳، ۵۷۳/۳، ۵۷۴/۳، ۵۷۵/۳، ۵۷۶/۳، ۵۷۷/۳، ۵۷۸/۳، ۵۷۹/۳، ۵۸۰/۳، ۵۸۱/۳، ۵۸۲/۳، ۵۸۳/۳، ۵۸۴/۳، ۵۸۵/۳، ۵۸۶/۳، ۵۸۷/۳، ۵۸۸/۳، ۵۸۹/۳، ۵۹۰/۳، ۵۹۱/۳، ۵۹۲/۳، ۵۹۳/۳، ۵۹۴/۳، ۵۹۵/۳، ۵۹۶/۳، ۵۹۷/۳، ۵۹۸/۳، ۵۹۹/۳، ۶۰۰/۳، ۶۰۱/۳، ۶۰۲/۳، ۶۰۳/۳، ۶۰۴/۳، ۶۰۵/۳، ۶۰۶/۳، ۶۰۷/۳، ۶۰۸/۳، ۶۰۹/۳، ۶۱۰/۳، ۶۱۱/۳، ۶۱۲/۳، ۶۱۳/۳، ۶۱۴/۳، ۶۱۵/۳، ۶۱۶/۳، ۶۱۷/۳، ۶۱۸/۳، ۶۱۹/۳، ۶۲۰/۳، ۶۲۱/۳، ۶۲۲/۳، ۶۲۳/۳، ۶۲۴/۳، ۶۲۵/۳، ۶۲۶/۳، ۶۲۷/۳، ۶۲۸/۳، ۶۲۹/۳، ۶۳۰/۳، ۶۳۱/۳، ۶۳۲/۳، ۶۳۳/۳، ۶۳۴/۳، ۶۳۵/۳، ۶۳۶/۳، ۶۳۷/۳، ۶۳۸/۳، ۶۳۹/۳، ۶۴۰/۳، ۶۴۱/۳، ۶۴۲/۳، ۶۴۳/۳، ۶۴۴/۳، ۶۴۵/۳، ۶۴۶/۳، ۶۴۷/۳، ۶۴۸/۳، ۶۴۹/۳، ۶۵۰/۳، ۶۵۱/۳، ۶۵۲/۳، ۶۵۳/۳، ۶۵۴/۳، ۶۵۵/۳، ۶۵۶/۳، ۶۵۷/۳، ۶۵۸/۳، ۶۵۹/۳، ۶۶۰/۳، ۶۶۱/۳، ۶۶۲/۳، ۶۶۳/۳، ۶۶۴/۳، ۶۶۵/۳، ۶۶۶/۳، ۶۶۷/۳، ۶۶۸/۳، ۶۶۹/۳، ۶۷۰/۳، ۶۷۱/۳، ۶۷۲/۳، ۶۷۳/۳، ۶۷۴/۳، ۶۷۵/۳، ۶۷۶/۳، ۶۷۷/۳، ۶۷۸/۳، ۶۷۹/۳، ۶۸۰/۳، ۶۸۱/۳، ۶۸۲/۳، ۶۸۳/۳، ۶۸۴/۳، ۶۸۵/۳، ۶۸۶/۳، ۶۸۷/۳، ۶۸۸/۳، ۶۸۹/۳، ۶۹۰/۳، ۶۹۱/۳، ۶۹۲/۳، ۶۹۳/۳، ۶۹۴/۳، ۶۹۵/۳، ۶۹۶/۳، ۶۹۷/۳، ۶۹۸/۳، ۶۹۹/۳، ۷۰۰/۳، ۷۰۱/۳، ۷۰۲/۳، ۷۰۳/۳، ۷۰۴/۳، ۷۰۵/۳، ۷۰۶/۳، ۷۰۷/۳، ۷۰۸/۳، ۷۰۹/۳، ۷۱۰/۳، ۷۱۱/۳، ۷۱۲/۳، ۷۱۳/۳، ۷۱۴/۳، ۷۱۵/۳، ۷۱۶/۳، ۷۱۷/۳، ۷۱۸/۳، ۷۱۹/۳، ۷۲۰/۳، ۷۲۱/۳، ۷۲۲/۳، ۷۲۳/۳، ۷۲۴/۳، ۷۲۵/۳، ۷۲۶/۳، ۷۲۷/۳، ۷۲۸/۳، ۷۲۹/۳، ۷۳۰/۳، ۷۳۱/۳، ۷۳۲/۳، ۷۳۳/۳، ۷۳۴/۳، ۷۳۵/۳، ۷۳۶/۳، ۷۳۷/۳، ۷۳۸/۳، ۷۳۹/۳، ۷۴۰/۳، ۷۴۱/۳، ۷۴۲/۳، ۷۴۳/۳، ۷۴۴/۳، ۷۴۵/۳، ۷۴۶/۳، ۷۴۷/۳، ۷۴۸/۳، ۷۴۹/۳، ۷۵۰/۳، ۷۵۱/۳، ۷۵۲/۳، ۷۵۳/۳، ۷۵۴/۳، ۷۵۵/۳، ۷۵۶/۳، ۷۵۷/۳، ۷۵۸/۳، ۷۵۹/۳، ۷۶۰/۳، ۷۶۱/۳، ۷۶۲/۳، ۷۶۳/۳، ۷۶۴/۳، ۷۶۵/۳، ۷۶۶/۳، ۷۶۷/۳، ۷۶۸/۳، ۷۶۹/۳، ۷۷۰/۳، ۷۷۱/۳، ۷۷۲/۳، ۷۷۳/۳، ۷۷۴/۳، ۷۷۵/۳، ۷۷۶/۳، ۷۷۷/۳، ۷۷۸/۳، ۷۷۹/۳، ۷۸۰/۳، ۷۸۱/۳، ۷۸۲/۳، ۷۸۳/۳، ۷۸۴/۳، ۷۸۵/۳، ۷۸۶/۳، ۷۸۷/۳، ۷۸۸/۳، ۷۸۹/۳، ۷۹۰/۳، ۷۹۱/۳، ۷۹۲/۳، ۷۹۳/۳، ۷۹۴/۳، ۷۹۵/۳، ۷۹۶/۳، ۷۹۷/۳، ۷۹۸/۳، ۷۹۹/۳، ۸۰۰/۳، ۸۰۱/۳، ۸۰۲/۳، ۸۰۳/۳، ۸۰۴/۳، ۸۰۵/۳، ۸۰۶/۳، ۸۰۷/۳، ۸۰۸/۳، ۸۰۹/۳، ۸۱۰/۳، ۸۱۱/۳، ۸۱۲/۳، ۸۱۳/۳، ۸۱۴/۳، ۸۱۵/۳، ۸۱۶/۳، ۸۱۷/۳، ۸۱۸/۳، ۸۱۹/۳، ۸۲۰/۳، ۸۲۱/۳، ۸۲۲/۳، ۸۲۳/۳، ۸۲۴/۳، ۸۲۵/۳، ۸۲۶/۳، ۸۲۷/۳، ۸۲۸/۳، ۸۲۹/۳، ۸۳۰/۳، ۸۳۱/۳، ۸۳۲/۳، ۸۳۳/۳، ۸۳۴/۳، ۸۳۵/۳، ۸۳۶/۳، ۸۳۷/۳، ۸۳۸/۳، ۸۳۹/۳، ۸۴۰/۳، ۸۴۱/۳، ۸۴۲/۳، ۸۴۳/۳، ۸۴۴/۳، ۸۴۵/۳، ۸۴۶/۳، ۸۴۷/۳، ۸۴۸/۳، ۸۴۹/۳، ۸۵۰/۳، ۸۵۱/۳، ۸۵۲/۳، ۸۵۳/۳، ۸۵۴/۳، ۸۵۵/۳، ۸۵۶/۳، ۸۵۷/۳، ۸۵۸/۳، ۸۵۹/۳، ۸۶۰/۳، ۸۶۱/۳، ۸۶۲/۳، ۸۶۳/۳، ۸۶۴/۳، ۸۶۵/۳، ۸۶۶/۳، ۸۶۷/۳، ۸۶۸/۳، ۸۶۹/۳، ۸۷۰/۳، ۸۷۱/۳، ۸۷۲/۳، ۸۷۳/۳، ۸۷۴/۳، ۸۷۵/۳، ۸۷۶/۳، ۸۷۷/۳، ۸۷۸/۳، ۸۷۹/۳، ۸۸۰/۳، ۸۸۱/۳، ۸۸۲/۳، ۸۸۳/۳، ۸۸۴/۳، ۸۸۵/۳، ۸۸۶/۳، ۸۸۷/۳، ۸۸۸/۳، ۸۸۹/۳، ۸۹۰/۳، ۸۹۱/۳، ۸۹۲/۳، ۸۹۳/۳، ۸۹۴/۳، ۸۹۵/۳، ۸۹۶/۳، ۸۹۷/۳، ۸۹۸/۳، ۸۹۹/۳، ۹۰۰/۳، ۹۰۱/۳، ۹۰۲/۳، ۹۰۳/۳، ۹۰۴/۳، ۹۰۵/۳، ۹۰۶/۳، ۹۰۷/۳، ۹۰۸/۳، ۹۰۹/۳، ۹۱۰/۳، ۹۱۱/۳، ۹۱۲/۳، ۹۱۳/۳، ۹۱۴/۳، ۹۱۵/۳، ۹۱۶/۳، ۹۱۷/۳، ۹۱۸/۳، ۹۱۹/۳، ۹۲۰/۳، ۹۲۱/۳، ۹۲۲/۳، ۹۲۳/۳، ۹۲۴/۳، ۹۲۵/۳، ۹۲۶/۳، ۹۲۷/۳، ۹۲۸/۳، ۹۲۹/۳، ۹۳۰/۳، ۹۳۱/۳، ۹۳۲/۳، ۹۳۳/۳، ۹۳۴/۳، ۹۳۵/۳، ۹۳۶/۳، ۹۳۷/۳، ۹۳۸/۳، ۹۳۹/۳، ۹۴۰/۳، ۹۴۱/۳، ۹۴۲/۳، ۹۴۳/۳، ۹۴۴/۳، ۹۴۵/۳، ۹۴۶/۳، ۹۴۷/۳، ۹۴۸/۳، ۹۴۹/۳، ۹۵۰/۳، ۹۵۱/۳، ۹۵۲/۳، ۹۵۳/۳، ۹۵۴/۳، ۹۵۵/۳، ۹۵۶/۳، ۹۵۷/۳، ۹۵۸/۳، ۹۵۹/۳، ۹۶۰/۳، ۹۶۱/۳، ۹۶۲/۳، ۹۶۳/۳، ۹۶۴/۳، ۹۶۵/۳، ۹۶۶/۳، ۹۶۷/۳، ۹۶۸/۳، ۹۶۹/۳، ۹۷۰/۳، ۹۷۱/۳، ۹۷۲/۳، ۹۷۳/۳، ۹۷۴/۳، ۹۷۵/۳، ۹۷۶/۳، ۹۷۷/۳، ۹۷۸/۳، ۹۷۹/۳، ۹۸۰/۳، ۹۸۱/۳، ۹۸۲/۳، ۹۸۳/۳، ۹۸۴/۳، ۹۸۵/۳، ۹۸۶/۳، ۹۸۷/۳، ۹۸۸/۳، ۹۸۹/۳، ۹۹۰/۳، ۹۹۱/۳، ۹۹۲/۳، ۹۹۳/۳، ۹۹۴/۳، ۹۹۵/۳، ۹۹۶/۳، ۹۹۷/۳، ۹۹۸/۳، ۹۹۹/۳، ۱۰۰۰/۳، ۱۰۰۱/۳، ۱۰۰۲/۳، ۱۰۰۳/۳، ۱۰۰۴/۳، ۱۰۰۵/۳، ۱۰۰۶/۳، ۱۰۰۷/۳، ۱۰۰۸/۳، ۱۰۰۹/۳، ۱۰۱۰/۳، ۱۰۱۱/۳، ۱۰۱۲/۳، ۱۰۱۳/۳، ۱۰۱۴/۳، ۱۰۱۵/۳، ۱۰۱۶/۳، ۱۰۱۷/۳، ۱۰۱۸/۳، ۱۰۱۹/۳، ۱۰۲۰/۳، ۱۰۲۱/۳، ۱۰۲۲/۳، ۱۰۲۳/۳، ۱۰۲۴/۳، ۱۰۲۵/۳، ۱۰۲۶/۳، ۱۰۲۷/۳، ۱۰۲۸/۳، ۱۰۲۹/۳، ۱۰۳۰/۳، ۱۰۳۱/۳، ۱۰۳۲/۳، ۱۰۳۳/۳، ۱۰۳۴/۳، ۱۰۳۵/۳، ۱۰۳۶/۳، ۱۰۳۷/۳، ۱۰۳۸/۳، ۱۰۳۹/۳، ۱۰۴۰/۳، ۱۰۴۱/۳، ۱۰۴۲/۳، ۱۰۴۳/۳، ۱۰۴۴/۳، ۱۰۴۵/۳، ۱۰۴۶/۳، ۱۰۴۷/۳، ۱۰۴۸/۳، ۱۰۴۹/۳، ۱۰۵۰/۳، ۱۰۵۱/۳، ۱۰۵۲/۳، ۱۰۵۳/۳، ۱۰۵۴/۳، ۱۰۵۵/۳، ۱۰۵۶/۳، ۱۰۵۷/۳، ۱۰۵۸/۳، ۱۰۵۹/۳، ۱۰۶۰/۳، ۱۰۶۱/۳، ۱۰۶۲/۳، ۱۰۶۳/۳، ۱۰۶۴/۳، ۱۰۶۵/۳، ۱۰۶۶/۳، ۱۰۶۷/۳، ۱۰۶۸/۳، ۱۰۶۹/۳، ۱۰۷۰/۳، ۱۰۷۱/۳، ۱۰۷۲/۳، ۱۰۷۳/۳، ۱۰۷۴/۳، ۱۰۷۵/۳، ۱۰۷۶/۳، ۱۰۷۷/۳، ۱۰۷۸/۳، ۱۰۷۹/۳، ۱۰۸۰/۳، ۱۰۸۱/۳، ۱۰۸۲/۳، ۱۰۸۳/۳، ۱۰۸۴/۳، ۱۰۸۵/۳، ۱۰۸۶/۳، ۱۰۸۷/۳، ۱۰۸۸/۳، ۱۰۸۹/۳، ۱۰۹۰/۳، ۱۰۹۱/۳، ۱۰۹۲/۳، ۱۰۹۳/۳، ۱۰۹۴/۳، ۱۰۹۵/۳، ۱۰۹۶/۳، ۱۰۹۷/۳، ۱۰۹۸/۳، ۱۰۹۹/۳، ۱۱۰۰/۳، ۱۱۰۱/۳، ۱۱۰۲/۳، ۱۱۰۳/۳، ۱۱۰۴/۳، ۱۱۰۵/۳، ۱۱۰۶/۳، ۱۱۰۷/۳، ۱۱۰۸/۳، ۱۱۰۹/۳، ۱۱۱۰/۳، ۱۱۱۱/۳، ۱۱۱۲/۳، ۱۱

نتیجہ مالہ قبضہ ۱۱-۱۲

کہ قبضہ کا حکم ہو، اس لئے اس پر دوسرے کچھ مرتب ہوگا جو حقیقی قبضہ پر مرتب ہوتا ہے، اور یہی اصح ہے (۱)۔

اصح کے بالمقابل امام ابو یوسف سے مروی قیوں ہے کہ منتقلوں میں منتقل کے بغیر قبضہ ثابت نہیں ہوتا (۲)۔

۱۲- ان بنیاء پر اگر اپنی خریدی ہوئی چیز کو قبضہ سے قبل فروخت کرے اور اس میں نفع ملے تو یہ غیر مضمون کا نفع ہے جس کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "لا یحل سلف و بیع، ولا شرطان فی بیع، ولا ربح مالہ بضم، ولا بیع ما لیس عندک" (۳) "حمار، درخت، ایک ساتھ حمار نہیں، ورنہ ایک بیع میں، شرطیں اور نہ غیر مضمون کا نفع جائز ہے، اور اس چیز کی بیع حمار نہیں، جو تمہارے پاس نہیں۔"

امام محمد بن انس نے "کتاب الاقارار" میں اس کو ایک دھری سند اور دھری روایت کے ساتھ نقل کرتے کے بعد اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا: "ما غیر مضمون کا نفع تو اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی چیز خریدے اور اس پر قبضہ سے قبل اس کو فروخت کرے" (۴)۔

یہی تشریح شوکانی نے بھی کی ہے، چنانچہ کہا: "یعنی بیع سامان کا نفع لینا ناجائز ہے جو سامان اس کے ضمان میں نہیں، مثلاً کوئی سامان خریدے اور اس کو فروخت کرنے والے سے اس پر قبضہ دینے سے پہلے اسے کسی دھری کے ساتھ فروخت کر دے تو یہ بیع باطل ہے اور اس کا نفع ناجائز، اس لئے کہ بیع باطل اہل کے ضمان میں ہے، اس سے

ہو جائے گا، اگرچہ فروخت کرنے والا اپنے سامان کو واپس سے نہ خالی کرے (۱)۔

ثامنیہ شمار کرتے ہیں کہ یہ تفصیل صرف اس قبضہ کے بارے میں ہے جو تصرف کو درست کرنے والے میں، مثلاً قبضہ جو ضمان کو فروخت کرنے والے سے منتقل کرتا ہے تو اس کا حارث پر خریدار کے استیلاء پر ہے، خواہ اس کو منتقل کرے یا نہ کرے، اور خواہ بکے بیع و خرید کے درمیان تجویز کرے یا نہ کرے، خواہ اس کو قبضہ کی جائزت دے یا نہ دے، اور خواہ اس کو بکے حارث ہو یا نہ ہو، لہذا جب خریدار نے بیع پر تصدیق کر لیا تو بکے وعدہ سے ضمان ختم ہو گیا، بایں معنی کہ اگر وہ اس وقت تک قبضہ نہ ہو جائے تو عقد صحیح نہ ہو گا یا اگر اس میں عیب پیدا ہو جائے تو خریدار کے لئے خیار ثابت نہ ہو گا، اور اگر بکے کی طرف لوٹے تو ضمان اس کی طرف نہیں لوٹے گا (۲)۔

۱۱- حنفیہ نے قبضہ کے بارے میں یہ تفصیل نہیں کی (امام احمد سے ابن الخطاب کی روایت بھی یہی ہے)، بلکہ انہوں نے تجویز کو (یعنی موقوف کو ختم کرنا اور قبضہ پر قدرت دینا) حکماً قبضہ مانا ہے، حالانکہ ایہ یہی ہے، امام احمد سے ابن الخطاب نے یہی روایت کیا ہے اور تجویز کے ساتھ تجویز کی شرط لگائی ہے (۳)۔

حنفیہ سے چنے اس مذہب کی صراحت، رہن کے سلسلہ میں رہن و مرہن کے درمیان تجویز کرانے میں یہی ہے، انہوں نے کہا: اس میں تجویز قبضہ ہے، جیسا کہ بیع میں بھی تجویز قبضہ ہے (۴)۔ انہوں نے کہا: اس سے کہ یہ سپرد کرنا ہے، لہذا اس کے لوازمات میں سے ہے

(۱) رد المحتار ۵/۳۰۹۔

(۲) حوالہ سابق۔

(۳) حدیث: "لا یحل سلف و بیع" کی تخریج فقہاء ۲ کے تحت گذر چکی ہے۔

(۴) نصب الرایہ ۳/۹۰۔

(۱) شرح الکبیر للذہبی ۳/۳۵۳۔

(۲) حاشیہ المحرر علی شرح الحج ۳/۱۶۸۔

(۳) رد المحتار ۵/۳۰۹، اسی مع شرح الکبیر ۳/۲۲۰۔

(۴) الدر المنثور ۵/۳۰۹۔

نتیجہ عالمی تقبض ۱۳-۱۴

میں نے عن شراء الصدقات حتى قبض" (۱) حضور ﷺ نے قبضہ سے قبل صدقات کو خریدنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت خلیم بن زہم کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "لا تبع ما ليس عندك" (جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کو نہ پیچو)۔

۱۳۔ جمہوریت (۱) (مختص، مافیہ کتابیہ و بعض مالکیہ) صدق و فیہ و مثلاً: سید، رہن، قرض، اعادہ (عاریت پر دینا) و یدیع (و یدیت رکھنا) کو، عتو و ترمیم میں سے مانتے ہیں، جو قبضہ کے بغیر ماکم اور غیر مملوک ہوتے ہیں، اور قبضہ سے قبل ان میں عقد بے اثر مانا جاتا ہے۔ (۳)۔

صدقہ کے بارے میں موصیٰ کی مہارت ہے: صدقہ، مہدی کی طرح قفسہ کے بغیر نہیں، اس لئے کہ، وہ یعنی (صدقہ) مہدی کی طرح مقرر ہے (۳)۔

بلکہ کاسانی نے کہا: قبضہ صدقہ کے جواز کی شرط ہے، قبضہ سے قبل عام علماء کے نزدیک دو طہیت میں نہیں آتا (۵)۔

اس کے لئے اس روایت سے استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ
حدیث قدسی میں فرماتے ہیں: ”بقول ابن آدم: عالی مالی،

خریدنے والے کے ضمان میں نہیں، اس لئے کہ اس کا قبضہ نہیں^(۱)۔

بہوتی نے بھی یہی تشریح کی ہے، چنانچہ انہوں نے کہا ہے کہ اس سے مراد اس چیز کا نفع ہے جس کو قبضہ سے پہلے نہ مستریا یا ہو^(۲)۔

یہ حدیث کوک عام ہے، لیکن امام احمد رحمہ اللہ نے اس کو طعام کے ساتھ خاص کیا ہے، ان سے اثرم کی روایت یہی ہے، اثرم نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ سے حدیث ”یُحیی عن ریح عالم یصمن“ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا: یہ لائق اور اس جیسی ماکول یا مشروب چیز کے بارے میں ہے، لہذا اس کو قبضہ سے قبل فروخت نہ کرے۔

بن عبد البر نے کہا: احمد بن حنبل سے اسے یہ ہے کہ قبضہ سے قبل جس چیز کی بیع منوۃ ہے وہ باطل ہے (۴)۔

قبضہ سے قبل صدقہ یا ہبہ کی نش:

۱۳- صدق: اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے جو بی یا آختہابی طور پر زندگی میں کسی حاجت مند کو بلا معاوضہ مال کا مالک بنانا ہے (۳)۔

یہ عرف (جیسا کہ نظر آتا ہے) انیس صدقہ جو سال کے اخیر
میں مالدار کے مال سے یا جاتا ہے یعنی مال کی رفاہ یا رمضان کے
مہینہ کے اخیر میں روزہ رکھنے والے کے لئے یا جاتا ہے جس کو
صدقہ کہتے ہیں، کو شامل ہے، اسی طرح غلی صدقہ کو بھی شامل ہے
جو ہر وقت جمع ہے۔

حضرت ابو سعیدؓ کی ساری بات روایت میں ہے: ”یہی النبی“

() نيل (أوطار) برهه ما۔

(۲) کتب القباۃ ۳/۴۲۴.

(۴) لشرح الکبیر فی ذیل النبی ص ۱۱۶۔

(۳) بعضی معجم‌المشترح الکبیر ۱/۲۳۶، اشترح الکبیر للردی ۲/۷۷۸.

(۱) حدیث: ”بھی عن شراء الصدقات حتى قبض“ کی روایت ابن ماجہ (۲۰/۲ طبعیں الطبعی) نے کی ہے، دہلی نے عبدالحق شمس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی اسناد قابل استدلال ہے (ص ۱۷۲ طبع مجددی الطبعی)۔

(۲) حدیث: ”لا یج مالس ھدک“ کی روایت ترمذی (تحفۃ الاحوذی طبع المکتبۃ النقیۃ) نے کی ہے ترمذی نے اس کو حصرۃ ربوہ

(۳) مجلہ (۱) حکام اعلیٰ دہلی (۵۷) قبضہ کے حیرت انگیز اقامت ہے

(٢) الهداية بشرح الحاشية ٥١٥/٤ -

(۵) یدایح اصباح ۱۴۳-

نتیجہ عالم تقاض ۱۳

دونوں کو عام ہے۔

یعنی ثانیہ کا بھی مذہب ہے، چنانچہ انہوں نے کہا: واجب (مہ) نے والے کی اجازت سے قبضہ کے بغیر مہ کی ہوئی چیز (صدقہ) مہ کو متاع عام معنی کے لحاظ سے (مدیت میں نہیں آتی)۔^(۱)

ثانیہ کی جارتوں میں ہے: رخصت نہ گئے کہ مہ کو مہ نہیں آئے گا۔ پھر اس کے لئے مہ یا مہن اس نے قبول نہیں کیا یا قبول یا مہن قبضہ نہیں کیا تو اس صحیح یہ ہے کہ حائض نہ ہوگا^(۲)۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مہ کے صحیح اور تام ہونے کے لئے قبول کرنا اور قبضہ کرنا ضروری ہے۔

اسی طرح حنابلہ کے یہاں مذہب بھی علی الاطلاق ہے، جیسا کہ مراد ہی کہتے ہیں، چنانچہ حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ مہ کی قسمیں: صدقہ، مہ یہ درستیہ ہیں، ان کے معانی قریب تر یہ ہیں اور ان سب میں مہ کی میں باعوض مالک بنانا ہے، ان میں مہ ہی کے احکام جاری ہوں گے^(۳)، یعنی ان مذکورہ اقسام میں ہر ایک کے احکام، بقیہ میں جاری ہوں گے^(۴)۔

حنابلہ نے کہا: مہ کرنے والے کی اجازت سے قبضہ کے ذریعہ مہ لازم ہو جاتا ہے، اس سے پہلے لازم نہیں ہوتا، یعنی واجب کی اجازت سے قبضہ سے قبل، اور اگر مہ غیر مکمل وغیرہ کا ہو تو ان تمام میں قبضہ کے بغیر مہ لازم نہیں ہوتا^(۵)۔

(۱) شرح کلمی علی المسماح مع حامیہ فقہیہ ج ۲، ص ۶۰، شرح المسج مع حامیہ ج ۳، ص ۵۹۸، صاحب حامیہ لکھنؤ نے صراحت کی ہے کہ یہ شرط اور اس کے تمام احکام مطلق ہر (جو صدقہ واجب کو متاع عام ہے) میں جاری ہوں گے۔

(۲) شرح کلمی علی المسماح ج ۳، ص ۲۸۷۔

(۳) کتاب الفقہ ج ۳، ص ۲۹۹، نیز الاطلاق کے سلسلہ میں دیکھئے الاصول ج ۱، ص ۹۰۔

(۴) حوالہ سابق۔

(۵) الاصول ج ۱، ص ۱۱۹، ۱۲۰، شرح الکبیر ج ۲، ص ۵۰، اس میں بھی ص ۵۱۔

وہل لک یا بن ادم من مالک إلا ما اکتل فاقیت، أو لبست فاقبلیت، أو تصدقت فاقضیت^(۱) (ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے اس آدم اتیر، ہے یا، پس میں جو تم نے کہا یا اور فنا کر دیا، یا پہن کر پر مار دیا یا صدقہ کر کے اس کو مانڈ کر، یا ہے)، اللہ تعالیٰ نے صدقہ میں امضاء (مانڈ کرنا) کا اعتبار کیا اور صدقہ کو مانڈ کرنا اس کو سپرد کرنا ہے، جس سے معلوم ہوا کہ یہ شرط ہے۔

یہ حضرت ابو بکر محمد بن عباس ہرمعاد بن بکر رضی اللہ عنہم سے اس کا قول مروی ہے: "صدقہ قبضہ کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔" یہ اس سے کہ صدقہ تمہرے (بری کرنے) کا عقد ہے، لہذا بذست خود حکم ہوتا مہ نہیں دے گا جیسا کہ مہ۔

مہ کے بارے میں کاسانی کہتے ہیں: مہ اگر بغیر قبضہ کے صحیح ہوتا تو مہ ہو پڑا (جس کے لئے مہ یا گیا) کے لئے یہ اختیار ثابت ہوتا کہ مہ کرنے والے سے سپردگی کا مطالبہ کرے، اور یہ مقدم ضمان ہو جاتا، اور یہ مشروٹ کو بڑا ہے^(۲)۔

حنفی کا یہ قول، مذہب مالکی کے مشہور قول کے بالمتقابل ہے، اور مالکیہ کی ضعیف روایت ہے جس کی تاویل انہوں اس طرح کی ہے، ورنہ یہ ہے: قبضہ کے ذریعہ ہی مہ علیت میں آتا ہے^(۳)۔ یہ عبارت اگرچہ مہ کے بارے میں آئی ہے لیکن مالکیہ کے یہاں صدقہ کی تعریف سے (جیسا کہ ہم نے پہلے اٹھا رکھا ہے اور جیسا کہ حکام آرہے ہیں) معلوم ہوتا ہے کہ یہ مہ اور صدقہ

(۱) حدیث: "يقول من ادم مالي مالي..." کی روایت مسلم (۲۲۷۳/۳) میں ہے۔

(۲) بدیع الصنائع ج ۱، ص ۱۳۳۔

(۳) حامیہ الدینی علی لکھنؤ ج ۱، ص ۱۰۱۔

نتیجہ مالہ تقاض ۱۳

حناہ نے اپنے مذہب (یعنی مہرہ وغیرہ مثلاً صدقہ میں جو یہاں زیر بحث ہے، علی الاطلاق قبضہ کی شرط ہونے) کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے اس کو "عالیہ" میں پامال سے جس ہنق توڑنے کا اختیار دیا ہے۔ اور جب مرض موت میں مبتلا ہوئے تو "نملہ" میں نے تمہیں جس ہنق توڑنے کا اختیار دیا تھا، کاش تم نے اس کو توڑ یا ہوتا یا قبضہ نہ کیا ہوتا تو تمہارا ہو جاتا، اب تو وہ ورثہ کا مال ہے تم لوگ! سے کتاب اللہ کے مطابق تقسیم کرنا" (۱)۔

بہوتی نے لکھا ہے کہ حضرت عمر، عثمان، ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے قریب قریب یہی مروی ہے، اور صحابہ میں کسی کی مخالفت معصوم نہیں۔

حناہ نے قبضہ شرط ہونے پر یہ بات مرتب کی ہے کہ قبضہ سے پہلے مہرہ کرے، الا مہرہ سے رجوع کر سکتا ہے (یعنی حکم صدقہ کا بھی ہے) اس لئے کہ عقد مکمل ہے (۲)۔

مالکیہ سے اپنے مشہور مذہب میں قبضہ کی شرط لگائے میں اختلاف کیا ہے، چنانچہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ مہرہ (اسی طرح صدقہ جیسا کہ مالکیہ کی تفریحات سے ماخوذ ہے) (۳) مشہور قول کے مطابق مہرہ کے فائدہ لئے سے طہیت میں آ جاتا ہے، اور اگر مہرہ کرے، الا مہرہ مرد مال کی جو بھی سے انکار کرے تو جس کے لئے مہرہ کیا گیا ہے وہ اس مال کا مظاہرہ مہرہ کرے، لے سے ترستا ہے، تاکہ مہرہ کرے، لے کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ اس مال پر

میں مکمل دھروں کے درمیان اور ان کے علاوہ کے درمیان تفریق کی ایک

روایت ہے۔

(۱) کشاف القناع ص ۳۰

(۲) حوالہ سابق۔

(۳) شرح الخرشیح جامعہ الحدوی ص ۱۲۰۔

مطلوبہ (جس کے لئے مہرہ دیا ہے) کو تادیرے (۱)۔

حناہ نے اپنی تاہوں میں (۲) مالکیہ کی دلیل کی طرف اشارہ کیا ہے جو حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "العائد فی ہبہ کا لعائد فی قبضہ" (۳) (اپنے مہرہ کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسے تے کر کے پھر اس کو کھانے والا)۔ اور ایک روایت میں ہے: "فی صدقہ" (اپنے صدقہ کو)، ایک اور روایت میں ہے: "کالکلب یقیء ثم يعود فی قبضہ" (جیسے تانے روتا ہے پھر اس کو دوبارہ کھا جاتا ہے)۔

مالکیہ کی عبارتوں میں ہے:

الف۔ اگر کوئی شخص کہے: یہ مگر فقیر میں پر صدقہ یا مہرہ یا وقف ہے تو اس کی طہیت سے فقیر کا فیصلہ نہیں یا پائے گا (اس سے کہ تقسیم نہیں)۔

ب۔ اگر کوئی کہے: یہ مگر زید پر صدقہ یا مہرہ یا وقف ہے تو اس کی طہیت قائم ہونے کا فیصلہ نہ کیا جائے گا، اس سے کہ اس وقت اس نے نیکی اور کارِ اہل کار کا دیا ہے۔

ج۔ اگر کوئی کہے: مجھ پر اللہ کے سے واجب ہے کہ زید کو یا فخر کو ایک درہم، اس کو علی الاطلاق اس کا فیصلہ نہیں یا پائے گا، ایک قول ہے کہ اس کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔

(۱) اشرح مکیبہ للدرہجہ ۱۰۱ ص ۱۰۱، اور الفتاویٰ الفقہیہ ص ۲۲۲ کے ساتھ مدد کریں۔

(۲) دیکھئے اشرح مکیبہ فی ذیل المغنی ص ۲۵۰، المغنی ص ۶۶۶، ص ۲۴۷۔

(۳) حدیث ۴۵۷۷ لعائد فی ہبہ کا لعائد فی قبضہ کی روایت بخاری (تح) ابی ہریرہ ص ۲۳۲ طبع انتقادیہ اور مسلم (۱۲۳۱/۲ طبع عیسیٰ الخلیلی) کے کی ہے ایک روایت میں "فی صدقہ" ہے جس کی روایت بخاری (تح) ابی ہریرہ ص ۲۳۵ طبع انتقادیہ اور مسلم (۱۲۳۱/۲ طبع عیسیٰ الخلیلی) نے کی ہے اور ایک روایت میں "کالکلب یقیء ثم يعود فی قبضہ" ہے جس کی روایت مسلم (۱۲۳۱ ص ۱۲۱ طبع عیسیٰ الخلیلی) نے کی ہے۔

بیع مالم بقیض ۱۳، بیع محاقله ۱-۲

اس کی توجہ منوں نے یہ کی ہے کہ قضا (فیصلہ) میں مہصدق عدیہ (جس پر صدقہ کیا گیا ہے) یا مہسبل (جس کے لئے مہبہ کیا جائے) کی تعیین ضروری ہے، اور اس میں ثاب کا قصد بھی ضروری ہے (۱)۔

ام احمد سے ایک روایت میں ہے: تکیل ووزون میں مہبہ مہصدق صحیح نہیں، اور اس میں صدقہ و مہبہ قبضہ کے بغیر لازم نہیں ہوتا۔ ان دونوں کے علاوہ میں قبضہ کے بغیر صحیح ہے، ہر نفس عقد سے لازم ہو جاتا ہے، و قبضہ کے بغیر اس میں طہیت ثابت ہوتی ہے۔ اس فرق کی دلیل کا حاصل: بیع پر قیاس کرنا ہے، اس اعتبار سے کہ مہبہ بھی تمسک ہے، چنانچہ بعض یوں قبضہ سے قبل غیر لازم ہیں مثلاً: ”بیع صرف“ اور ربا و الی یوں، بعض یوں قبضہ سے پہلے لازم ہیں، و ربا و الی کے علاوہ ہیں (۲)۔

حد صدقہ یا مہبہ و ثقبہ ہر حالت میں قبضہ کی شرط نکالتے ہیں۔

بیع محاقله

تعریف:

۱- محاقله لغت میں: ایسے مات کو جو بیوں میں ہو، خشک یا تازہ گیہوں سے فرخت کرنا ہے، جیسا کہ یومی کہتے ہیں (۱)۔ اصطلاح میں: گیہوں کو اس کے خوشہ میں سے بیوں کے بدلہ فرخت کرنا جو ادھ کے حساب سے ماپ میں خوشہ لے لے گیہوں کے مثل ہو (۲)۔

ترجمہ: ادھ کرنا ہے۔

حنا بلہ نے اس کی اور کیا، و عام تعریف کی ہے: ادھ کو اس کے خوشہ میں اس کی حس کے عوض بیچنا (۳)۔

بیع محاقله کا حکم:

۲- فقہاء کے درمیان اس بارے میں اختلاف نہیں ہے کہ بیع محاقله جائز ہے، اور یہ غصب کے نزدیک فاسد و غیر صحیح کے نزدیک باطل ہے، اس کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ سے ہے: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن العربیة والمحاقلة“ (۴) (حضور ﷺ نے



(۱) المصباح الکبیر، مختار الصحاح، ۱: ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸

بیع محالہ ۲، بیع مراہق، بیع مزاہنہ ۱

مزاہنہ اور محالہ سے منع فرمایا ہے۔

نیز اس سے کہ یہ کیلی چیز کا ہی کی ہم جنس کیلی چیز سے فروخت کرنا ہے، لہذا انکل سے ناجائز ہے، اس لئے کہ اس میں شبہ رہا ہے جو تحریم کے باب میں حقیقت رہا کے ساتھ لاق کیا گیا ہے (۱)۔

نیز اس لئے کہ مماثلت کا علم نہیں (جیسا کہ بتائے ان کے وجہ کی شافعیہ نے تعبیر کی ہے) (۲)۔ اور حنابلہ اس مسئلے کی تکمیل کرتے ہوئے کہتے ہیں: اور مساوات سے واقفیت تقاضی کے علم کی طرح ہے (۳)۔

یہ جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں محالہ میں بہ مقابلہ مزاہنہ اس بات کی رہداتی ہے کہ محالہ میں اصل بیع سے جو مقصود ہے ایسی چیز سے چھپی ہوئی ہے جو بیع کی منفعت میں سے نہیں ہے، لہذا اس میں رعایت بھی نہیں رہی (۴)۔

مآخذ یہ کی کتابوں سے یہ بات ماثور ہے کہ مراہق و مزاہنہ کی عمومی مسئلہ غرر و اموال رو بہ میں یک صحت کی باہمی تبادلہ میں رہا ہوا ہے (۵)۔

مز پر تفصیل کے سے اصطلاح ”محالہ“ دیکھی جائے۔

بیع مزاہنہ

تعریف:

اس مزاہنہ زمین سے ماثور ہے، اور زمین لغت میں: دفع کرنا ہے (۱) یہ نکرہ مزاہنہ زمین کے جب راہ اور دفع کا ذریعہ بنتا ہے (۲)۔ جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں۔

فقہی اصطلاح میں جمہور نے مزاہنہ کی یہ تعریف کی ہے کہ مزاہنہ درخت پر لگی تر کھجور کو اندازہ کر کے اسی ماپ کے برہ توڑی ہوئی کھجور کے بدلہ میں فروخت کرنا ہے (۳) (یعنی ظن و اندازہ سے)۔ اور شمس: اندازہ کو کہتے ہیں (۴) اور اس کی صورت یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی تر کھجور کا مثلاً سوا صاع کی مقدار میں قیہ و اندازہ لگایا جائے اور اس کے برہ کھجور سے فروخت کر دیا جائے (۵)۔ اور اگر زمین تر کھجور نہ ہو تو اختلاف جنس کے جب جائز ہے (۶)۔

بیع مراہق

دیکھئے: ”مراہق“۔

(۱) اہتمام شرح الہدایہ ۵۳/۱، تبیین الحقائق ۳۷۷/۳۔

(۲) شرح المکمل علی المصباح ۲۳۸/۲۔

(۳) کتاب القناع ۲۵۸/۳۔

(۴) شرح المکمل علی المصباح ۲۳۸/۲، حاشیہ المجل علی شرح الحجج ۲۰۸/۳۔

(۵) شرح الکبیر للذہبی مع حاشیہ الدسوقی ۶۰۳/۱۔

(۱) المصباح المہیر بمختار اصطلاح زادہ ربیع۔

(۲) رد المحتار ۱۰۹/۲، بحوالہ المکرر لہرائق، حاشیہ القامیہ علی شرح المکمل علی المصباح ۲۳۸/۲۔

(۳) یہ ”الہدایہ“ کی عبارت ہے نیز دیکھئے الہدایہ مع شروح ۵۳/۱، مدار الفقار ۱۰۹/۲، کتایہ الطالب ۵۸/۲، رد دیکھئے تحت کتاب الحجج ۱۷۲/۲، شرح المکمل علی المصباح ۲۳۸/۲، شرح الکبیر فی ذیل المغنی ۱۵۱/۱۔

(۴) فتح القدر ۵۳/۱۔

(۵) رد المحتار ۱۰۹/۲۔

(۶) اس کی تردید کے لئے دیکھئے رد المحتار ۱۰۹/۲۔

نق مزانہ ۲

عوض نق ہے ^(۱)۔ جیسا کہ حدیث سابق کی بعض روایات میں یہ اضافہ ہوا ہے: ”وعن بیع العبد بالربیب، وعن کل شمر بحر صہ“ ^(۲) (اور انگوٹھ کی شمش کے بدلہ، اور چھل کی اس کے بدلہ سے نق کی ممانعت فرمائی)۔

مالکیہ نے (شاید ان واد سے) طی الاطلاق کہا کہ ہر چیز کی اس کی ہم جنس شے کے عوض نق ناجز ہے، نہ ہی پیشی کے ساتھ ”رندہ برہہ برہہ“ کی طرح بھی جائز نہیں تھی کہ انوں کی نق بھی ^(۳)۔



مالکیہ میں سے وہ میر نے مزانہ کی تعریف یہ کی ہے کہ مزانہ معصوم کے بدلہ میں مجہول یا فرہنگی ہے رہی ہو یا غیر رہی یا مزانہ مجہول کی ہی جنس کی مجہول چیز کے عوض نق کرنا ہے ^(۱)۔

مالکیہ میں سے ان چیز کی ہے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ چیز کو اس کی جنس کی شے کے عوض فرہنگ کرنا، خواہ رہی ہو یا غیر رہی ^(۲)۔

نق مزانہ کا حکم:

۲۔ اس نق کے حکم میں فقہاء کا اختلاف نہیں، اور وہ متفق ہیں کہ یہ ناسد ہے اور غیر صحیح ہے، اس کی دلیل یہ ہے:

الف۔ حضرت جابرؓ کی روایت ہے: ”بھی رسول اللہ ﷺ عن المزابیة والمعاقلۃ“ ^(۳) (حضور ﷺ سے مروی اور صحیح سے منع کیا ہے)۔

ب۔ وہ رد ہے، کیونکہ یہ عین کی ہی جنس کی عین سے نق ہے جس میں کیل کے حساب سے عدم مساوات کا احتمال ہے ^(۴)۔

ثانیہ صحت کرتے ہیں کہ ان انوں میں رہا ہے، اس لئے کہ انوں میں مماثلت کا حکم نہیں ہے ^(۵)۔

ج۔ اس میں فرہ ہے جیسا کہ اس چیز کی توجیہ ہے ^(۶)۔
ترہجہ کی شے کچھ کے عوض نق ہی کی طرح انگوٹھ کی شے کے

(۱) شرح الکبیر رد ردیم ۱۰۷۳۔

(۲) القوین الکلیہ رد ۱۸، ۱۹۔

(۳) حدیث ”بھی عن المزابیة“ کی روایت بخاری (فتح المبارک ۳۸۳ طبع انتہی) اور مسلم (۳۸۱ طبع بیروت) نے کی ہے۔

(۴) الدر المنثور رد المحتار ۱۰۹۴، اہدایہ شروح ۵۲۔

(۵) تحفہ المحتاج مع جلیہ الشرح ۱۷۳۔

(۶) القوین الکلیہ رد ۱۹۔

(۱) اہدایہ شروح ۵۲، تجلیہ الحقائق ۲۷۔

(۲) زبلی نے ساتھ مقام میں اس روایت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

(۳) کلیۃ الطالب رد ۵۸۔

بیع مزایدہ، بیع مساومہ، بیع مسترسل، بیع ملامسہ

بیع مزایدہ

دیکھئے: "مزایدہ"

بیع ملامسہ

۱۔ ملامسہ بھی دو رجالیہ کی بیعت میں سے ہے، حدیث میں اس کی ضمانت ثابت ہے، چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن الملامسۃ والمساومۃ" (بی کریم طبع) نے ملامسہ اور مساومہ سے منع فرمایا ہے، حضرت ابو ہریرہؓ نے بیع مسلم کی روایت میں اس کی تشریح یوں کی ہے: "لامسہ یہ ہے کہ ہر ایک دوسرے کا کپڑا بے سوچے سمجھے چھو لے، اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے، اور کوئی دوسرے کا کپڑا نہ دیکھے" (۱)۔

بیع مساومہ

دیکھئے: "مساومہ"

حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن یعتین ولعتین، بھی عن الملامسۃ والمساومۃ فی البیع" (رسول اللہ ﷺ نے بیعتوں سے اور دو طرفہ کے پیمانوں سے منع فرمایا: بیعت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا)۔ ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کا کپڑا رات یا دن میں اپنے ماتحت سے چھو لے، اور اسی کے لئے (یعنی بیع کے لئے) اس کو لے۔ اور منابذہ وہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دے اور دوسرا اپنا کپڑا اس کی طرف پھینک دے اور یہی ان بیع

بیع مسترسل

دیکھئے: "مسترسل"

(۱) عوینۃ البی عن الملامسۃ و الملامسۃ۔ کی روایت بخاری (۲) لمباری ص ۵۸ طبع انتقادی اور مسلم (ص ۵۸ طبع المجلد) کے کی ہے۔

ہو جائے، بغیر دیکھے، وغیرہ صامندی کے (۱)۔

۲- فقہ میں اس کے علاوہ دوا مائسہ کی کچھ اور صورتیں مذکور ہیں:

الف۔ کوئی شخص کسی چیز کے کوئی حصہ ہوتی حالت میں یا امر حرام میں چھو لے پھر اس کو اس شرط پر خرید لے کہ اس کو دیکھنے کے بعد اس کو خیر نہیں ہوگا۔ یعنی اس کے دیکھنے کے بجائے اس کے چھونے پر کتا کرے۔ یا اس میں سے ہر ایک حصہ کا کچھ بچے چھو لے (جیسا کہ حنفی کی تعبیر ہے) اور یہ جائز ہے۔ شائستگی کے طور پر ہو۔ بین شہ درویش کا شمار اس کے خلاف ہے جس میں شہ طیش نے ان کی مخالفت کی ہے اور یہ منقول فقیر سے مائسہ ہے (۲)۔

ب۔ یا یہ کہ کپڑا لپیٹا ہوا ہو اور بیچنے والا یہ ار سے کہے: جب تم اس کو چھو لو گے تو میں نے اس کو تمہارے ہاتھ بیچ دیا۔ اور اس کا چھونا یہاں قبول کے قائم مقام ہوگا (۳)۔

۱۱ "مغرب" میں ہے: نتیجہ مائسہ یا لباس یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے: جب میں تیرے کپڑے چھو لوں یا تم میرے کپڑے چھو لو تو بیچ واجب ہوگی (۴)۔

ج۔ یا کوئی چیز اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ جب اس کو چھوئے گا بیع لازم ہو جائے گی، اور خیال مجلس وغیرہ ختم ہو جائے گا (۵)۔ یہی نتیجہ مائسہ ابو حنیفہ سے منقول ہے، یا شرط یہ کہ بات کہے۔

۳- یہ بیع مذکور تمام صورتوں میں عام تھا، کے نزدیک قاسم ہے، ابن قدامہ نے کہا: ہمارے علم میں اس میں کوئی اختلاف نہیں رہا۔ پہلی صورت میں فساد اس لئے ہے کہ نہ دیکھنے کے باوجود بیع لازم ہے، کیونکہ رعایت کے بجائے چھونے پر کتا کیا گیا ہے (۶)۔ دوسری صورت میں فساد کی وجہ جیسا کہ شافعیہ نے کہا صیغہ بیع (یعنی قبول) کا نہ ہونا ہے (۷)۔ اور تیسری صورت میں فساد کی وجہ حنفی کی تعبیر میں یہ ہے کہ تملیک کو اس بات پر مطلق کیا گیا ہے کہ جب اس چیز کو چھو لے تو بیع لازم ہوگی، اور خیال مجلس ساتھ ہو گیا، اور تملیکات میں تعلیق کا احتمال نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے نتیجے میں تو یہ صورت پیدا ہوگی (۸)۔

مثال: نے فساد کی، چلتی ہے، اس کی ہیں:

اصل: حرامت۔

۱۱ م: اس کا شرط پر مطلق ہونا، اور یہ شرط کچھ چھونا ہے (۵)۔

۱۲ م: قد مدہ کی تعبیر میں غرر سے مراد یہ بھی ہے۔

شواہد: نے مائسہ کی علت کو غرر، حرامت، اور خیال مجلس کے اہل کی صورت میں مختص طور پر بیان کیا ہے (۹)۔

۴- علاوہ ازیں مالکیہ نے اپنی تفصیلی روایات میں تصریح کی ہے کہ بیع کے لزوم ثبوت میں چھونے پر اکتفاء کرنا پھر اس کے کہ کپڑے

(۱) حدیث: "لہی عن یحییٰ و یسوی" کی روایت بخاری (فتح الباری

۳۸۵۸، ۳۸۵۹، ۳۸۶۰، ۳۸۶۱، ۳۸۶۲، ۳۸۶۳، ۳۸۶۴، ۳۸۶۵، ۳۸۶۶، ۳۸۶۷، ۳۸۶۸، ۳۸۶۹، ۳۸۷۰، ۳۸۷۱، ۳۸۷۲، ۳۸۷۳، ۳۸۷۴، ۳۸۷۵، ۳۸۷۶، ۳۸۷۷، ۳۸۷۸، ۳۸۷۹، ۳۸۸۰، ۳۸۸۱، ۳۸۸۲، ۳۸۸۳، ۳۸۸۴، ۳۸۸۵، ۳۸۸۶، ۳۸۸۷، ۳۸۸۸، ۳۸۸۹، ۳۸۹۰، ۳۸۹۱، ۳۸۹۲، ۳۸۹۳، ۳۸۹۴، ۳۸۹۵، ۳۸۹۶، ۳۸۹۷، ۳۸۹۸، ۳۸۹۹، ۳۹۰۰، ۳۹۰۱، ۳۹۰۲، ۳۹۰۳، ۳۹۰۴، ۳۹۰۵، ۳۹۰۶، ۳۹۰۷، ۳۹۰۸، ۳۹۰۹، ۳۹۱۰، ۳۹۱۱، ۳۹۱۲، ۳۹۱۳، ۳۹۱۴، ۳۹۱۵، ۳۹۱۶، ۳۹۱۷، ۳۹۱۸، ۳۹۱۹، ۳۹۲۰، ۳۹۲۱، ۳۹۲۲، ۳۹۲۳، ۳۹۲۴، ۳۹۲۵، ۳۹۲۶، ۳۹۲۷، ۳۹۲۸، ۳۹۲۹، ۳۹۳۰، ۳۹۳۱، ۳۹۳۲، ۳۹۳۳، ۳۹۳۴، ۳۹۳۵، ۳۹۳۶، ۳۹۳۷، ۳۹۳۸، ۳۹۳۹، ۳۹۴۰، ۳۹۴۱، ۳۹۴۲، ۳۹۴۳، ۳۹۴۴، ۳۹۴۵، ۳۹۴۶، ۳۹۴۷، ۳۹۴۸، ۳۹۴۹، ۳۹۵۰، ۳۹۵۱، ۳۹۵۲، ۳۹۵۳، ۳۹۵۴، ۳۹۵۵، ۳۹۵۶، ۳۹۵۷، ۳۹۵۸، ۳۹۵۹، ۳۹۶۰، ۳۹۶۱، ۳۹۶۲، ۳۹۶۳، ۳۹۶۴، ۳۹۶۵، ۳۹۶۶، ۳۹۶۷، ۳۹۶۸، ۳۹۶۹، ۳۹۷۰، ۳۹۷۱، ۳۹۷۲، ۳۹۷۳، ۳۹۷۴، ۳۹۷۵، ۳۹۷۶، ۳۹۷۷، ۳۹۷۸، ۳۹۷۹، ۳۹۸۰، ۳۹۸۱، ۳۹۸۲، ۳۹۸۳، ۳۹۸۴، ۳۹۸۵، ۳۹۸۶، ۳۹۸۷، ۳۹۸۸، ۳۹۸۹، ۳۹۹۰، ۳۹۹۱، ۳۹۹۲، ۳۹۹۳، ۳۹۹۴، ۳۹۹۵، ۳۹۹۶، ۳۹۹۷، ۳۹۹۸، ۳۹۹۹، ۴۰۰۰، ۴۰۰۱، ۴۰۰۲، ۴۰۰۳، ۴۰۰۴، ۴۰۰۵، ۴۰۰۶، ۴۰۰۷، ۴۰۰۸، ۴۰۰۹، ۴۰۱۰، ۴۰۱۱، ۴۰۱۲، ۴۰۱۳، ۴۰۱۴، ۴۰۱۵، ۴۰۱۶، ۴۰۱۷، ۴۰۱۸، ۴۰۱۹، ۴۰۲۰، ۴۰۲۱، ۴۰۲۲، ۴۰۲۳، ۴۰۲۴، ۴۰۲۵، ۴۰۲۶، ۴۰۲۷، ۴۰۲۸، ۴۰۲۹، ۴۰۳۰، ۴۰۳۱، ۴۰۳۲، ۴۰۳۳، ۴۰۳۴، ۴۰۳۵، ۴۰۳۶، ۴۰۳۷، ۴۰۳۸، ۴۰۳۹، ۴۰۴۰، ۴۰۴۱، ۴۰۴۲، ۴۰۴۳، ۴۰۴۴، ۴۰۴۵، ۴۰۴۶، ۴۰۴۷، ۴۰۴۸، ۴۰۴۹، ۴۰۵۰، ۴۰۵۱، ۴۰۵۲، ۴۰۵۳، ۴۰۵۴، ۴۰۵۵، ۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹، ۴۰۶۰، ۴۰۶۱، ۴۰۶۲، ۴۰۶۳، ۴۰۶۴، ۴۰۶۵، ۴۰۶۶، ۴۰۶۷، ۴۰۶۸، ۴۰۶۹، ۴۰۷۰، ۴۰۷۱، ۴۰۷۲، ۴۰۷۳، ۴۰۷۴، ۴۰۷۵، ۴۰۷۶، ۴۰۷۷، ۴۰۷۸، ۴۰۷۹، ۴۰۸۰، ۴۰۸۱، ۴۰۸۲، ۴۰۸۳، ۴۰۸۴، ۴۰۸۵، ۴۰۸۶، ۴۰۸۷، ۴۰۸۸، ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۱، ۴۰۹۲، ۴۰۹۳، ۴۰۹۴، ۴۰۹۵، ۴۰۹۶، ۴۰۹۷، ۴۰۹۸، ۴۰۹۹، ۴۱۰۰، ۴۱۰۱، ۴۱۰۲، ۴۱۰۳، ۴۱۰۴، ۴۱۰۵، ۴۱۰۶، ۴۱۰۷، ۴۱۰۸، ۴۱۰۹، ۴۱۱۰، ۴۱۱۱، ۴۱۱۲، ۴۱۱۳، ۴۱۱۴، ۴۱۱۵، ۴۱۱۶، ۴۱۱۷، ۴۱۱۸، ۴۱۱۹، ۴۱۲۰، ۴۱۲۱، ۴۱۲۲، ۴۱۲۳، ۴۱۲۴، ۴۱۲۵، ۴۱۲۶، ۴۱۲۷، ۴۱۲۸، ۴۱۲۹، ۴۱۳۰، ۴۱۳۱، ۴۱۳۲، ۴۱۳۳، ۴۱۳۴، ۴۱۳۵، ۴۱۳۶، ۴۱۳۷، ۴۱۳۸، ۴۱۳۹، ۴۱۴۰، ۴۱۴۱، ۴۱۴۲، ۴۱۴۳، ۴۱۴۴، ۴۱۴۵، ۴۱۴۶، ۴۱۴۷، ۴۱۴۸، ۴۱۴۹، ۴۱۵۰، ۴۱۵۱، ۴۱۵۲، ۴۱۵۳، ۴۱۵۴، ۴۱۵۵، ۴۱۵۶، ۴۱۵۷، ۴۱۵۸، ۴۱۵۹، ۴۱۶۰، ۴۱۶۱، ۴۱۶۲، ۴۱۶۳، ۴۱۶۴، ۴۱۶۵، ۴۱۶۶، ۴۱۶۷، ۴۱۶۸، ۴۱۶۹، ۴۱۷۰، ۴۱۷۱، ۴۱۷۲، ۴۱۷۳، ۴۱۷۴، ۴۱۷۵، ۴۱۷۶، ۴۱۷۷، ۴۱۷۸، ۴۱۷۹، ۴۱۸۰، ۴۱۸۱، ۴۱۸۲، ۴۱۸۳، ۴۱۸۴، ۴۱۸۵، ۴۱۸۶، ۴۱۸۷، ۴۱۸۸، ۴۱۸۹، ۴۱۹۰، ۴۱۹۱، ۴۱۹۲، ۴۱۹۳، ۴۱۹۴، ۴۱۹۵، ۴۱۹۶، ۴۱۹۷، ۴۱۹۸، ۴۱۹۹، ۴۲۰۰، ۴۲۰۱، ۴۲۰۲، ۴۲۰۳، ۴۲۰۴، ۴۲۰۵، ۴۲۰۶، ۴۲۰۷، ۴۲۰۸، ۴۲۰۹، ۴۲۱۰، ۴۲۱۱، ۴۲۱۲، ۴۲۱۳، ۴۲۱۴، ۴۲۱۵، ۴۲۱۶، ۴۲۱۷، ۴۲۱۸، ۴۲۱۹، ۴۲۲۰، ۴۲۲۱، ۴۲۲۲، ۴۲۲۳، ۴۲۲۴، ۴۲۲۵، ۴۲۲۶، ۴۲۲۷، ۴۲۲۸، ۴۲۲۹، ۴۲۳۰، ۴۲۳۱، ۴۲۳۲، ۴۲۳۳، ۴۲۳۴، ۴۲۳۵، ۴۲۳۶، ۴۲۳۷، ۴۲۳۸، ۴۲۳۹، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، ۴۲۴۲، ۴۲۴۳، ۴۲۴۴، ۴۲۴۵، ۴۲۴۶، ۴۲۴۷، ۴۲۴۸، ۴۲۴۹، ۴۲۵۰، ۴۲۵۱، ۴۲۵۲، ۴۲۵۳، ۴۲۵۴، ۴۲۵۵، ۴۲۵۶، ۴۲۵۷، ۴۲۵۸، ۴۲۵۹، ۴۲۶۰، ۴۲۶۱، ۴۲۶۲، ۴۲۶۳، ۴۲۶۴، ۴۲۶۵، ۴۲۶۶، ۴۲۶۷، ۴۲۶۸، ۴۲۶۹، ۴۲۷۰، ۴۲۷۱، ۴۲۷۲، ۴۲۷۳، ۴۲۷۴، ۴۲۷۵، ۴۲۷۶، ۴۲۷۷، ۴۲۷۸، ۴۲۷۹، ۴۲۸۰، ۴۲۸۱، ۴۲۸۲، ۴۲۸۳، ۴۲۸۴، ۴۲۸۵، ۴۲۸۶، ۴۲۸۷، ۴۲۸۸، ۴۲۸۹، ۴۲۹۰، ۴۲۹۱، ۴۲۹۲، ۴۲۹۳، ۴۲۹۴، ۴۲۹۵، ۴۲۹۶، ۴۲۹۷، ۴۲۹۸، ۴۲۹۹، ۴۳۰۰، ۴۳۰۱، ۴۳۰۲، ۴۳۰۳، ۴۳۰۴، ۴۳۰۵، ۴۳۰۶، ۴۳۰۷، ۴۳۰۸، ۴۳۰۹، ۴۳۱۰، ۴۳۱۱، ۴۳۱۲، ۴۳۱۳، ۴۳۱۴، ۴۳۱۵، ۴۳۱۶، ۴۳۱۷، ۴۳۱۸، ۴۳۱۹، ۴۳۲۰، ۴۳۲۱، ۴۳۲۲، ۴۳۲۳، ۴۳۲۴، ۴۳۲۵، ۴۳۲۶، ۴۳۲۷، ۴۳۲۸، ۴۳۲۹، ۴۳۳۰، ۴۳۳۱، ۴۳۳۲، ۴۳۳۳، ۴۳۳۴، ۴۳۳۵، ۴۳۳۶، ۴۳۳۷، ۴۳۳۸، ۴۳۳۹، ۴۳۴۰، ۴۳۴۱، ۴۳۴۲، ۴۳۴۳، ۴۳۴۴، ۴۳۴۵، ۴۳۴۶، ۴۳۴۷، ۴۳۴۸، ۴۳۴۹، ۴۳۵۰، ۴۳۵۱، ۴۳۵۲، ۴۳۵۳، ۴۳۵۴، ۴۳۵۵، ۴۳۵۶، ۴۳۵۷، ۴۳۵۸، ۴۳۵۹، ۴۳۶۰، ۴۳۶۱، ۴۳۶۲، ۴۳۶۳، ۴۳۶۴، ۴۳۶۵، ۴۳۶۶، ۴۳۶۷، ۴۳۶۸، ۴۳۶۹، ۴۳۷۰، ۴۳۷۱، ۴۳۷۲، ۴۳۷۳، ۴۳۷۴، ۴۳۷۵، ۴۳۷۶، ۴۳۷۷، ۴۳۷۸، ۴۳۷۹، ۴۳۸۰، ۴۳۸۱، ۴۳۸۲، ۴۳۸۳، ۴۳۸۴، ۴۳۸۵، ۴۳۸۶، ۴۳۸۷، ۴۳۸۸، ۴۳۸۹، ۴۳۹۰، ۴۳۹۱، ۴۳۹۲، ۴۳۹۳، ۴۳۹۴، ۴۳۹۵، ۴۳۹۶، ۴۳۹۷، ۴۳۹۸، ۴۳۹۹، ۴۴۰۰، ۴۴۰۱، ۴۴۰۲، ۴۴۰۳، ۴۴۰۴، ۴۴۰۵، ۴۴۰۶، ۴۴۰۷، ۴۴۰۸، ۴۴۰۹، ۴۴۱۰، ۴۴۱۱، ۴۴۱۲، ۴۴۱۳، ۴۴۱۴، ۴۴۱۵، ۴۴۱۶، ۴۴۱۷، ۴۴۱۸، ۴۴۱۹، ۴۴۲۰، ۴۴۲۱، ۴۴۲۲، ۴۴۲۳، ۴۴۲۴، ۴۴۲۵، ۴۴۲۶، ۴۴۲۷، ۴۴۲۸، ۴۴۲۹، ۴۴۳۰، ۴۴۳۱، ۴۴۳۲، ۴۴۳۳، ۴۴۳۴، ۴۴۳۵، ۴۴۳۶، ۴۴۳۷، ۴۴۳۸، ۴۴۳۹، ۴۴۴۰، ۴۴۴۱، ۴۴۴۲، ۴۴۴۳، ۴۴۴۴، ۴۴۴۵، ۴۴۴۶، ۴۴۴۷، ۴۴۴۸، ۴۴۴۹، ۴۴۵۰، ۴۴۵۱، ۴۴۵۲، ۴۴۵۳، ۴۴۵۴، ۴۴۵۵، ۴۴۵۶، ۴۴۵۷، ۴۴۵۸، ۴۴۵۹، ۴۴۶۰، ۴۴۶۱، ۴۴۶۲، ۴۴۶۳، ۴۴۶۴، ۴۴۶۵، ۴۴۶۶، ۴۴۶۷، ۴۴۶۸، ۴۴۶۹، ۴۴۷۰، ۴۴۷۱، ۴۴۷۲، ۴۴۷۳، ۴۴۷۴، ۴۴۷۵، ۴۴۷۶، ۴۴۷۷، ۴۴۷۸، ۴۴۷۹، ۴۴۸۰، ۴۴۸۱، ۴۴۸۲، ۴۴۸۳، ۴۴۸۴، ۴۴۸۵، ۴۴۸۶، ۴۴۸۷، ۴۴۸۸، ۴۴۸۹، ۴۴۹۰، ۴۴۹۱، ۴۴۹۲، ۴۴۹۳، ۴۴۹۴، ۴۴۹۵، ۴۴۹۶، ۴۴۹۷، ۴۴۹۸، ۴۴۹۹، ۴۵۰۰، ۴۵۰۱، ۴۵۰۲، ۴۵۰۳، ۴۵۰۴، ۴۵۰۵، ۴۵۰۶، ۴۵۰۷، ۴۵۰۸، ۴۵۰۹، ۴۵۱۰، ۴۵۱۱، ۴۵۱۲، ۴۵۱۳، ۴۵۱۴، ۴۵۱۵، ۴۵۱۶، ۴۵۱۷، ۴۵۱۸، ۴۵۱۹، ۴۵۲۰، ۴۵۲۱، ۴۵۲۲، ۴۵۲۳، ۴۵۲۴، ۴۵۲۵، ۴۵۲۶، ۴۵۲۷، ۴۵۲۸، ۴۵۲۹، ۴۵۳۰، ۴۵۳۱، ۴۵۳۲، ۴۵۳۳، ۴۵۳۴، ۴۵۳۵، ۴۵۳۶، ۴۵۳۷، ۴۵۳۸، ۴۵۳۹، ۴۵۴۰، ۴۵۴۱، ۴۵۴۲، ۴۵۴۳، ۴۵۴۴، ۴۵۴۵، ۴۵۴۶، ۴۵۴۷، ۴۵۴۸، ۴۵۴۹، ۴۵۵۰، ۴۵۵۱، ۴۵۵۲، ۴۵۵۳، ۴۵۵۴، ۴۵۵۵، ۴۵۵۶، ۴۵۵۷، ۴۵۵۸، ۴۵۵۹، ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳، ۴۵۶۴، ۴۵۶۵، ۴۵۶۶، ۴۵۶۷، ۴۵۶۸، ۴۵۶۹، ۴۵۷۰، ۴۵۷۱، ۴۵۷۲، ۴۵۷۳، ۴۵۷۴، ۴۵۷۵، ۴۵۷۶، ۴۵۷۷، ۴۵۷۸، ۴۵۷۹، ۴۵۸۰، ۴۵۸۱، ۴۵۸۲، ۴۵۸۳، ۴۵۸۴، ۴۵۸۵، ۴۵۸۶، ۴۵۸۷، ۴۵۸۸، ۴۵۸۹، ۴۵۹۰، ۴۵۹۱، ۴۵۹۲، ۴۵۹۳، ۴۵۹۴، ۴۵۹۵، ۴۵۹۶، ۴۵۹۷، ۴۵۹۸، ۴۵۹۹، ۴۶۰۰، ۴۶۰۱، ۴۶۰۲، ۴۶۰۳، ۴۶۰۴، ۴۶۰۵، ۴۶۰۶، ۴۶۰۷، ۴۶۰۸، ۴۶۰۹، ۴۶۱۰، ۴۶۱۱، ۴۶۱۲، ۴۶۱۳، ۴۶۱۴، ۴۶۱۵، ۴۶۱۶، ۴۶۱۷، ۴۶۱۸، ۴۶۱۹، ۴۶۲۰، ۴۶۲۱، ۴۶۲۲، ۴۶۲۳، ۴۶۲۴، ۴۶۲۵، ۴۶۲۶، ۴۶۲۷، ۴۶۲۸، ۴۶۲۹، ۴۶۳۰، ۴۶۳۱، ۴۶۳۲، ۴۶۳۳، ۴۶۳۴، ۴۶۳۵، ۴۶۳۶، ۴۶۳۷، ۴۶۳۸، ۴۶۳۹، ۴۶۴۰، ۴۶۴۱، ۴۶۴۲، ۴۶۴۳، ۴۶۴۴، ۴۶۴۵، ۴۶۴۶، ۴۶۴۷، ۴۶۴۸، ۴۶۴۹، ۴۶۵۰، ۴۶۵۱، ۴۶۵۲، ۴۶۵۳، ۴۶۵۴، ۴۶۵۵، ۴۶۵۶، ۴۶۵۷، ۴۶۵۸، ۴۶۵۹، ۴۶۶۰، ۴۶۶۱، ۴۶۶۲، ۴۶۶۳، ۴۶۶۴، ۴۶۶۵، ۴۶۶۶، ۴۶۶۷، ۴۶۶۸، ۴۶۶۹، ۴۶۷۰، ۴۶۷۱، ۴۶۷۲، ۴۶۷۳، ۴۶۷۴، ۴۶۷۵، ۴۶۷۶، ۴۶۷۷، ۴۶۷۸، ۴۶۷۹، ۴۶۸۰، ۴۶۸۱، ۴۶۸۲، ۴۶۸۳، ۴۶۸۴، ۴۶۸۵، ۴۶۸۶، ۴۶۸۷، ۴۶۸۸، ۴۶۸۹، ۴۶۹۰، ۴۶۹۱، ۴۶۹۲، ۴۶۹۳، ۴۶۹۴، ۴۶۹۵، ۴۶۹۶، ۴۶۹۷، ۴۶۹۸، ۴۶۹۹، ۴۷۰۰، ۴۷۰۱، ۴۷۰۲، ۴۷۰۳، ۴۷۰۴، ۴۷۰۵، ۴۷۰۶، ۴۷۰۷، ۴۷۰۸، ۴۷۰۹، ۴۷۱۰، ۴۷۱۱، ۴۷۱۲، ۴۷۱۳، ۴۷۱۴، ۴۷۱۵، ۴۷۱۶، ۴۷۱۷، ۴۷۱۸، ۴۷۱۹، ۴۷۲۰، ۴۷۲۱، ۴۷۲۲، ۴۷۲۳، ۴۷۲۴، ۴۷۲۵، ۴۷۲۶، ۴۷۲۷، ۴۷۲۸، ۴۷۲۹، ۴۷۳۰، ۴۷۳۱، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۴۷۳۶، ۴۷۳۷، ۴۷۳۸، ۴۷۳۹، ۴۷۴۰، ۴۷۴۱، ۴۷۴۲، ۴۷۴۳، ۴۷۴۴، ۴۷۴۵، ۴۷۴۶، ۴۷۴۷، ۴۷۴۸، ۴۷۴۹، ۴۷۵۰، ۴۷۵۱، ۴۷۵۲، ۴۷۵۳، ۴۷۵۴، ۴۷۵۵، ۴۷۵۶، ۴۷۵۷، ۴۷۵۸، ۴۷۵۹، ۴۷۶۰، ۴۷۶۱، ۴۷۶۲، ۴۷۶۳، ۴۷۶۴، ۴۷۶۵، ۴۷۶۶، ۴۷۶۷، ۴۷۶۸، ۴۷۶۹، ۴۷۷۰، ۴۷۷۱، ۴۷۷۲، ۴۷۷۳، ۴۷۷۴، ۴۷۷۵، ۴۷۷۶، ۴۷۷۷، ۴۷۷۸، ۴۷۷۹، ۴۷۸۰، ۴۷۸۱، ۴۷۸۲، ۴۷۸۳، ۴۷۸۴، ۴۷۸۵، ۴۷۸۶، ۴۷۸۷، ۴۷۸۸، ۴۷۸۹، ۴۷۹۰، ۴۷۹۱، ۴۷۹۲، ۴۷۹۳، ۴۷۹۴، ۴۷۹۵، ۴۷۹۶، ۴۷۹۷، ۴۷۹۸، ۴۷۹۹، ۴۸۰۰، ۴۸۰۱، ۴۸۰۲، ۴۸۰۳، ۴۸۰۴، ۴۸۰۵، ۴۸۰۶، ۴۸۰۷، ۴۸۰۸، ۴۸۰۹، ۴۸۱۰، ۴۸۱۱، ۴۸۱۲، ۴۸۱۳، ۴۸۱۴، ۴۸۱۵، ۴۸۱۶، ۴۸۱۷، ۴۸۱۸، ۴۸۱۹، ۴۸۲۰، ۴۸۲۱، ۴۸۲۲، ۴۸۲۳، ۴۸۲۴، ۴۸۲۵، ۴۸۲۶، ۴۸۲۷، ۴۸۲۸، ۴۸۲۹، ۴۸۳۰، ۴۸۳۱، ۴۸۳۲، ۴۸۳۳، ۴۸۳۴، ۴۸۳۵، ۴۸۳۶، ۴۸۳۷، ۴۸۳۸، ۴۸۳۹، ۴۸۴۰، ۴۸۴۱، ۴۸۴۲، ۴۸۴۳، ۴۸۴۴، ۴۸۴۵، ۴۸۴۶، ۴۸۴۷، ۴۸۴۸، ۴۸۴۹، ۴۸۵۰، ۴۸۵۱، ۴۸۵۲، ۴۸۵۳، ۴۸۵۴، ۴۸۵۵، ۴۸۵۶، ۴۸۵۷، ۴۸۵۸، ۴۸۵۹، ۴۸۶۰، ۴۸۶۱، ۴۸۶۲، ۴۸۶۳، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵، ۴۸۶۶، ۴۸۶۷، ۴۸۶۸، ۴۸۶۹، ۴۸۷۰، ۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴، ۴۸۷۵، ۴۸۷۶، ۴۸۷۷، ۴۸۷۸، ۴۸۷۹، ۴۸۸۰، ۴۸۸۱، ۴۸۸۲، ۴۸۸۳، ۴۸۸۴، ۴۸۸۵، ۴۸۸۶، ۴۸۸۷، ۴۸۸۸، ۴۸۸۹، ۴۸۹۰، ۴۸۹۱، ۴۸۹۲، ۴۸۹۳، ۴۸۹۴، ۴۸۹۵، ۴۸۹۶، ۴۸۹۷، ۴۸۹۸، ۴۸۹۹، ۴۹۰۰، ۴۹۰۱، ۴۹۰۲، ۴۹۰۳، ۴۹۰۴، ۴۹۰۵، ۴۹۰۶، ۴۹۰۷، ۴۹۰۸، ۴۹۰۹، ۴۹۱۰، ۴۹۱۱، ۴۹۱۲، ۴۹۱۳، ۴۹۱۴، ۴۹۱۵، ۴۹۱۶، ۴۹۱۷، ۴۹۱۸، ۴۹۱۹، ۴۹۲۰، ۴۹۲۱، ۴۹۲۲، ۴۹۲۳، ۴۹۲۴، ۴۹۲۵، ۴۹۲۶، ۴۹۲۷، ۴۹۲۸، ۴۹۲۹، ۴۹۳۰، ۴۹۳۱، ۴۹۳۲، ۴۹۳۳، ۴۹۳۴، ۴۹۳۵، ۴۹۳۶، ۴۹۳۷، ۴۹۳۸، ۴۹۳۹، ۴۹۴۰، ۴۹۴۱، ۴۹۴۲، ۴۹۴۳، ۴۹۴۴، ۴۹۴۵، ۴۹۴۶، ۴۹۴۷، ۴۹۴۸، ۴۹۴۹،

کھولا جائے اور اس کے اندر کی صورت حال معلوم کی جائے، یہی بیع کو فاسد کرنے والا ہے، مالک نے کہا کہ ”اگر اس میں غور و فکر سے قبل ہی اس شرط پر بیچ دے کہ بعد میں اس کو، کچھ لے گا اور پسند آگیا تو رہے گا ورنہ ورنہ لے گا تو یہ بیع جائز ہے“^(۱)۔

بیع منابذہ

۱۔ بیع منابذہ بھی دو جاہلیت کی بیعتوں میں سے ہے۔
صحیح احادیث میں اس سے ضمانت ثابت ہے جیسا کہ مایہ سے ضمانت ثابت ہے^(۱)۔ اور بعض احادیث میں اس کی تشریح ہے۔

مقام نے اس کی حسب ذیل صورتیں بیان کی ہیں:
ایک۔ شریعہ فراموش کرنے والوں میں سے ہر ایک پہ کپڑا اور اس کی طرف چٹیک دے، اس وقتوں میں کوئی بھی دھڑے کے کپڑے کو نہ دیکھ یا اس کی طرف باتا، مل چٹیک دے جیسا کہ مالکیہ کی تعبیر ہے^(۲)۔ اس شرط کے ساتھ کہ پھینکنا ہی بیع قرار دیا جائے^(۳)۔ یہ تشریح حضرت ابو سعید خدریؓ سے صحیح مسلم میں منقول ہے: ”کہ یہی ان کی بیعت ہو، پھر دیکھتے اور پھر رضامندی کے“^(۴)۔ اور یہی امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے منقول ہے^(۵)۔



(۱) ان احادیث کی طرف رجوع کیا جائے جو ”بیع المایہ فقرہ ۱“ کے تحت مندرجہ سے ضمانت کے سلسلہ میں گزریں۔

(۲) الشرح الکبیر جامعہ الدوسلی ۵۶۳۔

(۳) رد المحتار ۱۰۹۳، ج ۲، صفحہ ۵۵۸، الشرح الکبیر لہنجدی فی ذیل ابھی ۲۹۳۔

(۴) غلوۃ ص ۱۱۱، فقرہ ۱ کے تحت دیکھی جائے۔

(۵) تبیین الحقائق ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶۔

نتیجہ مناجات ۲

صورت میں جس کو حقیقہ نے تسلیم کیا ہے (اس معنی میں ہے کہ جب میں تمہاری طرف پڑھتا ہوں تو تم پر اس کی شریعت کی لازم ہوگی۔ اور تعلیمات میں تطبیق کا احتمال نہیں رہتا اس لئے کہ اس سے جوئے کا معہم پیدا ہوتا ہے^(۱)۔

۳۔ اس لئے کہ اس میں عدم راہیت یا عدم عینیت یا شرط قائم ہے۔ جیسا کہ ثانیہ نے توجیہ کی ہے^(۲)۔



ب۔ یہ کہ وہ بے پھیلے کو بیچ کر روئیں یعنی ایجاب قبول کے بجائے اس پر کتا کریں، اس میں سے ایک جہت میں تمہاری طرف ایک کپڑاں میں کھینک رہا ہوں، اور وہ شخص اس کو لے لے^(۱) (یہی صورت میں رکھتے تھے، وہاں میں نہیں ہے)۔

ج۔ یہ کہنے میں نے، سے تمہارے ساتھ اتنے میں فرشتہ کر دیا، اس شرط پر کہ میں جب اس کو تمہاری طرف پھینکوں گا تو ج لازم ہو جائے گی، ورنہ ختم ہو جائے گا^(۲)۔

د۔ یہ کہنے جو بھی کپڑا تم میری طرف پھینکو گے اس کو میں نے اس میں شریعت یا یہ ماحول احمد رحمہ اللہ کے حکام کا ظہر ہے^(۳)۔

اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس سے قبل ضمن کے بارے میں ان کے درمیان آمادگی ہو، ورنہ ہو چکی ہو، ورنہ منافعت کی وجہ نہیں کاؤ کر نہ ہونا ہوگی، اور حقیقہ کے حوالہ سے آپکا ہے کہ ضمن سے مکات کی وجہ سے بیچ نہ ہو جاتی ہے، اور اس کی نفی سے بیچ باطل ہو جاتی ہے۔

۲۔ یہ تمام صورتیں قاعدہ میں ملے گا اس میں کوئی اختلاف نہیں، اس قدر کہ اگر غیر متعلقہ ہے اس کی صراحت کی ہے، ورنہ اس کی صراحت یہ بتاتی ہے:

۱۔ ساتھ ہی حدیث میں اس کی منافعت اور ہے۔

۲۔ اس میں جہالت ہے، یہ توجیہ حقیقہ کا نابلہ ہے کی ہے^(۳)۔

۳۔ تمہیک کو طرہ پر مطلق کرنا، اس لئے کہ بیچ مناجات (پہلی

(۱) شرح المجلد ۱، ۷۶۲، یزدی کتب خانہ ۲۳۳۳۔

(۲) شرح المجلد ۱، ۷۶۲۔

(۳) اسی ۲۷۵، المشرع الکبیر فی ذیل اشی ۲۹۳، یزدی کتب خانہ ۲۳۳۳۔

(۱) در الحکام ۱۰۹، المشرع الکبیر ۵۵۶، یزدی کتب خانہ ۲۳۳۳۔

سوانح کریمہ اشی ۲۷۵۔

(۲) شرح المجلد ۱، ۷۶۲، یزدی کتب خانہ ۲۳۳۳۔

(۳) در الحکام ۱۰۹، المشرع الکبیر ۵۵۶، اشی ۲۷۵۔

خارجی نہ ہو اور نہ حقیقت و ماہیت مراد اپنے ہاں تصدیق ہو۔

اس آیت کے معنی کا حاصل یہ ہو کہ بیع منہی عنہ اس کے لیے لفظ کے عموم سے ماخوذ ہے۔

اس آیت کے بارے میں اہل علم کے یہاں کوئی اختلاف نہیں کہ آیت ہر عام کے طور پر مراد ہے مگر اس میں تخصیص ہے اس لیے کہ فقہاء کا مختلف اقسام کی بیوع کی ممانعت پر اتفاق ہے (جیسے کہ رازی ص ۱۱۱) کہتے ہیں اور جیسا کہ آئے گا) مثلاً قبضہ سے پہلے کی بیع، جو چیز انسان کے پاس نہیں اس کی بیع، غرر اور مجہول کی بیع، ہر عام اشیا کا عقد بیع۔

آیت کے لفظ سے اس بیوع کا جو ازمانہ ثابت ہوتا تھا، مگر اس کو دلائل کے سبب آیت سے خاص کر یا کیا ہے، اس کے باوجود جو آیت کی تخصیص اس صورتوں میں جن میں تخصیص کی دلیل موجود نہ ہو، آیت کے لفظ کے عموم کا اعتبار کرنے سے مانع میں (۳)۔

نہی کا موجب:

۳- نہی کا موجب جمہور کے رد ایک تحریم ہے لایہ تحریم سے بنا کر کسی اور قاضی مثلاً کراہت یا رہنمائی یا دعا وغیرہ کی طرف پھیرنے والا قریہ موجود ہو (۴)۔ اس سلسلے میں اختلاف اور تفصیل

(۱) دیکھئے التوحید لعمدة الشریعہ ہاشمی شرح الفتاویٰ ۵۳، طبع محمد علی علی، لاہور ۱۳۱۵ھ مطابق ۱۹۵۷ء۔

(۲) احکام القرآن لابن کثیر الرازی الجصاص ۳۶۹، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، ۱۳۳۵ھ الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۳۵۶/۳، طبع دار الکتب العربیہ برائے طباعت و اشاعت، قاہرہ ۱۳۹۵ھ مطابق ۱۹۷۵ء۔

(۳) مسلم الشیوخ فی ذیل المصحف ۳۹۶/۱، طبع بیروت ۱۳۲۲ھ، شرح المعتمد مختصر المنقح لابن الحاجب ۹۵/۲، طبع بیروت ۱۳۱۶ھ مطابق ۱۳۱۶ھ، احکام فی اصول الاحکام ۲/۲، ۲۷۵، طبع دار الکتب العلمیہ، بیروت۔

بیع منہی عنہ

تعریف:

۱- ”بیع“ کے لغوی اور اصطلاحی معنی پر گفتگو اصطلاح ”بیع“ میں گزر چکی ہے۔

لفظ منہی عنہ فعل ”نہی“ سے سم معقول کا صیغہ ہے۔

”نہی“ کا معنی لغت میں کسی چیز سے روکنا ہے۔ یہ ”نہی“ کی ضد ہے۔

اصطلاح میں ”نہی“ کا معنی کسی چیز سے روکنے کا عامانہ طور پر مطابہ کرنا ہے۔

کوئی عارض نہ ہو تو بیع میں اصل حلت ہے:

۲- بیع میں اصل باحت اور صحت ہے، تا آنکہ ممانعت یا فساد کی دلیل مل جائے۔

اس کی دلیل فرمان باری ہے: ”و احلّ اللہ البیع“ (۱) (حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے) یہ حکم ہر طرح کی بیوع کی باحت میں عام ہے، اور عموم کی دلیل یہ ہے کہ لفظ بیع مفرد الف و لام کے ساتھ آیا ہے، اور الف و لام کے ساتھ مفرد لفظ اہل اصول کے نزدیک عموم کا معنی دیتا ہے، بشرطیکہ کوئی عہد ذہنی یا

نتیجہ نمبر ۴-۵

کی اصل سنت کو عمداً اور بغیر استخفاف کے ترک کرنا ہے، اس سے کہ سنت پر عمل کرنا مندوب ہے، اور اس کے ترک پر ملامت کی جاتی ہے، نیز معمولی سا گناہ بھی لاحق ہوتا ہے^(۱)۔

ایک طرف اگر خفیہ کے یہاں صراحت ہے کہ اس کے کلام میں انکار و مطلق ہو لایا جائے تو اس سے مراد تحریمی ہے بشرطیکہ تحریمی ہونے کی صراحت نہ نہائی جائے^(۲) تو ملاحظہ کے یہاں اس کے برعکس کی صراحت ہے کہ مطلق ہو لائے کی صورت میں کراہت سے مراد محض تحریمی ہے^(۳)۔

پہلے ثانویہ اور متبادل کے ایک ترابیت کا احاطہ اسی چیز پر ہوتا ہے جو امر و نہی کے یہاں ترابیت تحریمی ہے۔

نتیجہ سے نمبر کے سہا

۴- اسباب نہیں عقد سے متعلق ہوں گے یا غیر عقد سے، اور عقد سے متعلق اسباب میں کچھ کا تعلق محل عقد سے ہے اور کچھ کا تعلق لازم عقد سے ہے۔

محل عقد سے متعلق اسباب:

محل عقد معقودہ (وہ جس پر عقد کیا جائے) ہے۔

اس میں ثناء نے چند شرط لگائی ہیں:

معقودہ مال سے متعلق پہلی شرط:

۵- یہ کہ معقودہ مال عقد کے وقت موجود ہو یعنی معدوم نہ ہو، لہذا فقہاء

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۱/۹۳۸، ۲/۹۳۸ طبع بولاق ۱۳۲۵ھ۔

(۲) رد المحتار ۱/۵۰۔

(۳) مہذب الہدوی علی شرح کلیۃ الطالب ۱/۳۸، ۳۹ طبع مطبعہ عیسویہ، انجلی، کابل۔

ہے جس کو اصولی ضمیمہ اور اصطلاح ”نہی“ میں دیکھا جائے۔

ترک کوئی قرینہ یا دلیل میں پائی جائے جو نہی کو تحریم سے پیچھے دے تو نہی سے مراد راست ہوتی، اور راست لغت میں محبت کی ضد ہے، اور اصطلاح میں حسب ذیل معانی میں:

الف۔ مکروہ تحریمی: جو درست کے زیادہ قریب ہو مابین معنی کہ اس سے جہنم کی راہ کے متحقق سے کم درجہ کا تہم متعلق ہو، مثلاً شفاعت سے غریبی حصیہ کے نزدیک مطلقاً راست کا صدق یہی ہے لیکن یہ مام محمد کے نزدیک درست ہے جس کی درست دلیل ظنی سے ثابت ہے۔

ب۔ مکروہ تحریمی: مکروہ تحریمی وہ ہے جو حال ہونے کے زیادہ قریب ہو مابین معنی کہ اس کا ارتکاب کرے، لے کو کوئی نہ اندہ ہو، لیکن اس کو ترک کرے، لے کو کوئی شائبہ^(۱) لے، لے اس کا ترک اس کے فعل سے افضل ہے، مکروہ تحریمی کے مترادف ”خلاف اولیٰ“ ہے، اور یکثرت اس کا بھی استعمال ہوتا ہے۔

لہذا اگر مکروہ کا ذکر کریں تو اس کی دلیل پر غور کرنا ضروری ہوگا:

الف۔ اگر وہ دلیل ظنی ہو تو مکروہ تحریمی کا حکم نکالیا جائے گا، الا یہ کہ نہی کو تحریم سے متحاب و طرف پیچھے دے، لیکن کوئی نیز پانی جائے۔

ب۔ اگر وہ دلیل ظنی نہ ہو، بلکہ ایک درجہ غیر قطعی ترک کا معنی بتاتی ہو تو یہ مکروہ تحریمی ہے۔

مکروہ تحریمی و مکروہ تحریمی کے درمیان ایک درجہ ”اسماءت“ ہے جو مکروہ تحریمی سے نیچے و مکروہ تحریمی سے اوپر کا درجہ ہے، اس

(۴) فتح و شرح مع شرح الخوارزمی ۱/۲۶۲۔

نقشبندی عنہ ۶

ہے (۱)۔ اس کی دلیل حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت ہے: "ان
السی عیسیٰ بھی عن بیع المصامین والملاحیح وحیل
الجللہ" (۲) (نبی کریم ﷺ نے مصامین، ملاحیح اور حیل الجبلہ کی
بیع سے منع فرمایا)۔

نیز حضرت عید بن المسیب کا قول ہے: حیوں میں رہو
نہیں ہے، جنسور ﷺ نے جانوروں سے تحقق صرف تین چیزوں
سے منع فرمایا ہے: "مسمائین، ملاحیح، اور حیل الجبلہ" (۳)۔

نیز اس حدیث میں غریب ہوتا ہے، یعنی بچہ نہ بنے یا اس سے
قبل مر جائے، لہذا یہ معدوم کی بیع ہے اور اس چیز کی بیع ہے جس کے
معدوم ہونے کا خطرہ ہے (۴)۔

ثانیہ نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ یہ کسی چیز کی بیع ہے جو نہ
ملیت میں ہے نہ معدوم ہے، "وہی اس کی یہ لگی پر قدرت
ہے" (۵)۔

ثالثہ نے اس کی توجیہ میں کہا کہ جہالت ہے، اس لئے کہ اس
کی صفت اور اس کی زندگی معلوم نہیں ہے، اور اس لئے کہ اس کی
پہ لگی پر قدرت نہیں ہے (۶)۔ اور جب حمل کی بیع جائز نہیں تو حمل
کے حمل کی بیع بدرجہ اولیٰ ناجائز ہوں۔

۶۔ معدوم کی بیع ہی کے قبیل سے بیع سب لمحل (سامع سے نفق)

کے نزدیک معدوم کی بیع نہیں ہوگی، اور اس کو باطل مانا جائے گا۔
اس کی دلیل حسب ذیل بیوت میں ہے "مضامین"، "ملاحیح"
اور حیل الجبلہ کی بیع، و شکم ماہر میں موجود تین کی بیع۔

مضامین: "مضمون" معنوں کے ہم وزن کی جمع ہے اور اس
سے مراد جمہور و بعض مالکیت جیسے "بن بزی کے"، "یک و دو"، "دو و دو"
کی بیعت میں ہے (۱)۔

"ملاحیح": "ملقوح" و "ملقوح" کی جمع ہے، اور اس سے مراد
"دو چوہے"، "دو کھوڑے" کے شکم کے تین ہیں (۲)۔

"مضامین": "مضامین" سے مراد "میشوں کے شکم کے تین"،
اور "ملاحیح" سے مراد "نر جانوروں کی بیعت میں موجود ماہر کی بیع
ہے" (۳)۔

حیل الجبلہ کی بیع سے مراد "تات" (بیدا ہوئے والے بچہ)
کے تات کی بیع یعنی یہ انہی یا یہ جانور جو بچہ بننے کی اس بچہ کے بچہ کو
فروخت کرنا لہذا اس کے بچہ کے بچہ کو تات کہا جاتا ہے (۴)۔

ن تمام بیوت کے داخل ہونے میں قبا، کونی، انتاف
میں ہے۔

بن المندر نے کہا: "بلا حیات ملاحیح، مضامین کی بیع ناجائز۔"

(۱) الدر المختار ۴/۱۰۲، فتح القدیر ۵۰/۶، التوابعین ۱۶۹، طبع بیروت
۱۴۰۵ھ شرح لکھن علی السہاج ۶/۱۶۴، طبع سوہ مطبعہ معضی المبارکی لکھن،
تلمیذہ ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۶ء، انہی ۴۷/۶، شرح الکبیر فی ذیل انہی
۴۷/۶، طبع بیروت ۱۳۹۳ھ۔

(۲) الدر المختار ۴/۱۰۲، فتح القدیر ۵۰/۶، شرح لکھن علی السہاج ۶/۱۶۴۔
(۳) شرح الکبیر للردی مع حاشیہ الدرستی ۵۷/۵، طبع عینی المبارکی لکھن، انہی
۴۷/۶، شرح الکبیر فی ذیل انہی ۴۷/۶، فتح القدیر ۵۰/۶، نصب الرایہ
۵۰/۶۔

(۴) بدائع الصنائع ۵/۳۸، شرح لکھن و حاشیہ عمیرہ ۵۷/۶، انہی ۴۷/۶،
شرح الکبیر فی ذیل انہی ۴۷/۶، الدر المختار ۴/۱۰۲۔

(۱) انہی ۴۷/۶، شرح الکبیر فی ذیل انہی ۴۷/۶۔

(۲) حدیث ابن عباسؓ بھی عن بیع المصامین و الملاحیح و حیل
روایت طبرانی نے کی ہے، انہی نے کہا اس میں اسماعیل بن ابی حنیہ ہے، جس
کی امام احمد نے قویٰ ثبوت سے جرح کر کے تضعیف کی ہے (مجمع الزوائد ۴/۲۰۳،
طبع ہند)۔

(۳) فتح القدیر مع شرح الصنائع للکفاریہ ۵۰/۶، طبع بیروت۔

(۴) بدائع الصنائع ۵/۳۸، فتح القدیر ۵۰/۶۔

(۵) شرح التلخیص للردی ۵۷/۵، نیز دیکھئے شرح لکھن علی السہاج ۶/۱۶۴۔

(۶) انہی ۴۷/۶، شرح الکبیر ۴۷/۶، کتاب القناع ۶/۶۶۲۔

بیچ مہی عنہ ۷

کرنے کی بیچ)۔

یعنی جس کی طرف طبیعت مائل ہوتی ہے، اور اس کو بیچ یہ جانا کہ رہا جاتا ہے^(۱)۔ (دیکھئے: اصطلاح "ماں")۔ لہذا غیر ماں کی بیچ منعقد نہ ہوتی، اس کی مثال یہ ہے کہ مسلمان کی مردہ کی بیچ کرے تو یہ باطل ہے۔ وہ طبعی طور پر مرا ہوا گلا گھونٹ کر مارا گیا ہوا کسی اور غیر شری بیچ کے ذریعہ مرا ہو۔ اس کی دلیل یہ فرمان باری ہے: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ الْمَيْتَةُ وَالْدَّمُ"^(۲) (تم پر حرام کئے گئے ہیں مردہ اور خون)، اس سے مستثنیٰ صرف مچھلی اور بڑی ہیں جس کی دلیل یہ فرمان نبوی ہے: "أَحَلَّتْ لَنَا مَيْتَاتٍ وَدِمَائٍ" فَمَاذَا الْمَيْتَاتُ فَالْحَيَوَاتُ وَالْحَيَوَاتُ وَفَمَا الدِّمَاءُ فَالْكَبِدُ وَالطَّحَالُ"^(۳) (ہمارے لئے مردہ اور دو خون حلال کئے گئے ہیں: مردہ مچھلیوں اور بڑی ہیں، اور جنوں جگر اور کلی ہیں)۔

رہائی کا مردہ اور سخت سرما: تو شرعی دوا کی موت مر ہو یعنی ضرب قتل کے ذریعہ نہ مرا ہو (یعنی رقت باقی رہنے تک اس کی سانس جاری رہی ہو) تو وہ بالاتفاق مال نہیں۔

جو جانور غلطی موت نہ مرا ہو بلکہ گلا گھونٹنے کے سبب مر ہو یا دی کے دین کے مطابق اس کو مارا گیا ہو، اور ہماری شریعت میں وہ ذبح نہ ہو تو اس کی بیچ کے جواز و فساد کے بارے میں حنفیہ کے یہاں مختلف روایتیں ہیں: امام ابو یوسف سے جواز کی روایت اور امام محمد

حضرت ابن عمرؓ روایت میں ہے، وہ فرماتے ہیں: "ان السبي ميتة يهيى عن ثمن عصب الفحل"^(۱) (آپ ﷺ نے نر کی بیچ کے ثمن سے منع فرمایا)۔ ایک اور روایت میں ہے "عن عصب الفحل" (سائڈ سے بیچ کرانے سے منع فرمایا)۔ اس روایت کے بارے میں کاسانی نے کمالہ بذات خود، عرب (بیچ) پر نہیں کو محمول کرنا ممکن نہیں اس لئے کہ عاریت کے طور پر ایسا سنا جا رہا ہے لہذا نئی کو بیچ اور جادو پر محمول یا حارے کا بین اس بیچ کو یہاں نہ محذوف اور مضر رکھا گیا ہے^(۲)، جیسا کہ ابن زمان باری میں ہے: "وَأَسْنِلُ الْقَرْيَةَ"^(۳) (آپ اس بستی والوں سے دریافت کر لیجئے)۔

شافعیہ سے اس حدیث کی تاویل مختلف میں نقل کیا گیا ہے، انہوں نے اس کے تین طرح کے احتمالات کا ذکر کرتے ہوئے (دوسرے حد کی طرح) اس کے باطل ہونے کی صراحت کی ہے، اور کہا: اس کے نطفہ کا ثمن حرام ہے، اس کو فروخت کرنا باطل ہے، اس لئے کہ وہ غیر معلوم بے قیمت اور سپرد کی قدرت سے خالی ہے^(۴)۔

محکم عقد سے متعلق دوسری شرط:

۷۔ یہ یہ معتقد نہ ہو کہ مال ہو، مال سے مراد فقہی اصطلاح والا مال ہے

(۱) حدیث ابن عمرؓ: يهيى عن ثمن عصب الفحل کی روایت بخاری (بیچ باری ۳۶۱/۳ طبع استقصیٰ) نے کی ہے۔

(۲) بیچ اصطلاح ۱۳۹/۵۔

(۳) سورۃ یوسف ۸۲۔

(۴) تحفۃ المحتاج بشرح المنهاج لابن حجر عسقلانی مع حاشیہ الشروانی و البہادری ۳۹۳، کتاب الفہام ۱۶۶، الفہم ۲۷۷۔

(۱) البدایہ والنہای ۱۰۰/۳۔

(۲) سورۃ یوسف ۸۲۔

(۳) حدیث ابن عمرؓ: أَحَلَّتْ لَنَا مَيْتَاتٍ وَدِمَائٍ۔ "کی روایت ابن ماجہ

(۳۶۱/۳ طبع بیسی الکلی) نے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ماکہ کی ہے، دارالکتب

نے حضرت ابن عمرؓ اس کے ساتھ ساتھ کورست ہا ہے اس حوالے سے اس

کو نقل کرنے کے بعد اس پر پتھر کیا ہے، سو قوی روایت ہے جس کو ابو حاتم

وعمرہ نے صحیح قرار دیا ہے، سو مروی کے علم میں ہے (تخفیف الحیر ۶۶/۳ طبع

شرکۃ المطابع الحدیث)۔

بیع مہینہ ۸

کی ہے (۱)۔

مرد اور خون و غیرہ کی تحریم کی علت حنفیہ کے نزدیک مالیت کا نہ ہونا، اور دوسرے حضرات کے نزدیک نجاست عین ہے (۲)۔

محل عقد میں مالیت کے نہ ہونے کی صورتوں میں سے ”زاد“ کی بیع، اسی طرح آزاد کو خشن بنا کر اس کے عوض بیع، یعنی اس پر ”داد“ داخل کر کے کہتے ”بعتک هذا البیت بهذا الغلام“ حالانکہ وہ غلام نہیں بلکہ آزاد ہو، اس لئے کہ حقیقت بیع مال کامل سے ہوا ہوتا ہے، اور وہ یہاں ہو، نہیں اس لئے کہ وہاں نہیں ہے (۳)۔

اس بیع کی تحریم پر سخت عید اس حدیث میں وارد ہے: ”ثلاثة اما خصمهم يوم القيامة، ومن كنت خصمه خصمته، وجعل اعطى بي ثم غلوه، ورجل باع حرا فاكل ثمنه، ورجل استاجر اجيرا، فاستوفى منه ولم يعطه اجره“ (۴) (میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا فریق ہوں گا اور جس کا میں فریق ہوں گا اس کو مطلوب کروں گا: ایک وہ شخص جس نے میرا نام لے کر عہد یا پھر فریب یا دھوکا دیا، دوسرے وہ جس نے آزاد کو فروخت کر کے اس کا ثمن کھایا، تیسرے وہ جس نے مراد سے پوری محنت لی، پھر اس کی مراد نہ ہوئی۔)

تیسری شرط: مالیت والا ہونا:

۸۔ محل عقد سے متعلق شرائط میں اس کے مال ہونے کے ساتھ

سے نفاذ کی روایت ہے، باطل ہونے کی کوئی روایت نہیں (۱)۔

غیر حنفیہ بیع کے باطل ہونے کے تعلق سے فطری طور پر مرد، اور غیر فطری طور پر مردہ جانور کے درمیان فرق نہیں کرتے۔

بن احمد نے کہا: مردار یا اس کے کسی جزء کی بیع کسدم جوار پر اہل علم کا جماع ہے (۲)۔

تحریم کی دلیل یہ حدیث نبوی ہے: ”ان الله ورسوله حرم بيع الحمر والميتة والحنبر والاصنام“ (۳) (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شرب، مردہ، خنزیر، بتوں کی بیع کو حرام کیا ہے)۔

دم مسفوح (جاری خون) کی بیع حرام اور غیر معتقد ہوئی، اس کی دلیل یہ فرمان باری ہے ”او ذمما مسفوحا“ (۴) (یا بہتا ہو خون)، ”مسفوح“ کی قید سے جو اس کے علاوہ ہے وہ خارج ہو گیا، لہذا اس کی بیع جائز ہے، مثلاً جگر اور تلی (۵)۔ ان دونوں کو تحریم سے مذکور بالا حدیث کے سبب استثناء کیا گیا: ”اعلنت لنا مهتتان و دمان“ (ہمارے لئے دو مردار، اور دو خون حامل کئے گئے ہیں۔) اس میں کوئی اختلاف نہیں، بن احمد اور شافعی سے اس کی بیع کے حرام ہونے پر اہل علم کے اجماع کی صراحت

(۱) الدر المختار ۴/۱۰۰۔

(۲) شرح الکبیر فی دلیل مہینہ ۳۳، نیز دیکھئے: شرح الکبیر للرد ۱۰/۳، شرح المحلی علی المہاج ۱/۵۷۰۔

(۳) حدیث: ”ان الله ورسوله حرم بيع الحمر و الميتة...“ کی روایت بخاری (بیع البیاض ۲۲۳) طبع انتقادی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے۔

(۴) سورہ بکراہ ۲/۵۵۔

(۵) الدر المختار ۴/۱۰۱۔

(۱) شرح الکبیر فی دلیل مہینہ ۳۳، بیع اللہ و غارہ ۳۳۔

(۲) دیکھئے: قوانین الفقہ، ۱۳، شرح الکبیر للرد ۱۰/۳، شرح المحلی علی المہاج ۳/۵۷۰۔

(۳) الدر المختار ۴/۱۰۱، بیع المصنوع ۵/۱۳۰۔

(۴) حدیث: ”ثلاثة اما خصمهم يوم القيامة...“ کی روایت بخاری (بیع البیاض ۲۲۳) طبع انتقادی نے کی ہے۔

نتیجہ نمبر ۹

اس کی سلف اس کے عین کا نجس ہوتا ہے، اور اس کی دونوں
کے حکم میں بقیہ نجس العین کو رکھا گیا ہے^(۱)۔ اسی طرح ہر اس چیز کو
جس کی نجاست اصلی یا ذاتی ہو اور اس کی تطہیر ناممکن ہو^(۲)۔
ابن قدامہ نے ابن المنذر سے نقل کیا ہے کہ اس قول پر اہل علم کا
اجماع ہے^(۳)۔ اس کی دلیل حضرت جابر کی یہ سابقہ حدیث ہے:
”إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ بَيْعُ الْحَمَرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْحَصْبِ
وَالْأَصْنَامِ“^(۴) (اللہ نے اور اس کے رسول نے شراب، مردار،
خزیر، درختوں کی بیج کو حرام کیا ہے)۔

حنفیہ کے یہاں فرق ہے: اگر اس مذکورہ چیز میں بیج نہیں ہے
ذمہ میں نہ آتا، اس کے عوض ہو تو باطل ہے، عین اگر اس کی بیج،
”امیان“ یا ”عروض“ کے عوض ہو تو شراب میں بیج باطل ہوگی اور اس
کے بالقابل امیان و عروض میں فاسد ہوگی فرق کی وجہ یہ ہے کہ بیج
بی بیج میں اصل ہے، اور شراب وغیرہ تملیک کا محل نہیں ہوتی، اس
لئے ان میں بیج باطل ہوتی تو اس کا شمس بھی باطل ہوگا۔

لہٰذا اگر شمس عین ہو تو اس صورت میں وہ ایک لحاظ سے منع ہے
جس کو طہیث میں لیا مقصود ہوتا ہے، لہٰذا اس کو قیمت بنانا فاسد
ہو گیا، اس لئے اس کی قیمت نہ جب ہوں، نہ کہ وہ شراب جس کو بطور
قیمت مقرر کیا گیا ہے^(۵)۔

(۱) شرح لکھن علی المسباح ۲/۱۷۵۔

(۲) الشرح الکبیر للرد ۳/۱۰، شرح الخرق علی مختصر فیصل بحاشیہ الصدوق ۵/۵
طبع بیروت۔

(۳) کتاب القناع ۳/۵۲، الشرح الکبیر بذیل المص ۳/۱۳۔

(۴) حدیث من اللہ حرم بیع الخمر و المیتة۔ ”الکلی تخریج فقرہ ۷ کے
تحتاً لکھی ہے۔

(۵) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۰۳، ۱۰۲، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق
۳/۵۴۳، ۵۴۲ طبع دار المعرفہ بیروت۔

ساتھ، اس کا مقنوم ہونا بھی ہے۔

حنفیہ کے نزدیک مقنوم ہونا وہ طرح سے ہے:

عربی: جو حفاظت میں لینے کے ذریعہ ہوتا ہے، لہذا غیر محفوظ
مثلاً شکار و رکھاس، مقنوم نہیں۔

شرعی: جو اتفاق کی باعث کے ذریعہ ہوتا ہے، اور یہاں یہی
مراد ہے۔

لہذا اس مفہوم کے لحاظ سے جو مال مقنوم نہ ہو یعنی اس سے
اتفاق مباح نہ ہو اس کی بیج باطل ہے^(۱)۔

بعض فقہ مالیت، ”مقنوم کے بجائے طہارت اور نفع کی شرط
گاتے ہیں جیسا کہ مالکیہ و شافعیہ نے کیا ہے^(۲)۔

بعض نے مقنوم کی اس شرط کے بجائے صرف مالیت کی شرط
کافی ہے، جو ان کے نزدیک مال کی اس تعریف کی وجہ سے ہے کہ مال
وہ جس میں کوئی غیر حرام منفعت ہو، اور وہ بلا حاجت یا ضرورت کے
مباح ہو۔ اور یہ جنابہ ہیں۔

”منفعت“ کی قید سے وہ خارج ہو گیا جس میں کوئی منفعت
”میں مثلاً کپڑے، کورے، اور وہ جس میں حرام منفعت ہو مثلاً شراب،
اور جس میں حاجت کی وجہ سے مباح منفعت ہو مثلاً آتش، اور جس
میں ضرورت کی وجہ سے مباح منفعت ہو مثلاً مخمّر (سحت بھوک) کی
حالت میں مرد، ر^(۳)۔

۹۔ غیر مقنوم کی مثالوں میں سے خمر، رخنہ کی بیج ہے، یہ مجہور مقنوم
کے نزدیک فاسد ہے۔

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۰۳۔

(۲) دیکھئے الفتاویٰ بحاشیہ رد ۳/۱۳، الشرح الکبیر للرد ۳/۱۰۳، شرح لکھن علی
المسباح ۳/۵۷۔

(۳) کتاب القناع ۳/۵۲۔

۱۰- خفیہ کے بارے میں مستحکم ہی کی مثالوں میں سے دوسرا یہ ہے جو بیچ کی صورت نہ مراء ہو، بلکہ گلا گھونٹے وغیرہ کی وجہ سے مر ہو، اس لئے کہ وہ بیچ کے یہاں ثواب کی طرح مال ہے، مالیت کی شرط میں اس پر بحث ہو چکی ہے۔

۱۱- غیر مستحکم سے متعلق دو ناپاک ہونے والی چیز ہے جو ناقابل تحزیب ہو مثلاً لکھی، تیلی، شہرہ، اور سر۔

مالیہ، ثنائیہ اور متبادلہ میں سے شہرہ کا مشہور اور صحیح مذہب ان کی بیچ کا عدم جواز ہے، اس لئے کہ اس کا کھانا حرام ہے، کیونکہ حضور ﷺ سے اس پر بیچ کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کھجور میں مرنے ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "و ان کانا مانعا فلا تقر بوه" (۲) "اور اگر سیال ہو تو اس کے قریب نہ جاؤ"۔ درجہ حرام ہے تو اس کی بیچ مباح ہے، کیونکہ حضرت ابن عباس کی روایت میں فرمان نبوی ہے: "لعن اللہ الیہود، حرمت علیہم الشحوم، فحملوها (۳) (یہ دابوہا، لماعوہا (۳))" (۳) (قد کی لغت یہودیوں پر ہو کہ ان پر یہ بی حرام کی گئی تو انہوں نے اس کو پکھا کر فرخت کر لیا)۔

نیز اس لئے کہ وہ شے ہے، لہذا مردار کی چربی پر قیاس کرتے ہوئے اس کی بیچ مباح نہ ہوئی، اس سے کہ وہ شے حین کے معنی میں ہے (۴)۔

اسی طرح خفیہ نے مذکورہ چیزوں کی بیچ میں مسلمان اور وہی کے درمیان فرق کیا ہے، اس سلسلہ میں کاسانی کہتے ہیں: "خیر کی بیچ مسلمان کی طرف سے منعقد نہ ہوگی، اس لئے کہ مسلمانوں کے حق میں وہ مال نہیں ہیں بلکہ کو بیچ میں ثواب اور خیر کی بیچ کرنے سے نہیں روکا جائے گا، جس کی دلیل یہ ہے:

الف۔ ہمارے بعض مشائخ کا قول ہے کہ ان کے لئے اس سے ثقافت شرعیہ مہربان ہے جیسا کہ مرکہ اور کبریٰ ہمارے لئے مباح ہیں لہذا وہ ان کے حق میں مال ہیں، اس لئے ان کی بیچ حرام ہوگی۔ اور سیدنا عمر بن الخطابؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے شام میں اپنے مصلحین عشر کے پاس لکھا کہ اس کی بیچ ان کے دوسروں کو، اور اس کے شمس میں سے شتر لے لو، گرائوں کی طرف سے اس کی بیچ جائز نہ ہوتی تو حضرت عمرؓ مصلحین کو یہ حکم نہ دیتے کہ انہیں کو اس کی بیچ کا کام سونپ دو۔

ب۔ ہمارے بعض مشائخ سے مروی ہے کہ ثواب اور خیر کی حرمت مسلمان اور کافر کے حق میں علی العموم ثابت ہے، اس لئے کہ کافر شرعاً یعنی حرمت کے مخاطب ہیں، ہمارے اصحاب کے مذہب میں صحیح یہی ہے، لہذا اس حرمت مسلمان اور کافر کے حق میں ثابت ہوگی، بیچ اس کو اس کی بیچ کرنے سے نہیں روکا جائے گا، اس لئے کہ وہ اس کو حرام میں سمجھتے، وہ اس کو مال بنا کر جمع کرتے ہیں، اور ہم کو حکم ہے کہ اس کو اس کے عقیدہ و مذہب پر چھوڑ دیا جائے (۱)۔

اس عابدین رحمہ اللہ کا سانی کی اس عبارت پر تیسرا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں: اس کا ظاہر یہ ہے کہ ان کے درمیان آپس میں اس کی بیچ صحیح ہے، کہ "شحن" کے عوض فروخت کی جائے (۲)۔

(۱) بدائع الصالحات ۵/۳۳۔

(۲) رد المحتار ۴/۱۰۳۔

(۱) البدائع رد المحتار ۴/۱۰۳، نیز دیکھئے فقرہ ۱۰۔

(۲) حدیث "و ان کانا مانعا فلا تقر بوه"۔ "کی روایت ابو داؤد (۸/۳) تحقیق عزت حمید عباسی نے حضرت ابی ہریرہؓ سے کیا ہے اس کی سند صحیح ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر نے لکھا ہے (فتح الباری ۳/۳۳ طبع استنبط)۔

(۳) حدیث "لعن اللہ الیہود"۔ "کی روایت مسلم (۲۰/۳) طبع بیروت النسخی نے حضرت عمر بن الخطابؓ سے کی ہے۔

(۴) التواہین للقریب ۳/۱۳۳، شرح النسخی علی الصہاح ۲/۵۷۵، کتب الفتاویٰ ۱۶۴۳، الشرح الکبیر فی ذیل النسخی ۱۵۴۳۔

مالکیہ نے طے کیا ہے کہ اس کے مذہب میں مشہور یہ ہے کہ
انتہائی طور پر اس کی بیع ناجائز ہے، ہاں انتہائی طور پر جائز
ہے (مشہور کے بالمقابل امام مالک کی ایک روایت یہ ہے کہ اس کی
بیع جائز ہے، ابن اللہ، ہی پر فتویٰ دیتے تھے۔

ابن رشد نے کہا: امام مالک سے مشہور، اور "المندونہ" وغیرہ
میں اس کے مذہب سے یہی معلوم ہے کہ اس کی بیع ناجائز ہے، اور
انظر یہ ہے کہ اس کی بیع اس شخص کی طرف سے جائز ہے جو اس کے
ذریعہ دھوکہ نہ دے، اور وہ بیابان کرے اس لئے کہ نجاست کے
گر جانے سے اس کا نجس ہونا، اس سے اس کے مالک کی ملکیت کو
ساتھ نہیں کرتا، اور اس کے تمام منافع ختم نہیں ہوتے، اور یہ بھی
جائز ہے کہ اس کے حق میں اس کو تکفیر دیا جائے، لہذا اس کے
لئے جائز ہے کہ اس کو ایسے شخص کے ہاتھ میں فروخت کر دے جو اس
کو اس جگہ صرف کرے جہاں وہ اس کو صرف کر سکتا تھا، اور تیل کے
بارے میں یہی حکم ان لوگوں کے مذہب کے مطابق ہے جو اس کے
دھوکے کو ناجائز کہتے ہیں، لیکن جو لوگ اس کے دھوکے کو جائز کہتے
ہیں (اور یہ امام مالک سے مروی ہے) ان لوگوں کی رائے کے
مطابق اس کی بیع کی صورت وہی ہے جو مالک کے ہونے والے کپڑے
کی ہے (۳)۔

ابن جزئی نے ابن رشد کے قیاس کو اس صورت میں مثال کیا
ہے جس کو اس مذہب سے اس شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اگر وہ
اس کو بیابان کرے، وغیرہ مسجد میں اس کے ذریعہ چھانٹ جانے
کے بارے میں اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے (۴)۔

(۱) شرح الکبیر للرد ۱۰۳۔

(۲) حاشیہ الدسوقی علی شرح الکبیر، مکتوبہ مقام۔

۳ القومین الفقہیہ ص ۶۳۔

شافعیہ کے یہاں ایک قول جو اس کے نزدیک صحیح کے
بالمقابل ہے یہ ہے کہ اگر اس کی تطہیر نہیں ہو اس طور پر کہ اس کو کسی
برتن میں رکھ کر اتنا پانی بہایا جائے کہ پانی غائب ہو جائے، اور اس کو
ایک کڑی سے ملایا جائے یہاں تک کہ اس کے تمام اعضاء تک پانی
پہنچے تو مالک پاک ہونے والے کپڑے پر قیاس کرتے ہوئے اس کی بیع
جائز ہوتی، لیکن شافعیہ کے یہاں اس قول بیع سے ممانعت ہے، اس
لئے کہ اس کو پاک کرنا ناممکن ہے، اس کی دلیل چوبہا والی سہبتہ
حدیث ہے، اس لئے کہ اگر اس کی تطہیر نہیں ہوتی تو حدیث میں یہ نہ
کہا جاتا: "القلوها وما حولها" (اس کو اور اس کے اطراف کو
پھینک دو) اور ایک روایت میں ہے: "فأريقوه" (اس کو
بھراؤ)، اسی طرح اس کے یہاں مالک پاک پانی کی بیع کے بارے میں
اختلاف ہے۔

لہذا بعض کے نزدیک بیع جائز ہے، اس سے کہ اس کو اس طرح
پاک کرنا ممکن ہے کہ اس میں پانی کا اضافہ کر دیا جائے۔

بعض مالکیہ نے قطعی طور پر ناجائز کہا ہے اور یہی معتقد ہے
(جیسا کہ قلیوبی اپنے شیخ کے حوالہ سے کہتے ہیں) اگر پانی دو تہہ
(گھڑے) سے کم ہو، اس کی وجہ یہ ہے کہ فی حد اس کی نجاست
مذکور ہے، لیکن اگر وہ قلعہ سے زیادہ ہو تو اس کے ایک صحیح ہے (۵)۔

اسی طرح حنابلہ نے جو نجس تیل کی بیع کو ناجائز کہتے ہیں، امام
احمد سے روایت کی ہے کہ کسی کالہ کے ہاتھ جو اس کی نجاست سے
(۱) شرح الکلی علی المساجد ۲، ۵۷، بحث المساجد مع حاشیہ الشری فی ۵۳، ۵۴،

۳۳۶۔

حدیث: "القلوها وما حولها" اور ایک دوسری روایت میں
"فأريقوه" ہے کی روایت بخاری (فتح الباری ۹، ۶۶۸، طبع منقح) سے

حضرت عبداللہ بن عباس سے کی ہے۔

(۲) شرح الکلی علی المساجد حاشیہ قلیوبی ۲، ۵۷۔

بیچ مہینے ۱۳

واقف ہوں کی بیچ جاز ہے، اس لئے کہ وہ اس کو حلال سمجھتا ہے، اور اس کے کھانے کو مباح قرار دیتا ہے، بیچ اس لئے کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ”اس میں شہ ماہ، اور نہ ہفت روزہ، بینہ کے مسدود کے ہاتھ نہ ہست نہ رہ، اور اس کو بتاؤ“۔ بین حلالہ کے یہاں صحیح عدم جواز ہے، اس لئے کہ حضرت ابن عباس کی ساری حدیث میں ہے: ”لعمریہ لہذا لہذا، حرمت علیہم الشحوم وحمولہا“ (یہودیوں پر اللہ کی سنت ہو کہ اس پر چہنی حرام کی تو انہوں نے اس کو کھلایا)۔

نیز اس لئے کہ کسی مسلمان کے ہاتھ اس کی بیچ حرام نہیں تو کسی کافر کے ہاتھ بھی حرام نہیں ہوگی، جیسا کہ شراب، رخنہ، یونکہ وہ اس کو حلال سمجھتے ہیں تاہم اس کی بیچ اس کے ہاتھ حرام ہے۔ نیز اس لئے کہ یہ نجس تیل ہے، لہذا اس کی بیچ کسی کافر کے ہاتھ حرام نہیں ہوگی جیسا کہ مراد کی چربی (۲)۔

رہا ناپاک ہونے والا کپڑا ناپاک ہونے والا نہ تین، اور اس جیسی، دوسری ناپاک ہو جانے والی اشیاء جو ہلے سے پاک ہو جاتی ہیں، تو ان کی بیچ کی صحت کی انہوں نے صراحت کی ہے، کیونکہ ان سے تطہیر کے بعد قاعدہ اٹھایا جاتا ہے، اور ان کی طہارت ہی اصلی ہے، لہذا ان پر ایسی نجاست عارضی طور پر لگ گئی ہے جس کا زائل کرنا ممکن ہے۔

ملاحظہ سے نجاست یا کڑے کو تلی الاطابق۔ جب قرار دیا ہے، خواہ کپڑا (مثلاً) یا ہو یا پر یا، خواہ ہلے سے و شراب ہو جائے یا شراب نہ ہو، اور خواہ شراب پر نہ ہو یا نہ ہو، انہوں نے کہا: اس سے کہ طبیعت کو اس سے گھن آتی ہے، اور اگر وہ اس کو بیان نہ

کرے تو مشتبہ کی کے لئے خیانت ثابت ہوگا (۱)۔

جبکہ حنفیہ نے (جمہور کے نزدیک صحیح و مشہور کے برخلاف) صراحت کی ہے کہ ناپاک ہو جانے والے تیل (جس میں عارضی طور پر نجاست لگتی ہو) کی شراب نہ ہست نہ رہ، اور کھانے کے لئے وہ مثلاً غیر مساعد میں چراغ جلانے اور دباخت وغیرہ میں اس سے قاعدہ اٹھانے کو جائز قرار دیا ہے (۲)۔

حنفیہ نے نجاست آلود تیل، ”مرمر، رکن تیل کے درمیان فرق دیا ہے، کیونکہ مردار کا تیل نجس ہے، اس لئے کہ وہ مردار کا جز ہے، لہذا وہ مال نہیں ہوگا، پس اس کی شراب نہ ہست نہ رہ، لہذا ناپاک رہے ہوگی جیسا کہ اس سے قاعدہ اٹھانا جائز ہے (۳)۔ ابن عابدین نے اس کے لئے اس حدیث سے استدلال کیا: ”ابن اللہ ورسولہ حرم بیع الحمر والمیتة والحبر والاهنام، فقیل یا رسول اللہ! اراہت شحوم المیتة، فایہا یطمی بہا السم، ویدھل بہا الجلود، ویستصبح بہا الناس؟ فقال: لا، هو حرام“ (۴)۔ لہذا نے اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سورہ ہوتوں کی شراب نہ ہست نہ رہ قرار دی ہے، دریافت کیا گیا کہ اللہ کے رسول امر کی چربی کا حکم بتائیں کہ اس کو کشتیوں پر ہٹتے ہیں، کمالوں پر نکالتے ہیں، لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، حرام ہے۔

۱۳۔ بے قیمت، نجاست اور نجاست آلود چیز اس سے متصل مردار

(۱) المشرح الکبیر للذہبی ۱۰/۳، جز دیکھئے شرح لکھی علی اسمہا ج ۲، ۵۷۵، کتاب الطہارۃ ۱۳۔

(۲) الدر المختار ۴/۱۳۔

(۳) رد المحتار ۴/۱۳، جز دیکھئے تبیین القایق ۵۔

(۴) حدیث: ”ابن اللہ ورسولہ حرم بیع الحمر والمیتة“۔ ”نسخہ“ فقرہ کے تحت آگئی ہے۔

(۱) حدیث: ”لعمریہ لہذا لہذا، حرمت علیہم الشحوم وحمولہا“۔

(۲) المشرح الکبیر فی ذیل المصنف ۵/۱۳، کتاب الطہارۃ ۱۳، ۵۶۱۔

کی ہڈی، اس کی کھال، اس کا خون، اس کا گھر اور اس کے پر وغیرہ ہیں۔

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ سب کی شریعہ فرہشت نجاست کے جب ناجائز ہے، اس سے کہ فرماں باری ہے: "حُرْمَتُ عَلَیْکُمُ الْمَيْمَةِ" (۱) (تم پر حرم ہے گئے ہیں مردار)۔ یہ سب مردار کے اجزاء ہیں لہذا حرام ہوں گے۔ وہاں کی شریعہ فرہشت حارہ نہ ہوتی، اور حدیث میں وارد ہے: "لَا تَسْتَمْعُوا مِنَ الْمَيْمَةِ یَاہَابِ وَلَا عَصَب" (۲) (اسی مردار کی کھال، اور پٹھے سے فائدہ نہ لیں)۔ بلکہ حنا بعد نے صریحاً کی ہے کہ مردار کی سی بھی چیز کی شریعہ فرہشت حارہ نہیں کہ یہ مضطرب و مجبور کے ماتھے ہو۔ البتہ پھیلی ہوئی اور جناب (بڑی بڑی) اس سے مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ ناکمالا حال ہے (۳)۔

حقیقہ نے اس مسئلہ میں جہلی اور غیہ آدمی کے درمیان، اور ہفت سے قبل اور ہفت کے بعد مردار کی کھال کے درمیان تفصیل کرتے ہوئے کہا:

الف۔ ہفت سے قبل مردار کی کھال کی شریعہ فرہشت حارہ نہیں ہے، اس کی دلیل سابقہ حدیث ہے: "لَا تَسْتَمْعُوا مِنَ الْمَيْمَةِ یَاہَابِ وَلَا عَصَب" (اسی مردار کی کھال، اور پٹھے سے فائدہ نہ لیں) نیز اس لئے کہ اس کی نجاست ان رطوبتوں کے سبب ہے جو اصل خلقت کے لحاظ سے اس سے متصل ہیں، لہذا وہ مردار

(۱) سورہ مائدہ ۳۲

(۲) حدیث: "لَا تَسْتَمْعُوا مِنَ الْمَيْمَةِ" کی روایت ترمذی (۲۲۲/۳) طبع مجلس اہلسنی نے حضرت عبداللہ بن حکیم سے کی ہے ترمذی نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۳) دیکھئے: اشراح الکبیر للامام ابو سعید ۱۰۳، شرح المنہج للعلما علیہ الرحمہ ۲۲۳، کتاب القناع ۱۵۱، ۱۵۵، ۱۵۶۔

کے گوشت کی طرح ہو گئیں، اس کے برخلاف نجس کپڑے کی شریعہ فرہشت جائز ہے، اس لئے کہ اس کی نجاست اصل خلقت کے لحاظ سے نہیں، لہذا اس کی شریعہ فرہشت کے جواز سے ممانعت نہیں۔
ب۔ اس وباخت کے بعد اس کی بیچ اور اس سے فائدہ

اجنا جائز ہے، اس لئے کہ وہ وباخت کے سبب پاک ہو گئی۔
ج۔ ریشہ بدی وغیرہ تو اصل خلقت کے نطفہ سے وہ پاک ہے، اور حسیہ کے ریشہ تکندہ ہے کہ جس چیز میں خوب سریت نہ کرے موت کے سبب وہ نجس نہیں ہوتی، مشربوں، پر، اور (سب، شرب و غیرہ کے مال) بینک، کھر، اور بدی، جیسا کہ انہوں نے طب رتوں کے بیان میں اس کی سرایت کی ہے (۱)، لہذا اس کی شریعہ فرہشت اور اس سے فائدہ اجنا جائز ہے، اور اس سلسلہ میں حقیقہ کی دلیل جیسا کہ کامائی نے لکھا ہے، یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں ہمارے سے پیدا کی ہیں، اور اس کے ذریعہ ہم پر حساب جتا رہا ہے اور بعد مردار کے درمیان کوئی تسلسل نہیں کی جس سے معدوم ہوتا ہے کہ باحت یقینی ہے فرمان باری ہے: "وَاللّٰهُ جَعَلَ لَکُم مِّنْ بُيُوتِکُمْ مَّسْکَنًا، وَجَعَلَ لَکُم مِّنْ جُلُودِ الْأَنْعَامِ بُيُوتًا تَسْتَخِفُّونَهَا یَوْمَ ظَنَنْتُمْ أَنَّهَا لَأَمَانُکُمْ وَ مِنْ أَصْوَابِهَا وَأَوْبَارِهَا وَأَشْعَارِهَا أَثَانًا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حَیٰثٍ" (۲) (اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تمہارے گھر گھر، سکون بنائے اور تمہارے لئے جانوروں کی کھال کے گھر بنائے جس میں تم اپنے کوٹھ کے، نمر پٹے قیام کے، دن بکا پاتے ہو اور ان کے "ن" اور ان کے روئیں اور ان کے بالوں سے (تمہارے) گھر کا سامان اور ایک مدت تک چلنے والی فائدہ کی

(۱) غلوہ چیزوں کی طہارت کے بارے میں اختلاف دیکھئے: مراقی الفلاح جلد ۱، الخطاوی ص ۹، طبع سوم بلاق ۱۳۱۸ھ
(۲) سورہ قل ۸۰

چیزیں بنائیں۔

طرح ہے (۱)۔

نیز اس لئے کہ مردار کی حرمت موت کی وجہ سے نہیں، کیونکہ موت چھٹی اور بڑی میں بھی موجود ہے، حالانکہ وہ دونوں نفس کی رو سے حلال ہیں، بلکہ اس کی نجاست ان میں موجودہ سیل رطوبتوں اور نجس خون کے سبب ہے، اس لئے کہ موت کے سبب وہ جم جاتے ہیں، ورنہ وہی وجہ سے مردار کی کھال دباغت کے سبب پاک ہو جاتی ہے، حتیٰ کہ اس کی رطوبت کے زائل ہو جانے کی وجہ سے اس کی جازز ہو جاتی ہے۔ اور اس چیز میں کوئی رطوبت نہیں۔ لہذا یہ کام نہیں ہوں گی (۱)۔ بلکہ حنفیہ مثلاً زہلی نے صراحت کی ہے کہ دندوں کے گوشت، ان کی چربی اور ان کی کھال شرعی طور پر دباغت کرنے کے بعد، دباغت کے بعد مردار کی کھال کی طرح میں جتنی کہ ان کی شریعت پر ہر ہمت رکھنے کے علاوہ میں ان سے قاعدہ اخلاص جازز ہوتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ شرعی طور پر دباغت کرے سے وہ پاک ہو جاتی ہیں۔ ماب سورت کی کھال اس سے مستثنیٰ ہے، اس لئے کہ وہ نجس حین ہے (یعنی حکم اس کے گوشت بھڑی اور بال کا ہے)، لہذا وہ شرعی طور پر ذبح کرنے اور دباغت سے بھی پاک نہیں ہوگی، اگرچہ (خزیر کے علاوہ میں) بعض حنفیہ کا اختلاف ہے، چنانچہ شمسائی سے تحقیق کی ہے کہ شرعی دباغت کرنا اس جانور کی کھال کو پاک نہ کرتا ہے جس کا گوشت کھپا نہیں جاتا، البتہ اس کے گوشت کو پاک نہیں کرتا۔ صحیح ترین فتویٰ یہی ہے، امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہاتھی کی ہڈی کی شریعت پر ہر ہمت اور اس سے قاعدہ اخلاص بقیہ مردوں کی طرح جازز ہے۔

امام محمد کے نزدیک جازز ہے اور وہ ان کے نزدیک سورت کی

انسان کی ہڈی اور اس کے بال کے بارے میں حنفیہ جمہور کے موافق ہیں کہ اس کی شریعت پر ہر ہمت نہیں ہوگی کا سوائے بے ہوشی کی نجاست کے سبب نہیں، کیونکہ وہ صحیح روایت کے مطابق پاک ہے، بلکہ اس کے انتہا میں جازز ہے شریعت پر ہر ہمت کے ریمو اس کے استعمال میں اس کی امانت کی ضمانت ہے (۲)۔

رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" (۳) (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جوڑا لگانے والی اور لگوانے والی پر لعنت کی ہے)۔ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ مذکورہ حدیث کی وجہ سے اس سے قاعدہ اخلاص جازز ہے، اور انہوں نے صراحت کی ہے کہ انسان شرعاً کامل احترام ہے گوکہ کافر ہو، لہذا اس پر عقیدہ کرنا، اس کو استعصا کرنا، اور اس کو بنیادات کے برابر کرنا اس کی توہین ہے جو ناجائز ہے، اور انسان کا جزو اس کے کل کی طرح ہے۔ حنفیہ میں سے کمال بن ابیہام نے اس کی شریعت پر ہر ہمت کے باطل ہونے کی صراحت کی ہے (۴)۔

نئے کی شریعت پر ہر ہمت:

۱۳۔ ثانویہ: تا بلکہ کا مذہب، اور مالکیہ کے یہاں مشہور یہ ہے کہ نئے کی شریعت پر ہر ہمت خود کو کوئی بھی نہ ہو، اگرچہ کھپا ہو، صحیح نہیں،

(۱) مرقاۃ المفاتیح، ۱/۱۰۱، رد المحتار، ۱/۱۰۱، شریعت اسلامیہ، ۱/۱۰۱۔

(۲) بدائع الصنائع، ۵/۲۲۔

(۳) حدیث: "لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" کی روایت بخاری (۲) المبارکی، ۱۰/۳۷۸، طبع المستقیم نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کی ہے۔

(۴) الدر المختار، ۱/۱۰۵۔

(۱) بدائع الصنائع، ۵/۲۲، رد المحتار، ۱/۱۰۱، شریعت اسلامیہ، ۱/۱۰۱۔

الکلب والصور“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا) کو غیر مملوک یا غیر نفع بخش بلی پر محمول کیا ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”کلب“ میں ہے۔

درمدہ جانوروں اور شکاری پرندوں اور کیڑوں کی خرید و فروخت:

۱۴- تمام مذاہب کا اتفاق ہے کہ درمدہ جانوروں اور شکاری پرندوں کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے، نہ وہ کسی بھی درجہ میں نفاق کے قائل نہ ہوں۔ لیکن انہوں نے قادمہ انصاف چاہتا ہوتا ہے کہ شریعہ فروخت جائز ہے، البتہ تباہی کی جائز نہیں، اس سے کہ وہ نجس نہیں ہے، تو جب اس سے قادمہ انصاف چاہیں تو اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہوگی (۲)۔

لیکن فقہاء کے یہاں اس نفع کی تشریح کے بارے میں مختلف آراء ہیں جو درمدہ کی خرید و فروخت کا جو رویہ کرتا ہے:

۱۵- حنفیہ (اپنے یہاں ظاہر روایت میں) اور مالکیہ اپنے مذہب کے رائج قول میں اس طرف گئے ہیں کہ نفع سے مراد ”مطلق قادمہ“ ہے کہ کمال کے ذریعہ ہو، اور سکھائے ہوئے اور بغیر سکھائے ہوئے میں کوئی تفریق نہیں کرتے۔

اس سلسلہ میں حنفیہ کی ایک عبارت یہ ہے: ”کتا کو کھا کاٹ کھانے والا ہو، تینہ، لالچی، بندر، اور جس قسم کے درندے حتیٰ کہ بلی، اسی طرح پرندوں (درمدہ پرندوں) سکھائے گئے ہوں یا نہ ہوں ان

اس کی دلیل حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: ”ان رسول اللہ ﷺ بھی عن ثمن الدم و ثمن الکلب، و کسب البعی و لیس الواشمة و المستوشمة، و اکل الربا و موکله، و لیس المصورین“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے خون کی قیمت، کتے کی قیمت، ورنہ یا حرام مانی سے منع فرمایا، اور آپ ﷺ نے گدا کو دے والی و رکوہ دے والی سوکھائے والے سوکھانے والے، اور صورت بنانے والے سب پر حنت دی ہے)۔

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو کی حدیث ہے: ”نہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الکلب، و مہر البعی، و حلوان الکاهن“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زنا کی اجرت اور نبی کی اجرت سے منع فرمایا)۔

بعض مالکیہ نے ایسے کتے جس کے پالنے کی اجازت ہے، اور ایسے کتے کے درمیان جس کے پالنے کی اجازت نہیں ملتی کرتے ہوئے کہا کہ اول کی خرید و فروخت جائز ہے، اور دوسرے کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہے۔

حنفیہ کے مذہب میں کتے کی خرید و فروخت صحیح ہے، کتا کوئی بھی ہو خواہ کاٹ کھانے والا ہو۔

تفصیل اصطلاح ”کلب“ میں ہے۔

رعی بلی تو جمہور فقہاء اس کی خرید و فروخت کے جواز کے قائل ہیں، اس لئے کہ وہ قادمہ اٹھائے جانے کے قائل جانور ہے، جمہور نے حضرت جابر کی حدیث: ”نہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن

(۱) حدیث: ”نہی عن ثمن الکلب“ کی روایت ابو داؤد (۳۵۳/۳) نے تصحیح عزت حمید عباسی نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے، اور اس کی اصل صحیح مسلم (۱۱۹۹/۳) میں ہے۔

(۲) مثلاً دیکھئے: الدر المختار ۴/۴۱۳، المشرح للمیہ للدر ۴/۴۱۳، تحت الحجاج ۴/۴۱۳، المشرح للمیہ فی ذیل النبی ۴/۴۱۳۔

(۱) حدیث: ”نہی عن ثمن الدم“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۴/۴۱۳ طبع استغیہ) نے حضرت ابو حنیفہ سے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”نہی عن ثمن الکلب و مہر البعی و حلوان الکاهن“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۴/۴۱۳ طبع استغیہ) اور مسلم (۱۱۹۹/۳ طبع عیسیٰ الخلیلی) نے حضرت ابو مسعود عباسی سے کی ہے۔

و خریدہ فرخت صحیح ہے، البتہ سور اس سے مستثنیٰ ہے یہی مختار ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے "ان کی کھال سے نفع اٹھانا ممکن ہے" (۱)۔

ذیل میں نے بھی شیخ خریدہ فرخت کے جواز کی تائید یہی کی ہے کہ شرعاً ان سے نفع اٹھانا جائز ہے، اور وہ عام تعلیم قبول کرتے ہیں، پھر ذیل میں نے اس سلسلہ میں یہ ضابطہ پیش کیا ہے:

۱۔ وہ چیز جو فی الحال یا انجام کار شرعاً اس قابل ہو کہ اس سے نفع اٹھایا جاسکے اور اس کی قیمت ہو اس کی خریدہ فرخت حلال ہے۔ ورنہ ناجائز ہے (۲)۔

دوسری نے کہا: خریدہ فرخت کے جواز کا یہ ارتقاع اٹھانے کے واسطے ہوئے پر ہے (۳)۔

یہ باتی نے کہا: جب یہ ثابت ہے کہ حکم عام ارتقاع اٹھانے پر ہے تو یہ حکم تیندو، چیتا، ورنہ بھی بے میں ثابت ہو گا۔ یہ خلاف مودی کیٹر میں کے مثلاً، ساسپ، بچھو، ورنہ بھی یا کہ ان سے نفع نہیں اٹھایا جاتا (۴)۔ یہی حکم غیر مودی کی رینی کیٹرے مثلاً، نہریا، چو، لا، نہری، چپکلی، تینی، اور کوہی سمندری چھوٹے جانور مثلاً، مینڈک، اور کبوتر، کا ہے (۵)۔

۱۶۔ مذہب مالکیہ میں بلی اور ورنہ کی خریدہ فرخت کھال کے لئے جائز ہے، رہا صرف گوشت یا گوشت اور کھال دونوں کے لئے خریدہ فرخت مکروہ ہے (۱)۔ یہ مالکیہ کے نزدیک ورنہوں کے گوشت کے حکم پر مبنی ہے۔

رہے بچوں والے شکاری پرندے تو ان کا گوشت مالکیہ کے نزدیک مباح ہے مثلاً باز، عقاب، مرگھ، ورنہ مالکیہ نے چکاؤ کو مکروہ کہا ہے۔

۱۷۔ وہ جانوروں کے بارے میں مالکیہ کے تین اقوال ہیں: ۱۔ راست، ممانعت، اور مودی ورنہ مودی میں فرق چنانچہ مودی (جو دھارم پر حملہ کرے) مثلاً شیر تیندو، چیتا، ورنہ بھی یا حرام ہیں، اور غیر مودی مثلاً بچھو، لہڑی، بچو، ورنہ الاطراق بلی مکروہ ہیں۔

۲۔ "مختصر خلیل" میں ہے کہ وہ مکروہ ہیں حتیٰ کہ اس کے ایک ہاتھ بھی (۱)۔

۱۷۔ ثانیہ نے شیخ کی تشریح، شکار در حرست (ممانعت) جیسے الفاظ سے کی ہے، خود یہ شیخ انجام کے اعتبار سے ہو یعنی اس کو سدھانا اور تعلیم دینا متوقع ہو۔ مین جس میں کوئی فائدہ نہیں اس کی خریدہ فرخت صحیح نہیں، جیسے پانچ شریہ جانور، اور اسی طرح جس جانور کے بارے میں توقع نہ ہو کہ وہ سدھانا سیکھ جائے گا، کیونکہ مثلاً وہ بہت بوزخا ہو چکا ہے۔ چنانچہ تیندو سے شکار میں فائدہ ضایع جاتا ہے، ہاتھی سے لڑائی میں، بندر سے حراست و حفاظت میں، گھریلو بلی سے بچہ ہے، وغیرہ کو ختم کرنے میں، بلبل کی آواز سے افس حاصل کرنے کے لئے اور مور کو اس کے رنگ سے افسیت کے لئے (۲)۔

"المہبان" میں نووی کے قول: "لہذا حشرات اور غیر مانع ورنہ کی بیع صحیح نہیں" کے بعد شیخ عمیرہ نے ان میں نفع نہ ہونے کی صورتوں اور وجوہات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے: مثلاً اس کو کھانا نہ جاتا ہو، اس کے ذریعہ جنگ نہ کی جاتی ہو، وہ سدھانا نہ جاتا ہو، اور بار

(۱) الدر المنثور ۴/۳۳۳، نیز دیکھئے درمختار ۵/۲۳۲، ۲۳۳۔

(۲) تمیز الحقائق ۳/۱۴۶۔

(۳) الدر المنثور ۳/۳۳۳ بحوالہ اچھو۔

(۴) انوار شرح الہدایہ ۱/۲۳۷ نیز دیکھئے فتح القدیر ۱/۲۳۵، ۲۳۶۔

(۵) فتح القدیر ۱/۳۳۶۔

۱۔ شرح الکبیر سعد زید مع حاشیہ الدر المنثور ۳/۱۰، ۱۱۔

(۱) حاشیہ الدر المنثور ۳/۱۱۵، ۱۱۷۔

(۲) تحت المباح ۳/۲۳۸، نیز دیکھئے شرح المہبان ۳/۲۵۳، ۲۵۶۔

برادری کے لائق نہ ہو۔

ی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ نفع کا نہ ہونا ساقیات ذی ہوتا ہے اور ساقیات ثمری، "ریہ" نفع کا نہ ہونا مالیت کو ختم کر دیتا ہے، لہذا اس کے عوض میں مال بیجا (جیسا کہ انہوں نے رافعی کے حوالے سے لکھا ہے) مباح مال کھانے کے قریب ہے (۱)۔

۱۸- حنا بھد کا نمب (جیسا کہ یہی حنفی میں امام ابو یوسف سے روایت ہے) اور یہی سرخسی کے یہاں معتد ہے (یہ ہے کہ جو شکاری صمدیت نہیں رکھتا ہو) اور سی حالت میں بہت قبول نہ کرے اس کی خرید و فروخت صحیح نہیں؛

الف- حنا بھد کی خرید و فروخت کی صلاحیت نہ رکھنے والے جاوڑوں کی مثال میں؛ شیر، بھیڑ، چیتا، رینچو، مرگھ، ذیل، غراب، قلع، (جس میں سیسی، سفیدی ہو)، نہر (مرگھ) متعلق (کوے کی قفل کا ایک پردہ)، مرغاب، لیس، "ران" کے انڈے کو، کر یا ہے۔ اس سے کہ میں کوئی نفع نہیں، لہذا ان کی قیمت ایسا مباح مال کہنا ہے، نیز اس سے کہ کیزوں کی طرح اس میں بھی مباح نفع نہیں، لہذا وہ خنزیر کے مشابہ ہو گئے۔

البتہ جو شکار کے قاتل ہو مثلاً تیندو، اور مثلاً عقرو اور باز جو سکھائے ہوئے ہوں یا سکھنے کے قاتل ہوں تو ان میں مباح نفع ہے، لہذا ان کی، ان کے چوزوں، بچوں، اور چوزہ نکالنے کے لئے انڈوں کی خرید و فروخت صحیح ہوگی، کیونکہ انجام کار ان میں نفع ہے۔

تاہم حنا بھد نے صراحت کی ہے کہ ہندو کی بیع حفاظت کی غرض سے نہ کہ کھیل کے لئے جائز ہے، اس لئے کہ حفاظت جیسا کہ حنا بھد نے کہا، مباح منافع میں سے ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ عمیرہ علی شرح لکھنؤی، دہلی، حصہ اول، ص ۱۵۸۔

(۲) کتاب القناع، ص ۵۳، ۵۶، لشرح الکبیری ذیل البی ۳۳۔

ب- حنفی نے امام ابو یوسف سے مروی روایت کی مثال میں تفصیل و تحقیق کے ساتھ وزن ذیل جانوروں کا ذکر کیا ہے۔

شیر، اتر تعلیم قبول کرے "اس کے رید سے شکار یا جاتا ہو تو اس کی خرید و فروخت جائز ہے ورنہ نہیں۔

تیندو، "باز تعلیم قبول کرتے ہوں تو اس کی خرید و فروخت مباح میں جائز ہے۔

چیتا (جیسا کہ مال لدی بن عام کہتے ہیں) پٹی بلعی سرخسی کی وجہ سے تعلیم قبول نہیں کرتا، لہذا اس کی خرید و فروخت کسی بھی حالت میں جائز نہیں، اسی طرح کائنات، خاص طور پر امام ابو یوسف کے نزدیک۔

بند، اس کے بارے میں امام ابو حنیفہ سے روایتیں ہیں؛ مال؛ خرید و فروخت جائز ہے، اس سے کہ اس کی کھال سے نفع اٹھانا ممکن ہے، یہ امام صاحب سے جس کی روایت ہے، "اور بلعی نے اس کو صحیح کہا ہے۔

ام؛ خرید و فروخت جائز ہے، اس سے کہ یہ بولعب کے لئے ہے جو ممنوع ہے، لہذا یہ حرام کام کے سے حرام کی خرید و فروخت ہوئی اور یہ جائز ہے۔

کاسانی نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، اور ہی بناء پر بن عابدین نے کہا: "ابو لعب کا قصد نہ ہو تو اس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ لیکن ابو لعب کے قصد کا تقاضا ہے کہ مکروہ ہو، غیر صحیح نہ ہو، جیسا کہ حنفی نے کہا (۱)۔

بہو لعب اور گانے بجانے کے آلات کی خرید و فروخت؛

۱۹- جمہور فقہاء، حنفی میں صاحبین، مالکیہ، شافعیہ، و حنا بھد

(۱) جامع المسائل، ص ۲۳، لحدیو فتح القدیر، ص ۵۲، ۵۳، تمیمی، طحان

۲۶، لحدیو رد المحتار، ص ۱۱، ۲۳۔

رے ہے کہ لہو لعل کے حرام آلات اور گانے بجانے کے آلات کی خرید و فروخت حرام ہے، لیکن وہ آلات جن کا استعمال جائز ہے مستثنیٰ ہیں۔ ورنہ انہوں نے تصریح کی ہے کہ ان کی خرید و فروخت صحیح نہیں ہے^(۱)۔

حرام کی قید، شرط یا جس کی حالت کے تمام مافیہ قابل ہیں اور محدثین کے طبع و فہم کے خرید و فروخت کو خارج کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ حرام آلات میں سے ستار بانسری، شاپہ (ایک قسم کی بانسری)، سارنگی، چنگ، اور رباب ہے۔

حنفیہ میں صاحبین کی رائے ہے کہ یہ آلات معصیت کے لئے بنائے گئے ہیں، لہذا ان کا قیمت والا ہونا باطل ہو گیا، اور ان کی خرید و فروخت منع نہ ہوگی جیسا کہ شراب^(۲)۔

ماترہ نے کہا ہے کہ جس شیء پر عقد یا حاکم اس کی شرائط میں سے ہے کہ وہ شرعی طور پر قابل تناف ہو، وہ قابل ہو مٹا سنی، اور اگر منفعت ماحول ہو تو یہ آلات ہو کی طرح ہے^(۳)۔

ماترہ نے یہ بیان کیا ہے کہ جو کے حرام آلات کا معصیت کے مابعد کوئی مقصد نہیں ہوتا، ورنہ اس میں کوئی قبیح نہیں^(۴)۔

مناہج سے بتایا ہے کہ ان آلات کے ڈزے سے ضمان واجب نہیں ہوتا، ورنہ ہر ایک کی طرح ہیں^(۵)۔

گانے بجانے کے اوزار کی نہج کی حرمت جمہور کے قول:

(۱) مغل دیکھئے بدیع المعنی ۵/۱۳۳، القوامین المعیہ ۳/۱۳۳، شرح المکمل و جامعہ الفقہ ۲/۱۵۸، کتاب الخنازیر ۳/۱۵۵۔

(۲) التہذیب مع شروع الخرباب المصنف ۸/۲۹۳۔

(۳) القوامین المعیہ ۳/۱۶۳، یزدی دیکھئے المشرع المکیر للدرجہ ۳/۱۰۳، جامعہ الصوکی علی الخرش ۵/۱۵۔

(۴) شرح المکمل علی المسماح ۳/۱۵۸، المشرع المکیر للدرجہ ۳/۲۷۳۔

(۵) المسماح ۵/۱۵۳، یزدی دیکھئے کتاب الخنازیر ۳/۱۵۵۔

”گانے بجانے کے اوزار“ آلات ہو حرام ہیں“ پر مبنی ہے۔

بعض متابعین کی رائے ہے کہ وہ مباح ہیں اگر ان کے ساتھ کوئی حرام کام نہ ہو، لہذا ان کی خرید و فروخت ان حضرات کے نزدیک مباح ہوتی^(۱)۔

تفصیل اصطلاح ”معارف“ میں ہے۔

امام ابو حنیفہ کا مذہب (صاحب کے برخلاف) یہ ہے کہ ان تمام آلات ہوئی خرید و فروخت صحیح ہے، لیکن مافیہ کے یہاں ایک صعب قول ہے، لیکن اس میں یہ قید ہے کہ اس میں ٹونے ہوئے آلات کو مال نہ ہونے کا اعلان ہو کہ اس صورت میں اس میں متوقع نفع ہوگا^(۲)۔

ایک طرف صاحبین کی رائے ہے کہ آلات لہو معصیت کے لئے بنائے گئے اور فساد کے لئے بنائے گئے ہیں (جیسا کہ کاساتی کی تعبیر ہے)، لہذا یہ سوال نہ ہوں گے، اور ان کا قیمت والا ہونا باطل ہوگا جیسا کہ شراب، تو دوسری طرف امام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ یہ مال ہیں، یہ نفع اٹھانے کے جائز طریقوں میں ان کو استعمال یا جاسکتا ہے، یعنی ان میں چیزوں کے سے طرف دیا جائے اور دوسرے مفادات کو کہ وہاں جائز چیزوں کے سے مستعمل کے بھی قابل ہیں، لہذا ایگانے، ملی باندی کی طرح ہو گئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ فساد یا اختیار شخص کے فعل سے ہوتا ہے، لہذا اس کی وجہ سے مال ہونا ساقط نہیں ہوگا۔ ورنہ خرید و فروخت کا جواز مالیت اور باقیقت ہونے پر مرتب ہوتا ہے^(۳)۔

(۱) الدر المختار ۵/۱۳۵، فتح المکمل ۳/۲۳۹۔

(۲) شرح المکمل علی المسماح ۳/۱۵۸۔

(۳) بدیع المعنی ۵/۱۳۳، التہذیب مع شروع الخرباب المصنف ۸/۲۹۳، تعریف و اختصار جامعہ۔

بتوں وغیرہ کی خرید و فروخت:

۲۰- کلاں لبون خرید و فروخت کے بارے میں جمہور کے ساتھ امام ابوحنیفہ و بعض ثانیہ کا سابقہ اختلاف یہاں بتوں کی خرید و فروخت میں بھی جاری ہوگا۔

تحریم کے لئے جمہور کی دلیل شرعاً مباح منفعت کا نہ ہونا ہے، اور حضرت جابر کی یہ مرفوع روایت ہے: "ان الله حرم بيع الحمر والميتة والحزير والاصنام" (۱) (اللہ نے شراب، مردار، خنزیر، اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کیا ہے)۔

جواز کے لئے امام ابوحنیفہ و بعض ثانیہ کی دلیل اس کو ذرا کے بعد ان سے نفع ہے، لہذا ان کا نفع متوقع ہے، اس لئے انجام کار کے لحاظ سے ان میں مالیت اور قیمت ملے ہوئے ہوئے ہے، اور خرید و فروخت کا جواز ان ہی دو اوصاف پر مرتب ہوتا ہے۔

ثانیہ میں سے رافعی نے صراحت کی ہے کہ دونوں اوصاف بتوں و تصویروں میں جاری ہوں گے (۲)۔ اسی طرح شوکانی نے صراحت کی ہے (۳)۔

ذیل میں بتوں سے تعلق رکھنے والی بعض چیزیں اور ان کے بعض حاتم کا ذکر ہے:

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ تصویروں اور صلیبوں کی خرید و فروخت صحیح نہیں ہے، اور بچوں کے لئے تصویروں کی خرید و فروخت کی صحت اور ضمان کے بارے میں حنفیہ کے مابین (۴)۔

(۱) حدیث: "ان الله حرم بيع الحمر و الميتة" کی روایت بخاری راجع الماری ص ۳۳۳ طبع المنقہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے۔

(۲) حاشیہ عمیرہ علی شرح لکھن ص ۱۵۸۔

(۳) مبل لاوطار ۸/۱۳۳، بول کتب المیوع۔

(۴) حاشیہ اقلیدہ ص ۱۵۸، رد المحتار ۱/۳۳۷۔

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ وہ روپے دن پر تصویریں ہوتی ہیں ان کی خرید و فروخت صحیح ہے اس کی وجہ اسوں نے یہ بتائی کہ یہ تصویریں کسی بھی طرح میں اعتبار سے مقسود نہیں ہوتی ہیں۔

ثانیہ اس بات میں متفق ہیں کہ سونے، چاندی سے بنے ہوئے صلیب بتوں کے حکم میں ہوں گے یا ان روپیوں کے حکم میں دن پر تصویریں ہوتی ہیں۔

۱۔ ا۔ اس سے مقصود دو شعائر ہو جو ان کی تعظیم کے لئے مخصوص ہوتے ہیں تو اس کو انہوں نے بتوں کے حکم میں رکھنے کو راجح قرار دیا ہے۔

ب۔ اور اسوں نے اس کو با تصویر روپے کے حکم میں رکھنے کو راجح کہا ہے اگر اس سے مقصود استعمال کے ذریعہ تعظیم ہو (۵)۔

چوتھی شرط: خرید و فروخت خود مالک یا اس کا قائم مقام انجام دے:

۲۱- فقہاء نے صراحت کی ہے کہ خرید و فروخت کے عقد کی شرط میں سے یہ ہے کہ فروخت شدہ چیز پر فروخت کرنے والے یا اس کے مؤکل یا اس کو ولی بنانے والے کی ملکیت ہو، یہ اس صورت میں ہے جبکہ عقد کرنے والا اصلاً ناجز است خود یا مالک فروخت کرے، بیس شرط جو منضیٰ ہو یعنی صراحت کرے کہ وہ اسے کی مملوک چیز کو اس کی اجازت کے بغیر فروخت کر رہا ہے تو یہ ان لوگوں کے نزدیک انعقاد کی شرط نہ ہوگی جو منضیٰ کی بیچ کو جاز کہتے ہیں، اس کی تفصیل اصطلاح "بیچ منضیٰ" میں ہے۔

اس شرط کی دلیل حضرت حکیم بن تراجم کی یہ روایت ہے، وہ

(۱) تحت المحتار ص ۲۳۹۔

(۲) حوالہ سابق، ورحلہ اقلیدہ ص ۵۸، ۲۔

فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اسے ایسا سامان فروخت کروں جو میرے پاس نہیں، تو کیا میں اس کے لئے اس کو بازار سے خرید لوں، پھر اس کے ہاتھ فروخت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "لا تبیع مالک عندک" (۱) (جو چیز تمہارے پاس نہیں اس کو فروخت نہ کرے)۔

نقد: نے کہا: مراد یہ ہے کہ جو تمہاری ملکیت اور قدرت میں نہیں۔

جوئی نے کہا: اس حدیث میں غیر مملوک چیزوں کو فروخت کرنے کی ممانعت ہے (۲)۔

نیز حدیث میں آیا ہے: "نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع مالک عند الإنسان، و رخص فی السلم" (۳) (رسول اللہ ﷺ نے اس چیز کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جو انسان کے پاس نہیں، البتہ آپ ﷺ نے سلم میں رخصت دی ہے)۔

نیز اس لئے کہ فروخت کرنا، مالک بنانا ہے، لہذا غیر مملوک چیز میں اس کا عقائد نہ ہوگا (۴)۔

اسی بنا پر اگنے کی جگہ میں موجود گھاس کو فروخت کرنا صحیح نہیں، نہ وہ مملوک زمین میں اگی ہو، اس لئے کہ گھاس گھس کی رو سے مباح ہے، اور ان طرح چشمے میں پانی کو فروخت کرنا صحیح نہیں ہے جب تک کہ اس سے محفوظ نہ لیا جائے، اس کی وجہ یہ حدیث ہے: "المسلمون شرکاء فی ثلاث: فی الماء و الکلب و النار" (۱) (مسلمین تین چیزوں میں شریک ہیں: آگ میں شریک ہیں)۔ یہی حکم قضاء میں پروردگار اور پانی میں مچھلی کا ہے ان میں سے کسی کی فسخ منعقد نہیں ہوئی، اس لئے کہ ان میں ملکیت کا سبب یعنی قبضہ کرنا موجود نہیں (۲)۔

اگر گھاس کو اکٹھا کر لیا جائے، مچھلی اور پرندے کا شکار کر لیا جائے اور چشموں اور عوامی نہروں سے پانی کو اٹھالایا جائے تو وہ ملکیت میں آجائے گا اور ان کو فروخت کرنا جائز ہو جائے گا، اور اسی سلسلہ میں مروی ہے: "نہی عن بیع الماء إلا ما حمل منه" (۳) (نبی ﷺ نے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا لایہ کہ اس سے اٹھالایا جائے)۔

ہم یہاں پر اس شرط کی کچھ عملی فتویٰ فروعات ذکر کر رہے ہیں:

(۱) حدیث: "المسلمون شرکاء فی ثلاث..." کی روایت ابو داؤد (۳۵۱۳) نے تحقیق عزت عید دھاس نے ایک مہاجر سے کی ہے، اور اس کی سند صحیح ہے (المصنف لابن جریر ۶۵/۳ طبع شرکت المطابع المکیہ)۔

(۲) تاریخ لصالح ۶/۵۶۵، الدر المختار ۶/۱۰۶، ۷/۱۰۶، ذکرشاف القناع ۳/۱۶۰، ۶/۱۶۰۔

(۳) ذکرشاف القناع ۲/۱۶۰، ۱۶۲۔

حدیث: "نہی عن بیع الماء إلا ما حمل منه..." کی روایت ابو سعید

قاسم بن سلام نے الاحوال (رمح ۳۰۲ طبع مہد الطیفات جاری) میں بروایت

عبد اللہ بن ابی بکر بن ابی مریم عن شیحہ سے کی ہے اور اس کی اسناد میں بعض

روایت کی جہالت ہے (المیخ فی اللہ ۳/۱۸۳، ۴ طبع عیسیٰ المکملی) اور مسلم

میں حضرت جابر کی روایت میں ہے: "نہی رسول اللہ ﷺ عن بیع

فضل الماء..." (صحیح مسلم ۳/۱۸۳، ۱۱ طبع عیسیٰ المکملی)۔

(۱) حدیث: "لا تبیع مالک عندک" کی روایت ترمذی (تحفۃ الاخوان ۳۰۳، ۳۰۴ طبع کردہ المکتبۃ المنتقیہ مدینہ منورہ) نے حضرت حکیم بن حزام سے کی ہے اور ترمذی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

(۲) نیل الاوطار ۵/۵۵۷ طبع احسان۔

(۳) حدیث: "نہی عن بیع مالک عند الإنسان و رخص فی السلم..."

روایتیں سے مرکب ہے پہلی حدیث "نہی عن بیع مالک عندک"

کی روایت ترمذی (تحفۃ الاخوان ۳۰۳، ۳۰۴ طبع المنتقیہ مدینہ منورہ) نے

حضرت حکیم بن حزام سے کی ہے اور ترمذی نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۲۸۸، ۲۸۹ طبع الباری (فتح الباری ۲۸۸، ۲۸۹ طبع المنتقیہ) اور

مسلم (۳/۱۲۷ طبع عیسیٰ المکملی) میں حضرت ابن عباس سے وارد ہے۔

۲ تاریخ لصالح ۵/۱۳۶۔

بیع منہی عنہ ۲۲

غف - بیع فضولی:

۲۲- فضولی وہ ہے جو مالک کی طرف سے نہ وکیل ہو نہ ولی۔ اور یہی حکم اس کے دیگر تمام حقوق کا ہے:

حنابلہ کا مذہب اور امام شافعی کا قول جدید یہ ہے کہ فضولی کی بیع باطل ہے، گوکہ مالک اس کے بعد اس کی اجازت دے دے، اس کی دلیل یہ حدیث ہے: "لا بیع مالک عندک" (۱) (جو بیع تمہارے پاس نہیں اس کو بیع مست نہ رہے) نیز اس لئے کہ یہ غیر ملکیت والی چیز کا مالک بنانا اور ایسی چیز کو بیع مست رہا ہے جس کو حوالہ کرنے کی قدرت نہیں، لہذا یہ بیع میں پرندہ کو بیع مست نہ رہے کے مشابہ ہے (۲)۔

حنبلہ و مالک کا مذہب امام شافعی کا قول قدیم اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ مقدمتاً "مالک کی اجازت پر بیع باطل ہوگا، اگر مالک اجازت دے: بیع باطل و لازم ہو جائے گی، اور اگر اجازت نہ دے اور رو کر دے تو باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ بیع کے حال ہونے کے بارے میں وارد نصوص مطلق ہیں، ان میں اصل مالک اور وکیل کے درمیان ہندو یا بقاء و انجاء کے لحاظ سے کوئی تفصیل نہیں ہے، نیز حضرت عروہ بن زید باری کی روایت میں ہے: "ان البیعی مکتبۃ اعطاه دیاراً لیشتري به شاة، فاشتري به شاتین، فباع إحداھما بلیسار، ثم عاد باللیسار والشاة، فعدعائہ بالبرکۃ فی بیعہ" (نبی کریم ﷺ نے ان کو ایک دینار ایک بکری خریدنے کے لئے دیا، تو انہوں نے اس دینار میں دو بکریاں خریدیں، پھر ایک بکری کو ایک دینار میں فروخت کر دیا، اور ایک دینار اور ایک بکری لئے کر دیا پس آئے تو حضور ﷺ نے ان کے

لئے خریدی فروخت میں برکت کی دعا فرمائی)، ایک روایت میں ہے: "بارک اللہ فی صفقۃ یحبک" (۱) (حضور ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کے سودے میں برکت دے)، بیع فضولی پر تنبیہ کی تمام اس کی اپنی اصطلاح میں دیکھا جائے۔

ان شرط کی بنا پر فقہاء نے ذیل کی بیوع کے باطل ہونے کی سرایت کی ہے:

(۱) بیع وقف: فقہاء نے اس کے باطل ہونے کی سرایت کی ہے کہ کسی نے کسی اور سے زمین یا یہ باطل ہے، فاسد نہیں، لہذا قبضہ سے ملکیت میں نہیں آئے گا (۲)، (دیکھئے: اصطلاح "وقف")۔

(۲) بیع اہمال کی اراضی کو بیع مست نہ رہا: پناہ بعض فقہاء نے طے کیا ہے کہ اس اراضی کی دولت پر دائمی اوقاف کے احکام جاری ہوں گے (دیکھئے: اصطلاح "ارض")، اور اراضی مزید کے حکام جاری ہوں گے (دیکھئے: اصطلاح "مزید")۔

(۳) مساجد، مکہ اور حرم کے گھروں، اور مناسک حج کے مقامات کو بیع مست نہ رہا (۳)، ان میں سے بعض میں اختلاف اور تفصیل ہے، (دیکھئے: اصطلاحات "مسجد"، "حرم"، "مکہ")۔

(۴) "ملوک اور آباء زمینوں میں سیال" و "چاند معدنیات، ان کی فروخت بیع کے بارے میں فقہاء کا اختلاف معروف ہے۔ (دیکھئے: اصطلاح "ارض"، "معدن"، "حیات")۔

(۱) درائع المطابع ۱۳۹۵ھ، بشرح الکبیر ۱۵۴۳ھ، شرح لکھن علی اصباح ۱۶۰۳ھ، کتاب الفتن ۱۵۷۳ھ۔

حدیث عروۃ البارک: "بارک اللہ فی صفقۃ یحبک"۔ اس کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۲۸ طبع استغبر) نے کی ہے۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۳۳۹۳ھ۔

(۳) درائع المطابع ۱۳۹۵ھ، کتاب الفتن ۱۵۷۳ھ۔

(۴) حدیث "لا بیع مالک عندک" کی تخریج فقہاء ۲۱ کے تحت آئی ہے۔

(۵) تحفہ المحتاج ۱۳۶۳ھ، ۲۳۷۳ھ، بشرح الکبیر فی ذیل المنہی ۱۶۸۳ھ۔

(۵) ایک بار کی غوطہ خوری (کے نتیجہ کی بیج):

۲۳- مانگھو، وہ ہے جو سمندر سے موتی نکالنے کے لئے غوطہ خوری کرے گریہ شخص کہنے میں یک بار غوطہ کھاں گا جتنے موتی نکالوں وہ اتنی قیمت میں تمہارے لئے ہیں۔

یہی حکم تانص یعنی شکاری کا ہے جو یوں کہنے ایک مار حال
ڈالنے سے جتنی مچھلیاں نکلیں گی میں نے ان کو تمہارے ماتحتانے میں
نروخت کہا^(۱)۔

حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث میں ہے: "بھی البھی
عن شراء ما في بطون الأعمام حتى تصع، وعن بيع
ما في صروعها إلا بكيل، و عن شراء العبد وهو آبق، و
عن شراء المعام حتى تقسم، و عن شراء الصدقات
حتى تقبض، و عن صريرة العائض" (۲) (پہلی کریم علیہ السلام نے
چوپایوں کے پیٹ کے بچوں کی خریداری سے یہاں تک کہ وضع حمل
ہو جائے، تقسیم میں موجود دودھ کی فروخت سے یہاں تک کہ اس کو
باپ لیا جائے، بھی گے ہوئے غلام کے خریدنے سے، تقسیم سے قبل
مال غنیمت کو خریدنے سے، قبضہ سے قبل صدقات کو خریدنے سے، اور
ایک باری غوطہ خوری (کے نتیجہ کی بنا) سے منع پایا ہے۔

اس بیج کے فاسد ہوے میں مقبا، کا کوئی اختلاف نہیں،
اس لئے کہ یہ معدوم کی بیج، غیر مملوک کی بیج، مجہول کی بیج، اور
بیج غرر ہے۔

() اندر اعلیٰ درجہ کا اور ۱۹۹۳ء نیز دیکھئے: اہدایہ شروع شروع ۵۳۔

(۲) حدیث: ”میں نے خبر او مافی بطون الأعمام۔“ اس حدیث کا ایک جز ہے جس کی روایت ابن ماجہ (۳۰۷ طبع عیسیٰ الحلی) نے حضرت ابو سعید خدریؓ کی حدیث سے کی ہے اور وہی نے عبدالحق اشمیلی کے حوالہ سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا اس کی اسناد کامل حجت نہیں ہے (ص ۱۵ طبع مجلس الطبعی بالہند)۔

خفیہ نے اس کے باطل ہونے کی صراحت کی ہے، میں الجہام نے صراحت کی ہے کہ یہ سچ باطل ہے، اس سے کہ حقد سے قبل فرہشت کرنے والا، فرہشت سر و چیز کا مالک نہیں ہے، لہذا غرر ہو گیا، اور اس لئے کہ اس کا نتیجہ کیا نطفے کا معلوم نہیں ہے (۱)۔

یہی سراسر حقیقت تھی جس نے ان کو باطل ہونے کی وجہ سے
بتائی کہ یہ غیہ مملوک کو فرخت مراد ہے (۲۱)۔

(۶) قبضہ سے قبل صدقہ و رہبہ کفر و خست کرنا:

۲۴۔ جمہور فقہاء و تحریکات مثلاً صدقہ وغیرہ میں قبضہ کی شرط لگاتے ہیں جب تک قبضہ نہ ہو وہ لازم نہیں ہوتا، ورنہ یہی عدلیت کا نام دیا جاتا ہے۔ لہذا قبضہ سے قبل اس کو ذمت نہ رہتا چنانچہ ہے جیسا کہ قبضہ سے قبل صدقات کی شرط یہ اری سے ممانعت والی حدیث: ”المہی عن شراء الصدقات حتی تقبض“ میں صراحت ہے^(۳)۔ اور اس کی وجہ طہیت کا نہ ہونا ہے۔

اس کے برخلاف امام مالک وغیرہ کے مذہب میں مشہور، اوسا پی جانے والی اور وزن کی جانے والی چیزوں کے علاوہ میں امام احمد سے روایت یہ ہے کہ قبضہ سے پہلے ٹرم ہو جائے گا، اس سے کہ قبضہ نہ صرف حمل ہونے کی شرط ہے جیسا کہ مالکیہ کہتے ہیں بھت کی شرط نہیں ہے، اعتقاد اور ٹرم تو قول کے وسیع ہوگا، اور سی سے اس پر قبضہ سے قبل اس میں ملکیت کے ثبوت کی وجہ سے اس کو بھت کرنا جائز ہے۔ برخلاف اس صورت کے جب معاوضہ کی وجہ سے ملکیت

$$-0.5/1.2232 \quad (1)$$

(۲) الدواختر ۱۳۹۹ھ، نیز دیکھئے: قمی، الحقائق ۴: ۷۳۔

(۳) عیدِ اللہی میں شراء الصدقات جیسی قصص... "تحریر"
 فرم ۲۳ کے تحت آگلی ص

میں سے اور قبضہ نہ کیا ہو تو اس کو فروخت کرنا جائز ہے، جیسا کہ "بیع مام" میں ہے۔ (قبضہ سے قبل کی بیع پر ہنگامہ کے دلیل میں آئے گا۔

(۷) تقسیم سے قبل مال غنیمت کو فروخت کرنا:

۲۵- نیز ماموک کو فروخت کرنے سے متعلق تلمذ کا مال غنیمت میں سے اپنے حصہ کو فروخت کرنے کا مسئلہ ہے۔ بعد ازاں امام نے تقسیم کر کے اس کو اس کا حصہ نہ دیا ہو^(۱)۔

خاص اس کے متعلق حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں ہے: "وہ ہے: 'بھی النبی ﷺ عن شراء ما في بطون الانعام وعن بيع الغنم حتى تقسم'" (نبی کریم ﷺ نے جانوروں کے پیٹ کے بچوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

حضرت ابن عباسؓ کی حدیث میں ہے: "بھی النبی ﷺ عن بيع الغنم حتى تقسم" (نبی کریم ﷺ نے اموال غنیمت کو تقسیم سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا)۔

فقہاء کی رائے ہے کہ غنیمت میں سے تقسیم سے قبل عمومی ضرورت کے لئے خوراک مثلاً کھانا وغیرہ لے سکتا ہے، لیکن اس کو اپنی ملکیت میں بیٹا کر مال بنانا مباح نہیں جیسا کہ مصلحت کی مبادیہ سے اس سے معلوم ہو کہ فروخت کرنا بھی ممنوع ہے، اور ایسی چیز

(۱) دلائل المتناہج ۱/۱۲۳، رقم فی شرح المنہج ۵۹۸، الاضاف ۱۱۹/۷، ۲۲۰۔

بزرگچکھنے الفقہین المصنفین ۱۷۰، ۱۷۱، ۲۲۲، الشرح الکبیر للدری ۱۵۱، ۱۵۲۔

(۲) حدیث ابی سعیدؓ بھئی النبی ﷺ عن شراء ما في بطون الانعام۔ "کی تحریر تقریر ۲۳ کے تحت ملتی ہے۔

(۳) حدیث ابن عباسؓ بھئی عن بيع الغنم حتى تقسم۔ "سراپہ۔ حدیث تقریر ۲۳ کا ۲۲۰ ہے۔

سے انہوں نے اس کی بیع کے حکم پر بحث، اس سے قاعدہ ٹھانے کے متعلق حکام کے ذیل میں کی ہے۔

۲۶- چنانچہ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ مذکورہ بیعوں میں سے کسی چیز کو بھی تقسیم سے قبل کوئی ضرورت کے سے ہو فروخت کرنا جائز نہیں، اور اس کی عدم ملکیت ہے اس سے کہ تقسیم سے قبل غنیمت ملکیت میں نہیں آتی محض نہ ضرورت کی وجہ سے اس کو مباح یا گیا ہے، اور بیع کے بعد مباح چیز کا مالک نہیں بن سکتا، "بعد بیع" میں مرویاتی کی مبادیہ یہ ہے: "والتحريم في تقسيم قبل اموال غنيمت كلفه وقت زمانا جائز ہے" (۱)۔

اور اس نے اپنے لئے مذکورہ مباح چیزوں میں سے کوئی چیز فروخت کر لی تو اس کے لئے ایک اس کی بیع فضولی کی ہوگی، مگر امام اجازت دے دے تو اس کی مقررہ قیمت اموال غنیمت میں واپس کرے گا، لیکن اگر اموال غنیمت کی تقسیم ہو چکی ہو تو قیمت کو صدقہ کرے اور وہ فقیر نہ ہو، اس لئے کہ کم ہونے کے سبب اس کی تقسیم ناممکن ہے، اور اس کو مستحق تک پہنچانا دشوار ہے، لہذا اس کو غلطی کی طرح صدقہ کرے، اور اگر فقیر نہ ہو تو اس کو کھالے (۲)۔

۲۷- مالکیہ نے کہا: مانع کا ہونا اسی کے مثل یا اس کے علاوہ سے کراہت کے ساتھ جائز ہے گوکہ ایک جنس کے سود والے مانع میں کمی بیشی یا تاخیر کے ساتھ ہو (۳)۔

۲۸- شافعیہ کا اس میں اختلاف ہے، انہوں نے کہا: مانع کو اپنے کھانے کے بجائے کسی اور حاجت میں صرف کرنا جائز نہیں، اور اس کے لئے محض اس کو کھانا جائز ہے، اس لئے کہ یہ اباحت کے طور پر ہے

(۱) دیکھئے الہدایہ شرح البدایہ مع شروع ۲۲۷، ۲۲۸، بزرگچکھنے الدر المختار ۲۲۳۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۲۲۲، بزرگچکھنے الہدایہ مع شروع ۲۲۷، ۲۲۸۔

(۳) شرح الخرز ۱۳۶، بزرگچکھنے الشرح الکبیر للدری ۱۹۳۔

مالک بنائے کے طور پر نہیں (۱)۔

یہ بیع کے عدم جواز کی صراحت کی طرح ہے۔

شافعیہ نے احوال غنیمت کی بحث میں یہی کہا ہے، یمن انہوں نے قبضہ سے قبل فروخت شدہ چیز کو فروخت کرنے کے حکم کی بحث میں اس کے خلاف طے کیا ہے اور سب ذہبی نے ”المباہات“ میں لکھا کہ انساب دوسرے کے ہاتھ میں امانت کے طور پر رکھے اپنے مال کو فروخت کر سکتا ہے مثلاً: بیعت، مال مشرک، مضاربت، اور چھوٹنے کے بعد مال میں تو قلیلہ بنی ہے وہی کے قول: ”مثلاً: بیعت“ پر یہ حاشیہ لکھا:

”اور اسی کے مثل وقف کی آمدنی اور مال غنیمت ہے۔ چنانچہ کسی مستحق یا غنیم (مجاہد) کے لئے جائز ہے کہ علاحدہ کی سے قبل اپنے حصہ کو فروخت کرے۔ یہی ہمارے شیخ نے کہا ہے۔ یہ خلاف ہیئت ائمال میں اپنے حصہ کے، اس لئے کہ اس کی فروختگی اس کے علاحدہ کرنے اور اس کے مشاہدہ سے قبل صحیح نہیں، ہمارے بعض مشائخ نے صرف علاحدہ کرنے پر اکتفاء کیا ہے کو کہ دوسرے کے ساتھ ہو“ (۲)۔

یہاں علاحدہ کرنے پر اپنے شیخ کے حوالہ سے قلیوبی کا یہ کلام اس سابق کلام کے خلاف ہے کہ اس کے لئے حاجت کے طور پر لیا جائز ہے تمسک کے طور پر نہیں۔

بظاہر لگتا ہے کہ یہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کی ملکیت کے بارے میں شافعیہ کے درج ذیل تین قول میں سے ایک پر مبنی ہے:

۱۔ تقسیم سے قبل ملکیت میں نہیں آتا، مین محض تقسیم سے بھی نہیں، بلکہ وہ اپنے سے مخصوص کئے گئے مال کو قبضہ کر لے یا اس پر

راضی ہو جائے، اس لئے کہ اعتبار ملکیت کے اختیار کرنے کا ہے، اور زبان سے یہ تاخیر دہری ہے کہ میں نے اپنے حصہ کی ملکیت کو اختیار کر لیا۔ شافعیہ کے یہاں معتقد قول یہی ہے۔

۲۔ ایک قول یہ ہے کہ تقسیم سے قبل زبردستی قبضہ کے ذریعہ وہ ایسی فروخت ملکیت کے طور پر اس کے مالک ہو جاتے ہیں جو اعراض کے جب ساقط ہو جاتی ہے۔ شیخ مہر نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ کفار کی ملکیت زائل ہوتی، اور بد مالک اس کا باقی رہنا بعید ہے۔

۳۔ مال غنیمت کو تقسیم کے سے پہلے فروخت کر دینے تو اس کی ملکیت رہتی قبضہ کے ذریعہ ظاہر ہو جائے گی، ورنہ اگر تلف ہو جائے یا دوسرا شخص اس پر قبضہ کر لے تو اس کے سے ملکیت میں (۳)۔

لہذا معلوم ہوتا ہے کہ شیخ قلیوبی کے ایک تقسیم سے قبل فروختگی کی بحث شافعیہ کے یہاں یہ معتقد قول پر مبنی ہے۔

۲۹۔ مالکہ میں شرفی نے صراحت کی ہے کہ جس نے حاجت سے زیادہ چارو یا ۱۰۰ اس کو مسلمانوں کے پاس لوٹا دے، اور اس کو فروخت کر چکا ہو تو اس کی قیمت مال غنیمت میں لوٹا دے (۴)۔

جس کے پاس مال غنیمت میں سے بہت زیادہ لکھنا فاصل ہو اور وہ اس کو شیر میں لاپچکا ہو تو اس کو اس غزوہ (کے مال غنیمت کی تقسیم) میں لوٹانا واجب ہے، اس کی توجیہ حنا بدہ نے یہ کی ہے کہ اس نے بلا حاجت یا لہذا اس پر اس کو لوٹانا واجب ہوگا، اس سے کہ اصل اس کی حرمت ہے، یہ تک نفیہ ہواں کی طرح یہ مجددین میں مشرک ہے، محض حاجت کے بقدر مباح یا نہیں ہے، لہذا زائد اصل حرمت پر باقی رہے گا اور اسی وجہ سے اس کو فروخت کرنا مباح نہیں (۵)۔

(۱) شرح المجلد علی المسماح ص ۱۰۱ قلیوبی ص ۲۲۲۔

(۲) انہی ص ۸۷۔

(۳) حوالہ سابق ص ۸۷ شرح الکیر فی دلیل انہی ص ۷۲۔

(۱) شرح المجلد علی المسماح ص ۱۰۱ قلیوبی ص ۲۲۲۔

(۲) حوالہ سابق ص ۲۱۳۔

بیع مشکی نمبر ۳۰-۳۱

اور قبضہ سے قبل، دونوں جہد ہو گئے تو جائز ہے، اس لئے کہ بیع وخت کرنا نہیں اور اگر احراز وخت کرے یا اس کو قرض دیا اور اس نے لے یا دے، یعنی اس کا زیادہ حق دار ہے، اور اس پر اس کی ادائیگی لازم نہیں، اور اگر اس کو اور کر دے یا اس کے پاس لوٹا دے تو قبضہ اس کے پاس لوٹ آئے گا۔

اور اگر کھانا و چارہ کے علاوہ میں فروخت کیا تو بھی بیع صحیح نہیں ہوتی۔ "شریعہ اس کا زیادہ حق دار ہو جائے گا، اس سے کہ اس کا قبضہ اس پر ثابت ہے" اس کے وند کوئی نہیں، "اور اگر اس سے یا ہو تو اس کو وندیں تمام اسب ہے" (۱)۔

۳۰- اس سے واضح ہوتا ہے کہ (امام شافعی کے ایک قول سے، اور مالکیہ و حنابلہ کے نزدیک امام کو اس کے مثل یا اس کے علاوہ سے تبادلہ کی حاکمیت سے صرف نظر) فقہ اسلامی میں عمومی رتبہ یہی ہے کہ تقسیم سے قبل وہ مال غنیمت ناجائز ہے، جیسا کہ اس حدیث میں صراحت ہے جس میں تقسیم سے قبل "موال غنیمت کی شریہ ری سے ممانعت کی گئی ہے۔"

اسی سلسلہ میں شوافعی کہتے ہیں: ممانعت کا تقاضا ہے کہ تقسیم سے قبل مال غنیمت کی بیع صحیح نہ ہو، اس سے کہ (جیسا کہ امام شافعی وغیرہ کا زیادہ راجح قول ہے)۔ تقسیم سے قبل مجاہدین میں سے کوئی اس کا مالک نہیں ہوتا، لہذا یہ لوگوں کا مال مباح کھانے کی قبیل سے ہو جائے گا (۲)۔

۳۱- یہ نیز وہ میں شریک مجاہدین کا تقسیم سے قبل مال غنیمت میں سے لی ہوئی چیز میں "اپنے حصوں کو فروخت کرنے کا حکم ہے۔"

ربا نام کا تقسیم سے قبل موال غنیمت کو فروخت کرنا تو اس پر

حنا بلہ نے اس سلسلہ میں یہ اثر نقل کیا ہے: "مکر ثام کے وند اور نے حضرت عمرؓ کو لکھا: ہمیں ایسی زمین ملی ہے جس میں امامت اور چارہ بہت ہیں، لیکن ابتدا کوئی اقدام کرنا مجھے پسند نہیں، تو حضرت عمرؓ نے اس کو لکھا: لوگوں کو اس سے چارہ لینے اور کھانے، لیکن جس نے اس میں سے کوئی چیز، سونے یا چاندی کے عوض فروخت یا دے اس میں اللہ کے سے پانچواں حصہ، "مسند" اس کے حصہ میں (۱)۔

مہنا بد میں سے قاضی نے اس سلسلہ میں تفصیل لکھی ہے جس سے مہنا بد راضی ہیں پانچواں حصوں نے کہا: دیا تو کسی مہنا بد کے ہاتھ فروخت کرے گا، غیر مہنا بد کے ہاتھ۔

غیر مہنا بد کے ہاتھ فروخت کرے تو فروخت کرنا باطل ہے، اس لئے کہ وہ مال غنیمت کو ولایت یا نیابت کے بغیر فروخت کرنا ہے، لہذا فروخت کر دہنی کو لوٹنا اور بیع کو توڑنا واجب ہوگا، اور اگر اس کو لوٹنا دشوار ہو تو اس کی قیمت کو اور اگر مہنا بد اس کی قیمت سے زیادہ ہو تو مہنا بد غنیمت میں لوٹائے۔

ابن قدامہ نے کہا: اور اسی صورت پر شرقی کا حکم محمول ہے۔ اور اگر کسی مجاہد کے ہاتھ فروخت کرے تو حلال نہیں، لہذا یہ کہ اس کو بدلہ میں ایسا کھانا یا چارہ دے کہ اس کے لئے اس سے یا اس کے علاوہ سے حسب دلیل طریقہ پر نفع اٹھانا ہو۔

اگر اس کو اس کے مثل میں فروخت یا دے حقیقت میں فروخت کرنا نہیں، بلکہ اس سے اس کو یک مہنا بد سے اس کی مثل مہنا بد اس سے لے یا ہے، اور اس میں سے ایک کے لئے، اپنی لی ہوئی چیز سے نفع اٹھانا جائز ہے، اور وہ اس کا ریا و حق، اور دیا ہے، یہ نکتہ اس پر اس کا قبضہ ثابت ہے۔

لہذا اگر اس نے ایک صاع کو دو صاع کے عوض فروخت کیا ہو

(۱) انہی ۱۰/۸۸۹ شرح المیزان، ج ۱، ص ۶۹۱۔

(۲) تیل و طار ۵/۳۹، ص ۱۵۰۔

بھی ۱۰/۸۸۸، صاحب انہی نے کہا اس کو سعید روایت کیا ہے۔

بیع مثنوی نمبر ۳۲-۳۳

کرنے پر تیار نہیں ہوتا جیسے کہ بدکا ہوا امت تو اس حالت میں اس کو فروخت کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ جس چیز کو یہ دنیا بایکے وہ معدوم کے مشابہ ہے۔ اور معدوم کو فروخت کرنا صحیح نہیں (جیسا کہ زرر) کہ تو اس کے مشابہ بھی یہی حکم ہوگا۔

جن چیزوں کو یہ کرنے کی قدرت نہ ہو اس کی بیع کی مثالوں میں سے یہ ہے کہ مچھلی ملیت میں آنے کے بعد سمندر میں گر جائے، مملوک پر مد و نسا میں اڑ جائے، شکار ماتھہ نے کے بعد بھگ نطے، اسی کی مثال آبق غلام اور غصب سر دین کی بیع ہے۔

آبق دو غلام ہے جس نے اپنے آپ کا کوئی خوف یا سخت محنت لئے جانے کی وجہ کے بغیر چھوڑ دیا ہو۔

اسی وجہ سے کہا گیا ہے کہ اگر اس کا بھگنا خوف یا جھکن کے سبب ہو تو اس کو "بارب" (جان چھڑانے والا) کہا جاتا ہے (۲)۔

۳۳- بیع کا اتفاق ہے کہ یہ عقد قائم ہے گو کہ خفیہ کو نسا و بتان میں نیز اس پر مرتب ہونے والے نتیجے میں تراد ہے کہ سبب سدا کا اٹھ جانا عقد کو صحیح بنا دے گا، کیونکہ سدا کے باوجود عقد قائم ہے پر حد ب سبب بتان کے رمل کے، اس لئے کہ سبب بتان کے ساتھ عقد معدوم ہوتا ہے، تاہم خفیہ میں مال نے سدا کو صحیح کہا ہے، اس سے کہ اس میں تسلیم کرنے پر قدرت میں ہے (۳)۔

۱۰۰۰ نے اس عقد کے سدا کی توجیہ یہ کی ہے:

حضرت یوسف کی سابقہ حدیث میں اس سے مراد نعت وارد

ہے (۴) "بھی النبی ﷺ عن شراء ما في بطون الأنعام

وعن شراء العبد وهو ابق" (ابن ریم علیہ السلام نے جانوروں

(۱) اس بحث کے فقرہ ۵۰۵ اور اس کے بعد فقرات دیکھ جائیں۔

(۲) حاشیہ اعلیٰ بیانی شرح کلیں ۵۹۲، المصباح۔

(۳) رد المحتار ۲/۱۳۳۔

(۴) حدیث یوسف کی آخری فقرہ ۲۳ کے تحت آجلی ہے۔

خفیہ نے رشتہ ڈالی ہے، چنانچہ امام طحاوی نے لکھا ہے کہ یہ صحیح ہے، اس سے کہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے یعنی ضروری ہے کہ امام کو اس میں مصیحت نظر نہ ہو اور اس مصیحت کا اتنا درجہ یہ ہے کہ لوگوں پر زبردستی بار برداری میں تخفیف ہو یا جانوروں وغیرہ سے خفیہ اور لوگوں سے اس کے بوجھ کو کم کرنا ہو لہذا یہ بیع ہنگامی مصیحت میں ہتھوڑ کی بنیاد پر ہوئی مد زوریا نکل سے نہ ہوئی، اس لئے بلا راست علی الاطلاق بیع منعقد ہوئی (۱)۔

اسی طرح مالکیہ نے بھی اس کو لکھا ہے اس کے بارے میں ان کے وہ اقوال ہیں:

۱۔ مال قیامت کے پانچ میں سے چار حصوں کا امام کی طرف سے فروخت کرنا، جب ہے، تاکہ ان کو مبلغین کے زمین تقسیم کر سکے، اس لئے کہ ثمن کی تقسیم مساوات سے زیادہ قریب ہے، کیونکہ قیمت لگانے میں غلطی ہو جاتی ہے۔

دوم: وجہ نہیں، بلکہ امام کو اختیار ہے کہ وہ مصیحت کے پیش نظر گر چاہے تو فروخت کر کے ثمن کو تقسیم کرے، اور اگر چاہے تو ان چیزوں کو ہی تقسیم کر دے (۲)۔

پانچویں شرط: فروخت کردہ کو سپرد کرنے کی قدرت ہو:

۳۴- فقہاء نے صراحت کی ہے کہ فروخت کر دینے کی شرط اس سے اس کے مملوک ہونے کی شرط کے بعد یہ بھی ہے کہ اس کو سپرد کرنے کی قدرت ہو۔

چنانچہ ہذا: "ثلاث انسان مال کا مالک ہوتا ہے لیکن اس کو تسلیم

(۱) مع القدر ۵/۲۴۷۔

(۲) شرح الخرش ۱۳۶۳، نیز دیکھئے المشرع الکبیر للرد ۲/۱۹۳، التواہین

۱۰۰۔

بیع منہی عنہ ۳۴

کے ہیٹ کے بچوں اور غلام جو کہ بھاگا ہوا ہو اس کے لئے سے منع فرمایا ہے۔

اور اس سے کہ اس کے پر ورنے کی قدرت نہیں ہے، جو جواز کی شرط ہے (۱)۔

۳۴- غلام اگر غلام کی فرہنگی ہو جائے جبکہ وہ بھاگا ہوا ہو تو اس مسئلہ میں مذہب کی تفصیلی صورتیں یہ ہیں:

ہل: مالک اس کو اس شخص کے ہاتھ فروخت کرے جس کے قبضہ میں غلام ہے۔

یہ صورت جمہور کے نزدیک حار (۲) بلکہ ثانیہ کی قبیہ میں قطعی ہے (۳)۔ اور یہی من قدر مدعیہ کی اس عبارت کا تقاضا ہے:

مگر وہ کسی انسان کے ہاتھ آجائے تو اس کو فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اس کو سپرد کرنا ممکن ہے (۴)۔ مین مذہب حنبلی میں مبراہنہ یہ ہے کہ اس کو فروخت کرنا جائز نہیں ہے، گوکہ یہ شخص کے ہاتھ ہو جو اس کو حاصل کرنے پر قادر ہو (۵)۔

میں جس شخص کے ہاتھ میں وہ غلام ہے فرہنگی کے بعد اس شخص کو تا جس تصور سے کے بارے میں حنبی نے تفصیل کی ہے:

الف۔ اگر اس سے ہلکوڑے غلام کو پائے کے وقت اس پر قبضہ اپنے لئے کیا ہو، اس کے آقا کے پاس لوٹانے کے لئے نہ کیا ہو، اور اس نے اس کے آقا کے لئے قبضہ کرنے پر گواہ نہ بنایا ہو تو وہ اس شخص ہو جائے گا، اس سے کہ اس کا یہ قبضہ غصب کا قبضہ ہے اور وہ ضمان کا قبضہ ہے جو بیع پر قبضہ کی طرح ہے۔

ب۔ اور اگر اس نے اس کے پانے کے وقت اس کے قبضہ پر گواہ بنا یا ہو تو وہ اس کا قبضہ نہ ہوگا اس لئے کہ یہ قبضہ قبضہ ضمانت ہے، حتیٰ کہ اگر غلام اپنے آقا کے پاس پہنچنے سے قبل ملاک ہو جائے تو یہ قبضہ کرنے والا اس کا ضمان نہ ہوگا لہذا یہ قبضہ قبضہ ضمان (یعنی بیع پر قبضہ) کے کام مقام نہ ہوگا، اس سے کہ بیع پر قبضہ قوی تر ہے نیز اس لئے کہ ضمان کے ذریعہ اس کا ضمان ایجا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اگر غلام اپنے مالک کے پاس لوٹنے سے قبل ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ ہو جائے گی، اور وٹس وٹس لے گا (۱)۔

دوم: مالک اس کو اس شخص کے ہاتھ فروخت کرے جس کے قبضہ میں غلام نہیں۔

یہ صورت جمہور کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ چھین پینے اور حاصل کرنے کی قدرت ہو لہذا یہ سہوت کے ساتھ جیسا کہ مالکیہ کی صراحت ہے (۲)، ثانیہ کے مذہب میں صحیح یہی ہے (۳)، نہ جبہ کے یہاں اور قول جس کو درست قرار دیا گیا، اور من قدر مدعیہ و کی تصریح کا تقاضا بھی یہی ہے (۴)۔

تیسرے: حنبی نے اس صورت کے فائدہ ہونے کی صراحت کی ہے (۵)، ثانیہ کے یہاں اور قول (۶)، اور نہ جبہ کے یہاں مذہب یہی ہے (۷)، ثانیہ نے اس کی توثیق کی ہے کہ فروخت کرنے والا اس کے پر ورنے سے عاجز ہے۔

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۱۱۲/۲، دیکھئے الہدٰی بشرح الغنائیہ ۶/۵۹۔

(۲) شرح الدرر ۱۱/۳۔

(۳) شرح الکلی علی الصراح ۱۵۸/۲، دیکھئے بحث کتاب ۳۳/۲۳۳۔

(۴) دیکھئے الاصاب ۳۳/۲۹۳، انہی ۳۳/۲۷۔

(۵) الدر المختار و رد المحتار ۱۱۲/۲، دیکھئے تمییز القایق ۳۳/۵۰، اور المدع

۳۳/۵ سے سوا نہ کریں۔

(۶) شرح الکلی علی الصراح ۱۵۸/۲۔

(۷) کتاب القایق ۳۳/۱۶۲، دیکھئے الاصاب ۳۳/۲۹۳۔

(۱) تمییز القایق ۳۳/۳۹۳، بدیع الصالح ۵/۳۷۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۳۳/۲، بشرح الخرش ۱۶/۵ سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

(۳) حلیہ القلی فی شرح الکلی ۱۵۹/۲۔

(۴) انہی ۳۳/۲۷، بشرح الکبیر فی دلیل انہی ۳۳/۲۳۔

(۵) کتاب القایق ۳۳/۱۶۲، دیکھئے الاصاب ۳۳/۲۹۳۔

نتیجہ نمبر ۳۵

سوم: مالک اس کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے جو اس کو
واپس لینے پر قادر ہو، اور وہ مالک کے قبضہ میں نہ ہو۔
یہ صورت جمہور کے نزدیک جائز ہے^(۱)، حنابلہ کے یہاں اور
قول یہی ہے^(۲)۔

یہن ثانیہ میں قیود نے یہ قید لگائی ہے کہ خریدار اس کے
واپس کرنے پر عاقل و قائل بدست مشقت کے بغیر ہر مال سرفہ کے
قادر ہو^(۳)۔

حنابلہ کے یہاں مذہب عدم جواز ہے^(۴)۔
چہرہ: اس کو ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کرے جو اس کو حاصل
کرنے پر قادر نہ ہو۔

اس صورت کے ماحول ہوئے پر اجماع ہے، اور حدیث اس
صورت پر محمول ہے۔

۳۵- بھگورے غلام کو فروخت کرنے کی حکم میں غصب کردہ چیز
کو فروخت کرنا ہے:

الف۔ پس اگر اس کو غاصب کے ہاتھ فروخت کیا تو بالاتفاق
جائز ہے، اور ثانیہ اس مسئلہ میں جوار سے تعبیر کی ہے^(۵)، اس
سے کہ فروخت کردہ چیز عملی طور پر خریدار کے پاس کی جا چکی ہے^(۶)،
(ورق کے بعد اس کا قبضہ قائل ضمان ہونے میں، بیع سے قبل اس
کے قبضہ کی طرح ہے)۔ اور مالکیہ نے اسی کے ساتھ یہ شرط لگائی ہے
کہ معصوم ہو کہ غاصب غصب کردہ چیز کو اس کے مالک کے پاس

- (۱) رد المحتار ۴/۱۱۲، المشرع الکبیر للرد ۴/۱۱۱، تحت المحتاج ۴/۲۲۳۔
(۲) الاصاب ۴/۲۹۳۔
(۳) حاشیہ القس علی شرح المساج ۲/۱۵۸۔
(۴) کشف القناع ۴/۱۶۲، الاصاب ۴/۲۹۳۔
(۵) شرح لکھن علی المساج ۴/۱۵۸، نیز دیکھئے المشرع الکبیر فی ذیل انہی
۴/۲۵۵، الاصاب ۴/۲۹۳۔
(۶) المشرع الکبیر للرد ۴/۱۱۱۔

لوانے کا غرض رکھتا ہے^(۱)۔

ب۔ اور اگر ایسے شخص کے ہاتھ فروخت کیا جو اس کو چھین
لینے یا لوٹا لینے پر قادر ہو تو جمہور کے نزدیک صحیح ہے^(۲)، ثانیہ
قول صحیح یہی ہے، البتہ اسوں نے شرط لگائی ہے کہ وہ بدست بغیر
اسی قائل لفظ سرفہ، مشقت کے خریدار کے پاس پہنچ
جائے^(۳)، اور اگر واپس لینے میں سرفہ کی ضرورت پیش آئے تو
ممانعت ختم ہو جائے گی^(۴)۔ اسی طرح مالکیہ نے یہ قید لگائی ہے
کہ غاصب اقرار کرنے والا ہو اور قدرت حاصل ہوگئی ہو ورنہ
نہیں، اس لئے کہ ان کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ جس چیز میں جھگڑا
ہو اس کی خریداری ممنوع ہے^(۵)۔ اور طے یہ ہے کہ ان کے
ذہن ایک غصب کردہ چیز کو صرف غاصب کے ہاتھ فروخت کرنا جائز
ہے^(۶)، جیسا کہ حنابلہ کی رائے ہے۔

ثانیہ کا ایک قول یہ ہے کہ یہ صحیح نہیں، اس لئے کہ فروخت
کرنے والا بدست خود اپنے کرنے سے عاجز ہے^(۷)، اور یہی امام احمد
سے ایک روایت ہے^(۸)۔

حنفی نے صراحت کی ہے غصب کردہ چیز کو غصب کرنے والے
کے ہاتھ شخص کے ہاتھ فروخت کرنا منع ہو جاتا ہے اگرچہ اس نے اس پر
موقوف ہونا ہے اگرچہ اس نے اسے فانی مال نہ ہو جائے ورنہ نہیں۔

- (۱) شرح الخرق ۵/۱۷۷۔
(۲) حوالہ سابق، شرح لکھن علی المساج ۴/۱۵۸، الاصاب ۴/۲۹۳۔
(۳) تحت المحتاج وحاشیہ المشرع الکبیر للرد ۴/۲۲۳۔
(۴) شرح المحتاج وحاشیہ لکھن علی المساج ۴/۲۸۸۔
(۵) شرح الخرق ۵/۱۷۷۔
(۶) القوانین الفقہیہ ۴/۱۶۳، المشرع الکبیر للرد ۴/۱۱۱، کشف القناع
۴/۱۶۲ سے موازنہ کریں۔
(۷) شرح لکھن علی المساج ۴/۱۵۸۔
(۸) الاصاب ۴/۲۹۳۔

حاصل کی قید۔ رباً المسویہ اور انشاء فاسد بیوت کو داخل کرنے کے لئے ہے۔ اس لئے کہ رباً کی وہ بیوت ہیں: رباً الفضل، ورباً المسویہ۔ رباً قاتل اللہ، موت اور جہنم سے حرام ہے۔
 دن قدس نے کہا: امت کا اس پر جہنم ہے کہ رباً کی وہ بیوت (رباً الفضل اور رباً المسویہ) حرام ہے، اور رباً الفضل اور رباً المسویہ صرف کے بعض مسائل میں جاری ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل "سرف" میں ہے۔

سہ ماہیہ وہ ہے، کسی شریعت میں کبھی بھی حاکم نہیں رہا۔ اس لئے کہ فرمان باری ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ، وَإِن تُبْتِغُوا فَكُنتُم مِّنْ أَهْلِ الْكُفْرِ لَا تَظْلُمُونَ وَلَا تَظْلَمُونَ" (۲) (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ سود کا بقیہ ہے اسے چھوڑ دو، اگر تم یہاں والے ہو، اگر تم نے یہاں نہ یا تو تم، اور جو جاؤ جنگ کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے، اور اگر تم تو پہ کر لو گے تو تمہارے اہل اموال تمہارے ہی ہیں نہ تم (کسی پر) ظلم کرو گے نہ تم پر (کسی کا) ظلم ہوگا۔

اور حدیث میں ہے: "لعن اللہ آکل الربا وموكله وكتابه وشاهديه" (سور کھانے، لے، کھانے، لے، نکمے والے، اور اس کے گواہوں پر اللہ کی لعنت ہے) اور آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم سواء" (۳) (دوسب برابر ہیں)۔

(۱) انہی و اشرح الکبیر فی ذیل انہی ۱۲۲۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۸۔

(۳) حدیث: "لعن اللہ آکل الربا وموكله وكتابه وشاهديه و قال ہم سواء۔" کی روایت مسلم (۱۲۱۹۳ طبع مصری) نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے۔
 نزدیکی سے تالیف علی شریح لکھنؤ علی ص ۳۶۶۔

حفیہ نے بھگورے غلام کو فروخت کرنے (جو فاسد بلکہ غیر منعقد ہے) اور غصب کر دینے کو فروخت کرنے (جو صحیح ہے) میں فرق یہ بتایا ہے کہ مقصود اس صورت میں حاکم کی قدرت کے درمیان مابین یہ دینے پر قادر ہے، اللہ و حق موقوف ہے، فی الحال مانڈ نہیں، اس سے کہ صورتاً غصب کا قبضہ تمام ہے، مین سب پر، کر یا گیا تو رکاوٹ رائل ہوگئی، اس لئے بیچ مانڈ ہو جائے گی۔

یہ بھگورے غلام کی بیچ کے خلاف ہے، اس لئے کہ (بقول ہاسانی) اس کو پہلے سے علی الاطلاق عائد ہے کہ ملاں تک کسی کی رہائی نہیں، کیونکہ اس کی جگہ معلوم ہے۔ لہذا عائد ہونا ثابت ہے، جبکہ اس پر قادر ہونے کا محض احتمال ہے، مہم ہے، احتمال کے ساتھ بیچ منعقد نہیں ہوگی اس طرح بھگورے غلام کی رہائی، غیر موجود پر مدے اور غیر موجود پھٹکی کی بیچ کے مشابہ ہوگی، مہم ان وہ اس کی بیچ باطل ہے تو بھگورے غلام کی بیچ بھی باطل ہوگی (۱)۔

۱۔ زمرہ عتد سے متعلق اسباب

وہ یہ ہیں: رباً، ذریعہ رباً اور غرر۔

ذیل میں رباً سے متعلق اسباب ممانعت کا بیان ہے:

۳۶۔ رباً لغت میں: ریائی کو کہتے ہیں۔

فقہی اصطلاح میں: عتد سے رباً کی تعریف یہ تھی ہے کہ دو معاہدہ معاہدہ میں کسی ایک فریق کے لئے شرط ایسا اضافہ ہے خواہ وہ حکم ہو جو شرعی معیار کے مطابق عوض سے خالی ہو، مہم معاہدہ میں سے کسی ایک کے لئے اس کی شرط لگائی گئی ہو (۲)۔

(۱) بدائع الصنائع ۵/۳۷۷۔

(۲) دیکھئے: مدار الحق رد المحتار ۱/۱۶۳، ۱/۱۷۷، و در ترائفی کی وہ تعریف جو توبہ الاصدار میں مذکور ہے۔

بیع مثنوی نمبر ۳۷-۳۸

یہاں سود کے احکام، اثر "سود" و مسائل کا تذکرہ مقصود نہیں، بلکہ اس کی تفصیل عنوان "ربو" کے تحت دیکھی جائے۔

یہاں تو مقصود بعض سودی خرید و فروخت کے احکام کو معلوم کرنا ہے جن کی حدیث پاک میں ممانعت وارد ہے، اور وہ بیع مثنوی یہ تین:

الف- بیع عینہ:

۳۷- بیع عینہ: کسی چیز کو خرید و فروخت کے ساتھ "عینہ" بیع کرنا تاکہ قرض کا جانب اس کو نواری طور پر کمیشن میں اپنے، یعنی بیع مثنوی کے سے فروخت کر دے۔ یہ کمیشن کی تعریف ہے (۱)۔ کمیشن، اقرضات، بیع صورتیں میں جن کے بارے میں "عینہ" کے احکام کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

تفصیل اصطلاح "بیع عینہ" میں دیکھی جائے۔

ب- بیع مزینہ:

۳۸- مزینہ: فروخت پر لگی ہوئی کھجور کا اندازہ تخمینہ سے اس کے باپ کے مثل توڑی ہوئی خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ فروخت پر لگی ہوئی کھجور کا ٹکڑا اور تخمینہ کے طور پر، مثلاً ایک سو صاع کا اندازہ لگایا جائے اور پھر اسی کے بقدر خشک کھجور میں اس کو فروخت کر دیا جائے (۲)۔

باتفاق فقہاء اس طرح کی بیع قاسد ہے۔

اس کی تفصیل اصطلاح "بیع مزینہ" میں ہے۔

ج- بیع میقلہ:

۳۹- میقلہ: خوشہ میں موجود گیہوں کو تخمینہ سے اسی کے مثل گیہوں

میں فروخت کرنا (۱)۔

باتفاق فقہاء محاکمہ جاز ہے، اس لئے کہ حضرت جابرؓ کی

حدیث میں ہے: "نہی رسول اللہ ﷺ عن المزابنة والمعاقله" (رسول اللہ ﷺ نے محاکمہ مزینہ سے منع فرمایا)۔ تفصیل اصطلاح "بیع محاکمہ" میں دیکھیں۔

د- بیع عرایا:

۴۰- بیع عرایا: فروخت پر لگی تر کھجور کو زمین پر رکھی خشک کھجور سے یا فروخت پر لگے انگور کو مٹھے سے فروخت کرنا (۲)۔ عرایا کے جواز میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

تفصیل اصطلاح "بیع عرایا" میں دیکھیں۔

ه- بیع عربون:

۴۱- کونی سامان خریدے۔ "فروخت کرنے" لے کو ایک درہم یا زیادہ اس شرط پر دے کہ اگر اس نے سامان لیا تو شمس میں سے اس کو کم کرے گا۔ اور اگر سامان نہ یا تو فروخت کرنے لے گا ہے۔ اس کے بعد میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک بیع عربون نہیں جبکہ حنابلہ اس کے جواز کے قائل ہیں، اس میں تفصیل ہے جس کو "بیع عربون" کے تحت دیکھا جائے۔

۴۲- دونوں صاع کے جاری ہونے سے قبل اناج کو فروخت کرنا:

۴۲- حضرت جابرؓ کی حدیث میں ہے: "نہی رسول اللہ ﷺ عن بيع الطعام حتى يحوي فيه الصاعان صاع البائع،

(۱) اہدایہ شرح ۵۳/۱۷۲۔

(۲) شرح المثل علی الصواع ۲۳۸/۲۔

(۱) ابن ماجہ ۲۷۹۳۔

(۲) فتح القدیر و اہدایہ ۵۳/۱۷۲، ابن ماجہ ۱۰۹۳۲۔

بیع منہی عنہ ۴۳

خریدے اور اس پر قبضہ کر لے پھر اسے دوسرے کو فروخت کرے تو پہلا بیع کی بنیاد پر اس کو یہ کرنا جائز نہیں ہے یہاں تک کہ جس نے اس کو خریدے اس کو دوبارہ بائیں کر کے دے یہی جمہور کا مذہب ہے، جیسا کہ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اس کو نقل کیا ہے (۱)۔

ابن امام نے سراسر اس کی ہے کہ امام ابو حنیفہ، مالک، شافعی اور احمد رضی اللہ عنہم کا مذہب یہی ہے (۲)۔

فقہاء نے بیع منہی عنہ کو فروخت شدہ بیع کو فروخت کرنے سے قبل قبضہ کی شرط لگائی ہے، اور یہ قبضہ کی تکمیل ہے (جیسا کہ حنفیہ کی تعبیر ہے) لیا منتقل کو منتقل کرنے کے ساتھ اس پر قبضہ کی صحت کی شرط ہے جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں (۳)۔

لیکن اہل سنت میں بائیں کے فیہ معتبر ہونے پر جماع منعقد ہے، اور اہل سنت سے بیچنے کو اس شرط سے مستثنیٰ کرنا منس کے مفہوم سے یا کسی اور دلیل سے ماخوذ ہے (۴)۔

۴۳- ہم یہاں پر شافعیہ کا جملہ کے یہاں بعض تعلیقی فقہی مثالیں ذکر کرتے ہیں، یہ نکتہ یہ دونوں مذہب ان کے بارے میں قریب قریب ہیں۔

پہلی مثال:

بہر حال یہ پر مقرر مقدار میں مثلاً اس صاع مانج ہو، اور عمر کا بہرہ اسی کے قدر مانج ہو، بہرہ یہ سے مطالبہ کرے کہ مانج اس کے

(۱) مثل طوطا ۵/۱۶۱

(۲) فتح القدیر ۱/۱۳۹

(۳) فتح القدیر ۱/۱۳۹، شرح لکھن علی اسماء ۲، ۱، ۲، ۳، ۴، شرح منہج ۱۲۳

(۴) شرح لکھنوی ۲/۲۱۷، حاشیہ لکھنوی ۳/۳۳۳، تحت اسماء ۳۱۹

وصاع المشتري" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے مانج کو فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاکہ اس میں دونوں صاع خریدے اور کا صاع، اور فروخت کرنے والے کا صاع جاری ہو جائے)۔

اسی مفہوم کی حضرت عثمان کی یہ حدیث ہے کہ انہوں نے کہا: میں یہودیوں کے ایک خدمت سے (جن کو غوثیہ کا کہا جاتا ہے) کھجور خریدتا ہوں اس کو بیع کے ساتھ فروخت کرتا تھا۔ نبی کریم ﷺ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یا عثمان! اشتريت لما كتلت، واذا بيعت لکل" (۲) (عثمان! جب تم یہ تو بائیں کر لو، اور جب بیچو تو بائیں کر دو)۔

اسی طرح عیسیٰ بن ابی کثیر کی حدیث میں ہے کہ حضرت عثمان بن عفان اور عکیم بن حزام رضی اللہ عنہما کھجوریں خریدتے، ان کو یورپ میں بھرتے پھر اس کو اسی بائیں سے فروخت کرتے تھے، "فنهما رسول الله ﷺ ان يبيعا حتى يكملا لمن ابتاعه منهما" (۳) (تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس کو فروخت کرنے سے منع فرمایا، تاکہ اس شخص کو بائیں کر کے دیں جو ان کو انہوں سے خریدتا ہے)۔

ن ۵۰ بیٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص کوئی بیع بائیں سے

(۱) حدیث: "لہی عن بیع الطعام..." کی روایت ابن ماجہ (۲/۵۰۲) طبع لکھنوی (۱) حضرت جابر سے کی ہے پیروی نے اس کو ضعیف کہا ہے، ورنہ کی روایت بخاری نے حضرت ابی ہریرہ سے کی ہے، ورنہ کی سند کو ابن حجر نے حید کہا ہے جیسا کہ "الدریہ" (۲/۱۵۵) طبع مطبعہ المجلد (۱) میں ہے۔

(۲) حدیث: "یا عثمان! اذا اشتريت..." کی روایت احمد (۱/۱۲۱) طبع لکھنوی (۱) حضرت عثمان بن عفان سے کی ہے، ابو یوسف نے مجمع الزوائد (۳/۹۸) طبع القدی (۱) میں اس کو ذکر کر کے کہا اس کی سند حسن ہے۔

(۳) حدیث عیسیٰ بن ابی کثیر کی روایت عبد الرزاق (۳/۳۹۸) نے کی ہے اس کی سند میں عیسیٰ بن ابی کثیر اور دوی حدیث صحابی کے درمیان قطع ہے، احمد بن حنبل (۱/۲۷۰) طبع دار الفکر (۱) طبع مطبعہ المجلد (۱) میں ہے۔

مقبوض مال اس شخص کی ملکیت میں باقی رہے گا جس نے اس کو سپرد کیا ہے، اور وہ زید ہے اس لئے کہ قبضہ صحیح نہیں ہوا۔
یہ سابقہ روایت کے برخلاف ہے، اس لئے کہ مال مقبوضہ بکر کی ملکیت میں آجائے گا۔

فقیر معلوم ہوتا ہے کہ یہی دوسری روایت ہی راجح ہے چنانچہ "ملاحقہ" کا متن ہی پر ہے۔

اگر بکر عمر و سے کہے: اے عمر و امیری نیابت میں میرا جو مال زید پر ہے، اس کو اس سے اپنے لئے قبضہ میں لے لو، اور عمر و نے ایسا کر دیا تو شافعیہ کے نزدیک، اور امام احمد سے ایک روایت میں زید کے تھ سے قبضہ صحیح ہوگا۔ اور اجازت کے پائے جانے کی وجہ سے اس کا ذمہ نہ ہوگا۔ اور یہ قرض دینے والے کی اجازت ہے قرض دینے والا بکر ہے اور یہ اجازت لازمی طور پر اس کے اپنے لئے اس سے قبضہ میں لینے کے بارے میں ہے، لہذا اس کا قبضہ اس کے وکیل کے قبضہ کی طرح ہو گیا تاہم یہ قبضہ عمر و کے لحاظ سے قاسد ہے، کیونکہ وہ خود اپنی ذات سے اپنے لئے قبضہ کرنے والا ہوگا، اس لئے کہ اس کے قبضہ میں شرط ہے بکر کے قبضہ سے پہلے ہو، اور وہ مفتوح ہے، اور ان دونوں کا حصول ناممکن ہے، اس لئے کہ اس میں قبضہ کرنے والا اور قبضہ کرنے والا ایک ہی ہے، اور عمر و نے جس پر قبضہ کیا ہے اس کا ضمانت اسی پر ہے اس لئے کہ اس کا قبضہ اپنے لئے ہے، اور اس صورت میں جس کے لئے قبضہ کیا گیا ہے (بکر) قابض (یعنی عمر و) کے لئے اس چیز کو ناپ کر دے گا، اور اس کا قبضہ اس کے لئے صحیح ہوگا۔

حنابلہ کے یہاں دوسری روایت یہ ہے کہ یہ قبضہ صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کو اس نے قبضہ میں اپنا نائب نہیں بنایا، لہذا قبضہ اس کے لئے نہیں ہو، برخلاف وکیل کے، اور اس روایت کے مطابق

دوسری مثال:

۴۴- اگر بکر عمر و سے کہے: جب میں زید سے اپنے لئے اپنے لگوں کو تم حاضر رہنا کہ میں اس پر تمہارے سے قبضہ کروں، اور اس نے ایسا کیا تو عمر و کے لئے اس کا قبضہ راجح نہیں ہے، اس لئے کہ اس نے ناپا نہیں، اور بکر اپنے لئے اس پر قبضہ کرنے والا ہوگا، اس سے کہ

(۱) تحفہ المحتاج ۱۹۴۳ء، شرح کلن و حاقیر قلیبی ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳

ہے البتہ پ سے قبضہ صحیح نہیں^(۱)۔

ثامعہ سے اس کی توثیق یہ کی ہے کہ فی انسان کے حق پر، دوسرا شخص پ سے قبضہ نہیں کرتا، اور قبضہ کرنے والا قرض خود اس کا ضمانت بننے سے اس پر رہنمائی قبضہ کرنے کی وجہ سے ہوگا۔ اس لئے کہ اس نے اس پر اپنے لئے رہنمائی قبضہ کیا ہے۔

حنا بلہ نے نماز بننے سے اس کا قبضہ اس کے مومل کے قبضہ کی فریت ہے، دوسرا قبضہ نہیں کیا۔

گر اس نے نماز میرے لئے اس سے مانع نہ کر لیا (اور اس پر میرے سے قبضہ کر لیا) پھر اس پر اپنے لئے قبضہ کر لیا، اور اس سے ایسا کرنا واجب نہ ہے، اس سے کہ اس نے اس کو یہ ارادی قبضہ کرے، پھر اس کی طرف سے اپنے لئے مصلحت کرے تاہم مکمل بنایا ہے، اور یہ صحیح ہے۔

ثامعہ سے کہا: خریداری پر قبضہ صحیح ہے، اور قبضہ صحیح نہیں ہے، اس سے کہ اس میں قبضہ کرے، اور قبضہ کرے، البتہ ایک ہے، جبکہ پختہ قبضہ میں یہ بات نہیں۔

حنا بلہ نے اس کو اس مسئلہ پر قیاس کیا ہے کہ والد نے کوئی بیٹا اپنی چھوٹی اولاد کے مال سے اپنی ذات کے لئے خریدی، اور وہ بیٹا اپنی چھوٹی اولاد کو سہ کی اولاد کی جانب سے اس بیٹے پر خود ہی قبضہ کیا۔

ثامعہ اس صورت میں قیاس کو ممنوع کہتے ہیں، ان کے نزدیک ایک شخص دونوں کی طرف سے ولی نہیں ہو سکتا کو کہ دونوں کی جانب سے نکالت کے طور پر ہو۔

مالکیہ بھی اس کو ممنوع کہتے ہیں، اس لئے کہ وہ اپنی ہی طرف

سے «راپنی ہی» لئے قبضہ کرنے والا ہو جائے گا، اور وہ اس لوگوں میں سے نہیں ہے جو مستند کے دونوں طرف کا ولی بن سکے، لہذا اس کا قبضہ قبضہ نہ ہونے کی طرح ہے^(۱)۔

چھٹی مثال:

۳۸- «میسوں نے مات شریہ اس دونوں نے اس پر قبضہ کیا پھر ان میں سے ایک نے باہم اس کی تقسیم سے قبل پنا حصہ دوسرے کے ماتحت فروخت کر دیا تو:

الف۔ احتمال ہے کہ یہ صورت ناجائز ہو، اس سے کہ اس نے افسردہ طور پر اپنے حصہ پر قبضہ نہیں کیا تو فیہ مقبوضہ کے مشابہ ہو گیا۔
ب۔ جو احتمال ہے، اس سے کہ وہ دونوں کے قبضہ میں ہے اور اسے کسی اجنبی کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے تو اس کو اپنے شریک کے ہاتھ فروخت کرنا بھی جائز ہوگا، جیسا کہ بقیہ اسوال کا حکم ہے۔

اگر ان دونوں نے آپس میں تقسیم کر لیا اور علاحدہ ہو گئے، پھر ایک نے اپنا حصہ اسی ماپ کے ذریعہ جس سے ماپا تھا فروخت کر دیا تو ناجائز ہے، جیسا کہ اگر کسی سے مانع شریہ، اور اس کو ماپ لیا، پھر دونوں علاحدہ ہو گئے، پھر اس نے اس کو اس شخص کے ہاتھ ہی ماپ سے فروخت کر دیا۔

اس اگر ان دونوں نے اس کو آپس میں تقسیم کر لیا، بیس علاحدہ نہیں ہوئے کہ ان میں سے ایک نے اپنا حصہ اسی ماپ سے فروخت کر دیا تو اس میں دوسری میں^(۲)۔ جیسا کہ چوتھی مثال میں گذر۔

(۱) الشروانی علی تحفہ المحتاج ۲۰۳، کتاب القناع ۳۰۹، حاشیہ القناعی

۲۱۸، الحاشی ۲۲۳، الشرح لکیر للرد ۵۲، ۵۳۔

(۲) الحاشی ۲۲۳۔

(۱) الشروانی علی تحفہ المحتاج ۲۰۳، الحاشی ۲۲۲، کتاب القناع

۳۰۹۔

بیع منہی عنہ ۴۹

نہیں ہوتی۔ امام ابو یوسف نے فرمایا: اس سے کہ بیع فاسد قبضہ کے ذریعہ ملکیت میں آجاتی ہے، جیسا کہ قریش رک۔

اسی طرح فقہاء نے ماپ و وزن والی چیز میں اس شمار کی جانے والی چیز کو بھی شامل کیا ہے جس میں باہمی فرق نہیں ہوتا مثلاً آٹوٹ اور انڈا اور اس کو شمار سے شریعہ سے، اور امام ابو حنیفہ سے ظہر روایت یہی ہے۔ انہوں نے دوبارہ شمار کرنے سے قبل بیع کو فاسد قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ ملکیت ایک ہے اور وہ مقدم رکاوٹ ہی طور پر معلوم ہوا اور دونوں مالوں کے باہمی اختلاط کے احتمال کا زائل ہونا ہے، چونکہ اس میں زائد حصہ فروخت کرنے والے کا ہے، اس کے برخلاف صاحبین سے مروی ہے کہ شمار کرنے سے قبل دوسری بیع جائز ہوگی۔

متن ”نہی عنہ“ اور ”توقیر“ میں شمار والی چیز کو ماپ اور وزن والی چیز کے ساتھ نہ لیا گیا ہے۔

فقہاء نے وزن والی چیز میں سے دراہم اور دنانیر کو مستثنیٰ کیا ہے، اس لئے کہ ان دونوں میں قبضہ کے بعد عقد صرف یہ مسلم میں وزن سے پہلے تصرف کرنا بیع تعاطی کی طرح جائز ہے، اس سے کہ وزن والی چیز میں میں شریعہ کے دوبارہ وزن کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی، چونکہ وزن کے بعد قبضہ کے ذریعہ وہ بیع ہوگئی۔

ملاحظہ رہے کہ حنفیہ نے اس حکم سے (دوسروں کی طرح) انکل سے فروخت شدہ چیز کو مستثنیٰ کیا ہے اگر فروخت کرنے والے نے اس کو ماپ کر کے شریعہ سے، اس لئے کہ جس کو اشارہ سے فروخت کیا گیا ہے وہ سارا اثر یہ رکھتا ہے، لہذا اس میں دو ملکیتوں کا خدشہ ممکن نہیں۔

یہی حکم اس صورت میں ہے جب کپڑے کو پیمائش کر کے بیچا جائے اس لئے کہ زیادتی شریعہ کی ہے، کیونکہ پیمائش کپڑے میں

(۱) رد المحتار ج ۳ ص ۱۳۳

۴۹- حنفیہ نے اس مسئلہ پر خصوصیت کے ساتھ سہرست، تفصیل اور تفصیل و تودیع کرتے ہوئے مشکوٰۃ کی ہے، چنانچہ ان میں سے مرعیتانی نے کہا: جس نے کوئی مانی جانے والی چیز ماپنے کی شرط کے ساتھ یا وزن کی جانے والی چیز وزن کرنے کی شرط کے ساتھ شریعی اور اس کو ماپ لیا وہ اس پر یہ پھر اس کو ماپ یا وزن کے ساتھ فروخت کرے، یا تو اس سے شریعہ والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اس کو فروخت کرے یا اس کو کھائے جب تک کہ دوبارہ ماپ یا وزن نہ کر لے (۱) اس کی دلیل حضرت جابر اور حضرت عثمان کی مذکورہ حدیثیں ہیں (۲)۔

یہ اس لئے کہ مقرر مقدمہ سے زائد ہونے کا احتمال ہے، اور یہ زائد حصہ مقدمہ والی اشیاء میں فروخت کرنے والے کا ہوتا ہے، اور دوسرے کے مال میں تصرف کرنا حرام ہے، لہذا اس سے بچنا واجب ہوگا۔

یہ اس لئے کہ ماپ وزن اور شمار کرنا قبضہ کا تتمہ ہیں، اور اصل قبضہ تصرف کے جائز ہونے کی شرط ہے جیسا کہ گذرا، تو اس کا تتمہ بھی شرط ہوگا (۳)۔

مذکورہ حکم کو شریعی کے ساتھ مقید یا لیا ہے، اس لئے کہ اگر وہ اس کی حیثیت میں سہرہ رشت یا وصیت سے آئے تو ماپنے سے قبل اس میں تصرف کرنا جائز ہوگا۔

اسی طرح بیع غیر مطلق بولی جائے تو کامل یعنی صحیح بیع مرہ ہوتی ہے، حتیٰ کہ جس کو فاسد بیع کے ذریعہ شریعہ سے، اگر اس کو قبضہ کے بعد ماپ کر فروخت کرے تو دوسرے شریعہ کے دوبارہ ماپنے کی ضرورت

(۱) تبیین الحقائق ج ۳ ص ۸۱، الہدایہ مع الشرح ج ۳ ص ۸۱

(۲) دیکھئے سہرہ فقرہ ۳۲۲

(۳) تبیین الحقائق ج ۳ ص ۸۲ الہدایہ مع الشرح ج ۳ ص ۸۱، نیز دیکھئے

فقرہ ۳۲۲

وصف ہے اور وصف کے مقابلہ میں کوئی شے نہیں ہوتا برخلاف
مقدمہ کے (۱)۔

بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دور میں بڑوں کی تعیین کے
بابت مل شے نہیں ہوتا تھا، یہ ممکنہ ان کے دور میں کچھ اس کو کہا جاتا تھا
جو ایک لڑکے سے کافی ہو، لہذا اس میں زیادتی مضرب نہیں ہوتی
تھی، ورنہ ہی وہ بچہ کوئی فروخت کرنے والے کی طبیعت سے مخلوط
ہوتی تھی، ہمارے دور کے کچھ اس کے برخلاف ہیں کہ ان میں
چند گز کچھ سے سٹے کے لئے کاٹے جاتے ہیں، اور ان کے مقابلہ میں
شے ہوتا ہے اور ان کو مقدمہ میں سے ملتا جاتا ہے۔

ہر چند کہ بعض حنفیہ نے دوبارہ ماپنے سے قبل بیچ کو طی الاطلاق
حرام کہا ہے، تاہم شرح نے اس کی تشریح کر بہت تحریر کی ہے،
اس لئے کہ حدیث مذکور میں ممانعت خبر آجاء کے قبیل سے ہے جس
کے ذریعہ حنفیہ کے ایک قطعی حرمت ثابت نہیں ہوتی (۲)۔

اس کے باوجود اس کے کما لے والے کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ
اس سے حرام کہنا، چنانچہ "جامع الحنفیہ" میں صراحت ہے کہ اگر اس
کو کما لے، حالانکہ ماپے بغیر قبضہ یا ہے تو نہیں کہا جائے گا کہ اس سے
حرام کہنا، کیونکہ اس سے پیٹھ کو بچہ کہانی ہے، البتہ دو گنا کاروبار
اس سے کہ اس کو اپنے کا حکم دیا جائے جس کو اس سے ترک کر دیا۔

۵۰۔ چہرہ "بورو ماپنے سے قبل بیچ کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن
حنفیہ سے اس کے فاسد ہونے کی صراحت کی ہے۔

"جامع الحنفیہ" میں امام محمد کی عبارت یہ ہے:
"امام ابو حنیفہ سے روایت ہے، انہوں نے قبلہ اترتم لے ماپ یا

وزن یا شمار، لی کوئی چیز خریدی، اور تم نے ماپ والی چیز کو ماپ ہے،
وزن والی چیز کو وزن سے اور شمار والی چیز کو شمار سے خرید، تو اس کو
فروخت کرنے سے قبل ماپ لو وزن کر لو، ورنہ شمار کر لو، اگر یہ کرنے
سے قبل تم نے فروخت کر لیا، اور تم نے اس پر قبضہ کر لیا تھا تو ماپ ورنہ
وزن والی چیز میں بیچ فاسد ہوئی (۱)۔

دن عابریں نے اس پر حاشیہ لکھا ہے کہ: "امری بیچ فاسد ہوئی
بورو ماپنے سے قبل خریدنے کی طرف سے بیچ ہے، ورنہ بیچ صحیح، بیچ
ہوئی، لیکن اس پر اس میں کوئی تصرف کرنا (یعنی کما یا فروخت
کرنا) حرام ہے تا آنکہ اس کو ماپ لے، اور جب اس نے اس کو
ماپنے سے قبل فروخت کر لیا تو، امری بیچ فاسد ہوئی، اس لئے کہ فاسد
کی علت ماپنے کا قبضہ کا قیام ہے، تو جب اس نے اس کو ماپنے سے قبل
فروخت کر لیا تو، اس نے اس کو قبضہ سے قبل فروخت کر دیا، ورنہ
موقوفہ چیز کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا صحیح نہیں ہے (۲)۔

۵۱۔ ماپ اور وزن والی چیز میں اس کی خریداری کے بعد تصرف
کرنے میں حنفیہ کے نزدیک یہ صورتیں ممکن ہیں:

۱۔ ماپ کر خریدے "روماپ کر فروخت کرے، ورنہ اس
صورت میں پہلے خریدے اور سے خریدنے والے کے لئے جائز نہیں کہ
اس کو فروخت کرے تا آنکہ اپنے لئے اس کو، بورو ماپ لے، جیسا
کہ حکم پہلے خریدے کے حق میں تھا، اس سے کہ سابقہ حدیث میں اس
سے ممانعت ہے، اور یہ بات کا احتمال ہے جیسا کہ گزر (۳)۔

۲۔ اکل سے خریدے "راکل سے ہی فروخت کرے، اس
صورت میں ماپنے کی ضرورت نہیں ہوتی، اس سے کہ مقدمہ کی تعیین

(۱) ابن ماجہ ص ۱۳۳، فتح القدیر ۶/۳۰۔

(۲) رد المحتار ص ۱۳۳۔

(۳) دیکھئے فقرہ ص ۲۲۸۔

(۱) فتح القدیر ۶/۳۰، بیرو حنفیہ الفہم علی تبیین الحقائق ص ۸۱، ۸۲ کے ساتھ

مواضع کریں، الدر المختار ص ۱۳۳۔

(۲) الدر المختار رد المحتار ص ۱۳۳۔

و حاجت نہیں۔

سوم: ماپ خریدے اور نکل سے فروخت کرے تو وہ اسے خرید کر کو ماپ کی ضرورت نہیں اس لئے کہ سب اس نے نکل سے خرید تو بیچ میں جس چیز کی طرف اشارہ کیا تھا اس سب کا وہ مالک ہو گیا اور وہ اپنی ذاتی ملکیت میں تصرف کرنے والا ہے۔

چہرہ: نکل سے خریدے اور ماپ فروخت کرے تو اس کو ایک بار ماپنے کی ضرورت ہوگی یا تو خریدے اور ماپ لے یا اس کی موجودگی میں فروخت کرنے والا ماپ لے اس لئے کہ ماپ سے فروخت کی نئی چیز میں ماپ تصرف کے لئے شرط ہے، یہاں فروخت شدہ مقدار کی تعیین کی ضرورت ہے، لہذا نکل سے بیچنا تو اس کے لئے اس کی ضرورت نہیں۔

اس "خری صورت کی بنیاد پر اس صورت کی تفریح ہوگی جس کی تحقیق ابن عابدین نے کی ہے، اور وہ صورت یہ ہے:

۱۔ یہ کی ملکیت میں مانا نکل سے خریدے فروخت کرے، یہ یا مرشت وغیرہ سے آگیا، اور اس نے اس کو عمرو کے ہاتھ ماپ کے طور پر فروخت کیا تو یہاں فروخت کرنے والے کا صانع (ماپ) ساتھ ہوگا، اس لئے کہ اس کی پہلی ملکیت ماپ پر متوقف نہیں ہے، صرف خریدے رکے سے ماپنے کی ضرورت رہے گی، لہذا اس کی بیعت عمرو کے ہاتھ بلکہ ماپے صحیح نہ ہوگی، یہاں صرف عمری بیعت فاسد ہوگی، پھر اگر عمرو اس کو عمرو کے ہاتھ فروخت کرے تو عمرو کے لئے ایک بار اور ماپنے کی ضرورت ہوگی، اور اس صورت میں پہلی عمری بیعت فاسد ہوگی، کیونکہ اس کی مدت دونوں میں موجود ہے (۱)۔

۵۲۔ شرعاً معتبر ماپ کے متعلق احیاء کی صراحت یہ ہے:

الف۔ "اور اسے خریدے اور کے ہاتھ فروخت کرے سے قبل

فروخت کرنے والے کے سابق ماپ کا اعتبار نہیں، کوک اس نے اپنے لئے خریدے اور کی موجودگی میں اپنی خریداری کی طرف سے ماپ ہو، اس لئے کہ وہ ماپ موجودہ فروخت کرنے والے اور خریدے اور کا ماپ نہیں ہے، اور اس سے یہی شرط ہے۔

ب۔ خریدے اور کی غیر موجودگی میں عمری بیعت کے بعد اس کے ماپ کا اعتبار نہیں اس لئے کہ ماپانہ ان کا حصہ ہے، یہ نکل ماپ کے بارے میں فروخت شدہ چیز کا تعیین ہوتا ہے، اور یہ اگر ماپ خریدے اور کی موجودگی کے بغیر ممکن نہیں۔

ج۔ اگر اس کو خریدے اور کی موجودگی میں بیعت کے بعد ماپ پیدا ہو یا تو اس میں مشائخ کا اختلاف ہے:

ایک قول یہ ہے کہ یہ کافی نہیں، اور دوسرا یہ کہ اس میں ضروری ہے، اس کی دلیل عام حدیث ہے۔

عام مشائخ کا قول ہے کہ یہ کافی ہے حتیٰ کہ خریدے رکے سے اس میں تصرف کرنا ماپنے اور مرشت کرنے سے قبل صحیح ہے، اگر اس نے اس پر قبضہ کر لیا ہے یہی رائے صحیح ہے، اس لئے کہ ماپ اور وزن کا مقصد فروخت شدہ چیز کا تعیین ہو جانا ہے، اور یہ مقصد ایک ماپ کے وسیعہ حاصل ہو گیا، اور یہ اگر نہ ہو تو مہموم پڑتا۔

بامقہ نے اس صورت میں ایک ماپ پر اکتفاء کرنے پر بحث کی ہے، اور مقررہ مقدار پر اضافہ کے احتمال سے اصل میں حکم کی تعلیل کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اس کا تقاضا یہ ہے کہ پہلے مسئلہ میں بھی ایک ہی ماپ پر اکتفاء ہو، ورنہ انہوں نے کہا: "اور اگر ثابت ہو جائے کہ دونوں ماپ کے وجوب کا حکم عزیمت ہے، اور ایک ماپ پر اکتفاء رخصت ہے یا قیاس اور استحسان ہے تو یہ ایسا خوب ہے جو ضوابط (یعنی قواعد) پر جاری ہے، لیکن مجھے ایسا نہیں ملتا (۲)۔

(۱) اہدایہ فتح القدیر مع شرح مختار، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰،

ز۔ بیع کالی بکالی (دین کی دین سے یا ادھار کی ادھار سے فروخت):

۵۳۔ لفظ "کالی" کلا الدین بکلا (دونوں طرف پر زہ کے ساتھ) کلو، بمعنی موثر ہونا سے مشتق ہے، کالی (بمزد کے ساتھ) اسم فاعل ہے، اور مزد کی تخفیف بھی جاز ہے، اس صورت میں یہ لفظ تاضی کی طرح ہو جائے گا، معنی اس میں مزد کے قائل نہ تھے، ان کا کہنا تھا کہ وہ تاضی کی طرح ہے اس میں مزد ملنا صحیح نہیں ہے۔

بیع کالی بکالی: ادھار کو ادھار کے عوض فروخت کرنا ہے۔ ابو یوسف نے کہا: اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص ایک مدت تک کے لئے مانع کے ساتھ درآمد پر درآمد کرے، اور جب مدت پورے ہو جائے تو جس کے ذمہ مانع کی ادائیگی تھی، وہ کہتا میرے پاس مانع نہیں، ہاں تم اسے میرے ہاتھ ایک مقررہ مدت تک کے لئے فروخت کر دو، تو یہ ادھار بیع تھی جو بدل کر پھر ادھار بیع ہوئی، اور اگر مانع پر قبضہ کر لے پھر اس کو اس کے یا دوسرے کے ہاتھ فروخت کرے، تو یہ "کالی" کی بیع "کالی" سے نہیں ہوگی (۱)۔

شرعی مفہوم غوی مفہوم سے الگ نہیں ہے، کیونکہ شرع میں اس کا معنی، ین کو، ین کے عوض فروخت کرنا ہے (۲)۔

حضرت ابن عمرؓ کی حدیث میں اس سے ممانعت آئی ہے: "ان السبی سئل عن بیع الکالی بالکالی" (ابن جریر) نے "کالی" کو "کالی" کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا، اور انہوں نے کہا: اس کا مطلب "ادھار کو ادھار کے عوض فروخت کرنا ہے" (۳)۔

(۱) لمصباح للمیر وی مصباح لادہ "مکوا"۔
(۲) مثلاً دیکھئے: کفایۃ الطالب ۱/۲۶۶، شرح المکمل علی المصباح ۲/۴۱۵، المشرح المکمل فی دلیل مفسر ۱/۱۵۴۔
(۳) حدیث: "سئل عن بیع الکالی بالکالی" کی روایت بخاری (۲۹۰/۵)۔

اس کی تشریح، ین کی بیع سے بھی کی گئی ہے جیسا کہ اس کی صورت ایک روایت میں ہے۔

۱۔ ین کو فروخت کرنے کی دو صورتیں ہیں: خود بیوں کے ہاتھ اس کو فروخت کرنا اور بیوں کے علاوہ دوسرے کے ہاتھ اس کو فروخت کرنا۔

فتاویٰ کے یہاں کوئی اختلاف نہیں کہ بیوں کے علاوہ کسی دوسرے کے ہاتھ ین کو فروخت کرنا درست کرنا جائز ہے۔

۲۔ بیوں کے ہاتھ اس کو فروخت کرنے کے بارے میں اس میں اختلاف ہے جمہور فقہاء عام طور پر اس کو ناجائز کہتے ہیں، اہل کچھ معین حالات اس سے مستثنیٰ ہیں، حنفیہ کا اس میں اختلاف ہے۔

ذیل میں فقہاء کی طرف سے پیش کی جانے والی اہم صورتوں اور تسمیہات اور اس کے انجام کا بیان ہے۔

۵۴۔ نہ ب مالایہ، مالایہ کے رو، یک، ین پر عقد کی مختلف صورتیں تھیں:

۱۔ مال۔ بیوں کے درآمد جب کو بیع کرنا، یعنی اس کو بی بی بی کے عوض ساتھ کرنا جس پر قبضہ بیع کے وقت سے موثر ہو، خواہ بی بی کے مال کی ادائیگی کا وقت ہو چکا ہو یا نہ ہو، اگر موثر شدہ چیز اس بی بی جس کے علاوہ سے ہو یا اس کی جنس سے ہو، بیس اس کے درآمد کے عوض ہو، اور خود جس میں بیع کیا گیا ہے جس میں بی بی، یا جس کے منافع ہوں مثلاً جانور کی سواری تو بیع جائز ہے، یہ جاہلیت کے سود میں سے ہے جو سب سے شدید حرمت والی نوع ہے، اس کی حرمت ثابت کتاب اللہ سے ہے۔

ب۔ ین کو بیوں کے علاوہ کے دین کے عوض فروخت کرنا کو

طبع دار لطائف اشراقیہ کے ہے، ابن جریر نے بلوغ المرام (۱/۴۳) میں طبع عبدالجبار حنفی (۱) میں اس کو ضعیف کہا ہے۔

کہ وہ فوری وجہ الاء ہو، یہ حدیث کی وجہ سے ممنوع ہے۔

لہذا اگر ایک شخص کا دین رید پر ہو، اور ایک دوسرے شخص کا دین عمر پر ہو پھر اس میں سے ہر ایک نے اپنے دین کو دوسرے شخص کے دین کے عوض فروخت کر دیا تو یہ حدیث کی وجہ سے حرام ہے اور بیہنا سند ہے۔

رہا کہ بیعتی معین کسی کے عوض اس کو فروخت کرنا جس پر قبضہ موثر ہو مثلاً جائیداد یا معین دانت کی منفعت کے عوض فروخت کرنا، مثلاً گریڈ کا عمر پر دین ہو، رزید نے اس دین کو خالد کے ہاتھ مذکورہ بالا چیز کے عوض بیچ دیا تو یہ جائز ہے جائیداد یا معین دانت کے منافع کو خاصہ کے قبیل سے مانا جائے گا، گوکہ اس کو پہلے رسا موثر ہو، اس سے کہ اس کا خاصہ دانت میں نہیں ہوتا، بلکہ معین چیزیں دانت میں ثابت نہیں ہوتیں، تو یہ دانت اس معنی کے لحاظ سے نقد ہیں یعنی حاضر و نقد ہوں گی، اور دانت میں ثابت نہ ہوں گی۔

ج۔ سلم کے راس لہلال (سرمایہ) کو تین دن سے زیادہ موثر کرنا جبکہ وہ معین چیز ہو، یہ ممنوع و ناجائز ہے، اس لئے کہ اس میں دین کو دین کے عوض کرنے کی ابتدا ہے، اس کے دین کی دین کے عوض ابتدا ہوئے کی وجہ سے کہ اس میں سے ہر ایک نے دوسرے کے دین کو اپنے دین کے ساتھ مشغول کر دیا ہے جو اس کا دوسرے پر ہے (۱)۔

گرمایہ میں کے علاوہ ہو تو اس کی تاثیر تین دن سے زیادہ جائز ہے بشرطیکہ شرط کے ساتھ نہ ہو۔

ن تینوں صورتوں میں سے ہر ایک کو لغت کی رو سے دین کی دین کے عوض بیچ کہتے ہیں۔ مین فقہاء مالکیہ نے ان میں سے ہر ایک کا علاوہ مخصوص نام رکھا ہے۔

مالکیہ کے نزدیک دین کی دین کے عوض بیچ کی اقسام اور ان

کے احکام یہ ہیں۔

۱۔ اگر اس کو نقد کے عوض فروخت کرنا تو ناجائز ہے، الا یہ کہ مدیون زبرد ہو اور شرط میں حاضر ہو، گوکہ مجلس عقد میں موجود نہ ہو اور یہ ۵ اتر کر رہے۔ اور اس کو اس میں سے ہو جو احکام کے تحت آتے ہوں (یعنی مطلق میں سے ہو) اور اس کو اس کی جنس کے علاوہ سے یا اس کی جنس سے جو مساوی ہونے کی زیادہ فروخت کرنا یا ہو، ورموسا بخوش چاہی یا اس کے برعکس نہ ہو۔ اور رید و رمدیوں کے مابین عداوت نہ ہو۔

۲۔ شرط یہ ہے کہ دین کی چیز ہو جس کی بیعت قبضہ سے قبل جائز ہو، اور یہ معاوضہ کے دانت سے ابتدا ہے۔ سو فی نے کہا: اگر یہ شرط عام ہو تو بیعت جائز ہوں، ورنہ اگر ایک شرط بھی ملے، ہو تو بیعت ممنوع ہے (۲)۔

۵۵۔ امام شافعی کا مذہب محمد بن احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ ذمہ میں واجب ثمن کے عوض بجا کرنا جائز ہے۔

امام شافعی کے مذہب میں یہ ممنوع ہے (۳)۔

مذہب جہدہ کی دلیل جو بھیہ۔ ثابتہ کے یہاں اس روایت کی دلیل ہے: حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے، انہوں نے کہا: "کتبت ابيع الإبل بالدنانير، وأخذ مكانها الدراهم، وأبيع بالدراهم، وأخذ مكانها الدنانير فأنبت رسول الله ﷺ فسقته عن ذلك، فقال لا بأس إذا تهرقتما وليس بيسكما شيء" (۴) (میں دینار کے عوض اونٹ بیچتا، اور اس کی جگہ

(۱) حوالہ سابق۔

(۲) شرح المصنف علی المساجد ۲/ ۲۱۳، شرح المنہج ۳/ ۳۳، المغنی ۴/ ۳۳۰، ۳۳۱۔

(۳) حدیث ابن عمرؓ: کتبت ابيع الإبل۔۔ کی روایت ابو داؤد (۳/ ۶۵) تحقیق عزت عید دھاس) نے کی ہے، بیعتی نے شعبہ سے نقل کی ہے کہ انہوں نے اس کو ابن عمرؓ پر موقوف ہونے کی وجہ سے معطل کیا ہے، (۱) شخص لاس مخر ۲۶۸۳ طبع مرکز المباحثہ قادیان۔

(۴) حاشیہ المدنی ۳/ ۱۱، ۱۲ مع حلیات الشيخ علیش۔

بیع مثنیٰ عند ۵۶-۵۷

”الروضة“ میں صحیح کہا ہے۔ رائی کی رائے اس کے برخلاف ہے۔ وہ بھی معتد ہے۔ یہاں یہ بتاتے ہوئے کہ اس ثابت ہو چکا ہے جیسے کہ یہاں کو مدیون کے ماتحت فروخت کرنے میں ہے۔

لہٰذا اس میں مجلس کے اندر انہوں نے عوض پر قبضہ شرط ہے۔ اگر کسی ایک پر قبضہ سے قبل دو یا دوں جد ہو گئے تو بیع باطل ہوگی، گوکہ شرط ثانیہ کے کلام کا تقاضا اس کے برخلاف ہے جبکہ مثنیٰ نے کہا ہے (۱)۔

اگر زید اور عمر کے دو یا ان کی ایک شخص پر ہوں، اور زید نے عمر کو اپنا یا اس کے ان کے عوض بیع کیا تو یہ بیع منتفیٰ و قاضی باطل ہوگا۔ جس ایک ہو یا مختلف، اس کی دلیل حضرت بن عمر کی حدیث ہے: ”ان السبی سکتہ بھی عن بیع الکالی مالکالی“ (۲) (بنی کریم علیہ السلام نے کالی کے عوض کالی کی بیع سے منع فرمایا)۔

۵۶- متابہ کا مذہب یہ ہے کہ دین کو دین کے عوض مدیون کے ہاتھ یا اس کے مال و دینی اور کے ماتحت فروخت کرنا مطلقاً باطل ہے۔

انہوں نے اس کی چند صورتیں جو ثانیہ کی ذکر کردہ بعض ان صورتوں کے علاوہ ہیں جن میں متابہ نے ثانیہ سے اتفاق کیا ہے، ان المند نے کہا: اہل علم کا اجماع ہے کہ دین کو دین کے عوض بیچنا ناجائز ہے، امام احمد نے فرمایا: یہ مسئلہ جماعی ہے (۳)۔

۵۷- اب اتنی بات رد جاتی ہے کہ حنفیہ کے اس اتیاری موقف کی طرف اشارہ کر دیا جائے جس میں دین کو مدیون کے ہاتھ بیچنے اور مدیون کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ بیچنے کے درمیان فرق یہ کیا ہے، اور یہ کہ دین میں جائز تعارف مدیون کو دین کا مالک بنانا ہے کوکہ

در نام وصول کرتا، و در نام سے بیچتا اور اس کی جگہ مانع وصول کرتا تھا، خدمت نبوی میں حاضر ہو کر میں نے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی بیع نہیں، اگر تم اس حال میں جد ہو تو تم دونوں کے درمیان کچھ نہ رہے۔

انہوں نے کہا: یہ قبضہ سے قبل نہیں میں تعارف ہے، اگر نہیں ایک عوض ہے (۱)۔

مذہب قدیم کی دلیل یہ حدیث ہے: ”اداء الشریعت بیعاً فلا تبعہ حتیٰ یقبضہ“ (۲) (سب تم کوئی چیز خریدو قبضہ کرنے سے قبل اس کو فروخت نہ کرو)۔

اگر سود کی مدت میں غیر موافق سے متبادل کرے مثلاً، در نام و ہمار کے عوض و بیچس میں بدل پر قبضہ کرنا شرط ہے۔

اگر سود کی مدت میں موافقت نہ رکھتے، بلکہ بیع سے قبل در نام و ہمار میں ہر جب در نام کے عوض کچھ نہ رہے تو وہ شرط نہ ہوگی (۳)۔

دین کو مدیون کے علاوہ کسی اور کے ہاتھ فروخت کرنا تو ثانیہ کے مذہب میں منکر یہ ہے کہ باطل ہے، یہ متابہ کے مذہب میں بھی باطل ہے، مثلاً کسی سے یہ سے ایک کچھ اپنے اس ایک سو کے عوض خریدو جو عمر و پر واجب ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ در نام کی قدرت میں ہے۔

ثانیہ کے در نام سے قول میں صحیح ہے، ”اس کو اصل کتاب

(۱) ایضاً ۲۴۱۔

(۲) حدیث: ”اداء الشریعت بیعاً فلا تبعہ حتیٰ یقبضہ“۔ اس کی روایت احمد (۳۰۴) طبع المصنف نے کی ہے، ان جان نے اس کو صحیح کہا ہے جیسا کہ نصب الرازی میں ہے (۳۳) طبع مجلس المطبوعات۔

(۳) شرح المجلد علی المساجد ۲/۲۴، شرح المساجد علی المساجد ۲/۲۴، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

(۱) شرح المجلد ۲/۲۴، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

(۲) حدیث: ”اداء الشریعت بیعاً فلا تبعہ حتیٰ یقبضہ“۔ اس کی روایت احمد (۳۰۴) طبع المصنف نے کی ہے، ان جان نے اس کو صحیح کہا ہے جیسا کہ نصب الرازی میں ہے (۳۳) طبع مجلس المطبوعات۔

(۳) شرح المجلد علی المساجد ۲/۲۴، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

بیچ منہی عنہ ۵۸-۵۹

”بیچ“ کا لفظ ”کالی“ کے سلسلہ میں مزید تفصیل اور صورتوں کے لئے اصطلاحات ”ربا“، ”صرف“ اور ”دین“ دیکھی جائیں۔

ح- جانور کے عوض گوشت فروخت کرنا:

۵۸- حضرت عید بن مسیب کی حدیث میں ہے: ”أن البهي يبيح عن بيع اللحم بالحيوان“ (بی کریم رحمہ اللہ نے جانور کے عوض گوشت کی بیچ سے منع فرمایا ہے) ایک روایت کے الفاظ ہیں: ”بھی عن بيع الحي بالحي“ (۱) (مردہ کے عوض زکوٰۃ کو فروخت کرنے سے منع فرمایا)۔

اس مسئلہ میں بحث کے حسب ذیل نقاط ہیں:

اول: کیا سارا گوشت ایک جنس ہے؟

۵۹- یہ مسئلہ علماء کے یہاں اختلافی ہے، اور یہی مسئلہ اندوٰت نے اگلے مسائل کی جیا ہے۔

الف- پناچ حنفیہ کا مذہب، ثانیہ کے یہاں ظہر کے بالاتفاق، اور ثانیہ کے یہاں صحیح یہ ہے کہ گوشت کے اصوب کے فرق کے لحاظ سے اس کی مختلف جنسیں ہیں:

لبدہ است اپنی تمام انواع کے ساتھ (خواہ عربی، ہنسی، بھیجی، کوہان، رحمہ اللہ، ایک کوہان رحمہ اللہ ہو) ایک جنس ہے۔ اسی طرح ان کے گوشت بھی ایک جنس ہوں گے۔

گائے اور بھینس ایک جنس ہیں۔

(۱) حدیث ”بھی عن بيع اللحم بالحيوان“۔ ”اور دوسرے الفاظ میں ”بھی عن بيع الحي بالحي“ کی روایت مالک (۱/۵۵۲ طبع اعلیٰ) نے حضرت سعید بن مسیب سے مرسل کی ہے ابن حجر نے بھی اس پر (۱۰/۲ طبع شرکت الطباعة) میں اس کے دوسرے طرق ذکر کئے ہیں جن سے حدیث کو تقویت ملتی ہے۔ نزدیکی سے فتح القدیر ۱/۶۶، ۶۸۔

بعض ہوں، غیر مدیوں کو مالک بننا جائز نہیں، جیسا کہ ”حکمی نے ابن ملک کے حوالہ سے لکھا ہے۔

حنفی نے تین صورتوں کا استثناء کیا ہے جن میں غیر مدیوں کو مالک بننا جائز نہیں ہے۔

اول: ترقرض، یعنی والا دوسرے کو، دین پر قبضہ کرنے کے سے مسدود ہے تو وہ شخص ربا، کیل ہوگا جو موکل کے لئے قبضہ کرنے والا ہوگا، پھر اپنے لئے قبضہ کرنے والا ہوگا۔

دوم: حوالہ، اس کے جواز کے استثناء پر اجماع ہے جیسا کہ ثانیہ نے اس کی صراحت کی ہے۔

سوم: وصیت۔

یہاں عدم جواز کا معنی منعقد نہ ہونا ہے، یعنی قبیح کارسانی کی ہے، انہوں نے کہا مدیوں کے علاوہ کے ہاتھ دین کی بیچ منعقد نہ ہوگی، اس لئے کہ دین یا تو ذمہ میں واجب مل چکی کا مال ہوگا یا مال کا مالک بنانے اور اس کو سپرد کرنے کے عمل کا مالک ہوگا، اگر درست کرنے والے کے حق میں ان چیزوں میں حوائجی پر قدرت نہیں ہے، اور اگر مدیوں پر سپردگی کی شرط لگائی جائے تو بھی صحیح نہیں، اس لئے کہ پیڑ وخت کرنے والے کے علاوہ پر سپردگی کی شرط ہے جو شرط قاسد ہوگی اور بیع قائم ہو جائے گی۔

دین کو مدیوں کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ مایعہ پر دوسرے سے عاجز ہونا ہے اور یہاں پر دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس کی نظیر غصب کرنا بیع کو فروخت کرنا ہے، کہ اس کو غاصب کے ہاتھ فروخت کرنا درست ہے ”دوسرے کے ہاتھ درست نہیں، غاصب منکر ہو اور مالک کے پاس بیٹہ نہ ہو“ (۱)۔

(۱) الدر المختار و رد المحتار ۴/۱۶۶ بحوالہ شاہ جراح المصنف ۵/۱۳۸، جرد یکھنے محمد الحجاج مع حاشیہ الشروانی ۴/۲۰۹۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پرہیز کے گوشت ایک صنف، مرغیوں کے گوشت ایک صنف
ہیں۔^(۱)

۶۰۔ گوشت کو اسی جنس کے جانور کے عوض فروخت کرنا:
 ۶۱۔ جھوٹا گوشت کو اسی جنس کے جانور کے عوض فروخت کرنے
 کو جائز قرار نہیں دیتے، مثلاً بکری کے گوشت کی زندہ بکری کے عوض
 حج۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ:

سابقہ حدیث میں گوشت کو جانور کے عوض فروخت کرنے کی
ممانعت ہے، جیسا کہ شافعیہ کہتے ہیں۔

نیز اس لئے کہ بید بوی مل ہے جو اپنے نام جنس کے عوض مقدار
کی جہالت کے ساتھ فروخت ہوا، لہذا ناجائز ہوگا جیسا کہ حل کی فتح
اس کے تیل کے عوض ناجائز ہے۔

نیز اس لئے کہ یہ معلوم شی یعنی گوشت کو مجہول شی یعنی جانور کے عوض فروخت کیا ہے، اور یہی مزائد ہے جیسا کہ مالکیہ کہتے ہیں (۲)۔

یہی امام مالک کا قول ہے، اور ان کے نزدیک حدیث کا اہم
 یہی ہے کہ حلال جانور کو اس کی حس کے گوشت کے عوض فرحت
 لیا جائے، یہی امام شافعی کا مذہب ہے، اور یہی حنابلہ کے یہاں بھی
 بلا اختلاف مذہب ہے۔

مفتی نے اس نیکو چارٹر کو چاہئے: دیا ہے۔

بھیہ اور بکری ایک جنس ہیں^(۱)۔ اور احتمال ہے کہ وہ دو صنف ہوں، اس کے مترتس نے وہ دونوں میں فرق کیا ہے جیسا کہ اوٹ اور گائے کے درمیان فرق کیا ہے۔ فرماں باری ہے: "تصانیف ادواح من الضأن اثین و من البقر اثین" ((اللہ نے) آٹھ جوڑے (پیدائے) دو قسمیں بھیہ میں سے اور دو قسمیں بکری میں سے)) "و من الابل اثین و من البقر اثین"^(۲) (اور) انی طرح) دو قسمیں ہیں اونٹ میں (بھی) اور دو قسمیں ہیں گائے میں (بھی)۔

ہش (جنگل) جانور مختلف اصناف میں: ہڈی گائے، لکڑ
صنف، ہڈی بھیڑ، لکڑ صنف، ہڈی میں لکڑ صنف ہیں۔

پرہیز مختلف اصناف میں، جس کا مستعمل نام، امرِ صفت ہو، وہ
ملکِ صنف ہے۔

پ۔ شافعیہ کے یہاں منہ، کتابہ میں شرقی کا قول، اور امام احمد سے یک روایت یہ ہے کہ گوشت سب ایک جسم میں (۳)۔

ن۔ مالکیہ کی طرف سے ایک جنس کی مثال میں گائے کے
گوشت کی زندہ دیندہ ہے کے عوض بیج، اور غیر جنس کی مثال میں زندہ
جانور کی پرندہ دیا مچھلی کے گوشت کے عوض بیج، پیش کرنے سے ظاہر
ہوتا ہے کہ وہ جانوروں کے گوشت کو ایک جنس، پرندوں کے گوشت کو
ایک جنس، اور مچھلیوں کے گوشت کو ایک جنس مانتے ہیں۔

بن جزی نے صراحت کی ہے کہ گوشت امام مالک کے نزدیک مثل اصناف کے ہیں: چوپایوں کے گوشت ایک صنف،

(۱) التواریخ الکبریٰ ص ۱۶۸، ۱۶۹، جامعہ اردو علی اشرح الکبیرہ ص ۵۵۵۔ اسی کی تائید قزوینی ابن اسام سے دی ہے دیکھئے فتح القدیر ۱/۱۷۲۔

(۲) دیکھئے شرح کُلّی علی الجہاج، ص ۵۳، ۵۴، ۵۵، کتاب القباۃ ص ۵۵، بغض
ص ۱۶، ۱۷، اشراح الکبیر فی ذیل المغنی ص ۱۶، اشراح الکبیر ص ۱۰۰، در مع
حاشیہ الدوسقی ص ۵۳، شرح الخرشبی ص ۸۵، القانونین العربیہ ص ۹۰۔

() بزرگ مصنف ۱۸۹۵ء۔

(٢) من غير أن يكون له حق في التصرف بالملكية

(۳) دیکھئے شرح المکمل علی المصباح ۲/۱۷۵، ۱۷۶، اہشی سر ۴۳۲، ۴۳۳۔
امشراح الکبیری، دبل اہشی سر ۴۳۲، ۴۳۳۔

اوصار بچتا جائز ہے۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ ثانیہ نے حدیث میں گوشت کو مطلق رکھا ہے، نہ وہ مچھلی کا گوشت ہو یا چمکتی ہو یا جگریا تلی ہو۔ اور انہوں نے حیوان کو مطلق رکھا ہے، چاہے وہ مچھلی ہو یا بڑی ہو، کھایا جاتا ہو مثلاً اوس یا نہ کھایا جاتا ہو مثلاً گدھا توں کے نزدیک جانور کے عوض گوشت کی بیع اظہر قول کے مطابق علی طلاق باطل ہے (۱)۔

چہارم۔ گوشت کو نہ کھائے جانے والے جانور کے عوض فرہخت کرنا:

۶۲۔ جمہور (حنفی، مالکیہ اور حنبلیہ) اس صورت کے جواز کے قائل ہیں، اور یہی ثانیہ کے یہاں ایک قول ہے۔

دین قدس نے کہا: ”اور اگر اس کو نہ کھائے جانے والے جانور کے عوض فرہخت کرے تو ہمارے اصحاب کے قول کے ظاہر میں جائز ہے، اور یہی عام فقہاء کا قول ہے (۲)۔“

اسی طرح ثانیہ نے اس صورت کے جواز سے متعلق اپنے بعض علماء کی رائے کی توجیہ یہی ہے کہ ممانعت کا سبب مال رد کو اس کی اس اصل کے ساتھ فرہخت کرنا ہے جو بار پر مشتمل ہو، اور یہ سبب یہاں موجود نہیں، لیکن ثانیہ کے رد ایک اظہر (جیسا کہ ابھی نظر آ رہا ہے) کہ حدیث کے مطلق ہونے کی وجہ سے گوشت کو جانور کے عوض فرہخت راجح ہے (۳)۔

(۱) تحفۃ المصباح ۳/۳۹۰، شرح الکلی علی المصباح ۳/۵۵، شرح المسیح بحاشیہ النحل ۳/۶۶، ۶۷۔

(۲) انہی ۳/۵۰، المشرح الکبیر فی ذیل انہی ۳/۳۶، نیز دیکھئے کشف القناع ۳/۲۵۵، نیز الدر المختار ۳/۱۸۳، اور المشرح الکبیر للرد ۳/۵۵ سے یہی ماخوذ ہے۔

(۳) شرح الکلی ۲/۱۷۵۔

اسی طرح ثانیہ نے کہا ہے کہ جوار کا قول اس بات پر مبنی ہے کہ گوشت مختلف جناس ہیں، اور جوار کی توجیہ یہی ہے کہ وہ گوشت کے عوض گوشت کو فرہخت کرنے پر قیاس ہے، انہوں نے کہا: یہ اس جانور کے بارے میں ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے، مثلاً وہ جانور جس کا گوشت نہیں کھایا جاتا تو اس میں وجہ جواز یہ ہے کہ ممانعت کا سبب رد کے مال کو اس کی اصل کے ساتھ فرہخت کرنا ہے جو بار پر مشتمل ہے، اور وہ سبب یہاں نہیں پایا جا رہا ہے۔

حنابلہ میں جو حضرات اس کے جواز کے قائل نہیں اسوں نے اس کی توجیہ یہی ہے کہ وہ مال رہا ہے جو اپنی اصل کے علاوہ کے عوض فرہخت ہو، لہذا وہ جائز ہے، جیسا کہ اگر اس کو شمن کے عوض فرہخت کیا جائے۔

اس صورت یعنی گوشت کو خلاف جنس کے جانور کے عوض فرہخت کرنے کو ثانیہ نے اپنے اظہر قول، اور حنبلیہ نے اپنے مذہب کے ظاہر میں باجائز قرار دیا ہے، اور اس کے باطل ہونے کی صراحت کی ہے، اور اس کی وجہ ساقیہ، منوں، احادیث کا عموم ہے۔ نیز اس لئے کہ تمام گوشت ایک جنس ہیں (۱)۔

ملحوظ رہے کہ صاحب ”المشرح الکبیر“ حنبلی نے صراحت کی ہے کہ ”گوشت کو خلاف جنس کے عوض فرہخت کرنے“ میں اختلاف کا سبب گوشت کے بارے میں اختلاف پر مبنی ہے اس لئے کہ جو لوگ اس کو یک جنس کہتے ہیں وہ بیع کو باجائز قرار دیتے ہیں اور جو لوگ اس کو مختلف الاجناس کہتے ہیں وہ اس کو باجائز قرار دیتے ہیں (۲)۔

(۱) کفایۃ اللامعین مع حاشیۃ اللہوی ۳/۵۷، حاشیۃ الدرر النوری ۳/۵۵، شرح النحل علی المصباح ۳/۷۵، ۷۶، ۷۷، انہی ۳/۵۰، المشرح الکبیر فی ذیل انہی ۳/۳۶، کشف القناع ۳/۲۵۵، تحفۃ المصباح ۳/۲۹۰۔

(۲) المشرح الکبیر فی ذیل انہی ۳/۳۶۔

ط- خشک کھجور کے عوض تر کھجور کفر و خست کرنا:

۶۳- تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فرہمت کرنے کی ممانعت حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی روایت میں آئی ہے: "ان السبی منہ" سئل عن بیع الرطب بالتمر، فقال: ایفص الرطب اذا حرق؟ قالوا: نعم، قال: فلا بد۔^(۱) (حضور ﷺ سے تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فرہمت کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یا تر کھجور خشک ہونے پر تم ہو جائے گی؟ لوگوں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو نہیں)۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لا بیاع رطب بیاس۔^(۲) (تر کھجور خشک کھجور کے عوض فرہمت نہیں کی جائے گی)۔

جمہور فقہاء (مالک، شافعی، احمد اور حنفیہ میں سے صاحبیں) اس بیع اور اس طرح کی بیع مثلاً انگور کی ختی کے عوض..... حدیث نبوی کے عوض اور تر گیہوں کی خشک گیہوں کے عوض بیع کو ناجائز قرار دیتے ہیں، اور اس کی دلیل سابق میں مذکور حدیث ہے۔ یہ متباء کہتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خشک ہونے کے

(۱) حدیث سعد بن ابی وقاصؓ: "سئل عن بیع الرطب بالتمر لیس فی ذلک" کی روایت سنائی (۲/۶۹ طبع المکتبۃ التجاریہ) نے کی ہے ابن حجر نے بلوغ المرام (۱/۱۵۳ طبع عبد المجید خلی) میں ابن المدینی کی طرف سے اس حدیث کی تصحیح نقل کی ہے۔

(۲) حدیث: "لا بیاع رطب بیاس۔" کی روایت بخاری (۲/۲۵۵ طبع دار الفکر العربیہ) نے حضرت عبداللہ بن ابی سلمہ سے مرسل کی ہے۔ بخاری نے ابن عبداللہ کی روایت سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا یہ مرسل جید ہے اور یہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ساتھ حدیث کے لئے "متاخذ" ہے۔ نصب المرایہ ۳/۳۳ طبع مجلس اعلیٰ ہندوستان) اور بخاری بخاری کا کلام بھی ہے۔

وقت پر نہی کا اعتبار کیا جائے گا۔ ورنہ کم ہونا اس درجہ واضح ہے کہ اس کے متعلق سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے، اور اس وقت یکسانیت معلوم ہے^(۱)۔

نیز اس لئے کہ یہ ایسی جنس ہے جس میں رد ہے اس کے عوض کو بعض کے عوض اس طور پر فرہمت کیا گیا ہے کہ ایک عوض میں کمی ہے۔ لہذا ناجائز ہوگا۔

شرقی کی عبارت ہے: کوئی چیز اس کی جنس کی خشک چیز کے عوض فرہمت نہیں کی جائے گی۔^(۲)

بعض مالکیہ اس کو رد میں سے شمار کرتے ہیں جو بن حزی کی تشریح کے مطابق سی چیز کو اس کی جنس کی خشک چیز کے عوض فرہمت کرنا ہے۔ خود وہی روئے ہو یا غیر روئے، روئے میں ممانعت تو کسی بیشی اور غرر کے مدیثہ کی وجہ سے ہے، ورنہ روئے میں ممانعت اس وجہ سے ہے کہ حدیث میں اس کی ممانعت ہے۔^(۳) اور اس میں غرر ہے۔^(۴)

۶۴- امام ابو حنیفہ جوہر کے قول میں منہ ہیں، جیسا کہ مذکور ہے امام کہتے ہیں، اور جیسا کہ حنفیہ کے متون میں ہے۔

حاصلی نے صراحت کی ہے کہ تر کھجور کو تر کھجور کے عوض یا خشک

کھجور کے عوض فرہمت کرنا جائز ہے، جبکہ انوں نے اس پر رد ہوں، آئندہ کے اعتبار سے نہیں، اس میں صاحبین کا اختلاف ہے، لہذا اگر

(۱) شرح المصلیٰ علی المساج ۲/۵۰، تحفۃ الکناج ۳/۲۸۱۔

(۲) انہی ۳/۳۲، ورنہ دونوں مصادر میں المساج کی عبارت کے ساتھ اس کا موازنہ کریں جو یہ ہے: تر کھجور کو تر کھجور یا خشک کھجور کے عوض فرہمت نہیں کیا جائے گا، ورنہ ہی ان کو کہ گویا ختی کے عوض فرہمت کیا جائے گا، اور بیع کی عبارت یہ ہے: تر کھجور کی بیع تر کھجور کے ساتھ ورنہ خشک کھجور کے ساتھ ہوگی دیکھئے شرح مشکوٰۃ ج ۱، ج ۲، ۵۶، شرح الکبیر ۵/۵۲، ۵۳۔

(۳) انہی ۳/۳۲، التواہین ۱/۱۶۸، ۱۶۹۔

آپ سے حدیث سنتے ہیں، کیا آپ میں ان کے لکھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، چنانچہ حضور علیہ السلام نے سب سے پہلی چیز اہل مکہ کے کام پر تحریر کی: ”ایک بیع میں، ہر شخص، ایک ساتھ بیع و قرض، ورنہ بیع کی بیع جس کا ضمان نہ ہو ناجار ہے۔“ (۱)

امام محمد بن حسن نے ”مکلف“ اور ”بیع“ کی تشریح یہی ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے: میں اپنا یہ گھر تمہارے انھما کے امت میں فروخت کر رہا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھ کو اتنا تاخیر نہ دے گے۔ اس لحاظ سے یہ مسئلہ ”شرط کے ساتھ بیع“ کے موضوع کی طرف لوٹے گا اور فی الخلف فقہاء کا شرط کے ساتھ بیع کے فساد میں اختلاف نہیں ہے۔

بن بزی کی تصریح کی ہے کہ یہ فروخت کرے والوں میں سے کسی ایک کی طرف سے قرض کی شرط کے ساتھ بیع بالاتفاق ناجاز ہے، اگرچہ تنابہ کے یہاں ایک روایت اور ایک احتمال یہ ہے کہ صرف شرط بطل ہوگی (۲)۔

مالکیہ سے جب عیس بدویہ اہل بیع پر بحث کی (۳)، اور یہ بیع بطور جائز ہیں لیکن ان کا نتیجہ ممنوع تک پہنچاتا ہے) تو انہوں نے اس بیع کو ممنوع قرار دیا جس کو لوگوں نے ممنوع رہا کے حصول کا بکثرت دریدہ بنالیا ہو، کوکہ وہ بیع بظاہر جائز ہو، اس کی وجہ تہمت اور سد و ریدہ ہے، مالکیہ سے اس کی مثال میں ایک ساتھ بیع و قرض یا بیع و قرض جو قطع لائے یا ایسا ضمان جو اجرت کے عوض ہو، کا ذکر آیا ہے۔

عن عبد اللہ بن عمرو سے کہ جیسا کہ نصب الرایہ (۱۹۳) طبع مجلس اعلیٰ (لہند) میں ہے اور انہوں نے کہہ دیا ہے اور یہ عطا فرمائی ہے اس کا ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمر سے نہیں ہے۔

(۱) نصب الرایہ ۱۹۳، اتواتین فقہیہ رم ۱۷۲، انہی ۲۸۶/۳، المشرع لکیر ل دہلی اسی ۳۳، ۵۳، ۵۴۔

مالکیہ نے بیع و قرض کی تین صورتیں ذکر کی ہیں:

”اول: ایسی بیع جو بظاہر جائز ہو لیکن وہ نتیجتاً بیع و قرض تک کا نتیجہ ہو جیسا کہ اوپر کہتے ہیں، تو یہ تہمت کی وجہ سے ممنوع ہوگی، یہ تکہ ان دونوں نے مسود بیع و قرض کا تصدیق ہے۔“

اس کی وضاحت یہ ہے کہ مثلاً ۱۱ سہاں ۱۱ و ۱۲ سہاں کے عوض ایک مادہ کے لئے فروخت کیا جائے اس میں سے ایک سہاں کو ایک دینار نقد کے عوض خریدے یا تو اس کا نتیجہ یہ ہو کہ فروخت کرنے والے نے اپنے ہاتھ سے ایک سامان اور ایک دینار نقد لکال دیا، اس لئے کہ جو سامان اس کے ہاتھ سے نکل کر دوبارہ اس کے پاس آگیا وہ لغو ہے، جیسا کہ اس وقت کہتے ہیں (۱)، پھر اس نے ان دونوں سہاں کے بدلہ میں مدت پوری ہونے پر دو دینار لئے، ان میں سے ایک دینار جو سامان کے بدلہ میں ہے اور یہ بیع ہے، اور دوسرا دینار اس دینار کے عوض ہے جو قرض ہے۔

یہ صورت بیع اور قرض تک پہنچاتی ہے، اور یہ بظاہر جائز ہے لیکن نہ سب میں یہ صورت بالاتفاق ممنوع ہے، بن اثیر، ان کے تبعین اور دوسروں نے اس کی تصریح کی ہے (۲)، چونکہ اس صورت میں بیع دوبارہ ہوتا ہے، اس لئے کہ ایک بیع و قرض کے تصدیق تہمت کے سبب یہ صورت ممنوع ہوگی۔

دوم: فروخت کرنے والے یا خریدار کی طرف سے لگائی گئی شرط کے ساتھ بیع و قرض ممنوع اوجاز ہے، اس لئے کہ قرض سے نفع اٹھانا ضمن کا حصہ ہوگا، اگر قرض کی شرط فروخت کرنے والے کی طرف سے لگائی گئی ہو یا وہ سامان بیع کا حصہ ہوگا اگر قرض کی شرط خریدار کی طرف سے لگائی گئی ہو، لہذا اس میں ایسا قرض ہے جو

(۱) المشرع لکیر لکیر ۱۶۳۔

(۲) الدہلی علی المشرع لکیر لکیر ۱۶۳۔

نفع لارہا ہے۔

خسبہ کے نزدیک غرورہ ہے جس کا علم انسان سے مخفی ہو۔

سوم: بیع بشرط بیع اور شرط نہ صرف ایک ہونا صما اور یہ معتد قول کے مطابق جائز ہے (۱)۔

بعض مالکینہ کے نزدیک غرورہ یہ ہے کہ ایسے وہ امور کے درمیان تر کیا جائے جن میں سے ایک غرض کے مطابق، اور دوسرا اس کے خلاف ہو۔

ک۔ بیع اور شرط:

ثانیہ کے نزدیک غرورہ ہے جس کا انجام انسان سے مخفی ہو جو ایسے وہ امور کے درمیان تر ہو جن میں زیادہ خطرناک امر غالب ہو۔ بعض مالکینہ کی رائے ہے کہ "غرر" اور "خطر" ایک معنی میں ہوتا ہے الفاظ ہیں، یعنی ایسی چیز جس کی ذات مجہول ہو۔

۶۶- حدیث میں بیع اور شرط کی ممانعت آئی ہے، چنانچہ حضرت عمرو بن شیبہ رضی اللہ عنہما حدیث میں ہے: "یا ایہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی عن بیع و شرط" (۲) (نبی کریم ﷺ نے ایک ساتھ بیع اور شرط سے منع کیا ہے)۔ اس کی تفصیل کے لئے اصطلاح "بیع" اور "شرط" دیکھی جائے۔

یہین محققین مالکینہ کی رائے میں یہ دونوں الفاظ مختلف ہیں: خطر وہ ہے جس کا جو فیہ یقینی ہو، جیسے کوئی شخص کہے میرے ہاتھ لپکا گواہ اس چیز کے عوض نہ بنت رہا، جو کل مجھے نفع میں ملے گی۔ غرورہ ہے جس کا جو یقینی ہو، بین اس کے ٹکس ہونے میں شک ہو جیسے اشخاص کے قاتل ہونے سے قبل پہلوں کی بیع (۳)۔

غرر سے متعلق اسباب ممانعت:

۶۷- بیع سے ممانعت کے اسباب میں سے یہ دوسرا سبب ہے جس کا متعلق نقد کے تمام سے ہے، یہ اسباب رہتا۔

۶۸- اختتام بیع کی شرائط پر بحث کے وقت کچھ ایسی صورتیں گزر چکی ہیں جن پر غرر صادق آتا ہے جیسے یہ شرط کہ فروخت کی جانے والی چیز ایسا مال ہو جو موجود ہو، ملکیت میں ہو، اس کی حوائج پر قدرت ہو، لہذا مال کے شکم میں حمل کی بیع، شکاری چنے جاں میں جو چھٹی کالے گا اس کی بیع، فضاء میں پرندے اور بدک رینگے ہوئے سے اس کی بیع صحیح نہیں ہوگی۔

بیع غرر سے حضرت ابوہریرہ کی اس حدیث میں ممانعت آئی ہے: "یا ایہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی عن بیع الحصاصہ و عن بیع الغرور" (۳) (نبی کریم ﷺ نے شکاری کی بیع، درجہ کی بیع سے منع فرمایا)، اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں جن کا آراء کا۔

غرر کا معنی لغت میں خطر و درجہ کی ہے۔

فقہی اصطلاح میں اس کی بیع غریبات ہیں:

غرری، قسمیں ہیں:

اصل: جس کا تعلق بیع کے اصل، جو یہ اس پر قدرت کرنے

(۱) شرح مدرج و جامعہ المدنی ۶/۱۶۷، ۶۶، ۶۷۔

(۲) حدیث: "بھی عن بیع و شرط..." کی روایت طبرانی نے الاوسط میں کی ہے و بیانی نے ابن تھان کے حوالہ سے اس کی تصحیف نقل کی ہے (صب) اس پر ۱۸ طبع مجلس اعلیٰ۔

(۳) حدیث: "بھی عن بیع الحصاصہ و عن بیع الغرور..." کی روایت مسلم (۱۵۳ طبع مجلس) نے کی ہے۔

(۱) دیکھئے المصباح المہیر، مختار اصطلاح، ص ۱۰۷، "فتح القدیر" ۳/۶۶ شرح المختار علی الہدایہ ۱/۳۶۱، ۳۷۷، جامعہ المدنی علی المشرع الکبیر ۳/۵۵، نیز ابن عربی کی ایک دوسری تخریف کے لئے دیکھئے جامعہ المدنی علی النایہ الطالب ۲/۳۷۷، جامعہ اقلیو بی علی شرح لکھنؤ ۱/۱۱۱۔

و لے کی ملکیت یا اس کے پے ڈرنے پر اس کی قدرت سے ہو، اس کی وجہ سے منہج باطل ہو جاتی ہے، لہذا ان میں سے کسی چیز میں بالاتفاق منہج منعقد نہیں ہوں۔

و ہم: جس کا تعلق منہج کے وصف یا اس کی مقدار سے ہو یا وہ منہج میں یا شمس میں یا مدت میں جہت پیدا کرے۔

تو یہ مکمل اختلاف ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”غرض“ میں ہے۔

ذیل میں غرض کی دو صورتیں جن کے بارے میں خاص طور پر ممانعت و رد ہے وہ اس کا فتنی حکم یعنی بتان یا نساؤ و ریاکارانہ، کیونکہ غرض سے ممانعت جیسا کہ وہی کہتے ہیں، شریعت کے اصول میں سے ایک اصل ہے جس کے تحت بہت ریا و مسائل آتے ہیں^(۱) مثلاً، ”منہج اوصاف“، ”منہج ملامتہ“، ”منہج الاماہد“، اس کو اپنی اپنی اصطلاحات میں یکساں ہے۔

و در کچھ مسائل، رت و ٹیل میں:

منہج - شکم مادر میں موجود جنین کی منہج:

۶۹- اس کو منہج حمل کہتے ہیں، جیسا کہ بعض فقہی مراجع میں یہی کہتے ہیں^(۲)۔

جنس وہ بچہ ہے جو شکم مادر میں ہو، اس کی جمع اُجنہ ہے جیسے ذیل کی جمع کولہ۔ ورنیس میں کے مثل ملقوج، و ملقوجہ ہے، جنس کی جمع، قیچ ہے، و ران سے مراد رحم و جیب میں موجود جنین ہیں، تغیر و رجیمہ کی تغیر یہی ہے، اس کے برخلاف مالکیہ کے یہاں اس کی

تشریح یہ ہے کہ ما منہج وہ ہے جو زکریا کی پشت میں ہو^(۱)۔ حدیث میں جنین کی منہج سے ممانعت ہے جب تک وہ جنین ہو، تا آنکہ پیدا ہو جائے۔ حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے: ”لھی النبی ﷺ عن شراء ما فی بطون الانعام حتی تصنع“^(۲) (بن کریم علیہ السلام نے پو پاپوں کے پیٹ میں وہ جو بچہ کواڑ پرنے سے منع فرمایا تا آنکہ منہج حمل ہو جائے)۔

اس منہج کے باطل ہونے پر اجازت کا ذکر چکا ہے جیسا کہ ابن امیر نے سرایت کی ہے (دیکھئے فقرہ ۵)، اس کی ذیل حدیث میں وارد اس سے ممانعت و غرض ہے، یہ تکہ ہوتا ہے کہ بچہ پیدا نہ ہو، اس میں اس کی صفت اور زندگی کی جہالت ہے، نیز اس لئے کہ اس کو سپرد کرنے کی قدرت میں ہے۔

یہاں اس کا ذکر شخص غرض کی وجہ سے ہے، یعنی یہ غرض قسم وں کا ہے، یعنی جو غرض بہت خواہش کے ساتھ اس کے صلہ و جود کے متبر سے متعلق ہے، و راقی وجہ سے یہ ممانعت تمام صلہ کے راز یک بتان کا سبب ہے حتی کہ حنفیہ کی اصطلاح میں بھی جو بتان و رسد کے رمپوں تفریق کرتے ہیں۔

ب- قابل انتفاع ہونے سے قبل پھل کی منہج:

۷۰- اس کو ”مخاضہ“ بھی کہتے ہیں، جیسا کہ بعض نصوص میں ہے۔

(۱) شرح الکلیۃ علی الہدایہ ۵۰/۶، اختایہ اسی مقام پر، الدر المختار و رد المحتار ۱۰۲/۳، نیز دیکھئے المشرع الکبیر للحدود ۳۷۷، شرح مکمل علی المہاج ۳۷۰، المغنی ۲۷۶، المشرع الکبیر فی ذیل المغنی ۲۷۳۔

(۲) حدیث صحیحہ عن شراء ما فی بطون الانعام حتی تصنع۔ ”کی روایت ابن ماجہ (۲/۴۰۷) طبع کلمی نے کی ہے و بیانی نے عبد الحق غفرلہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی لساناً قابل استیلا ہے (نصب اریہ ۳۷۵ طبع مجلس اعلیٰ اندوستان)۔

(۱) دیکھئے مکمل لاوطارہ ۱۳۸۔
(۲) مکمل دیکھئے الہدایہ مع المشرع ۵۰/۶۔

بیع منہی عنہ ۷۰

اس سے مراد بہت سی حدیثیں ہیں، مثلاً:

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے: "ان المبیعۃ بھی عن بیع الثمار حتی یصلو صلاحہا، بھی البائع والمبتاع" (۱)
(نبی کریم ﷺ نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا، جب تک ان کا قائل ثقاف ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ نے اپنے ۱۰ لکے کو بیڑا یہ ارکو منع فرمایا۔)

ایک دوسری حدیث کے الفاظ ہیں: "بھی عن بیع النخل حتی ترہو، وعن بیع السبل حتی یبص و یمن العہۃ" (۲) (پ ﷺ نے کھجور کے بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ رنگ نہ پکڑ لے، ورنہ بولی کے بیچنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سفید ہو جائے، اور نصیب کا مدیشہ حاکم ہے۔)

حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے: "قال رسول اللہ ﷺ: لا تباعوا الثمار حتی یصلو صلاحہا" (۳) (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھلوں کو نہ بیچو یہ وہ جب تک کہ ان کا قائل ثقاف ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔)

اس کی تشریح حضرت انسؓ کی اس روایت میں آئی ہے: "ان المبیعۃ بھی عن بیع الثمرۃ حتی یصلو صلاحہا، و عن بیع النخل حتی یرہو، قبل: ما یرہو؟ قال: یحمار او یصغار" (۴) (نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیچ سے منع فرمایا جب تک

(۱) حدیث: "بھی عن بیع الثمار حتی یصلو صلاحہا۔" کی روایت بخاری فتح الباری ۳۷۳/۳ طبع استنبیہ اور مسلم (۶۵/۳) طبع مجلس اے کی ہے۔

(۲) حدیث: "بھی عن بیع النخل حتی ترہو، و عن بیع السبل حتی یبص و یمن العہۃ" کی روایت مسلم (۱۱۶۵/۳) طبع مجلس اے کی ہے۔

(۳) حدیث: "لا تباعوا الثمار حتی یصلو صلاحہا۔" کی روایت مسلم (۱۱۶۵/۳) طبع مجلس اے کی ہے۔

(۴) حدیث: "بھی عن بیع الثمرۃ حتی یصلو صلاحہا۔" کی روایت

اس کا قائل ثقاف ہونا ظاہر نہ ہو جائے، ورنہ کھجور کی بیچ سے منع فرمایا جب تک اس پر رنگ نہ آ جائے عرض کیا: رنگ آتا ہی ہے فرمایا: لال یا زرد ہو جائے) حضرت انسؓ کی بعض روایات میں ہے: "حتی یرہی، فقیل لہ: وما یرہی؟ قال: یحمو" (۵) (یہاں تک کہ رنگ آ جائے عرض کیا: رنگ آتا ہی ہے فرمایا: لال ہو جائے۔) ان طرح "بدو صلاح" کی تشریح حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں آئی ہے۔ انہوں نے کہا: "بھی المبیعۃ عن بیع الثمرۃ حتی یصلو صلاحہا" (۶) (نبی کریم ﷺ نے پھلوں کی بیچ سے منع فرمایا جب تک بدو صلاح نہ ہو جائے) اور جب ان سے "صلاح" کا مطلب دریافت کیا جاتا تو کہتے: اس کے نقصان کا اندیشہ جاتا رہے۔

حضرت انسؓ کی روایت میں ہے: "ان المبیعۃ بھی عن بیع العنب حتی یسود، و عن بیع الحب حتی یشتد" (۷) (نبی کریم ﷺ نے انگور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ سیاہ نہ ہو جائے، اور نہ کفر ہشت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ سخت نہ ہو جائے۔)

= بخاری (فتح الباری ۳۷۳/۳ طبع استنبیہ اور مسلم (۶۵/۳) طبع مجلس اے کی ہے۔

(۱) حدیث: "بھی عن بیع الثمرۃ حتی یصلو صلاحہا۔" کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۷۳/۳ طبع استنبیہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "کان إذا مثل عن صلاحہا قال: حتی یرہو۔" کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۷۳/۳ طبع استنبیہ) اور مسلم (۱۱۶۵/۳) طبع مجلس اے نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "بھی عن بیع العنب حتی یسود، و عن بیع الحب حتی یشتد" کی روایت ابو داؤد (۶۶۸/۳) ترمذی (۶۶۸/۳) و ابن ماجہ (۱۹/۳) طبع دار الفکر (استانبول) نے کی ہے، حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے اور وہی ہے ابن ابی شیبہ کی روایت۔

نتیجہ منہی عنہ ۷

ثانفیر نے چل اور اس کے مدوشا، چھیتی میں ”بدھ صلاح“ کا
معنی پکنے اور مٹھاس کے آنا کا ظاہر ہو جانا قرار دیا ہے۔ یہ ال چیزوں
میں ہے جن میں رنگ نہیں آتا ہے اور جن میں رنگ آتا ہے اس میں
”بدھ صلاح“ یہ ہے کہ سرخی یا سیاہی یا زردی کا قائل ہو جائے۔
ثانفیر نے آٹھ حادثات میں سرخی میں جن سے ”بدھ صلاح“ کو
جانا جاتا ہے۔

۱۔ دل: رنگ: دل میں جو کچھ جاتا ہو اور رنگ پڑنے
کا ہو، اس میں سرخی یا سیاہی یا زردی شریعت ہو جائے، مثلاً کچی
کھجور، مٹاب (پیر کی مٹل کا ایک معربہ لفظ)، خوبانی، لوبخیر۔

۲۔ دم: ہر دم: مثلاً گھنے کی مٹھاس اور ماری ریشی۔

۳۔ دم: پلٹا: دم ہونا، مثلاً نیچے اور زرد۔

۴۔ چارم: مٹھاب: ہونا، رخت ہونا، مٹھاب گیسوں، درجہ۔

۵۔ چھم: لہا ہونا، بھر جانا، مثلاً چارہ درجہ۔

۶۔ ششم: ہذا ہونا، مٹھاب ککڑی ککھانے کے قائل ہو جائے۔

۷۔ ششم: اس کے خلاف کا پھرا، مثلاً زردی، مٹھاب۔

۸۔ ششم: کھل جانا، مثلاً گلاب کا پھول۔

۹۔ درجن کا خلاف نہیں ہوتا، مثلاً یا سمیں، تو ان کا ظاہر ہونا ہی
بدھ صلاح کی علامت ہے، اور اس کو آخری علامت میں شامل
کیا جاتا ہے۔ قلیوبی نے اس کے لئے ایک ضابطہ مقرر کیا ہے اور وہ
یہ کہ کوئی چیز ایسی حالت کو پہنچ جائے جس میں عموماً سے طلب کیا
جاتا ہو (۱)۔

۱۰۔ نا بلہ نے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جس پھل کا رنگ اس کے
صلاح کے وقت بدل جاتا ہو مثلاً کھجور، کالا انگور، لوبخیر، تو اس کا
بدھ صلاح اس کے رنگ بدل جانے سے ہوگا، اور اگر گور سفید ہو تو
(۱) شرح لکھن علی الصلاح ۲/۲۵۲، جامعہ لکھن علی شرح صلاح ۳/۲۰۳۔

صحیح روایت میں ایک تیسرے لفظ کی تعبیر بھی آئی ہے اور وہ
”مٹھاب“ ہے اور یہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، انہوں
نے کہا: ”نھی السبی عنہ ان باع الثمره حتى ينفق
فقیل ما ينفق لار محمدا ومصفا، ویوکل مہا“ (۱)
(نبی کریم ﷺ نے جس چیز سے مٹھاب فرمایا سب تک کہ وہ مٹھاب نہ
ہو جائے، عرض کیا: کیا مٹھاب ہونا کیا ہے؟ فرمایا: سرخ یا زرد ہو جائے،
اور کھانے کے لائق نہ جائے)۔

”بدھ صلاح“ کا معنی:

۱۔ فقہاء نے ”بدھ صلاح“ کے کئی معانی بیان کئے ہیں:

۱۔ حنفیہ نے اس کی تشریح میں کہا ہے کہ نقصان اور خرابی کا مدہ
جائز ہے، درخت حنفیہ سے لڑائی سے کہا ہے کہ وہ پھل انسانوں
کے استعمال اور جانوروں کے چارہ کے قائل ہو جائے (۲)۔

۲۔ مالکیہ نے مختلف اشیاء کے اعتبار سے مختلف تشریح کی ہے:
کھجور میں اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائے اور رنگ پکڑ
لے، انگور میں وہ یہ ہے کہ سیاہ ہو جائے اور اس میں مٹھاس آجائے،
اور ان کے علاوہ پھلوں میں ”بدھ صلاح“ مٹھاس آتا ہے، ”خس“
اور ”کسم“ میں ان دونوں کا قائل اشتقاق ہوتا ہے، ابقیہ بن یونس
ان کا کھانے کے لائق ہونا اور چھیتی اور واندہ میں خشک اور سخت
ہونا ہے (۳)۔

(۱) حدیث: ”نھی ان باع الثمره حتى ينفق“ کی روایت بخاری
ریضہ الری ۳/۳۸۳، طبع المکتبہ المدینہ کی ہے۔

(۲) رد المحتار ۳/۳۸۳، جردیکھنے جامعہ لکھن علی تبیین الحقائق ۳/۱۲، فتح القدیر
۳/۸۸۵، شرح الکفا علی الہدایہ ۵/۸۸۵۔

(۳) دیکھنے شرح المدد مع جامعہ الدوسقی ۶/۱۳۱، التواہین الکبیر
۷/۷۳، ۷/۷۴۔

بیج منہی عنہ ۷۲

لبتہ ۱۰۰ ہوں نے عقد کے کی شرط کے ساتھ مقید ہونے پر مطلق ہونے کے لحاظ سے اس میں تمسک کی ہے، اور پھل کی بیج درج ذیل احوال سے خالی نہیں:

پہلی حالت یہ ہے کہ ظاہر ہونے اور نکلنے سے قبل اس کی بیج کی جائے، یعنی اس سے پھول کے جھڑنے اور اس کے پھل بننے سے قبل ہو تو یہ بیج اتفاقاً بیج نہیں ہے۔

دوسری حالت یہ ہے کہ بدو صلاح سے قبل ظاہر ہونے کے بعد پھل کی بیج اس شرط کے ساتھ کی جائے کہ پکے تک درخت کی پر چھوڑے رکھا جائے گا تو ایسی بیج بلا جہاں درست نہیں ہے، اس نے کہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد متقاضی نہیں، اور وہ دوسرے کی طبیعت کو مشغول رکھتا ہے، یا وہ عقد کے مدد یک دہر عقد ہے، یا وہ بیج کے ساتھ امار دیا اجارہ ہے۔

دوسرے مسئلے اس کی وجہ مذکورہ حدیث میں، رہنمائی بتاتی ہے، "ممانعت مساوی متقاضی ہے۔"

مقام نے کہا: بدو صلاح سے قبل چھوڑنے کی شرط پر پھل کی بیج کی طرح صحت ہونے سے قبل بیج کی بیج ہے (۱)۔

تیسری حالت یہ ہے کہ بدو صلاح سے قبل ظاہر ہونے کے بعد فوراً ڈرنے کی شرط پر بیج کی جائے تو یہ بیج بلا جہاں صحیح ہے، اس کے جوار میں کوئی اختلاف نہیں (۲)۔ نہایت سے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ بدو صلاح سے قبل بیج سے ممانعت صرف اس سے ہے کہ اس کے حصول سے قبل اس کے تلف ہو جانے اور اس پر آفت آجانے کا اندیشہ ہے۔ اس کی دلیل حضرت انسؓ کی مذکورہ حدیث ہے اور اس

- (۱) الدر المختار و رد المحتار ۳۸۸ ج ۲، کتبہ فتح القدیر ۵/۱۲۸۸، ۱۲۹۰، تمیز الحقائق ۱۲۳، المشرح الكبير ۵/۱۲۸۸، الدر المختار ۳۸۸ ج ۲، کتبہ فتح القدیر ۵/۱۲۸۸، علی المہاج ۳۳۳، انہی ۲۰۲ اور اس کے بعد کے صفحات۔
- (۲) فتح القدیر ۵/۱۲۸۸، انہی ۲۰۲، کشاف القناع ۲/۲۸۱۔

اس کا بدو صلاح اس کا "تمود" ہے یعنی اس میں بیج پانی ظاہر ہو اور وہ نرم ہو جائے، اور اس کا رنگ سرخ ہو جائے، اور اگر پھل ایسا ہو جس میں رنگ نہیں ملتا، مثلاً سیب وغیرہ تو اس میں بدو صلاح بیجا اور عمدہ ہوتا ہے، اور اگر تربوز وغیرہ ہو تو اس میں بدو صلاح پکنا ہے، اور جس چم کا رنگ نہیں بدلتا اور عمدہ ہونے پر چھوٹی بڑی پھل میں کھایا جاتا ہے مثلاً ککڑی، اور کھیر، تو اس میں بدو صلاح عادتاً کھانے کے قابل ہوتا ہے (۱)۔

بدو صلاح سے قبل پھل کی بیج سے ممانعت میں حکمت یہ ہے کہ جس کے حصول سے قبل اس کے ضائع ہونے اور اس پر آفت آنے کا اندیشہ ہے (۲)۔

حضرت انسؓ کی حدیث میں آیا ہے: "أولبت إذا منع الله الثمرة، ثم يأخذ أحدكم مال أخيه" (۳) (تمہارا کیا خیال ہے اگر اللہ تعالیٰ پھل نہ دے، تو تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے لے گا)۔

بدو صلاح سے قبل پھل کفر و خست کرنے کا حکم:

۷۲ - صہور ثقیل، عام طور پر بدو صلاح سے قبل پھل فرحت رے کو ناجائز و غیر صحیح کہتے ہیں۔

اس الحمد رے بہ: اہل علم کا باجملہ اس حدیث کو اختیار کرنے پر اتفاق ہے (۴)۔

- (۱) انہی ۳۷۷۔
- (۲) انہی ۳۷۷، حاشیہ تعلیہ راجع شرح لکھی ۲/۲۳۳۔
- (۳) حدیث: "أولبت إذا منع الله الثمرة ثم يأخذ أحدكم مال أخيه" کی روایت بخاری (فتح الباری ۳/۳۸۸، طبع المستقیم) اور مسلم (۱۱۹۰، طبع المجمع) نے کی ہے۔
- (۴) انہی ۳۷۷۔

میں ایک وہم و فغاں میں نہ رہی۔

کی صراحت سب نے کی ہے، اور مالکیہ نے ورج ذیل صورت کا اضافہ کیا ہے:

(۳) یہ کہ اصل یعنی درخت یا زمر میں کوثر منت پیدا جائے، اور پھر کچھ وقت کے بعد خواہ وہ تھوڑا ہو یا مہلک، وہ ان دونوں کے درمیان کے ماتحت سے نکلے۔ قبل پھل یا پھیتی کو اس جمل کے ساتھ شامل کر دیا جائے جو اس سے قبل منت کی جا چکی ہے۔

۷۵۔ پھل کی بیج کی چوتھی حالت یہ ہے کہ بد و صلاح کے بعد اس کی بیج کی جائے (بد و صلاح کی تفصیل میں اختلاف ہے کہ وہ جمہور کے نزدیک پک جانے، مناس آنے اور تموہ وغیرہ کا ظاہر ہونا ہے، اور خفیہ کے نزدیک آفت اور فساد سے ماموں ہونا ہے)، اس حالت میں بیج کے بوار کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ ابن المہام کی ہر امت ہے، "وحدیث کا معبود بھی اس لوگوں کے نزدیک جو معبود کے کامل ہیں، یہی ہے۔"

اور پھل کے بڑھنے اور مکمل ہونے یا اس کے مکمل نہ ہونے کی صورت کے سلسلے میں مذہب کی بعض تفصیلات غمگین رہی ہیں۔

سین مالکیہ نے اس حالت میں جواز کو (پنی تشریح کے مطابق بہ صلاح کے ساتھ ساتھ) اس قید کے ساتھ مفید کیا ہے کہ وہ اپنے مایوں میں چھپا ہوا نہ ہو مثلاً کچی کھجور، نیبے، انگور، موی، برات (ایک چورہ قسم کی سڑی)، گاتہ اور پیاز۔ اس نوٹ کی نفع مکمل سے جائز ہے، اور مرہن سے چرچہ نہیں۔

۱۱۔ جو اپنے علاقوں میں چھپا ہوتا ہے، مثلاً گیہوں بلی میں، تو تنہا اس کی بیج اُگل سے جائز نہیں ہے، ۱۲۔ ساپ سے جائز ہے، ۱۳۔ رُتر اس

۱۔ وہ نوس شرطوں کی مالکیہ نے صراحت کی ہے، اور ان میں سے کوئی ایک شرط منقذہ ہو تو بیع ممنوع ہوگی^(۱)، اسی طرح باقی رہنے کی ساتھ شرط طبعی و عادی صراحت میں ممنوع ہے، جیسا کہ آئے گا۔

چوتھی شرط: حابہ نے جس کی صراحت کی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر بھداغ سے قبل فراہم کی گئی چیز غیر معین نہ ہو، مثلاً ایک کوئی شخص ہر بھداغ سے قبل آجھا چلا غیر متعین صراحت میں ہونے کی شرط کے ساتھ خریدے، اس لئے کہ اس کے لئے اپنے مملوک بھلا کو توڑنا غیر مملوک بھلا کو توڑے بغیر ممکن نہیں، اور ایسا کرنا اس کے لئے حارث نہیں^(۲)۔

۴۷۔ فقہائے اہل جاہر صورت یعنی جہ مصالح سے قبل فی الحال
توزن کی شرط پر بیع کے علاوہ درج ذیل صورتوں کو بھی جائز
قرار دیتے ہیں:

(۱) یہ کہ ہر دوا صلاح سے قبل پھل کی بیج درست کے ساتھ یا نہی
 ہیتی کی بیج زمین کے ساتھ کی جائے۔ اس میں متباہا، متباہا، متباہا
 ہے، اس لئے کہ اس صورت میں پھل اور ہیتی و رخت اور زمین کے مابین
 ہیں جن کو کوئی نقصان لاحق نہیں ہوتا، جیسا کہ شافعیہ کا قول ہے۔

(۲) یہ کہ پھل کی بیج اصل یعنی درخت کے مالک کے ہاتھ
 یا بھتی کی بیج زمین کے مالک کے ہاتھ کی جائے، اس لئے کہ جب وہ
 اصل کے ساتھ فروخت ہوگا تو تابع ہو کر بیج میں داخل ہوگا، لہذا اس
 میں غرر کا احتمال صفر نہیں، جیسا کہ بکری کے ساتھ تھن میں موجود وہودہ
 کی بیج میں جہالت کا احتمال ہوتا ہے۔

اس صورت کی صراحت حنا بلہ نے کی ہے، جیسا کہ پہلی صورت

(۱) دیکھتے ہو کہ ۸۳۸ میں تیسری کتاب ۱۲۳۱، بشرح الکبیر مع حاشیہ الدسوق
۸۶۱ء، شرح الفرائض ۸۵۵ء، تختہ الحجاج ۸۳۳ء، ۸۶۲ء، کتب
الحجاج ۸۸۲ء، تختہ الحجاج ۸۶۳ء۔

(شرح الكبير للرد المحتار ج ١ ص ١٢١)

(٢) كتب القناع ٣٨٢/٣

کے چھلکے (یعنی بھوسہ) کے ساتھ فرخت لیا جائے تو انکل سے جواز ہے، ورنہ پ سے ہر وجہ دلی۔

۱۱۔ جو پ پتوں میں چھپا ہوا مثلاً لوبیا تو اس کی بیع انکل سے نہ رہتا جواز ہے۔ ۱۲۔ رنہاں کے پتے کے ساتھ ماں ماپ سے جواز ہے (۱)۔

۷۶۔ پانچویں حالت: بیع کی بیع بد وصال سے قبل مطلقاً ہو یعنی نہ توڑنے کی شرط ہو نہ بقی رکھنے کی یہ صورت فقہاء کے مابین اختلافی ہے:

الف۔ ثامیہ: منابہ کے نزدیک "مالک" کے یہاں قول معتقد (کوہ بن یزید کی سرحت کے مطابق اس میں "قول" میں) یہ ہے کہ بیع بھی باطل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ بد وصال سے قبل بیع کی بیع کے بارے میں مذکورہ حدیث میں ممانعت مطلق ہے، نیز اس لئے کہ اس صورت میں اس پر نقصان جلد آجائے گا، کیونکہ وہ کمزور ہے، اور اس کے ضائع ہونے سے ثمن ضائع ہو جائے گا، جس کا کوئی عوض نہیں ہوگا (۲)۔

ب۔ حنفیہ نے اس مسئلہ میں تفصیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ: اگر بیس اس حالت میں ہو کہ وہ کھانے یا جانوروں کے چارہ کسی کے لئے قانہہ منہ نہیں تو اس کے بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف ہے:

یک قول میں ناجواز ہے، قاضی خان نے اس کو عام مشائخ حنفیہ سے منسوب کیا ہے، اس کی وجہ ممانعت ہے، اور اس لئے کہ بیع ایسے مال کے ساتھ خاص ہے جس کی قیمت ہو، اور بد وصال سے قبل بیس اس نوعیت کا نہیں ہوتا۔

صحیح قول یہ ہے کہ جواز ہے، اس لئے کہ مستقبس میں یہ قائل امتحان مال ہے کہ کوئی احوال قائل بیع نہ ہو۔

۱۳۔ پھل اس طرح کا ہے کہ اس سے بیع ہو سکتا ہے، کوہ جانوروں کے چارو کے طور پر تو باقی اہل مذہب بیع جواز ہے اس کو توڑنے کی شرط پر یا مطلقاً فرخت یا ہو۔

مالک نے سابقہ تینوں مسائل میں بد وصال سے قبل بیع کے جواز کی صراحت کی ہے۔

بعض فقہاء مثلاً حنفیہ اور حنابلہ نے یہ صورت بھی لکھی ہے۔ ۷۷۔ چھٹی حالت: ایسا پھل خرید جس کی مانعیت اور پکنہ ظاہر ہو چکا تھا لیکن اس کا بڑھنا مکمل نہیں ہوا تھا، اور اس کے بڑھنے کے مکمل ہونے تک باقی رکھنے اور چھوڑنے کی شرط لگائی تو:

الف۔ جمہور کا مذہب جیسا کہ ابن قدامہ کی صراحت ہے، یہ ہے کہ اس صورت میں بیع جواز ہے، بلکہ طی الاطلاق جواز ہے، اس لئے کہ:

حدیث میں بد وصال سے قبل پھل کی بیع سے ممانعت ہے، جس کا معنی یہ ہے کہ بد وصال کے بعد اس کی بیع مباح ہو۔ ان کے نزدیک بد وصال سے قبل ممانعت چھوڑنے کی شرط کے ساتھ بیع کرنے کی ہے، لہذا بد وصال کے بعد اس کا جواز ہوا واجب ہوگا، ورنہ بد وصال (ممانعت کی) غایت نہیں قرار پائے گی، ورنہ ہی اس کے ذکر کرنے کا کوئی قانہہ ہوگا۔

نیز اس لئے کہ حدیث ہے: "بھی عن بیع الشمرة حتى يبدو صلاحها، وقص العاهة" (ابن کریم علیہ السلام نے پھل کی بیع سے منع فرمایا تا آنکہ بد وصال ہو جائے، اور آفت سے مامون

(۱) فتح القدیر ۵/۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹

نتیجہ نمبر ۷۸

کرتے ہوئے امر علی کی طرح کہا کہ عقد نامہ نہیں ہوگا، اس سے کہ اس کا عرف ہے، برخلاف اس صورت کے جبکہ یہ ہنا مکمل نہ ہو ہو کہ یہ تیز معدوم میں شرط ہے۔

مگر چند کہ شریح "الہدیہ" میں سے بدعتی اور لائی نے چھوڑنے کی شرط لگانے میں تعامل کو تسلیم نہیں کیا ہے، بلکہ اس دونوں نے کہا ہے کہ عات ورواۃ با اثر چھوڑنا ہے، اور عقد میں بلا شرط اس کے چھوڑنے کی اجازت ہے چھوڑنے کی شرط لگانے کی نہیں مانا نام لائی نے "لا سراۃ" کے حوالہ سے کہا ہے کہ فتویٰ امام محمد کے قول پر ہے، اور اسی کو ثناءوی نے اختیار کیا ہے، کیونکہ عموم بلوی ہے (۱)۔

۷۸۔ اگرچہ اہل مطلقا فریہ سے، چھوڑنے یا توڑنے کی شرط نہ لگائے، اور اس کا یہ حکم مکمل ہو چکا اس کو چھوڑنے سے تو شر چھوڑنا محض فرہمت کرنے والے کی اجازت سے ہو تو یہ اضافہ ہے اور اس کا کھانا اس کے لئے حائل طیب ہے، اور شر چھوڑنا جہاد کے ضمن میں جہاد سے بہتر، درختوں کو پکنے کے وقت تک کے لئے اجارہ پر لے لیا ہو تو بھی اضافہ حائل ہوگا، اس لئے کہ اجارہ باطل ہے، کیونکہ لوگوں میں درختوں کے لئے جہاد پر لیے کا عرف نہیں، نیز شریہ ار کو درختوں کے لئے جہاد پر لیے کی حاجت نہیں، اس لئے کہ پھلوں کو ان کے اصل کے ساتھ شریہ اس کے لئے ممکن ہے، اور قیاس میں اصل یہ ہے کہ جہاد باطل ہے، شرعا حاجت کی وجہ سے اس چیز میں جہاد دے دی گئی جس کا تعامل ہے، اور محض درختوں کو اجارہ پر لیے کا تعامل نہیں، لہذا اجازت باقی رہی۔

لہذا اگر اس کو بلا اجازت چھوڑ دے تو اس پھل کی ذات میں جو اضافہ ہوا ہے اس کو صدق کر دے، اس لئے کہ اس کا حصول ممنوع

ہو جائے، اور وقت سے مامون ہونے کی ملت بیان کرنا باقی رہے پروا لائے رہتا ہے، اس سے کہ جس کو فوری طور پر توڑ یا جائے گا اس پر "فت" سے کام دیتے نہیں، اور جب یہ ہلال ہو گیا تو آفت سے مامون ہو گیا، لہذا جب ہے کہ باقی رکھتے ہوئے جارہا ہو، کیونکہ ممانعت کی ملت رائل ہوئی۔

نیز اس سے کہ فرہمت شدہ چیز میں نقل و تحویل عرف کے تقاضے سے واجب ہے، اور جب اس نے اس کی شرط لگانی تو حار ہے جیسا کہ مان کر فرہمت کرنے والے کی طبیعت سے منتقل کرنے کی شرط لگائے (۱)۔

معی نے اس مسئلہ میں تفصیل کرتے ہوئے کہا: شر چھوڑنے کی شرط لگانے اور پکنا، یہ ہنا مکمل نہ ہو، تو اس نے اس میں جز و معدوم کی شرط لگانی یعنی دو حصہ جو زمین اور فرہمت کی وجہ سے بڑھے گا، اور یہ ریائی فرہمت کرے، والے کی طبیعت سے نفع کے بعد پیدا ہوگی، تو گویا اس نے معدوم کو دے جو، کے ساتھ دے دیا، اور ان دونوں کو فریہ، لہذا، عقد نامہ ہوگا (۲)۔

اگر اس سے چھوڑنے کی شرط لگانی جبکہ اس کا یہ حکم مکمل ہو چکا ہو، تو بھی امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کے نزدیک یہی حکم ہے، یعنی عقد نامہ ہو جائے گا، اور یہی قیاس ہے، اس لئے کہ یہ ایسی شرط ہے جس کا عقد متقاضی نہیں، اور وہ امرے کی طبیعت کو مشغول رکھتا ہے اور اس میں متعقدین میں سے ایک کے لئے نفع ہے، اور اس طرح کی چیز عقد کو نامہ کرتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے فرہمت شدہ چیز میں مزید بہتری اور ترقی آتی ہے اور اس میں شریہ ار کا فائدہ ہے۔

جبکہ امام محمد اس ضمن سے اس صورت میں اتحسان کو اختیار

(۱) الہدیہ مع الشرح ۵/۸۹، تمییز الفقہ ۳/۲، مدارق ودرہما ۳۹۳

(۲) معنی ۳۰۵۔
(۳) الہدیہ مع الکتابہ للکروانی ۵/۳۸۹

بیع منہی عنہ ۷۹

طریقہ سے ہو ہے، یعنی غصب کر دین کی قوت سے اس کا حصول ہو ہے، لہذا پکے سے قبل وہ اس کے بعد وہی حالتوں میں اس کی قیمت لگائی جائے، اور وہیوں کے درمیان اضافہ کو صدق کر دیا جائے۔

گر پھل کو اس کی بڑھتی کے مکمل ہونے کے بعد یہ اس کو چھوڑ دیا تو اس کے ذمہ کچھ صدق کرنا لازم نہیں، اس لئے کہ یہ حالت کی تبدیلی ہے نہ دینی کا ثبوت نہیں^(۱)۔

کیا پھل کی بیع کی صحت کے لئے پورے پھل میں بدو صدق شرط ہے؟

۷۹۔ عمومی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ بیع کی صحت کے لئے یہ بات کافی ہے کہ شریعت میں بدو صدق ہو جائے، تو وہ دھوا ہو تو پورے کی بیع درست ہوگی، بشرطیکہ عقد بیع ہوا، غل بمل یکساں ہو، یہ بعض فقہاء، جیسے شافعیہ کے نزدیک ہے، یا حنفیہ، یہ بعض فقہاء جیسے مالکیہ کے نزدیک ہے، کو کہ ان میں سے بعض فقہاء نے دوسروں کے برخلاف پورے پھل میں صلاح کی شرط لگائی ہے، لہذا ان کے نزدیک صرف ان پھلوں کی بیع جائز ہوگی جن میں بدو صلاح ہو چکا ہے^(۲)۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے جس کو ہم ذیل میں ذکر کر رہے ہیں:

مل: اگر ایک درخت ہو، اور اس کے بعض پھلوں میں بدو صلاح ہو چکا ہو تو اس کی وجہ سے پورے پھل کی بیع جائز ہوگی،

(۱) المہذب مع الشرح ۵/۸۹ ص ۹۰ تبیین الفتاویٰ ۳/۱۲۳ بدائع الصالح ۶/۶۵۔

(۲) شرح المحل علی المہذب مع حاشیہ اقلیہ بی ۱۲/۱۳۱ نیز دیکھئے تحتہ المحتاج شرح المہذب مع حاشیہ الشرح بی ۱۲/۱۳۱ شرح المکیر للردیہ مع حاشیہ الدوسقی ۳۷۷ ص ۱، المہذب مع الشرح المکیر ۳۷۵ ص ۱، البدائع مع حاشیہ ۳۹ ص ۱۔

ان مقدمہ نے کہل میرے علم میں اس میں کوئی متعارف نہیں ہے۔
۱۰۱: اگر ایک درخت میں بدو صلاح ہو ہو تو بیع اس کے اس نوٹ کے سارے درختوں کے پھلوں کی بیع جائز ہے؟
اس میں، اقول میں:

مل: جمہور یعنی مالک شافعی محمد بن حسن کا مذہب، اور نابہ کے مذہب میں خبر یہ ہے کہ اس نوٹ کے تمام پھلوں کی بیع جائز ہے، اور اس کی وجوہات یہ ہیں:

جس بات میں وہ ہے اس میں اسی نوٹ کے پھل میں بدو صلاح ہو چکا ہے، لہذا پورے کی بیع جائز ہوگی جیسا کہ ایک درخت میں ہے۔

تمام پھلوں میں بدو صلاح کا اعتبار کرنا مشکل ہے، اور اس کے نتیجہ میں شرکت اور مختلف باتوں (قبضوں) کا ثبوت ہوگا، لہذا واجب ہے کہ جس میں بدو صلاح نہ ہوا وہ ان پھلوں کے تابع ہو جائے جن میں بدو صلاح ہو ہے۔

مالکیہ نے اس صورت میں شرط لگائی ہے کہ کھجور کا درخت "باکوروہ" نہ ہو اور باکوروہ وہ ہے جس پر طویل عرصہ گزر چکا ہو اس طور پر کہ جلدی جلدی پھل تیار نہ ہوتے ہوں، لہذا اگر وہ باکوروہ ہو تو اس کے عہد ہونے سے باغ کے اور پھلوں کی بیع جائز نہیں ہوں، ہاں تب اس کی بیع جائز ہے^(۱)۔

روم: امام احمد سے ایک روایت (مریکی حنفیہ کے کلام سے متبادر مفہوم، اور شافعیہ کے یہاں معتقد ہے) یہ ہے کہ جن میں بدو صلاح ہو چکا ہے صرف ان کی بیع جائز ہے، اس لئے کہ جس میں

(۱) المہذب مع الشرح ۵/۸۹ ص ۹۰ تبیین الفتاویٰ ۳/۱۲۳ بدائع الصالح ۶/۶۵۔
(۲) شرح المحل علی المہذب مع حاشیہ اقلیہ بی ۱۲/۱۳۱ نیز دیکھئے تحتہ المحتاج شرح المہذب مع حاشیہ الشرح بی ۱۲/۱۳۱ شرح المکیر للردیہ مع حاشیہ الدوسقی ۳۷۷ ص ۱، المہذب مع الشرح المکیر ۳۷۵ ص ۱، البدائع مع حاشیہ ۳۹ ص ۱۔

بیع منہی عنہ ۸۰-۸۱

تیسری رائے: بعض اصحاب امام ثانی اور حنابلہ میں سے یہ خطاب کی ہے، وہ یہ ہے کہ بات میں موجود اس جنس کی بیع جائز ہے، وہوں نے اس کو رکاتہ میں منساب کو مکمل کرنے پر قیاس کیا ہے، یہ تکہ جنس واحد کو منساب کی تکمیل میں ایک دوسرے سے بیجا جاتا ہے، لہذا بیوا میں وہوں کے تابع ہوں اور وہ ایک نوٹ کی طرح بیجا ہے (۱)۔

۸۱- چہارم: اگر اقرب قریب کے بانات میں سے ایک میں بیع وصال بیجا ہے، دوسرے میں نہیں، اور بانات کو ایک عقد میں فروخت کرے، اور پچاس ایک نوٹ کا ہو تو اس کے دوسرے میں دورا میں ہیں:

اول: امام مالک کا مذہب، شافعیہ کا ایک قول، اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ کھیت کے ایک درخت میں بیع وصال، اس کھیت کے لئے اور اس کے قرب و جوار کے کھیت کے لئے بیع وصال ہے، لہذا وہ سب اس کے تابع ہو گئے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ دونوں صلات میں قریب قریب ہیں، لہذا یہ ایک کھیت کے مشابہ ہو گئے، نیز اس لئے کہ قسب، آفت سے مامون ہونا ہے اور وہ بیویا، نیز اس سے کہ وہ دونوں ایک عقد میں جمع ہیں۔

مالکی نے یہاں "قرب و جوار" کی تشریح: عاتاقے پہلے پہلے

حالا کہ حدیث کی جو کہیں میرے سامنے ہیں میں نے یہ رائے مجھے نہیں ملے، البتہ گزر چکا ہے کہ امام محمد رحمہ اللہ کے جواز کا فتویٰ دیتے ہیں کہ کچھ پھل نکل چکے ہوں اور کچھ نہ نکلے ہوں، اور اگر فرقہ دار اس کے چھوڑے کی شرط لگاے، حکم وہ مکمل ہو چکا ہو، تو عرف کی وجہ سے احتمالاً چار ہے، یعنی اگر وہ شاذ قوس ہے انہوں نے کہہ عموم بیوی کی وجہ سے اس پر فتویٰ ہے (دیکھئے ندر اختلاف و رد المحتار ۳۹۳)۔

(۱) المغنی ۲۰۶، ۲۰۷، نیز دیکھئے مہذّب الشریعہ علی تحفہ المحتاج (۳۵۷، ۳۵۸) کہ انہوں نے بیع ہونے میں اتحاد جنس کی شرط لگا کر یہ حاشیہ لکھا ہے: "لأنه لا یباع"۔

بیع وصال نہیں، وہ مناعت کے عموم کے تحت داخل ہے، نیز اس لئے کہ اس میں بیع وصال نہیں ہو، لہذا اس کی بیع توڑنے کی شرط کے بغیر ناجائز ہے، اور یہ دوسری جنس کے، شاذ بیویا، اور اس جنس کے، شاذ بیویا جو دوسرے بات میں ہے (۱) جیسا کہ آئے گا۔

۸۰- سوم: اگر ایک درخت میں یا کسی ایک نوٹ کے چند درختوں میں بیع وصال بیجا ہے تو بات میں موجود اس جنس کی، دوسری نوٹ کے پھلوں کی بیع بیجا جائز ہوگی؟

اس صورت کے دوسرے میں چند آراء ہیں:

پہلی رائے: بعض اصحاب امام ثانی کی ہے، دوسری حنابلہ میں قاضی کا قول ہے کہ وہ اس کے تابع نہ ہوگا، اور ابن قدامہ نے کہا ہے کہ یہی وہی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ:

.. نوٹ کا پکنا، نکالت بہت فرق اور زمانہ کے ساتھ ہوتا ہے، لہذا بیع وصال میں ایک نوٹ دوسری کے تابع نہ ہوگی جیسا کہ وہ جنسوں میں ہوتا ہے۔

دوسری رائے کہ یہاں طبع ایک دوسرے کا قریب قریب پکنا نیز شرکت اور اس پر مختلف قبضے کے آنے کی وجہ سے پیدا ہونے والے ضرر کو، دوسرا ہے۔ اور یہ نیز .. انواع میں حاصل نہیں ہوسکتی، اس سے وہ دونوں اس سلسلہ میں .. جناس کی طرح ہو گئیں۔

دوسری رائے: امام محمد بن حسن کی ہے، وہ یہ ہے کہ جن کا پکنا ایک دوسرے سے قریب قریب ہو تو ان میں بعض کے اندر بیع وصال کی وجہ سے سب کو درخت سرے جائز ہوگا، اور اگر ایک دوسرے کے مقابہ میں بہت دیر سے پکے ہوئے چلے جائیں تو بیع جائز ہے، اور باقی میں ناجائز ہے (۲)۔

(۱) المغنی ۲۰۶، ۲۰۷، شرح المکنی علی المنہاج مع مہذّب القلیبی ۲۳۶، ۲۳۷ رد المحتار ۳۹۳

(۲) المغنی ۲۰۶، ۲۰۷، امام محمد بن الحسن کی اس رائے کا ذکر ابن قدامہ نے کیا ہے

طیب و عمدہ ہوے یا ہل تجر بہ کے قول سے کی ہے۔

مالکیہ میں سے دس ننانہ نے باغات میں حکم کو عام رکھا ہے،
کہ اس میں عمدگی کیے بعد دیگر سے نہ ہو۔

نقصان سے اس حکم کو اس پاس کے باغات کے علاوہ میں بھی
عام رکھا ہے جس کے تحت پورا شہر آ جائے گا۔

ور باغات کے متصل ہونے کی شرط لگانے کے بارے میں
مالکیہ کے وہ اقوال ہیں، لیکن انہوں نے کہا کہ ظاہر یہ ہے کہ یہ شرط
نہیں ہے نہ قرب و جوار کے باغات، اس باغ والے کی ملکیت میں
ہوں جس کے اندر وہ باغورہ درخت ہے جس میں بد و صلاح ہو چکا
ہے، البتہ انہوں نے اس حکم کو پھلوں میں محدود رکھا ہے، اور پھلوں کے
مثل گکڑی کا حکمت ہے۔ رسی کھیتیاں تو ان میں تمام انوں کا حشک
ہوا ضروری ہے (۱)۔

دوم: ایک باغ دوسرے کے تابع نہ ہوگا، یہی ثانیہ کے
رہ ایک صحیح و معتد، درنا بد کے یہاں مذکور ہے۔ وہ کہ وہ دونوں
قریب تر رہیں ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ:

مقامات کے مختلف ہونے کی وجہ سے تالیف (تالیف) کے
وقت مختلف ہو جاتا ہے جیسا کہ ثانیہ کہتے ہیں، لہذا وہ باغ
میں تو رے کی شرط ضروری ہے۔

وہ یہ کہ جن میں بد و صلاح نہیں ہو، ان کو بد و صلاح والے
کے ساتھ ملحق کرنا شرکت اور مختلف قبضوں کے ضرر کو دفع کرے کے
سے ہے، اور یہ ضرر دوسرے باغ میں موجود نہیں ہے، لہذا تابع نہ بنانا
وہ جب ہوگا، جیسا کہ دوسرے کے باغات میں ہے (۲)۔

(۱) مہم ۲۰۶۳، جزر یکھنے، فتوٰیٰ مین القہر ۱۲۳، شرح اہل علی السہاج
۲۳۶/۲، المشرح الکبیر للدرہ مع حاشیۃ الدوسقی ۱۲۳، شرح الخرش علی
مختصر سیدی فیصل مع حاشیۃ للحدوی ۱۸۵/۵۔

(۲) تحفہ المحتاج ۵۷۴، شرح اہل علی السہاج ۲۳۶/۳، انہی ۲۰۶۳،

۸۲- تجم: اگر چنانچہ کی ایک جنس میں بد و صلاح ہو جائے تو یہ دوسری
جنس کے پھل جس میں بد و صلاح نہیں ہوا، کی بیج کے حلال ہونے
کے لئے کافی نہیں۔ لہذا اگر کئی کھجور میں بد و صلاح، مثلاً انگور کی بیج کی
صحت کے لئے کافی نہیں ہوگا، اگر باغ میں انگور اور انار ہوں اور انگور
میں بد و صلاح ہو جائے تو انار کی بیج جائز نہیں ہوگی تا آنکہ اس میں
بد و صلاح ہو جائے۔ مالکیہ نے اس کی صراحت کی ہے، اور یہ
مستقلاً یہ ہے۔ اور اس حالت میں فرشتہ نہ ہو، تو دوسری جنس
کے پھل کو زائے کی شرط واجب ہوں۔

۸۳- فتاویٰ نے بعض کے بد و صلاح کی وجہ، پر تمام کی بیج کے جواز
کے حکم میں گکڑی کے حکمت کو پھلوں کے ساتھ ملحق کیا ہے۔ اور اس کی
صورت یہ ہے کہ وہ بڑی اور کھانے کے قابل ہو جائے۔ مالکیہ نے
صرحت کی ہے کہ یہ حکم اس میں، انوں کے ساتھ خاص ہے۔ رسی بیج
تو بعض کا حشک ہونا سب کی بیج کے جواز کے لئے کافی نہیں، بلکہ تمام
انوں کا حشک ہونا ضروری ہوگا، اس کی وجہ یہ ہے:

کہ "تھک" کے طور پر تر پھلوں کو کھانے کی لوگوں کو زیادہ
ضرورت ہے۔

اور اس لئے کہ اگر بعض پھل میں بد و صلاح ہو جائے تو عموماً
تیزی کے ساتھ بقیہ میں ایسا ہو جاتا ہے، اور گکڑی وغیرہ اسی کے
مثل ہے، برخلاف بیج کے۔ اور دانوں (نلوں) کی نوعیت ایسی
نہیں ہے، کیونکہ وہ غذا کے لئے ہوتے ہیں، تھک کے لئے نہیں (۱)۔

ثانیہ: درنا بلہ اصل پر قائم ہیں، یعنی ان کے بارے میں
بعض میں بد و صلاح کافی ہے کہ وہ قبور ہو، بلکہ اس تجربے سے صحت
لی ہے کہ بعض دانوں کا بیج ہونا خواہ ایک ہی بلی ہو جاتی ہے، اس کی
= ۲۸۸، حاشیۃ للحدوی علی شرح کتایہ طالع ۲۵۲/۲، فتوٰیٰ مین القہر
۱۲۳، شرح اہل علی السہاج ۲۳۶/۳۔
(۱) شرح الخرش ۱۸۵/۵، حاشیۃ للدرہ علی المشرح الکبیر ۵۷۴۔

بیج منہی عنہ ۸۳-۸۵

اس کی بیج بھی جائز ہے۔ اس لئے کہ مستثنیٰ کے صراط سے وہ قائل
انتفاء ہے، اور چوٹی الحال قائل انتفاء نہ ہو اس دشیت سے کہ وہ
مال ہے^(۱)۔

ان وہ سے حنفیہ نے پورے بعض پھوں میں بدو صلاح کی
شرط پر بحث نہیں کی (ان طرح مد میں بھی)، اور ان کے متوں کی
مبارتیں اس سلسلہ میں صریح ہیں، اصل عبارت یہ ہے:

جس نے ایسا ٹال بچا جس میں بدو صلاح نہیں ہو یا بدو صلاح
ہو یا تو بیج جائز ہوگی، اور شریعہ پر اس کوئی حال توڑ دینا واجب ہے،
اور اگر کھجور کے درخت پر اس کو چھوڑے رکھنے کی شرط نکالے تو بیج
قاسد ہے، اور ایک قول ہے کہ قاسد میں اگر وہ ٹال ٹکس ہو چکا ہو، اور
اسی پختی ہے^(۲)۔

پے پر پے پیدا ہونے والے پھلوں وغیرہ کی بیج:

۸۵- بدو صلاح سے قبل ٹال فر دست کرنے کے مسئلہ سے متعلق
(سابقہ اختلاف کے ساتھ) یہ مسئلہ بھی ہے کہ کسی نے ایسا ٹال
فر دست یا جس کا بدو صلاح ہو چکا ہو، اور وہ یکے بعد دیگرے ٹال
دیتا ہو، اور عموماً اس کے ٹال آگے پیچھے آتے ہوں، اور یہ ٹال
موجود ٹال سے مل جاتا ہو مثلاً نیچے، گھڑی، ویر بوزو، انی طرح ہیئت
میں برہیم (ایک گھاس)، اور انی طرح گلاب کا پھوں وغیرہ، یہ مسئلہ
مسئلة النمر المتلاحق (یکے بعد دیگرے آتے، لے ٹال کے
مسئلہ) سے معروف ہے، اور اس میں کچھ اختلاف ہے۔

الحق۔ چنانچہ جمہور فقہاء (شافعیہ، حنبلیہ) کا مذہب، حنفیہ کے

وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے پھلوں کا عمدہ ہونا
تدریج رکھا ہے تاکہ اس سے فائدہ کا زمانہ دراز رہے۔ اور اگر تمام
کے عمدہ ہوئے تو شرط ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کچھ بھی فر دست نہ کیا
جائے گا، اس سے کہ جو پے عمدہ ہو گیا وہ کف ہو جائے گا یا ایک
یک و نہ ر کے فر دست رہا پڑے گا، اور وہوں میں شدید حرج
ہے^(۳)۔

۸۴- حنفیہ کے سامنے یہ مسئلہ یعنی بیج کی صحت کے لئے سارے
پھوں میں بدو صلاح کی شرط نکالنا، اور اس کے تحت آنے والی تنسیلات
نہیں ہیں، اس سے کہ فنیہ کی مسئلہ یعنی بدو صلاح سے قبل چال کی بیج
(اور انی طرح، نہ وغیرہ کے بارے میں) حسب کا مذہب یہ ہے کہ
اگر وہ قائل انتفاء ہو، خود حاوروں کا چارہ ہی ہو تو بیج باقی
ال مذہب جار ہے، جبکہ اس کو قورے کی شرط پر یا علی الاطلاق
فر دست کرے، اور انی حال شریعہ پر اس کا قورنا واجب ہے۔

سارے ٹال میں صلاح اور سارے دانہ میں صلاح کی شرط
کمانے کے بارے میں ائمہ علماء کا تمام سابقہ اختلاف، حنفیہ کے
نزدیک محض قائل انتفاء ہونے کی حالت میں ہے، اور ان سب کی
بیج حنفیہ کے نزدیک جائز ہے۔

حنفیہ کے یہاں اختلاف اس صورت میں ہے جبکہ بدو صلاح
سے قبل کھانے یا چارے کسی کے قائل نہ ہو:

چنانچہ سرخسی اور شیخ الاسلام (خواجہ زاہد) اس جزئیہ میں
ممانعت اور بے قیمت ہونے کی وجہ سے عدم جواز کے قائل ہیں۔
مذہب میں صحیح قول (اور مرغیانی کے نزدیک اصح) یہ ہے کہ

(۱) تھوہ الحدیث ج ۳ ص ۶۳ حادیہ لعل علی شرح المنہج ج ۳ ص ۲۰۳، نیز توبہ کے
مسئلہ میں دیکھئے: حادیہ عمیرہ علی شرح اعلیٰ ج ۱ ص ۲۳۶، کتاب انتفاع
ج ۳ ص ۲۸۷۔

(۱) الہدایہ المشرعہ ج ۵ ص ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳،

نتیجہ منہی عنہ ۸۷

۸۷- مالکیہ نے جو جواز کے قائل ہیں اس کے بعد دیگرے نے
والے پھلوں کی جن میں کیچپ پیدا رہتی ہے وہ قسمیں کی ہیں:
جس کی فصلیں ایک دوسرے سے جدا ہوں۔
جس کی فصلیں ایک دوسرے سے مل ہوئی ہوں۔

جن کی کیچپ ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوں اس کی بھی وہ
قسمیں ہیں: ایک وہ جس کی اپنی ہو اور دوسری وہ جس کی کوئی نہ
ہو۔

۱۔ مل میں اس کے احکام اہل سنت ہیں:

اول: جس کی فصلیں ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوں، یہ وہ
ہیں جو طاحند و ملاحد ہوں، مسلسل نہ ہوں۔ اور ایسا اس درخت میں
ہوتا ہے جو سال میں دو بار دو فصل میں پل دیتا ہے، تو اس
میں دوسری فصل کو اس کے بعد جو کے بعد بین اس کے بعد وصال کے
قبل پہلی فصل کے بعد وصال کی بنیاد پر فروخت کرنا جائز نہیں ہے
اور چہ پہلی فصل کے ختم ہونے سے قبل دوسری فصل میں مانعیت ظاہر
ہو جاتی ہو، یہی ان کے ایک مشہور ہے۔

دو: رشہ نے جو در کا ایک قول اس بنیاد پر نقل کیا ہے کہ دوسری
فصل لائق اتقان ہونے میں پہلی فصل کے تابع ہے، بین اس تزی
نے اس صورت میں عدم جواز کو متفق علیہ قرار دیا ہے (۱)۔

دویم: جو فصل در فصل پل دیتا ہو، وہ وہ اس میں ممتاز نہ
ہوں، اس کی ایک انتہاء ہو جہاں وہ ختم ہو جائے مثلاً گلاب کا
پھل، انجیر، اور مثلاً ہیر، ککری، تربوز، کدو، مارنگی وغیرہ کے
کھیت، تو اس صورت میں پہلی فصل کے بعد وصال کے بعد بقیہ ساری
فصلوں کی بیج جائز ہوگی۔ ان تزی نے کہا: ان کا یعنی سر شلہ کا

مباح روئے، ورنہ اس وجہ سے اس انتہاء نے کیا ہے کہ معدوم میں عند
کو جائز تر روئے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جبکہ وہ اس نص سے
متعارض ہے جس میں انسان کے پاس غیر موجود، چنے کوفہ وشت کرنے
سے منع کیا گیا ہے (۲)۔

اسی سبب میں ان عابدین کہتے ہیں:

ہمارے زمانے میں ضرورت پایا جاتا نہیں، اور خاص طور پر
وشت شام جیسے علاقے میں جہاں درختوں کی فصلیں کیشت ہے،
یونکہ لوگوں میں جہالت کے غلبہ کی وجہ سے مذکورہ طریقہ کو اختیار
کر کے اس سے بچنے پر کوئی زور نہیں ہے۔ اگر بعض افراد کے
حال سے یہ ممکن ہو بھی تو عام لوگوں کے لحاظ سے ناممکن ہے، اور
لوگوں کو ان کی عادت سے ہٹانے میں حرج ہے (جیسا کہ آپ کو معلوم
ہو چکا ہے)، اور لازم آئے گا کہ ان شعبوں میں چل کر حرام قرار
دے دیا جائے، اس لئے کہ ان کی بیج ہی طرح ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے سلم کی رخصت محض ضرورت کی بنا پر دی
ہے، حالانکہ وہ معدوم کی بیج ہے، لہذا چونکہ یہاں بھی ضرورت
و مجبوری پائی جارہی ہے، اس لئے یہ طریق دلائل اس کو "سلم" کے
حکم میں شامل کرنا ممکن ہے، لہذا یہ نص سے متصادم نہیں، اور اسی وجہ
سے انہوں نے اس کو اتحسان کے قبیل سے قرار دیا ہے، اس لئے کہ
قیس عدم جواز کا ہے۔ اور "فتح القدیر" کے کلام کا ظاہر جواز کی طرف
میدان ہے، اسی وجہ سے انہوں نے اس کے لئے امام محمد کی روایت
سرک کی ہے، بلکہ اس کو صوفی سے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے، اور
جس معدوم میں غل ہو جاتی ہے اس میں گنجائش نکل آتی ہے، اور حنفی
کے ظاہر روایت سے عدول کرنے کے لئے اتنا کافی ہے (۳)۔

(۱) المشرح الکبیر للدرر مع معیہ الدسوق ۳۷۷، ۳۷۸، شرح الخرقی
۵/۱۸۵، ۱۸۶، القوانین ۱/۱۷۲۔

(۲) تمیمی اتفاقی ۳/۲۳، بزرگچکنی رد المحتار ۳/۲۳
۲۔ بزرگچکنی فتح القدیر ۵/۲۳۲، رد المحتار ۳/۲۳۲۔

کرنے سے منع فرمایا ہے)۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کھجور کا درخت آندو سال یا تین سال یا اس سے زیادہ تک جو پھل دے، فروخت کرنے والا اس کو فروخت کرے۔ اس سے ممانعت کی وجہ اس میں غرر ہے۔ "یہ ہر علاج سے قبل پھلوں کی بیع کی ممانعت کے مقابلہ میں درجہ اولیٰ مسون ہے" (۱)۔

د- پانی میں مچھلی کی بیع:

۸۹ سنن رکی وجہ سے جن بیوع کی ممانعت ہے ان میں پانی میں مچھلی کی بیع بھی ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے: "ان النبی ﷺ قال لا تشتروا السمک فی الماء، فإنه غرر" (۲) (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پانی میں مچھلی کو نہ خریدو، اس سے کہ اس میں غرر ہے)۔

جمہور فقہاء متفق ہیں کہ شکار کرنے سے قبل اس کی بیع صحیح نہیں ہے، اسی طرح اگر اس کو شکار کرنے کے پانی میں ڈال دیا گیا کہ بلا مشقت اس کو پکڑنا ناممکن ہو، تو بھی اس کی بیع صحیح نہیں ہے، مگر یہ بیع فاسد ہوئی، اس لئے کہ یہ غیر مملوک کی بیع ہے۔ اس میں بہت زیادہ غرر ہے جو بالاجبات ناقابل معافی ہے، نہ اس سے کہ اس کو شکار کرنے کے بعد ہی اسے پکڑنے پر قادر ہے، لہذا وہ فاسد میں پرمے کی طرح ہوئی۔ اسی طرح وہ مجہول ہے، لہذا اس کی بیع صحیح نہ ہوگی، جیسا کہ تحت میں "یہ مچھلی میں غرر" (۳)۔

مختلف ہے، لہذا جس نے ان مذکورہ چیزوں میں سے کوئی چیز خریدی، تو اس کے لئے ساری مصلوں کا فیصلہ ہوگا، تاکہ اس نے اس کی شرط عقد میں نہ رکائی ہو۔

اس سلسلہ میں ایک مادہ غیر وہ وقت مقرر کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ قلت و کثرت کے لحاظ سے اس کا چل مختلف ہوتا ہے (۱)۔

سوم: جو یکے بعد دیگرے چل دے، اس کی فصل آپس میں ایک دوسرے سے ممتاز نہ ہوں، اس میں مسلسل چل آتے ہوں یعنی اس کی انتہاء نہ ہو بلکہ اس کا چل، ابتدا و حاری ہو۔ سب بھی اس کا چل تو زلیا جائے اس کی جگہ پر دوسرا چل آجائے، اس طرح اس کی کوئی انتہاء نہ ہو، بلکہ وہ پورے سال جاری رہتا ہو، مثلاً کید، بعض ملکوں میں تو اس نوع کی بیع ایک طرح کی متعین مدت مقرر کئے بغیر ناجائز ہے، اور وہ زیادہ سے زیادہ امکان آوری مدت ہوگی، مگر چند مدت زیادہ (طویل) ہو یہ مشیور قول کے مطابق ہے، اس میں ان مائع کا اختلاف ہے کہ انہوں نے جو ایک سال میں عمدہ، یا ہے، اور اس میں ان لوگوں کا بھی اختلاف ہے جو دو سال سے زیادہ کی غلی کرتے ہیں۔

جو ر کے بارے میں مدت مقرر کرے کی طرح ہی متعین فصل کا استثناء کرنا بھی ہے (۲)۔

ج- کئی سال کے لئے بیع:

۸۸ حضرت جابرؓ کی روایت میں ہے: "ان النبی ﷺ بھی عن بیع السنین" (۳) (نبی کریم ﷺ نے کئی سالوں کے لئے بیع

(۱) الترمذی، المعجم، ۳/۵۷۸، شرح الکبیر للدرجہ ۳۸۸، شرح الخیر شمس ۱/۶۱۵۔
(۲) ہمدرد۔

(۳) حدیث: "بھی عن بیع السنین" کی روایت مسلم (۳/۱۷۸، طبع المکتب) سے کی ہے۔

(۱) فیض الفقیر للحدادی، ۳۰۷۔

(۲) حدیث: "لا تشتروا السمک فی الماء"۔ "ان النبی ﷺ" کی روایت احمد (۳۸۸/۱) طبع المعجم (۱) نے کی ہے، دار قلمی اور خلیفہ نے اس کے موقوف ہونے کو درست قرار دیا ہے (تخفیف الحیر لا من مخرج ۳۷، طبع مرکز الدیوان اللویہ)۔

(۳) تبیین الحقائق ۳/۵۵۳، شرح الکبیر للدرجہ ۳۸۸، شرح الخیر شمس ۱/۶۱۵، ۵۵۶/۵ میں اس کی نظیر کی طرف اشارہ ہے، دیکھئے: معنی ۳/۵۵۳۔

یہی عن شراء العبد وهو آبق“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے غلام کو خریدنے سے منع کیا جبکہ وہ بھاگا ہوا ہو)، لہذا جمہور کے نزدیک اس کی بیعتی الجملہ حرام ہے۔

حنفی نے اس کی بیعت اس شخص کے ہاتھ پر مقرر رہی ہے جس کے پاس وہ عام ہے یا جو اس کو پکڑنے پر قادر ہے۔

شافعی نے اس کی بیعت کے جوہر کے سے یہ قید لگائی ہے کہ اس کی بیعت اس شخص کے ہاتھ پر ہو جو اس کو یا اتنا قائل برادشت مشقت کے بغیر اس پر قائل لحاظ صرفہ کے بغیر لونا پینے پر قادر ہو۔

حنابلہ نے علی الاطلاق مباحز کہا ہے، گو کہ اس کی جگہ کا اس کو علم ہو یا اس کے حاصل کرنے پر قادر ہو۔ ہاں اگر کسی انسان کے ہاتھ آجائے تو جائز ہے، اس لئے کہ اس کو سپرد کرنا ممکن ہے۔

ابن ہبہ اس کو قیاس یا کیا ہے بدکا ہو اونٹ بدکا ہو کھوڑا اور گرم شدہ جانور الا یہ کہ ایسے شخص کے ہاتھ پر دست کیا جائے جو اس کو بے آسانی اس لئے سکتا ہو، اور غصب کردہ چیز الا یہ کہ شافعیہ کے نزدیک ایسے شخص کے ہاتھ پر دست کیا جائے جو اس کو چھین پینے پر قادر ہو، اور اس کی بیعت غاصب کے ہاتھ یقیناً درست ہوگی (۲)۔

اس مسئلہ میں بہت سی فروعات ہیں جن کو مصنف ”بیعت“ اور ”غرضیں“ دیکھا جائے۔

۱۔ تھمن میں وہ دھ کی بیعت:

۹۲۔ اس کی ممانعت کے بارے میں حضرت ابن عباسؓ کی حدیث

(۱) حدیث: یہی عن شراء العبد وهو آبق“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے غلام کو خریدنے سے منع کیا جبکہ وہ بھاگا ہوا ہو)، لہذا جمہور کے نزدیک اس کی بیعتی الجملہ حرام ہے۔

(۲) الدر المختار رد المحتار ۳/۱۱۲، بدائع الصراح ۵/۱۳۸، شرح المکلی ۳/۵۸، کتاب القصاص ۳/۱۶۲، انہی ۳/۲۷۱۔

حنفی کے یہاں یہ بیعت اس کی اپنی اصطلاح کے لحاظ سے باطل ہے، اور بعض حنفیہ اس کو فاسد کہتے ہیں اور اس کو سامان کے عوض فروخت نہ کیا گیا ہو، اس لئے کہ اس صورت میں پھلی ٹمن ہوتی اور سامان بیعت ہوگا۔ اور اگر جہت ٹمن میں ہوتی بیعت فاسد ہوتی ہے، باطل نہیں ہوتی۔ اور اگر وہ اہم و دانا نیر کے عوض فروخت کی گئی ہو تو بیعت باطل ہوگی، اس لئے کہ بیعت میں ملکیت نہیں ہے، کیونکہ اس صورت میں پھلی کا بیعت ہونا اور وہ اہم و دانا نیر کا ٹمن ہونا متعین ہے۔

اس کے بارے میں خاص شرائط و احکام کے ساتھ جواز کی کچھ صورتیں ہیں (۱)۔ جن کی تفصیل اصطلاح ”غرض“ میں ان کے اپنے مقام پر دیکھی جائے۔

۹۰۔ پانی میں پھلی کی بیعت کے مثل نضاء میں یہ بیعت کی جاتی ہے۔ اس کے فاسد ہونے میں فقہاء اختلاف نہیں۔

شافعیہ در حنابلہ کے برخلاف حنفیہ کے یہاں تفصیل ہے کہ اگر وہ چھوڑے کے بعد لوٹ آئے تو بیعت صحیح ہوگی، اور اگر چھوڑنے کے بعد نہ لوٹے تو بیعت میں ہوگی (۲)۔

میں شمار کرے سے قبل اس کی بیعت ان کے نزدیک باطل ہے، جیسا کہ دھما ہے، اس کے بعض احکام، اس کی تنبیہات اور جواز و عدم جواز کی توجیہ اصطلاح ”غرض“ اور ”بیعت“ میں دیکھی جائے۔

۷۔ بھگوڑے غلام کی بیعت:

۹۱۔ حضرت ابو سعیدؓ کی روایت میں ہے: ”ان رسول اللہ ﷺ

(۱) الدر المختار رد المحتار ۳/۱۰۶، حاشیہ اقلیہ بی علی شرح المکلی ۲/۵۸۸، انہی ۳/۲۷۱۔

(۲) الدر المختار رد المحتار ۳/۱۰۷، تبیین الحقائق ۳/۵۶۵، شرح المشرقی ۲/۱۶۵، شرح المکلی و حاشیہ اقلیہ بی علی ۳/۵۸۸، کتاب القصاص ۳/۱۶۲۔

و رد ہے۔ نمون نے کہا: ”یہی المبی رشتہ ان بیاع عمر حصی
یطعم، او صوف علی ظہور، لو لبس فی صرع، او مسس فی
لبس“ (۱) (نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ چل بچا جائے تا آنکہ
کھانے کے قابل ہو جائے یا پشت پر سو جو، ”بن یا تمہن میں سو جا
و وہ میں گھی)۔

شوہان نے صرست کی ہے کہ اس حدیث کی وجہ سے اس کی بیچ
کے فائدہ ہونے پر فقہاء کا جماع ہے۔ فقہاء نے اس کی توجیہ یہی
ہے کہ اس کی صفت و مقدر مجہول ہے لہذا اصل کے شاہد ہو گیا۔
مسیب اس بات میں متردد ہیں کہ دو مسئلوں کے اختلاف کی وجہ
سے یہ بیچ نامرد ہوگی یا اس کے وجود میں شک کی وجہ سے باطل ہوگی۔
حنفیہ میں سے ابن ابیہام نے اس کے لئے، اور اس جیسے
دوسرے مسائل کے لئے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ جو چیز اپنے خلاف
میں بیچ جائے وہ ناجائز ہوگی، البتہ غلہ کی بیچ اپنے چھک میں مستثنیٰ
ہے (۲)۔ اس کے احکام کی تفصیل اصطلاح ”بیچ“ نہ ”غیر“ میں ہے۔

ز۔ پشت پر رچتے ہوئے بن کی بیچ:

۹۳۔ اس کے متعلق بھی، پر فقرہ ۹۲ میں گہری ہونی حدیث
رد ہے۔

اس کے فائدہ ہونے کی صراحت کرنے والوں میں حنفیہ ہیں،

(۱) حدیث ”یہی ان بیاع عمر حصی یطعم۔“ کی روایت دلفی (۳/۱۳)
طبع دار احسن بکریاتی (۵/۳۲۰ طبع دارۃ المعارف اسلامیہ) نے کی ہے
بیچ لے کہ اس کو فروغ نقل کرنے میں عروہ بن فروغ کا تردد ہے وروہ قوی
نہیں ہے دوسروں نے اس کی روایت سقوفی کی ہے اسی طرح دلفی نے
حضرت ابن عباس پر اس کے حقوق ہونے کا دست قرار دیا ہے۔

(۲) تیل الاوطار ۵/۳۹، شرح الکبیر فی دلیل البیاض ۳۸، البیاض ۳۶، کتاب
القناع ۱۶۶، اصناف ۳۰۱، الدر المختار و البحر ۱۰۸، نیز دیکھئے
الہدایہ شرح ۴۰، تبیین الحقائق ۳۶، فتح القدر ۱/۱۵۔

اور یہی حنابلہ کے یہاں مذہب ہے۔

امام ابو یوسف اس کے جواز کے قائل ہیں، امام احمد سے بھی
ایک روایت یہی ہے شریک فی الحال اس کو کٹ لیا جائے، مردوی
نے کہا: ”یہ راے قوی ہے“ (۱)۔

مالیہ کا مذہب اس کو حرام نہوں ۱۲۰ نصف ماہ میں کٹ لینے
کی شرط کے ساتھ جواز کا ہے۔ قائلین نے اس کی دلیل اس سبب سے
دارمانعت ہے، ”اور یہ کہ یہ جانور کے اوصاف میں سے ہے جس کی
الگ سے بیچ نہیں ہو سکتی۔ اور بیچ کا غیر بیچ سے اشتداد ہے، اس سے
کہ وہ نیچے سے اگتا ہے یا اس کا جانور سے متصل ہوا ہے، لہذا اس
کے اعضاء کی طرح اس کو الگ سے فروخت کرنا ناجائز ہے،
یا کٹنے کی جگہ کے بارے میں نزاع اور جہالت ہے۔“

امام ابو یوسف اس کو قبیح (مقصود یا بریم) پر قیاس کرتے
ہیں، ”اور قبیح کی تشریح میں کہا ہے کہ قبیح ایسا جو ہے جو جانوروں
کے چارہ کے لئے سبز خات میں کٹ لیا جائے“ (۲)۔ اس میں
تفصیلات اور صورتیں ہیں جن کو اصطلاح ”بیچ“، ”غیر“ اور
”حرامت“ میں دیکھا جائے۔

ح۔ وہ میں گھی کی بیچ:

۹۴۔ حضرت ابن عباسؓ کی سابتہ حدیث میں اس سے منعت ہے۔ رد
ہے: ”او مسس فی لبس“ (۱) (وہ میں گھی) (۲)، وریہ
بیچ صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں بیچ کا غیر بیچ کے ساتھ اس طرح

(۱) الاصناف ۳۰۱، ج ۲، طبع ۱۹۶۲، الدہلی ۳، ۲۰۳۔

(۲) الہدایہ شرح ۵۰/۱۶، تبیین الحقائق ۳۶، ج ۲، طبع ۱۹۶۲،
۵۰/۵، کتاب القناع ۱۶۶/۲، البیاض ۳۶، تیل الاوطار ۵/۳۹،
اصناف ۳۰۱، البحر ۱۰۸، نیز دیکھئے

(۳) حدیث کی تحریر بخیر ۹۲ میں آئی ہے۔

ثانیہ نے بھی اس کا عدد کی طرف اشارہ کیا ہے، اسی طرح حنابلہ نے بھی اور صاحب "اشرح الکبیر" نے اس کا نام "ضابطہ" رکھتے ہوئے کہا کہ اس باب کا ضابطہ یہ ہے جس چیز کی تک سے بیچ صحیح نہیں ہے، اس کا استثناء سنا بھی صحیح نہیں ہے۔^(۱)

۹۶- اس کی بعض عملی مثالیں درج ذیل ہیں:

الف۔ ایک غیر متعین بکری کے استثناء کے ساتھ گر "اس متعین ریوز" کو ذبح کر دیا تو اکثر اہل علم کے قول کے مطابق صحیح نہیں ہے، اس کی دلیل غیر معلوم استثناء کی بیچ سے ذبح کے بارے میں مذکورہ حدیث ہے، نیز اس لئے کہ یہ معلوم بیچ ہے، اس لئے صحیح نہیں ہے اور یہ ایسے ہی ہو گیا جیسا کہ اگر کہنے میں نے تمہیں ایک بکری ذبح کرنے کی جس کو تم اس ریوز میں سے منتخب کر دو گے۔ یہی حکم اس باب کو ذبح کرنے کا ہے جس میں ایک غیر متعین ذبح کرنا درست استثناء کر دیا جائے۔^(۲)

امام مالک نے اس کو جائز قرار دیا ہے، لہذا اس کے برابر ذبح کر دینا درست کرنے والے کے لئے جائز ہے کہ باغ ذبح کرے، اور اس کے پانچ درختوں کو مسکنی کرے، اس سے کہ ذبح کرنے والا عام حالات میں اپنے باغ کے عمدہ اور ظراب درختوں سے وقف ہوتا ہے، لہذا اس کے بارے میں یہ مسلم ہو سکتا کہ وہ ایک درخت منتخب کرنے کے بعد دوسرے پر جائے گا، بدخلف شہر کے جس کے بارے میں یہ مسلم ہے کہ ایک درخت سے دوسرے درخت کی طرف منتقل ہو جانے کا اور اس کے نتیجہ میں دونوں صوب کے درمیان آمد و رفتوں یا کوئی ایک رومی بیوی بیٹی پیش آ جائے گی، اس سے کہ جس کی طرف منتقل ہوا ہے احتمال ہے کہ وہ چھوڑے ہوئے

مخلوط ہوا ہے کہ وہ ممتاز نہ ہو سکے، اور اس میں جہالت اور غرر ہے، پھر یہاں بیچوں میں سے ہے جو اپنے غائبوں میں بیوی ہیں، اور ان کو حاصل کرنا اور یہ وراثت کی فعل کو نکالنے بغیر ممکن نہیں جیسا کہ حنفیہ میں سے ان اہل علم کہتے ہیں، انہوں کو اس سے صحیح یا نہیں ہے، لہذا اس کی بیچ صحیح نہیں ہوگی۔^(۱)

ط۔ بیچ میں مجہول شی کا استثناء کرنا:

۹۵- اس کے متعلق حضرت جابرؓ کی یہ حدیث وارد ہے: "ان البیعی مکتبۃ بھی عن المحافلۃ، والمراہۃ، والشیاء، إلا ان تعلم"۔^(۲) (رسول اللہ ﷺ نے محافلہ، مزاہدہ اور استثناء سے منع فرمایا ہے لایکہ استثناء معلوم ہو)۔

"نیا" کا معنی استثناء ہے بیچ میں استثناء یہ ہے کہ کوئی چیز ذبح کرے اور اس کے بعض حصہ کو مسکنی کر دے، اگر استثناء کر دے حصہ متعین ہو مثلاً ذبح کر دے درختوں میں سے متعین درخت تو بیچ صحیح ہوگی، مگر مجہول ہو مثلاً بعض درخت تو بیچ نہیں ہوگی۔^(۳)

فقہاء سے اس کے لئے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے کہ تھا جس بیچ کا عقد کرنا جائز ہے بیچ میں سے اس بیچ کا استثناء سنا بھی صحیح ہے۔ ابن ماجہ میں سے اس پر یہ حاشیہ لکھا ہے کہ یہ کا عدد عام متہ کتابوں میں مذکور ہے، اس پر کچھ مسائل کی تشریح ہوتی ہے۔^(۴)

(۱) دیکھئے تبیین الحقائق وحاشیہ، صفحہ ۳۶۳، میل ۵۰۵ و طار ۵۰۵، فتح القدیر ۵۶۱۔

(۲) حدیث: "بھی عن المحافلۃ و المزاہدۃ"۔ کی روایت بخاری (بیچ ۵۰۵ طبع المنقہ) اور مسلم (۵۵۷ طبع المجلد) نے "الشیاء إلا ان تعلم" کے معنی کی ہے البتہ اس مذکورہ حصہ کی روایت ترمذی (۵۸۵ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۳) میل لاوطار ۵۰۵۔

(۴) دیکھئے الدر المختار ۴۰۴، نیز دیکھئے تبیین الحقائق ۳۴۳۔

(۱) دیکھئے شرح کلی علی الصحاح ۲/۸۱، اشرح الکبیر فی دلیل ہی ۳۰۳۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۳/۱۴۱، اشرح الکبیر فی دلیل ہی ۳۰۳، ۳۰۴۔

نتیجہ نمبر ۹۷

نیشہ سے استثناء ہوگا جیسا کہ اگر ایک رطل کا استثناء کرے۔ یہی طرح حنفیہ کے نزدیک صحیح ہے اگر درخت پر موجود پھوس میں سے چند معلوم رطل کا استثناء ہو، خاص اگر وہ ایسی ہیں ہے (۱)۔

امام احمد کے نزدیک (اور بھی امام ابو حنیفہ سے ایک روایت ہے اور یہ روایت ان کے مذہب کے قریب قریب ہے) یہ ہے کہ یہاں جائز نہیں جیسا کہ پہلی صورت میں اگر وہاں مقدار نہ لے رطل کی مقدار سے ماؤ وقف ہوں، اس لئے کہ اس کی جہت کے نتیجے میں استثناء کے بعد باقی ماند میں جہت پیدا ہوئی ہوگی (۲)۔

حد۔ اگر زمین میں بلکہ کسی عمومی حصہ کا استثناء یا ۱۴۰ پونہ تھالی در تہائی تو یہ بالاتفاق صحیح ہے، اس لئے کہ اس کے تیز میں قطع کا علم ہے، اور اس لئے بھی کہ اس پر مقدار صحیح ہے (۳)۔

و۔ اگر ایک گز کے استثناء کے ساتھ زمین یا گھریا کپڑا فروخت کرے تو:

ثانیہ اور ثالثہ مذہب اور حنفیہ میں سے صاحبوں کا یہ کہ یہ ہے کہ اگر متعاقبین زمین یا گھریا کپڑے کے گز کی تعداد جانتے ہوں کہ ۱۴۰ اس پر ہے تو قطع صحیح ہے، ورنہ کورڈ گز اس میں مشتک ہوگا، گویا کہ اس نے اس کی بی بی کی ہے، اور اگر وہ انوب یا ان میں سے کوئی ایک ماؤ وقف ہو تو قطع صحیح میں ہوں، اس سے کہ قطع نہ نہیں ہے اور نہ مشتک ہے، لہذا وہ مجہول ہوں (۴)۔

۹۷- کا حدود: جس چیز پر حدود عقد کرنا درست ہے اس کا عقد سے استثناء بھی درست ہے، کی تعلیق حنفی کی ورنہ اس صورت پر

درخت سے کم یا زیادہ مسواہی ہو، ہر یکسانیت میں شک حتمی نہیں بیٹھی و طرح ہے۔ اور اس کے نتیجے میں قبضہ سے قبل ملک کی حق لازم سے نہ، اگر وہ وہاں سے ایک ماپ واپس ہو (۱)۔

ب۔ اگر ایک تغیر یا ایک رطل کے استثناء کے ساتھ گیسوں وغیرہ کے اس متعین ذخیر کی بی بی کی تو:

حنفیہ، امام مالک اور امام احمد سے ایک روایت میں جائز ہے، اس لئے کہ یہاں استثناء معلوم ہے، لہذا وہ ایسے ہی ہو گیا جیسا کہ اگر اس سے جز غیر معین کا استثناء کرے جیسا کہ آئے گا۔

امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ ناجائز ہے، اس لئے کہ یہی ہوئی چیز کا علم محض مشاہدہ سے ہوا ہے، مقدار سے نہیں، اور استثناء و مشاہدہ کے حکم کو بدل دیتا ہے، اس لئے کہ مشاہدہ کے حکم میں کتنا باقی ہے یا معلوم ہے، لہذا ناجائز ہوگا (۲)۔

ج۔ اگر ایک معین بکری کے استثناء کے ساتھ اس ریوڑ کو فروخت کیا یا ایک معین درخت کے استثناء کے ساتھ اس باغ کو فروخت کیا تو یہ جائز ہے، اس لئے کہ استثناء کر دہ متعین ہے اور اس کے نتیجے میں جہالت پیدا نہ ہوگی، اور فروخت شدہ بی بی مشاہدہ سے معلوم ہے، اس لئے کہ استثناء کر دہ معلوم ہے، لہذا اسباب فساد ختم ہو گیا (۳)۔

د۔ چند معین رطل کے استثناء کے ساتھ کسی ذخیر کی بی بی: حنفیہ کے نزدیک جائز ہے، اس لئے کہ اس پر مقدار صحیح ہے اگر معلوم ہو کہ مستثنیٰ کے حصہ سے زیادہ باقی رہے گا اور یہ قلیل کا

(۱) رد المحتار ج ۳ ص ۱۳۱

(۲) کتاب القناع ج ۱ ص ۱۶۹، یزدی کھتے شرح الکبیری ذیل منی ص ۳۰۳

(۳) دیکھئے رد المحتار ج ۳ ص ۱۶۸، کتاب القناع ج ۱ ص ۱۶۸

(۴) رد المحتار ج ۳ ص ۲۳۲، شرح الہی علی المسما ج ۱ ص ۱۶۱، کتاب القناع

۱۷۱ ص ۱۷۱

(۱) شرح الخرش ج ۵ ص ۳۷۷

(۲) رد المحتار ج ۳ ص ۱۶۸، شرح الکبیری ذیل انشی ص ۳۰۳، و اس کو امام مالک و غیرہ سے منسوب کیا ہے

(۳) رد المحتار ج ۳ ص ۱۶۸، شرح الکبیری ذیل انشی ص ۳۰۳، کتاب القناع ج ۱ ص ۱۶۸

ممس ہے یعنی یہ نہ کوئی شخص سوز و اہل زمین یا گھر میں سے خود خود
قائل تقسیم ہو یا نہ ہو اس زمین پر وخت کرے۔

تو امام ابو حنیفہ اس مقدمہ کو جگہ کی جماعت کی وجہ سے ناجائز کہتے
ہیں، اس سے کہ بیع زمین کی زمین مقدمہ پر ہوتی ہے، عام حصہ پر نہیں،
اور گھر کی جہتوں اور اس کے اجزاء میں تفاوت ہوتا ہے، اور یہ جماعت
موت کی باعث ہے، اور سب اس پر مقدمہ صحیح نہیں ہے تو مقدمہ سے
اس کا استثناء کرنا بھی صحیح نہیں ہوگا، بخلاف "خیر" والے مسئلہ کے،
کیونکہ اس کے اجزاء میں تفاوت نہیں ہوتا۔

اور صاف ہی کہتے ہیں: "مجموعی وراثت کو متعین کرنا صحیح
ہوگا، ورنہ جہالت کی بنا پر مقدمہ صحیح نہیں ہوگا جیسا کہ گذرا۔"

صاحب کے مذہب میں صحیح یہ ہے کہ مقدمہ جائز ہے، اگرچہ
معاقدین سوز کے مہر سے زمین کی مجموعی پیمائش نہ بیان کریں، اس
لئے کہ یہ ایسی جہالت ہے جس کا زائل کرنا ان دلوں کے ہاتھ میں
ہے، لہذا اس کی پیمائش کی جائے گی، "اور اس میں سے اس فراموش
شدہ کے تناسب کو معلوم کر لیا جائے گا، اور بیع پوری زمین میں عام
ہوگی (۱)۔"

جب دس پر مقدمہ صحیح ہے تو عقد سے دس کا استثناء کرنا بھی صحیح
ہوگا۔

۹۸- اگر ایک بھری نہ وخت کی "اور اس سے" حاصل "کو پیش کرنا یا تو
بالاتفاق صحیح نہیں ہوگی، کی طرح اگر اس کے بعض اعضاء کا استثناء
کر دے، اس سے کہ مذکورہ بیع کا عائدہ مقدمہ صحیح نہیں، لہذا مقدمہ
سے اس کا استثناء کرنا بھی صحیح نہ ہوگا، "اور وہ شرط فاسد ہوئی جیسا کہ
اس عابدین کہتے ہیں، "اور اس میں نہ وخت کرے والے قانع ہے،

دیکھئے الدر المختار رد المحتار ۳/۳۲۳، بیع ۵/۱۶۳، ۱۳۳۔

لہذا بیع فاسد ہوگی (۱)۔

حاجلہ نے حال جانور کے سر، کھال، پھکے جانے والے اجزاء
اور سلب (۲) اور اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ کے استثناء کو جائز قرار
دیا ہے، اس لئے کہ "جب حضور ﷺ مکہ سے مدینہ ہجرت کے لئے
نکلے، "اور آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر اور عامر بن نبیرہ رضی اللہ عنہما
تھے، "اور ان کا ایک تہا ہے، "اور اس کے پاس سے ہوا، "انہوں نے اس
سے ایک بھری خریدی اور اس سے اس کے "سلب" کی شرط لگائی" (۳)،
"اور حاجلہ کے نزدیک حضرت کا حکم سفر کے حکم کی طرح ہے، جیسا کہ انہوں
نے اس کی صراحت کی ہے، امام مالک رحمہ اللہ سے سفر میں ان
مذکورہ چیزوں کے استثناء کا صحیح ہوا منقول ہے حضرت میں نہیں، اس لئے
کہ کھال اور اس کے ردی اجزاء سے سفر کے لئے فائدہ اٹھانا ممکن
نہیں، لہذا اس کے لئے ان کو چھوڑ کر صرف گوشت کے خریدنے کو
جائز قرار دیا گیا (۴)۔"

ممانعت کے ۹۹ اسباب جو عقد سے متعلق نہیں ہیں:

۹۹- ان سے مراد وہ اسباب ہیں جن کا تعلق محل عقد یا عقد کے وصف
لازم سے نہ ہو اس طور پر کہ وہ اس سے جدا نہ ہوتا ہو، بلکہ ان کا تعلق
اس کے علاوہ کسی خارجی امر سے ہو، پس وہ نہ تو رکن ہو، اور نہ شرط
ہو (۵)۔

(۱) الدر المختار رد المحتار ۳/۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، تمیز مفاہیم ۳/۵۸، القویین
۱/۶۹، شرح محل علی المہاج، ۱/۸۱، ۲/۸۱، تحفۃ الکناج بشرح المہاج
عقیدۃ الشریعی والعمادی ۳/۳۰۷، شرح النکاح بحقیقۃ ۱/۸۳،
کشاف القناع ۳/۲۷۲، المشرع الکبیر فی ذیل المغنی ۳/۳۱، ۳۲۔

(۲) ذہب کا مسئلہ اس کی کھال، پاؤں وغیرہ کے (القاسم)۔

(۳) دیکھئے کشاف القناع ۳/۳۱، المغنی ۳/۳۲، المشرع الکبیر فی ذیل المغنی ۳/۳۲۔

(۴) دیکھئے کشاف القناع ۳/۳۱، المغنی ۳/۳۲، القویین ۳/۸۱۔

(۵) عقیدۃ الشریعی والعمادی ۳/۳۰۷، الدر المختار رد المحتار ۳/۳۰۷۔

(جس نے ماں اور اس کے بچہ کے درمیان تفریق کی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے درمیان اور اس کے محبوب لوگوں کے درمیان تفریق کرے گا)۔

اس تفریق کے حکم کے بارے میں فقہاء کے مذہب:
۱۰۲- یہ تفریق عام فقہاء کے رد ایک عمومی طور پر درپیش آنے والی مختلف تفسیلات کے مطابق ناجائز ہے۔
جمہور یعنی امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا مذہب یہ ہے کہ حج کے رد میں تفریق حرام ہے۔

امام مالک کے رد ایک اس کو حج کرنا واجب ہے، اگرچہ اس میں ایک شخص کی ملکیت میں جمع کرنا ممکن نہ ہو، البتہ عقوبت معائنات، نذر معائنات میں تفصیل ہے جو رد میں ذیل ہے:
۱- دونوں (امام شافعی اور امام احمد) کے رد ایک حج باطل ہے۔
شافعیہ کا ایک قول ہے کہ تفریق کرنے سے روکا جائے گا۔
امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا مذہب یہ ہے کہ حج جائز ہے، اور فی غرض حکم کا فائدہ دینے والی ہے، البتہ مکروہ ہے، اور بائع تفریق کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔

امام ابو یوسف کا مذہب یہ ہے کہ والدین اور اولاد میں حج فائدہ ہے، اور بقیہ قریشی رشتہ داروں میں جائز ہے۔
اور ان سے ایک روایت یہ ہے کہ حج سب میں فائدہ ہے۔
ان آراء کے لائل کی تفصیل اصطلاح ”رق“ میں دیکھی جائے۔
۱۰۳- امام داریم حنفیہ اور حنابلہ کا مذہب ہے کہ حرمت عام ہے جو ہر ذی رحم خرم کے درمیان ہر قسم کی تفریق کو شامل ہے۔

= (طبع اٹلی) کے کی ہے اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے (۵۵/۱ طبع داریم) (طبع اٹلی)۔

سب کو ورت دینا و انوار میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:
نوع اول: جس کے نتیجے میں جنگی یا ایذا رسانی یا ضد رٹو ہوا، یا ہو یا معنوی، خاص ہو یا عام لازم آئے، جیسے نہیں، ایک مسلمان کا آپ بھائی کی حج پر حج کرنا، اور اہل حرب کے ماتحت ہتھیار فروخت کرنا۔

نوع دوم: جس کے نتیجے میں خالص، یعنی مخالفت یا خالص مروتی خلاف ورزی لازم آئے جیسے: اس جمعہ کے وقت حج، اور کافر کے ہاتھ قرآن کریم کی حج۔

نوع اول: وہ اسباب جن کے نتیجے میں ضرر مطلق لازم آئے:
۱۰۰- اس نوع کے تحت آنے والی اہم بیوہ حسب ذیل ہیں:

نف- غلام کی حج میں ماں اور اس کے بچہ کے درمیان تفریق کرنا:

۱۰۱- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ حج ممنوع ہے، اس لئے کہ حدیث میں اس کی ممانعت ثابت ہے، مثلاً حضرت عمران بن حصین کی حدیث میں ہے، ودفن ماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ممنون من فرق بین والدہ وولدہا“ (۱) (ملعون ہے وہ شخص جس سے ماں اور اس کے بچہ کے درمیان تفریق کی)۔

حضرت ابو ایوب انصاری کی حدیث ہے، ودفن ماتے ہیں کہ میں سے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنہ: ”من فرق بین والدہ وولدہا، فرق اللہ بیہ وبیی احبہ یوم القیامہ“ (۲)

(۱) حدیث ”ممنون من فرق بین والدہ وولدہا“ کی روایت دارقطنی (۳۳ طبع دارالاحسن) نے کر ہے ابن قنن نے کہا حدیث صحیح نہیں ہے نصب الرایہ (۲۵/۳ طبع مجلس اعلیٰ ہندوستان)۔

(۲) حدیث ”من فرق بین والدہ وولدہا“ کی روایت ترمذی (۵۱/۳)

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ صرف حقیقی ماں اور اس کے اس
چھوٹے بچے کے درمیان جس کے وراثت و بارہ نہ نکلے ہوں، نتج
کے ذریعہ تفریق حرام ہے۔

ثانیہ نے اس کو بہت ولادت میں منقطع کیا ہے، وہ کہ بچے کی
ہو، بشرطیکہ چھوٹا ہو یہاں تک کہ وہ با شعور اور اپنے کھانے پینے کے
مسئلہ میں خود کفیل ہو جائے، اگرچہ سات سال کی عمر کو نہ پہنچا ہو^(۱)۔
دلائل کی تفصیل اصطلاح "رق" میں ہے۔

چھوٹے چانور اور اس کی ماں کے درمیان تفریق کا حکم:

۱۰۴- مالکیہ کے یہاں رنج یہ ہے کہ چوپایہ جانور اور اس کی ماں کے
درمیان تفریق جائز ہے۔ اور جو تفریق ممنوع ہے وہ عاقل کے ساتھ
خاص ہے، اور مالکیہ میں سے ابن القاسم سے مروی ہے کہ جانوروں
کے بچوں اور ان کی ماں کے درمیان بھی تفریق منع ہے، اور ظاہر حدیث
یہی ہے۔ یہاں تک کہ وہ بچہ اپنی ماں کے بغیر چرنے لگے۔

لکھنؤ کے درمیان نتج کے ذریعہ تفریق کر دی جائے تو
نتج نہ ہوگی، اور متعاقدین کو یک حدیث میں منوں کو جمع کرے یہ مجہول
جائے گا، اور یہ عاقل کی تفریق کرے کی طرح نہیں ہے^(۲)۔

۱۰۵- یہ جس کو ابن القاسم نے ممنوع کہا ہے یہی ثانیہ کا بھی
مذہب ہے جن کی صرح ہے کہ چوپایہ جانور اور اس کے بچے کے
درمیان تفریق کرنا حرام ہے۔

پھر انہوں نے مسئلہ میں تفصیل کرتے ہوئے کہا:

(۱) بدائع الصالح ۱/۳۲۲، تبیین الحقائق ۲/۶۸، مہدایع الشرح ۱/۱۰۸،
مجموعہ ۳۰۷، کتایب الطالب ۲/۱۲۷، شرح المنہج عابدی ۱/۲۳۳،
۵۳، تحفہ المحتاج شرح المنہج عابدی ۱/۳۱۹، ۳۲۰،
(۲) کتایب الطالب وصاحبہ الحدوی ۲/۱۲۷، الشرح المکمل للحدود وصاحبہ
الدسوقي ۳/۶۳، یزدی کے شرح الخرش وصاحبہ الحدوی ۵/۹۷۔

ایسی ماں کو نتج کرنا جس کا بچہ اس کے دودھ سے بے نیاز ہو گیا
ہو، مکر وہ ہے، اور اگر وہ اس کے دودھ سے بے نیاز نہ ہو ہو تو ماں کو نتج
کرنا حرام ہے۔ نتج اور تصرف صحیح نہیں ہوگا اگرچہ جانور مالکوں یا غنم نہ
ہو، اور چھوٹے بچے کو جو مالک یا غنم ہو نتج کرنا قطعاً حلال ہے، اور اس
کی نتج ایسے شخص کے ماتحت جس کے بارے میں خیال ہے کہ وہ اس کے
بے نیاز ہونے سے قبل اس کو نتج کرے گا، اسی طرح اس کے بے نیاز
ہونے سے پہلے اس کی ماں کو کفر و خست کرنا باطل ہے، اگرچہ ابن حجر اس
کی حلت کے قائل ہیں، اس لیے کہ ہوسکتا ہے کہ نتج ٹوری نہ ہو یا
سرے سے نتج ہی نہ ہو تو ممنوع نتج کا وجود ہوگا، اور خریدار پر پختہ کی
شرط کا نتیجہ نہیں ہے^(۱)۔

ماں اگر یہ ارادہ کو معلوم ہو کہ فرشتہ کرنے والے نے اس کے
نتج کی نہ رمانی ہے اور فرشتہ کرنے والے نے خریدار پر پختہ کی شرط
لکھی تو نتج صحیح ہے، اور یہ نہ یہ بنا ہوگا، اور خریدار پر اس کا ذبح کرنا
واجب ہے، اور اگر وہ نتج نہ کرے تو قاضی اس کو ذبح کر دے گا، اور
نتج کرنے والا اس کو کفر اور میں تقسیم کر دے گا، اور ذبح کے عمل وہ کسی اور
غرض سے اس بچہ کو کفر و خست کرنا جو اپنی ماں سے بے نیاز ہو کر وہ ہے،
اور ان دونوں کو ذبح کرنا حرام نہیں ہے^(۲)۔

اس مسئلہ میں ہمیں حنفیہ اور حنبلیہ کا حکام نہیں ملا۔

بشراب بنانے والے کے ہاتھ عصیر (رس) کی نتج:

۱۰۶- عصیر سے مراد عصیر عنب ہے یعنی انگور کا وہ رس جو اس سے
نچوڑ کر نکالا جائے۔

(۱) حافیہ اقلیہ علی الشرح المکمل ۲/۱۸۵۔

(۲) تحفہ المحتاج شرح المنہج مع حافیہ الشروانی و المعادی ۳/۳۲۱، حافیہ
اقلیہ علی الشرح المکمل ۲/۱۸۵، حافیہ المکمل علی الشرح المنہج ۳/۲۷۲، ۲۷۳۔

اس چیز کے شرعی حکم کے سلسلہ میں فقہاء کے مختلف مذاہب ہیں۔

جائے اس پر، اس کی قیمت کھانے، لے پر، اس کو پینے، لے پر، اور اس کو پلانے والے پر۔

• ہما استدلال جیسا کہ عمیرہؓ فرماتی ہیں، یہ ہے کہ اس حدیث سے حرام کا جب بٹنے کی حرمت معلوم ہوتی ہے،

چنانچہ مالکیہ و حنابلہ کے مذاہب میں یہ بیق حرام ہے، اور شافعیہ کے یہاں صحیح و معتقد بھی یہی ہے۔ اور اس کو علم یا غائب مان ہو کہ اس کی شراب سے نہ ہو، اور شراب ہو کر ہو ہے۔ اور ان کے مثل صاحبیں کا ایک قول ہے (حاصلی نے اس کی تصحیف کی طرف اشارہ کیا ہے) کہ وہ مکروہ ہے، ورحیہ کے نزدیک اُمرات مطلق بولی جائے تو حرمت کے لئے ہوتی ہے (۱)۔

• اور اس کی دلیل دین یہ ہیں سے مروی و درایت بھی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا اس کی زمین میں ب کا ایک ٹکڑا تھا، اس نے حضرت سعد کو ٹکڑے کے بارے میں بتایا کہ وہ تعلق نہیں بن سکتا، اور اس کا مل نہیں کہ شراب کشید کرنے والے کے علاوہ کسی اور کے ماتحت نہ ہو، یا جائے، تو حضرت سعد نے اس کو کہہ دیا جیسے کہ حکم دیا، اور کہا: "اور میں شراب پیوں تو پیرین ہو رہا ہوں گا"۔ یہ اس سے کہ وہ اپنے شمس کے لئے نچوڑنے پر عقد بیق کر رہا ہے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ اس کو معصیت کے قصد سے لے رہا ہے، لہذا یہ ایسے ہی ہو گیا جیسا کہ ایک شخص اپنی باندی کسی ایسے شخص کے ماتحت نہ لے، جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس کو راناکاری کے لئے لے لیتا ہے (۲)۔

مالکیہ کی عبارت ہے: مکلف پر حرام ہے کہ وہ انگوڑی بیق ایسے شخص کے ہاتھ کرے جس کے بارے میں علم ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کرے گا، ان کا استدلال اس فرمان باری سے ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (۳) (اور مدد نہ کرو گناہ پر اور ظلم پر) بن قدامہ نے کہا: یہ ممانعت حرمت کی متقاضی ہے۔

شافعیہ کا یہ قول یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے، و بیق دونوں اقوال کے مطابق صحیح ہے۔

اسی طرح ان کا استدلال اس حدیث سے ہے: "لَعْنَتِ الْخَمْرُ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجُهٍ: بِمِشْهَاءٍ، وَعَاَصَرِهَا، وَمَعْتَصَرِهَا، وَبَانِعِهَا، وَمِمْتَاعِهَا، وَحَامِلِهَا، وَالْمَحْمُولَةِ إِلَيْهَا، وَآكَلِ ثَمَرِهَا، وَشَارِبِهَا، وَسَاقِيهَا" (۴) (اس طریقہ سے شراب پر لعنت کی گئی ہے: ہذا مت خود شراب پر، اس کا رس نچوڑنے والے پر، اس کو شراب بنانے والے پر، اس کو فروخت کرنے والے پر، اس کو خریدنے والے پر، اس کو اٹھانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لانی

مام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ یہ بیق جائز ہے، ابن المنذر نے اس کو حسن، عطاء اور ثوری سے نقل کیا ہے، اور اس کے بارے میں ان کا قول نقل کیا گیا ہے: "بَعِ الْحَلَالَ مِمَّنْ شِئْتَ" (۵) (خاں بیچ جس کے ہاتھ چاہو فروخت کرو)، ان کا استدلال اس فرمان باری

(۱) الدر المختار ۲/۵۰۵، مہذب مع الشرح ۸/۴۳۳، الشرح الکبیر ۵/۲۵۰، مجمع حاشیہ المدنی ۳/۳۷، شرح الخیر ۵/۱۱، نیز دیکھئے شرح کمالی علی المصباح وحاشیہ الفتح لی ۲/۱۸۳، المنی ۳/۲۸۳، الاصاب ۳/۳۲۷۔
(۲) سورہ مائدہ ۴۔
(۳) حدیث: "لَعْنَتِ الْخَمْرُ..." کی روایت ابن ماجہ (۱۱۲۲) طبع المنی، نے حضرت ابن عمرؓ کی ہے ابن السکن نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، وخصخص الخیر لابن حجر ۲/۲۳۷ طبع مکتبہ المطابع القدیہ۔

(۱) دیکھئے حاشیہ عمیرہؓ علی شرح کمالی، وعلی حاشیہ القیون ۲/۸۳، حاشیہ "جمل علی شرح الخیر ۳/۳۷۔
(۲) المنی ۳/۲۸۳۔
(۳) الدر المختار ۲/۵۰۵، المنی ۳/۲۸۳۔

سے ہے: "وَأَحِلُّ الْكَلْبُ الْبَيْعَ" (۱) اور اللہ نے بیع کو حلال کیا اور بیع اپنے ارکان و شرائط کے ساتھ مکمل ہوگئی۔

نیز اس لئے کہ معصیت کا تعلق بعینہ اس سے نہیں بلکہ اس کے تغیر کے بعد اس کے پینے سے ہے۔ اور یہ اختیار رکھنے والے شخص کا فعل ہے، اور جیسا کہ لے جانے کے لوازمات میں سے نہیں، اس سے کہ جیسا کہ اوقات لے جانے کے بغیر پایا جاتا ہے، اور اٹھ کر لے جانا پینے کے لوازمات میں سے نہیں۔ اس لئے کہ اس نے لے جانا اوقات پہانے کے لئے اور سرک میں ڈال کر سرک بنانے کے سے ہوتا ہے، لہذا معصیت اٹھ کر لے جانے کے لوازمات میں سے نہیں، اور یہ نگور پھوس کے لئے اہمیت پر لے کے مشل ہو گیا، یہ قول قیاس پر مبنی ہے۔ اور صاحب قیاس کا قول، "تسلسلہ" پر مبنی ہے، جیسا کہ کر لائی نے کہا، "سلسلہ" اس کے باوجود، ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ مذہب یہ ہے کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے، "وَصَافٍ" الی ہے، "یونکہ صاحب الہد" نے کہا: اس کی بیع ایسے شخص کے ہاتھ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ اس سے شراب کشید کرے گا (۲)۔ اور عربی میں لفظ "لا یأس" (کوئی حرج نہیں) کر بہت تنزیہی کے لئے ہے۔ لہذا اس کو چھوڑنا اولیٰ ہے۔

۱۰۸۔ امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہی حنفیہ کے یہاں مذہب ہے۔ "ارای کے مطابق" "متون" کی عبارت ہے۔

رس کو شراب بنانے کے خریدار کے قصد کا بائع کو علم ہونے کی شرط:

۱۰۷۔ جمہور سے اس بیع سے ممانعت کے لئے شرط لگائی ہے کہ اس (۱) سورہ بقرہ ۲۷۵۔

(۲) الہد مع الشرح ۸/۴۳، قیاس و امتحان کی قلیل و تحصیل کے سلسلے میں حاصل طور پر دیکھئے شرح الکتاب مذکورہ مقام پر۔

سے شراب بنانے کے خریدار کے ارادہ کا بائع کو علم ہو، لہذا اس کو یہ علم نہ ہونے والا اختلاف مبرور نہیں ہے، جیسا کہ حنفیہ میں سے ہستیائی نے لکھا ہے، اور مریضانی کے مذکورہ حکام میں ان کی اس صحت ہے۔

اسی طرح ابن قدامت نے کہا: بیع اسی صورت میں حرام ہے جبکہ فروخت کرنے والے کو خریدار کے اس ارادہ کا علم ہو، خواہ اس کے کہنے سے یا اپنے قرائن سے جو اس قصد پر دلالت کرتے ہوں۔

رہے ثانیہ تو ان کے یہاں یہی کافی ہے کہ فروخت کرنے والے کو ظن غائب ہو کہ خریدار اس سے شراب یا کوئی شے خریدے گا۔ ابن تیمیہ نے اسی کو اختیار دیا ہے (۱)۔

۱۰۸۔ اگر فروخت کرنے والے کو خریدار کے حال کا علم نہ ہو، یہ خریدار ان لوگوں میں سے ہو جو اس سے سرک اور شراب دونوں بناتے ہوں یا فروخت کرنے والے کو خریدار کے بارے میں شک یا وہم ہو، جمہور کا مذہب جواز ہے، جیسا کہ حنفیہ اور حنبلیہ کی صراحت ہے۔

ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ شک یا وہم کی حالت میں بیع مکروہ ہے (۲)۔

شراب بنانے والے ذمی کے ہاتھ انگور کے رس کی بیع کا حکم:

۱۰۹۔ شراب بنانے والے کے ہاتھ انگور کے رس کی بیع سے ممانعت میں اطلاق عموم، "شرائط" میں مذکورہ تعلیقات کا تقاضا (جیسا کہ ابن عابدین کہتے ہیں) یہ ہے کہ مسلمان "رکاز" کے ہاتھ انگور کا رس فروخت کرنے کے بارے میں کوئی فرق نہیں ہے، اور یہ کہ جو فقہاء

(۱) رد المحتار ۵/۲۵۰، المغنی ۴/۲۸۳، تجلک ۳/۱۶۳، شرح المکمل مع حاشیہ التلویح ۲/۱۸۳، ۳/۲۷۴، ردوی نے کہا: یہی درست ہے۔

(۲) الدر المختار ۵/۲۵۰، المغنی ۴/۲۸۳، شرح المکمل مع حاشیہ التلویح ۲/۱۸۳، ۳/۱۶۳، شرح المکمل مع حاشیہ التلویح ۲/۱۸۳۔

کذا کفر وعات شریعت کا مخاطب مانتے ہیں ان کے نزدیک کفر کے ہاتھ انگور کے رس کی بیع جائز ہے۔ "و راجح یہ ہے کہ وہ مخاطب ہیں۔" کوئی فرق نہیں ہے، حنا بد نے بھی اس کی سرست کی ہے۔

ثانیہ نے بھی اس کی سرست کی ہے "و کہنا: کشید کرنے والے کے ہاتھ کو کہ وہ کفر ہو بیع حرام ہے اس لئے کہ وہ اس کے سے بھی حرام ہے اگرچہ ہم اس سے باز پرس اس شرط کی وجہ سے نہیں کرتے کہ وہ اس کا خلیہ نہیں کر رہے ہیں (۱)۔"

انگور کے رس کی بیع کا حکم دوسرے رسوں پر اس حکم کی شمولیت:

۱۱۰- فقہاء نے شراب بنانے والے کے ہاتھ انگور کے رس کے فروخت کے حکم کو عام رکھا ہے، اس حکم کو انگور کے رس پر منحصر نہیں یا بلکہ بذات خود انگور، تر بھور، اور مٹکی میں بھی اس حکم کو عام رکھا ہے، لہذا یہ چیزیں حرمت میں انگور کے رس کی طرح ہیں بشرطیکہ اس کا مقصد شراب یا نشہ آور چیز بنانا ہو۔

ثانیہ نے کہا: تر بھور کے مثل کی بیع کا حکم اس شخص کے ہاتھ جو اس سے نشہ آور چیز بنانے انگور کی طرح ہے۔

حنا بد نے کہا: جس بیع سے حرام مقصود ہو اس کو فروخت کرنا صحیح نہیں ہے، مثلاً، انگور، انگور کا رس، شراب کشید کرنے والے کے ہاتھ اسی طرح مٹکی، وغیرہ فروخت کرنا (۲)۔

مالکیہ نے کہا: اسی طرح ہر اس بیع کی بیع ممنوع ہوگی جس کے بارے میں معلوم ہو کہ خریدار اس کے ارغیاً جاری بیع کا قصد رکھتا ہے۔

(۱) رد المحتار ۵/۲۵۰، کتاب القناع ۳/۱۸۱، حاشیہ الشروانی و ابن قاسم
اصدا علی نخبة المحتاج ۳/۱۶۹ حاشیہ لکھن علی شرح الحج ۳/۹۳۔
(۲) الحج مع شرح حاشیہ لکھن ۳/۹۳، حاشیہ الشروانی علی نخبة المحتاج
۳/۱۶۹، کتاب القناع ۳/۱۸۱۔

خلف اس مسئلہ میں یہ ہیں:

۱- اس میں صاحب المصنف کے رد ایک انگور، انگور کی بیل کی بیع اس سے شراب بنانے والے کے ہاتھ مروہ نہیں ہے۔

۲- ہستانی نے نقل کیا ہے کہ انگور کی بیع بھی امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے درمیان مختلف فیہ ہے۔

۳- امام صاحب کے رد ایک اس میں کوئی حرج نہیں، یہ مکرر و تریبی ہے، صاحبین کے رد ایک مٹکی ہے، مکرر و تریبی ہے (۱)۔

شراب بنانے والے کے ہاتھ انگور کے رس کی بیع کے صحیح اور باطل ہونے کا حکم:

۱۱۱- حنفیہ، ثانیہ کا مذہب اور حنا بد کے یہاں یکساں یہ ہے کہ بیع صحیح ہے۔ ثانیہ نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ نہ نعت (جو شراب کشید کرنے والے پر نعت، الی حدیث سے مستند ہے) (۲) اگرچہ نعت یا حرمت کی متقاضی ہے، اس سے کہ بیع شقی یا نہیں موصیت کا سبب ہے، تاہم وہ یہاں بتانا کی متقاضی نہیں ہے، اس سے کہ اس کا تعلق ممنوع چیز کی نعت اور اس کے لازم سے خارج طاعت سے ہے۔ اس میں سے وابستہ ہے، جیسے نعت ان جمعہ کے بعد بیع کا مسئلہ ہے، اس لئے کہ یہ نعت اس بیع کی نعت ہے اس کے لازم کے جب نہیں ہے بلکہ جمعہ کے نعت ہونے کے بعد سے ہے۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ بیع فسخ کئے بغیر خریدار کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کو اپنی طبیعت سے نکال دے (۳)۔

(۱) الشرح الکبیر للردیہ عہدہ الدوقی ۳/۱۸۱، رد المحتار ۵/۲۵۰۔
(۲) شراب کشید کرنے والے پر نعت و نعت فقرہ ۱۰۶، تحت آہل ہے۔
(۳) نخبة المحتاج ۳/۱۸۱، ۳/۹۳، حاشیہ لکھن علی شرح الحج ۳/۹۳، حاشیہ لکھن علی المحتاج ۳/۱۸۱، حاشیہ الشروانی علی نخبة المحتاج ۳/۹۳، حاشیہ الشروانی علی نخبة المحتاج ۳/۱۸۱۔

”التمسرد“ میں، اور ابن حزمی نے ”القولین“ میں ابن القاسم سے منسوب کیا ہے۔

”المعیار“ ہی میں شاطبی کے حوالہ سے ہے: اس کے ہاتھ بیچ کی بیچ ممنوع ہے، اور اس سے مسلمانوں کی بیع و عروائی میں مدد لیتے ہوں۔ اور ان کی عیدوں کے لئے ہوتو مکروہ ہے۔^(۱)

۱۱۲- شافعیہ کے یہاں اس کی مثالوں میں نشہ آور دھن کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جس کے بارے میں ظن غائب ہو کہ وہ اس کو حرام طریقہ پر استعمال کرے گا، بکری کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جو اس سے سامان سو بنائے گا، اور ریشمی کپڑے کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جو اس کو بغیر کسی مجبوری وغیرہ کے پٹے گا اور اسی طرح باقی ورڈ کو وغیرہ کے ہاتھ ہتھیار کی بیچ ہرنے کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جو اس کو لڑائے گا، میندھے کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جو اس کو سینک بازی میں استعمال کرے گا، اور جانور کی بیچ اس شخص کے ہاتھ جو اس پر اس کی طاقت سے ربا و دو جہلا لے گا۔

اسی طرح ثرواتی اور ابن قاسم البہادی نے صراحت کی ہے کہ مسلمان کے لئے کافر کے ہاتھ کھانا فروخت کرنا منع ہے، جس کے بارے میں ظن یا ظن غائب ہو کہ وہ رمضان کے دن میں اس کو کھائے گا۔ ثرواتی نے یہی فتویٰ دیا ہے، سب سے کہا: اس سے کہ یہ معصیت پر تعاون ہے، یہ اس بات پر مبنی ہے کہ کافر نے شریعت کے مخاطب میں^(۲)۔

۱۱۵- حنابلہ کے روایات میں اس کی مثالوں میں حریوں کے ہاتھ یا ڈاکوؤں کے ہاتھ یا فقہ ہنگامہ میں، ہتھیار فروخت کرنا یا شراب

حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ اگر حرمت ثابت ہو یعنی انکو رکی خریداری سے خریدنا قصد شراب ہو، اس کا علم بائع کو خواہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو تو بیچ باطل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اللہ کی معصیت کے لئے ایک چیز پر قصد کیا ہے، لہذا بیچ نہیں ہے، نیز اس لئے کہ یہاں حرمت اللہ تعالیٰ کے حق کے لئے ہے جو عقد کو فاسد کر دے گی جیسے ایک درہم کی دو درہم سے بیچ^(۱)۔

حرم مقصد والی چیز کی بیچ:

۱۱۲- جمہور کا مذہب ہے کہ ہر وہ چیز جس کا مقصد حرام ہو، حرام ہو، صرف جس کے نتیجے میں معصیت ہو وہ حرام ہے، لہذا اس چیز کی بیچ ممنوع ہوگی جس کے بارے میں معلوم ہو کہ ترکہ اس سے مقصد ناجائز ہے^(۲)۔

۱۱۳- مالکیہ کے یہاں اس کی مثالوں میں برے لوگوں کے ہاتھ باندی کی بیچ، کنیسہ یا شراب خانہ بنانے کے لئے زمین کی بیچ، صلیب بنانے والے کے ہاتھ بکری کی بیچ اور ناقوس بنانے والے کے ہاتھ تانبے کی بیچ ہیں۔

ہاشمی نے کہا: اسی طرح ممنوع ہے کہ حریوں کے ہاتھ آگ، جنگ مثلاً ہتھیار یا گھوڑے یا زین فروخت کی جائے، اسی طرح ایسی چیز جس سے اس کو جنگ میں تقویت ملے مثلاً تانبا، خیر اور خانگی سامان۔ رہا اس کے ہاتھ مانع فروخت کرنا تو ابن یونس نے بن حبیب کے حوالہ سے کہا ہے کہ صلح کی حالت میں جائز اور غیر صلح کی حالت میں جائز نہیں ہے۔ اور ”المعیار“ میں شاطبی کے حوالہ سے ہے: مذہب یہ ہے کہ مطلقاً ممنوع ہے، اسی کو اس فرعون نے

(۱) الدولی ص ۷۷

(۲) نکتہ الحجاج ص ۷۷، البہادی ص ۷۷، حلیہ اللہ علیہ علی شرح المجلد ۲ ص ۸۳، حلیہ اللہ علیہ شرح المجلد ص ۷۷

(۱) مسمی ص ۲۸۳، کتاب الفقہ ص ۱۸۱

(۲) مسمی ص ۲۸۳، نکتہ الحجاج ص ۷۷، شرح الدرر ص ۷۷، الدولی ص ۷۷

فرہش یا بیسہ بنانے یا پیش خانہ وغیرہ بنانے کے لئے گھر ٹرایہ پر دینا
ہیں، کیونکہ یہ حرام ہیں۔

ابن عقیل نے کہا: امام احمد نے کچھ ایسے مسائل کی صراحت کی
ہے جن میں اس پر تنبیہ ہے۔ نموں نے تصاب، اور مانیانی کے
بارے میں کہا ہے: اگر اس کو معلوم ہو کہ اس سے شریعت نے بلائیں اور
کی دعوت کرے گا تو اس کے ہاتھ نہ ہست نہ کرے۔ پیالے بنانے
والا پیالوں کو اس شخص کے ہاتھ نہ ہست نہ کرے جو اس میں شراب
پینے کا اور نموں نے مردوں کے ہاتھ نہ ہست نہ کرنے سے منع
کیا ہے (۱)۔

۱۱۶۔ امام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ ایسی چیز کی بیچ مکروہ نہیں جو اپنی
ذات میں معصیت نہ ہو، مثلاً: سینگ مارے والے میندھے، مارے
والے کبوتر اور گانے کے سامان بنانے والے کے ہاتھ لکڑی کی
بیچ۔ اس کے برخلاف اہل فتنہ کے ہاتھ ہتھیار کی فروخت جائز نہیں
ہے، کیونکہ معصیت اس کی ذات سے ثابت ہے۔ لہذا یہ نادر
اور سرکشی پر تعاون ہوگا جو ممنوع ہے۔ یہ خلاف اس چیز کی بیچ کے جس
سے ہتھیار بنایا جاتا ہے مثلاً: لوہا، اس لئے کہ وہ جنگ کے لئے تیار شدہ
ہیں، اس سے اس میں تعاون کا مفہوم ثابت نہیں ہوتا۔

حنبلہ میں سے محدثین کی رائے ہے کہ مسلمان کے لئے ایسا
کرنا مناسب نہیں ہے، اس لئے کہ یہ معصیت پر تعاون ہے، لہذا وہ
ان دونوں کے نزدیک مکروہ ہے۔ امام ابو حنیفہ کا اس میں اختلاف
ہے اور یہ جرم نہیں، جمہور کی رائے اس کے خلاف ہے (۲)۔

حنبلہ سے اس مسئلہ کی نظیر پر ”ہجارد“ کے باب میں بحث کی
ہے، جیسا کہ حنا بلہ کے یہاں گزر رہا، مثلاً: ایک شخص نے خود کو زور دیا کہ

(۱) منہی عنہ ۲۸۳، کشف القناع ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴

میں صرف حقیقی ہے۔ خریدار کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کو اپنی طبیعت سے بیع کو فتح سے بغیر بیع مبدیہ و غیرہ کے خرید نہ کرے۔

ہوتی کہتے ہیں: خریدوں کے ساتھ سامان جنگ، ہتھیار یا گھوڑے یا زین کی بیع ممنوع ہے، اسی طرح وہ چیز جس سے ان کو جنگ میں تقویت ملے مثلاً تار یا زینہ یا خانگی ضروریات کی چیز۔ اور اس کو لوٹانے پر مجبور کیا جائے گا۔

اسی طرح شامعیہ میں سے قلیونی نے تصرحت کی ہے کہ جس شخص نے بدمذہبی سے شخص کے ساتھ بیچ بوس کو زنا پر مجبور کرے گا یا جو اس سے شخص کے ساتھ فرہشت یا بوسوں پر اس کی حالت سے زیادہ بوجھ لادے گا تو حاکم کے لئے حرام ہے کہ ان دونوں کو مالک کی رضا مندی کے بغیر زبردستی فرہشت کرے۔

مناہجہ فائدہ: یہ ہے کہ بیع باطل ہے، اس لئے کہ یہ ایسی چیز پر عقد ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معصیت ہوگی، لہذا بیع نہیں ہوگا۔

ج۔ کسی دوسرے کی بیع پر بیع کرنا:

۱۱۸۔ اس کی صورتوں میں سے یہ ہے کہ فریقین سامان کے ٹھمنہ پر راضی ہو جائیں، پھر ایک دوسرا شخص آئے اور کہنے میں تمہیں اسی جیسا سامان اس سے کم ٹھمنہ میں فروخت کرنا ہوں، یا کہنے میں تمہیں اس سے بہتر سامان اسی ٹھمنہ میں یا اس سے کم ٹھمنہ میں فروخت کرنا ہوں، یہ خریدار کو ایسا سامان دکھائے کہ خریدار اس میں راغب ہو، پھر اس بیع کو فتح کر کے اس سامان کو خرید لے (۲)۔

(۱) حاشیہ: رسول علیٰ اشراف الکبریٰ (رد المحتار) ج ۲، حاشیہ: ۱۱۱۱ علیٰ شرح المجلد ج ۲، ۱۸۳، المعنی ج ۲، ۲۸۳، الاضافہ ج ۲، ۲۷۴، کتاب الفتن ج ۲، ۱۸۱۔
(۲) فتح القدیر ج ۱، ۱۰۷، رد المحتار ج ۲، ۳۲۳، شرح المسحح حاشیہ: ۱۱۱۱، المعنی ج ۲، ۲۸۳، نکتۃ المحتاج ج ۲، ۱۳۳، کتاب الفتن ج ۲، ۱۸۳۔

حضرت ابن عمرؓ کی صحیح حدیث میں اس سے مراد ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا بیع بعصکم علی بیع بعض" (۱) (تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے)، اور دوسری حدیث میں ہے: "لا بیع الرجل علی بیع اخیہ، ولا یحطب علی خطبۃ اخیہ، إلا ان یمان لہ" (۲) (وہ اپنی بیعت پر بیعت نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دے، الا یہ کہ وہ اس کی اجازت دے)۔

ایک روایت کے الفاظ ہیں: "لا بیع بعصکم علی بیع بعض، حتی یستاع لہما" (۳) (تم میں سے کوئی کسی کی بیع پر بیع نہ کرے، آنکھ دوڑیے لے یا چھوڑ دے)۔

ایک روایت میں ہے: "لا بیع الرجل علی بیع اخیہ، ولا یحطب علی خطبۃ اخیہ، إلا ان یمان لہ" (۴) (وہ اپنی بیعت پر بیعت نہ کرے، اور نہ اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نکاح دے، الا یہ کہ وہ اس کو اجازت دے)۔

ایک روایت میں ہے: "لا بیع بعصکم علی بیع اخیہ" (۵) (تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے)۔

- (۱) حدیث: لا بیع بعصکم علی بیع بعض۔۔۔ کی روایت بخاری (بیع ج ۲، ۲۷۴، فتح القدیر اور مسلم ج ۲، ۳۶۳، طبع المصنف) کے ہے۔
- (۲) حدیث: لا بیع الرجل علی بیع اخیہ۔۔۔ کی روایت مسلم ج ۲، ۵۳، طبع المصنف) کے ہے۔
- (۳) حدیث: لا بیع بعصکم علی بیع بعض۔۔۔ کی روایت بخاری ج ۲، ۲۷۴، طبع المصنف) کے ہے اور اس کی تصحیح ہے۔
- (۴) اس کی تخریج گذر چکی ہے۔
- (۵) حدیث: لا بیع بعصکم علی بیع اخیہ۔۔۔ کی روایت بخاری ج ۲، ۲۷۴، طبع المصنف) کے ہے۔

س کا حکم:

۱۱۹- شافعیہ کا مذہب اور حنابلہ کے یہاں ایک احتمالی رائے یہ ہے کہ بیع حرام ہے، لیکن یہ بیع باطل نہیں بلکہ صحیح ہے، اس لئے کہ ممانعت کا تعلق ذات یا اس کے لازم سے خارج ملت سے ہے، کیونکہ اس میں کوئی رکن یا شرط منقہ نہیں، لیکن ممانعت ایک متصل معنی کی وجہ سے ہے جو خارج ہے، لازم نہیں ہے، اور وہ معنی یہاں ایذا رسائی ہے۔ یہ شافعیہ کی توجیہ ہے۔

حنابلہ کی توجیہ یہ ہے کہ حرام یہ ہے کہ مسلمان خریدار کے سامنے پیش کرے یا اس سے ایسی بات کہے جس کی وجہ سے وہ بیع کو فتح کر دے، اور یہ بیع سے مقدم ہے۔ یہ اس لئے کہ جب بیع جس کی وجہ سے ضرر ہو ہے صحیح ہے تو بیع جو مصلحت کو بڑے کاروائے والی ہے ہرچہ ولی صحیح ہوگی، یہ اس لئے کہ ممانعت آدمی کے حق کی وجہ سے ہے، لہذا بیع "بخش" کے مشابہ ہو یا۔

حنفی کا مذہب ہے کہ یہ اس میں جیسی بیعت ضرر و تحریکی میں۔ بنی الہام سے کہا یہ تمام کر تہیں تحریکی ہیں، نادہوئے میں ہمارے علم میں کوئی اختلاف نہیں، اس کی وجہ مذکور احادیث ہیں، نیز یہ کہ اس میں ہشت گیزی درینہ رسائی ہے^(۱)۔

حنابلہ کے یہاں مذہب یہ ہے کہ یہاں جابر و حررام ہے، یہ بیع صحیح نہیں ہے بلکہ باطل ہے، کیونکہ یہ ممنوع ہے کہ اس میں مسلمان کی ایذا رسائی اس کو بگاڑتا ہے، اور ممانعت کا تقاضا بازار ہے^(۲)۔

۱۲۰- شافعیہ و حنابلہ سے بیع منہبی عنہ میں حسب میل قیدی لگائی ہیں:

(۱) بیع پر بیع لزوم سے قبل ہو، اس سے کہ خیار محسوس یا

خیار شرط باقی رہتا ہے۔ ان طرح لزوم کے بعد خیار عیب کے زمانہ میں ہو اگر خریدار عیب پر مطلع ہو جائے۔ اس کے بعد ایک معتقد یہی ہے۔ اور حنابلہ کے اس قول کا مفہوم یہی ہے کہ بیع دونوں خیروں کے زمانہ میں ہو، لہذا اگر خیار کے زمانہ کے گزرنے اور لزوم بیع کے بعد ہو تو حرام نہیں ہوگا، کیونکہ اب خریدار اس کو فتح نہیں کر سکتا، ورنہ عی اس کی کوئی وجہ ہے۔

(۲) یہ کہ بیع پر بیع اس کی جارت کے بغیر ہو، جیسا کہ تافسی

رہبانے کہا ہے۔ (یعنی پہلے فرخت کرنے والے نے اپنے بھائی کی بیعت کرنے والے کو اس کی جارت نہ دی ہو)۔

حنفی نے اس سے کہ بیع پر بیع کی ممانعت میں یہ قید لگائی ہے کہ خریدار فرخت کرنے والے بیع پر راضی ہو چکے ہوں^(۱)۔

۱۲۱- شافعیہ نے اس جزئیہ میں بعض فروعات و احکام ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

کہ حرمت ثابت ہے کوئی خریدار اپنے ۱۰۰ روپے میں اٹھو کہ ۱۰۰ روپے میں اس لئے کہ وہ بیعت خود ہی بیع کے بغیر تعارف کرنا چاہے حاصل ہو جاتی ہے۔ مرقیہ دینی نے حرمت میں یہ قید لگائی ہے کہ باطنی رضا کا علم نہ ہو۔

بیع پر بیع کے مثل یہ ہے کہ فرخت کرنے والا خریدار کے ہاتھ زمانہ خیار میں اس جیسا مسلمان فرخت کرے جس کو اس نے خرید لیا ہے۔ اور ممانعت کی وجہ یہ نہ پیش ہے کہ خریدار خیار کی وجہ سے پہلے مسلمان کو ۱۰۰ روپے جیسا کہ امام شافعی نے اس کی صراحت کی ہے۔

(۱) تحفۃ المحتاج ۳۴۱، شرح المکمل علی المہاج مع حاشیہ القیولی ۱۸۳/۲، ۱۸۳/۱، کتاب الفہام ۳۴۱، حاشیہ المشرقی علی تحفۃ المحتاج ۳۴۱/۲، شرح المکمل علی حاشیہ المکمل ۳۴۱/۲، حاشیہ القیولی ۱۸۳/۲، ۱۸۳/۱۔

(۲) فتح القدیر ۱۰۶/۱، ۱۰۷/۱، تحفۃ المحتاج ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، شرح المکمل وحاشیہ القیولی ۱۸۳/۲، ۱۸۳/۱، حاشیہ القیولی ۱۸۳/۲، ۱۸۳/۱۔

شمن میں اس کو خرید لے۔ دو صاحب مباحات ہو اور کسی مباحات کے سبب فروخت کرنے والا اس کے ساتھ فروخت کرے۔
۱۴۳- خریداری پر خریداری کی صورتوں میں سے یہ ہے کہ ایک شخص فروخت کرنے والے کو عقد بیع کرنے کا حکم دے تاکہ وہ اس کو اس سے زیادہ میں خریدے یا ایک شخص فروخت کرنے والے کے پاس لازم عقد سے پہلے آئے اور اس کی ہوئی چیز کا اس سے زیادہ شمن لے جس میں اس کی خریداری ہو چکی ہے تاکہ وہ عقد بیع کر کے اس کے ساتھ عقد کر لے^(۱)۔

اختیار نے اس خریداری یا مول میں، کی ممانعت میں یہ قید لگائی ہے کہ یہ فروخت کرنے والے شمن پر متعلق یا راضی ہو چکے ہوں، یہ فروخت کرنے والا خریداری کی طرف سے مقرر کردہ شمن میں فروخت کرنے کی طرف مائل ہو گیا ہو لیکن اگر اس کی طرف مائل یا اس سے راضی نہ ہوا ہو تو دوسرے کے لئے اس سے زیادہ شمن میں خریدنے میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ یہ بیانیہ دلیل بیع ہے۔ اور اس میں کوئی ممانعت نہیں^(۲) جیسا کہ آئے گا۔

شافعیہ نے ممانعت میں یہ قید لگائی ہے کہ خریداری لازم سے پہلے ہو یعنی زمانہ خیار میں (جیسا کہ قاضی کی تعبیر ہے)^(۳) کی لازم کے بعد ہو۔ اس کو کسی عیب کی اطلاع مل گئی ہو (جیسا کہ دوسرے کی بیع بیع کی بحث میں ذکر آئے گا)۔

منازلہ کے یہاں بھی، پر بھی، کرنے کی چند صورتیں ہیں:

- (۱) بدائع الصنائع ۵/۲۳۲، فتح القدیر ۶/۷۰، تحت الکناج و ماہیہ الشروانی ۳۳۳، شرح المنہج علیہ المجلد ۳۹، المغنی ۳۹/۷۸، کشف القناع ۱۸۳، ۱۸۴۔
- (۲) البدیع ۳۲۳، البدیع الشروح ۶/۷۰، تہذیب الفقہ ۳۹/۷۸، بدائع الصنائع ۵/۲۳۲۔
- (۳) شرح المنہج علیہ المجلد ۳۹/۷۸۔

دوسرے کی بیع پر بیع اس وقت تک ممنوع ہوئی جب تک انجام وضع نہ ہو جائے، یعنی بیع لازم ہو جائے یا خریداری کرنے سے رک جائے۔ اگر وہ عرض کر لے تو ممانعت کی عدت ختم ہو جائے گی، اور دوسرے کے لئے فروخت کرنا جائز ہو جائے گا۔

بیع پر بیع حرام ہونے کی مثل بیع کے ساتھ دوسرے حق میں مثل، جارد، عاریت پر عینا، قرض لیا^(۱)، مہ لیا، مساقات، مز رعت، ورجعہ ہے۔ منابہ نے نماز، یہ چیزیں حرام اور غیر صحیح ہیں۔ خریدنے کی دوسرے کے لئے ہو چکی ہوں، یہ بیع پر قیاس کرتے ہوئے ہے، اس لئے کہ اس میں ایذا اور ساقی ہے۔

بلکہ شافعیہ سے میں برہامی نے بھی صراحت کی ہے کہ جس کو کوئی کتاب (عاریتا) احسان کے طور پر مطالعہ کے لئے دی گئی، تو دوسرے کے لئے حرام ہے کہ اس کے بارے میں کتاب والے سے، رخصت کرے، یعنی کتاب لے لے سے کتاب مانگے کہ وہ بھی اس کا مطالعہ کرے گا۔ اس کی وجہ اس میں ایذا اور ساقی ہے۔ اور انہوں نے اسی پر عاریت کے مکمل ہونے کے بعد پھر عاریت طلب کرے کی علی الاطلاق بنیاد رکھی ہے^(۲)۔

دوسرے کی خریداری پر مول تول کرنا اور خریدنا:

۱۴۲- جہاں تک ہیں، پر بھی، کرنے کا قائل ہے تو اس کی چند صورتیں یہ ہیں:

- ۱۔ شخص مول بھی، کریں، فروخت کرنے اپنے سامان کا شمن مانگے، خریداری اس شمن پر راضی ہو جائے، پھر دوسرا خریدار آجائے اور وہ پہلے ہی میں دخل مداری کر کے اور کچھ اضافہ کے ساتھ یا ان
- (۱) تحت الکناج مع ماہیہ الشروانی ۳۳۳، ماہیہ اقلیوی علی شرح المنہج ۸۳۔
- (۲) کشف القناع ۱۸۳، ماہیہ الشروانی علی تحت الکناج ۳۳۳۔

اس کا حکم:

۱۳۴- یہ خریداری یا مول تول ان صورتوں اور قیود کے ساتھ ممنوع اور سب کے نزدیک ناجائز ہے، لیکن جمہور کے نزدیک صحیح ہے۔ اور حنابلہ کے نزدیک باطل ہے البتہ حنابلہ کے یہاں ایک احتمالی رائے صحیح ہونے کی ہے۔ جیسا کہ جمہور کی رائے ہے۔ حنفیہ عدم جواز سے نہایت تحریمی مراد لیتے ہیں حرام ہوتا نہیں۔

الف۔ خریداری کی صحت کے ساتھ حرمت پر ثانیہ کے مذہب اور حنابلہ کے یہاں احتمالی رائے کی دلیل یہ سابقہ حدیث ہے: "لا بیع بعصکم علی بیع بعض" (۱) (تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع نہ کرے)۔ مطلق نے کہا: اسی کے معنی میں خریداری پر خریداری ہے۔

بہوتی نے اشارہ کیا ہے کہ حرمت بیع پر قیاس کی وجہ سے ہے، نیز اس لئے کہ خریداری کو "بیع" کہا جاتا ہے۔ نیز اس میں لینے اور ہے۔ مطلق نے کہا: اس کی حرمت کی وجہ اس سے ممانعت سے اتفاق کو یہ دیتا ہے۔

نیز اس لئے کہ جب بیع جس کی وجہ سے ضرر وجود میں نہ آتا ہے تو بیع جو مصلحت کو حاصل کرانے والی ہے پر وجہ ملی صحیح ہوگی، نیز اس لئے کہ ممانعت آدمی کے حق کی وجہ سے ہے، لہذا بیع نجش کے مشابہ ہو گیا (۲)۔

ب۔ خریداری کی صحت کے ساتھ کراہت پر حنفیہ کی دلیل حضرت ابو ہریرہؓ کی یہ حدیث ہے: "أن رسول الله ﷺ بھی ان يلقى الركبان، ولا يبيع حاصر لباد، وأن تسال المرأة

ول: فروخت کرنے والے کی طرف سے فروخت کرنے پر رضا مندی کی صراحت پائی جائے، تو اس صورت میں خریدار کے ملکہ وہ بھی ذکرنا حرام ہے۔

وہم: اس کی طرف سے کوئی ایسی چیز پائی جائے جس سے عدم رضا مندی معلوم ہو تو بھی ذکرنا حرام نہیں۔

سوم: اس کی رضا مندی و عدم رضا کی کوئی دلیل نہ پائی جائے تو بھی دوسرے کے لئے بھی ذکرنا ناجائز ہوگا۔

چہرہ: صراحت کے بغیر اس کی رضا مندی کی کوئی دلیل پائی جائے تو "قاصی" نے کہا: بھی، کراہت نہیں ہے، اور ابن قدامہ نے کہا: حرام ہے (۳)۔

سی طرح ثانیہ نے یہ بھی قید لگائی ہے کہ وہ خریداری کی طرف سے جازت کے بغیر ہو لہذا اگر اس میں سے کسی ایک کی طرف سے جازت ہو جائے تو حرام نہیں ہوگا، اس لئے کہ حق وہوں کا ہے اور وہوں سے اس کو ساتھ کر لیا، نیز اس سابقہ حدیث کا مضمون بھی یہی ہے: "حتی یبتاع أو یلمو" (۴) (تا آنکہ خریدے یا چھوڑ دے)۔

ثانیہ نے کہا ہے کہ معتبر مالک کی اجازت ہے۔ ملی، مصلی یا وکیل کی نہیں اگر مالک کا اس میں ضرر ہو اور یہ کہ اجازت کے ساتھ جو زکی صورت یہ ہے کہ باطنی رضا مندی پر دلالت حال پائی جائے۔ میں اگر اس کی عدم رضا مندی اور اس بات پر دلالت ہو کہ اس نے تنگ کر، غصہ میں جازت کی ہے تو جائز نہیں ہوگا، جیسا کہ ان میں سے اولیٰ سے کہا ہے (۵)۔

(۱) ایضاً ۳۶۸ طبع المیزان۔

(۲) حدیث فقرہ ۱۸۸ کے تحت آجلی ہے نیز دیکھئے مہیہ الاشرافی علی تختہ

الکتاب ۳۱۵ ص

(۳) مہیہ التحلی علی شرح المسیح ۹۱، ۹۲۔

(۱) حدیث فقرہ ۱۸۸ میں آجلی ہے۔

(۲) شرح کل علی المباح مہیہ القلیو بی ۱۸۳، کتاب القیاس ۸۳، ۸۴، ایضاً ۹۲ ص۔

کرنے سے متعلق بعض فرامات اور تفصیلات ہیں:

الف۔ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ دھرم کے مول بھو پر مول سنا کر دیا ہے۔ اگرچہ جس پر مول بھو دیا جا رہا ہے وہ دمی یا مستان ہو، اسوں نے کہا: ”بھائی“ کا ترجمہ حدیث میں طور قید نہیں، بلکہ مزید نفرت لانے کے لئے ہے، اس سے کہ مول پر مول کرنا بدعت انگیزی اور بدعت رسائی کا سبب ہے۔ اور یہ بھائی کے حق میں بدعت نفع ہے۔ اور یہ ایسے ہی ہے جیسا کہ فہرست کے بارے میں یہ فرماں ہوئی ہے: ”ذکرک احاک بسا بکرہ“^(۱) (پہلے بھائی کا ذکر اس طرح پر کہ اس کو مار دیا)، اس سے کہ ظاہر ہے کہ دمی کی بھی فہرست مسموع ہے^(۲)۔

ثانیہ۔ نے کہا ہے کہ آدمی کا اگر غالب استعمال کے طور پر ہے، جیسا کہ ”بھائی“ کی تفصیلات اس کے ساتھ نرمی و مہربانی و نرمی آتما کی کے جذبہ کو ابھارنے کے لئے ہے، لہذا ان دونوں کے علاوہ کا حکم بھی وہی ہوگا۔ اور دمی، معابد اور مستان مسلمان کی طرح ہوں گے، بلکہ عربی و مرتد اس سے ثابت ہوں گے، لہذا ان پر حرام نہیں ہوگا^(۳)۔

ب۔ مول پر مول کرنے کی ممانعت میں حنفیہ نے چارہ کوئی کے حکم میں رکھا ہے، کیونکہ اجارہ منافع کی بیچ ہے^(۴)۔

جیسا کہ حنابلہ نے بہت سے عقود مثلاً قرض، بیع، غیرہ کوئی پر قیاس کرتے ہوئے اسی حکم میں شامل کیا ہے۔ اور یہ سب حرام و غیر صحیح ہیں، اس لئے کہ ان میں بیع اور سالی ہے^(۵)۔

(۱) حدیث: ”ذکرک احاک“۔ کی روایت مسلم (۲۰۰/۲) طبع النہج نے کی ہے۔

(۲) الدر المختار و رد المحتار ۱۳۲/۲۔

(۳) شرح المسیح و صلیہ و فصل ۹۰۳۔

(۴) رد المحتار ۳۲۳۔

(۵) کتاب القراض ۱۸۲۔

طلاق احتیاء و عن الحش و الصریۃ و ان یستام الرجل علی سوم اخیہ“^(۱) (رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ساروں سے (جو نکلے آتے ہیں) جا کر ملا جائے۔ اور شہری باہر والے کا مال بیچے، اور یہ کہ ایک عورت اپنی بہن (کی اور عورت) کی طلاق کا مطالبہ کرے۔ اور قیمت بڑھا کر دھوکہ میں ڈالنے سے، تھن میں دھو دھوئے سے ورت دمی کے اپنے بھائی کے مول بننے پر مول بننے کرنے سے)۔

حنفیہ نے کہا ہے کہ یہ حدیث مول بھائی کرنے سے ممانعت میں صریح ہے، لہذا حدیث: ”لا بیع احدکم علی بیع اخیہ“ (کوئی اپنے بھائی کی بیچ پر بیع نہ کرے) میں لفظ بیع کو مجازاً بیع بشرط کو شامل قرار دینے کی کوئی صراحت نہیں (جیسا کہ ابن البہام نے وضاحت کی)۔ اس کی صراحت اس وقت ہوتی کہ مول تول کرنے کی حدیث نہ جاتی، یہ اس لئے کہ اس میں بدعت انگیزی اور بدعت رسائی ہے، لہذا مکروہ ہوگا۔

کاسائی نے کہا: ممانعت ہی علت کی وجہ سے یہ بیع کوئی کے علاوہ میں ہے۔ اور وہ بدعت رسائی ہے، لہذا نفس بیع شرعاً ہوتی اور اس کا ثریہ ناجائز ہوگا البتہ مکروہ ہوگا^(۲)۔

ج۔ تحریم و باطل ہونے پر حنابلہ کی دلیل یہ ہے کہ یہ ممنوع ہے، اور ممانعت کا تقاضا ہے^(۳)۔

۱۲۵۔ ذیل میں مول بھائی اور دھرموں کی شریہ اری پر شریہ اری

(۱) حدیث: ”ابھی ان یصلی الرجلان“۔ کی روایت بخاری (۲۵۱/۲) طبع النہج (۱۱۵۵) اور مسلم (۱۱۵۵) طبع النہج نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۲) فتح القدیر ۱/۱۵۸، تبیین الحقائق ۳/۷۷، بدائع الصراح ۲۳۲/۵۔

(۳) بیہقی ۳/۴۷۸، نیز اس میں تفصیل، وجہات اور چاروں صورتیں دیکھی جائیں۔

ج۔ ثانیہ میں سے ماوردی نے شریہ اری پر شریہ اری کے حکم میں اس صورت کو بھی رکھا ہے کہ عقد کے لازم ہونے سے پہلے (فرہخت کرے) لے لی ہو جو بی بی (شریہ اری سے سامان کو زیادہ قیمت میں مانگنا حرام ہے، یونکہ اس کے قبضہ میں عقد فتح ہوگا یا مدت ہوگی۔

د۔ اسی طرح ثانیہ نے حرمت کے بارے میں ماوردی کے کلام پر اس صورت کو قیاس کیا ہے کہ ایک شخص فرہست کرنے والے سے رمانہ خیال میں فرہست شدہ سامان کی جنس کی کوئی چیز اس شخص سے زیادہ میں طلب کرے جس پر بیچ ہونی ہے خاص طور پر اگر اس سے تنی عقد رکامطابہ کرے جو فرہست شدہ چیز کے لئے بغیر چوری نہ ہو۔

ح۔ انہوں نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ مذکورہ صورت حرام ہے، خود کی ہوئی چیز، اپنی قیمت کو پہنچے یا نہ پہنچے۔ اس کے نزدیک معتد یہی ہے۔

و۔ نیز انہوں نے شریہ اری میں دھوکہ کھانے والے کو اس کے عین سے آگاہ کرنے کے مسئلہ پر بحث کی، چنانچہ ابن خیرے صراحت کی ہے کہ اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے، یونکہ یہ واجب نہیں خواہی ہے، لیکن انہوں نے کہا: ظاہر یہ ہے کہ اس کا عمل ایسا نہیں ہے جو فرہخت کرنے والے کے دھوکہ سے پیدا ہوا، بلکہ اس کی ضرر رسائی کی پرواہ نہ کرے گا، اس لئے کہ وہ گنہ گار ہے، برخلاف اس صورت کے جبکہ فرہخت کرنے والے کی کوتاہی کے بغیر پیدا ہو، اس لئے کہ فتح میں اس کا ضرر ہے اور ضرر کا ازالہ ضرر سے نہیں ہوتا۔

شرعیاتی نے صراحت کی ہے کہ اگر وہ شریہ اری کو بی بی چیز میں کسی عیب کا علم ہو جائے تو اس کے شریہ اری کو اس کی خبر دینا واجب ہے، ورنہ اس صورت میں صادق آتا ہے جبکہ فرہخت کرنے والا عیب

سے واقف ہو، حالانکہ اس صورت میں اس کی کوئی کوتاہی نہیں ہے۔ اور اس میں اور عین میں کوئی فرق نہیں ہے، اس لئے کہ لحاظ ضرر ہونے کا ہے۔ اور انہوں نے اشارہ کیا ہے کہ یہ غور کا مقام ہے۔ اور اس کی رائے ہے کہ خیر خواہی کے وجوب کا تقاضا ہے کہ دھوکہ کھانے والے کو بتایا جائے اور چہ دھوکہ اس کی کوتاہی سے پیدا ہوا ہو، لیکن نصیحت فرہخت کے بغیر صرف بتا دینے سے حاصل ہو سکتی ہے (۱)۔

۱۲۶- فقہاء نے اس سے بولی بول کر نیامی کی بیچ کو بھی کیا ہے، اس کو بیچ، ثلاث کہا جاتا ہے (۲)۔ اور ”مزاید“ بھی کہا جاتا ہے۔ فقہاء نے اس کو شریہ پر شریہ ”رمول پر رمول سے مستثنیٰ کیا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سامان کی نیامی کی جائے، ہر لوگ ایک دوسرے سے بڑھا کر بولی بولیں، تا آنکہ شریہ زائد پر رک جائے اور اسی میں اس کو لے لے۔

بیچ با تفاق امت مسلمہ جائز ہے جیسا کہ مذکورہ نے صراحت کی ہے۔ انہوں نے اس کو بیچ قرار دیا ہے، مگر وہ نہیں کہہ سکتے۔ ثانیہ لے اس میں عقیدہ یگانہ ہیں: یہ کہ اس میں کسی کو ضرر پہنچنے کا قصد نہ ہو، اور شریہ نے کے ارادہ سے ہو، ورنہ دام بڑھانا حرام ہوگا، اس لئے یہ ”فحش“ (قیمت بڑھا کر دھوکہ میں ڈالنا) ہے (۳)۔

۱۲۷- نیامی کی بیچ کے جو رکی، لیل:

حضرت انس بن مالکؓ کی روایت میں ہے کہ ایک انصاری سوال کرنے آئے تو حضور ﷺ نے ان سے فرمایا: ”ما لہی بینک شیء؟“ قال: ہلی! حلس بلیس بعضہ، ویبسط

(۱) تحفۃ الکناج ص ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴

بعضہ، وقعب يشرب فيه الماء، قال: انسي بهما، ففناه بهما، فأحدهما رسول الله ﷺ وقال: من يشترى هذين؟ فقال رجل: أنا أحدهما بدرهم، قال: من يريد عسي درهم؟ موتين أو ثلاثا، فقال رجل: أنا أحدهما بدرهمين، فأعطاهما إياه، وأخذ الدرهمين، فأعطاهما الأنصاري، وقال: اشتر بأحدهما طعاما فابذله إلي أميك، واشتر بالآخر قنوعا، فانتسي به، ففناه به، فشد رسول الله ﷺ عودا بيده، ثم قال له: اذهب فاحتطب وبيع، ولا أرى لك خمسة عشر يوما، فذهب الرجل يحتطب ويبيع، فجاء وقد أصاب عشرة دراهم، فاشترى ببعضها ثوبا، وببعضها طعاما، فقال له رسول الله ﷺ: هذا خير لك من أن تحيى المسألة نكتة في وجهك يوم القيامة إن المسألة لا تصلح إلا لثلاثة: لذي فقر مدقع، أو لذي غرم مفقع، أو لذي دم موجع“ (۱)

(تمہارے گھر میں کچھ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: یوں نہیں، ایک ٹاٹ ہے جس کا کچھ حصہ ہم اپنے بدن پر ڈالتے ہیں اور کچھ حصہ چھپاتے ہیں، اور ایک قعب ہے جس میں پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ سے فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لاؤ، وہ لے کر آئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو لے کر فرمایا: انہیں کون خریدے گا؟ ایک آدمی نے کہا: میں ان کو ایک درہم میں خریدوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک درہم سے کوئی بڑھائے گا؟ یا نہیں؟ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔ تو ایک شخص نے کہا: میں ان کو ۱۰۰ درہم میں لوں گا۔ آپ

(۱) حدیث: ”إن المسألة لا تصلح“۔ کی روایت احمد (۱۱۳/۱) طبع المصنف نے کی ہے ابن حجر نے کہا: ابو بکر غزالی کی حالت مجھول ہوئے کی وجہ سے ابن تغاں نے اس کو مطول کیا ہے اور بخاری کا یہ قول نقل کیا ہے کہ اس کی حدیث صحیح نہیں، (تحقیق: المجلد ۱۵/۱ طبع مرکز المدینہ النبیہ)۔

نے دو دونوں اس کو لے دیے اور ۱۰۰ درہم لے لے۔ اور درہم انصاری کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا: ایک درہم کا حد خرید کر پے گھر واپس کو لے آؤ۔ اور ۱۰۰ درہم کا کلہاڑا خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ لے کر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماتھ سے اس میں ٹکڑی (۱۰۰) کاٹا۔ اور پھر اس سے فرمایا: جو ٹکڑیاں کٹی کرو اور بیچو، اور جس تمہیں پندرہ روز تک نہ اچھوں۔ وہ گئے اور ٹکڑیاں جمع کرتے اور فروخت کرتے رہے۔ آئے تو اس کے پاس اس درہم تھے۔ کچھ سے کچھ خرید کر کچھ سے تلہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے سے اس سے سستا ہے کہ یہ مائت قیامت کے اس تمہارے چہرہ پر ٹھہرنے لگے۔ سو ل کر آئے۔ سول کرنا صرف تین اشخاص کے لئے درست ہے: سخت فقر والے یا خوف مال قرض میں مبتلا شخص کے لئے یا تکلیف دو خون والے کے لئے (یعنی خون ہا کے لئے)۔

کاسانی نے اس حدیث کے تحت لکھا ہے: رسول اللہ ﷺ فرمادے: ”دین آری میں سکتے تھے“ (۱)۔

دوسری دلیل یہ ہے کہ مسلمان بازاروں میں نیلامی کی بیج کرتے رہے ہیں (۲)۔

پندرہواں کی بیج ہے جیسا کہ کاسانی نے کہا اور اس کی ضرورت ہے (۳)۔

نیز اس لئے کہ ممانعت محض بیج کی حالت میں مول کرنے سے منع ہے، اور نیلامی کی حالت بیج سے خارج ہے (۴)۔ ”مزاید“ کے احکام کی تفصیل اس کی اپنی اصطلاح میں ہے۔

(۱) بدائع الصنائع ۲/۲۳۲۔

(۲) کتاب الفتن ۳/۱۸۳۔

(۳) المذہب مع الشرح ۱/۱۰۸، تجلیم الفقہ ۳/۶۷، ۶۸۔

(۴) کتاب الفتن ۳/۱۸۳۔

ھ۔ نَجَش:

۱۲۸۔ نَجَش جیم کے سکون کے ساتھ مصدر، اور جیم کے فتح کے ساتھ اہم مصدر ہے^(۱)۔ اور اس کے لغوی معانی میں سے بھڑکانا ہے۔ کہا جاتا ہے: جب کوئی شخص پرندہ کو اس کی جگہ سے بھڑکائے۔ فیونی نے کہا: نَجَش الرجل یَجْشُ نَجَشًا: سامان کی قیمت کو بڑھانا، حالانکہ یہ رکی کا راوہ نہ ہو، محض وہر میں کو بھڑک، یا ہر اس میں پھسنا ہو، کسی طرح کا ج و غیرہ میں ہوتا ہے۔

نَجَش کی اصل استعار (چھپنا) ہے، اس لئے کہ نَجَش کرے والا اپنے راوہ کو چھپاتا ہے۔ اور اسی سے شکاری کو ”ناجش“ کہا جاتا ہے، اس سے کہ وہ چھپتا ہے^(۲)۔

فقہاء نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ ایک شخص قیمت بڑھائے، بھڑکے، یا راوہ نہ ہو، محض وہر میں کو بھڑک، یا ہر اس سے کہ وہ چھپتا ہے^(۳)۔

حضرت ابو یوسفؒ کی حدیث میں اس سے ممانعت آ رہی ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَلَا تَصْرُوا الْفَسَمَ“^(۴) (سواروں سے ملاقات نہ

(۱) الدر المنثور ۳/۳۲، تبیین الحقائق ۳/۶۷، فتح القدیر ۱/۱۰۷، شرح الدر المنثور ۳/۶۷، حاشیہ الشروانی علی تحفہ الکناج ۳/۱۵، حاشیہ النجاشی علی شرح صحیح مسلم ۳/۹۲۔

(۲) لمصباح المنیر مادة ”نَجَش“۔

(۳) التہذیب مع الشرح ۱۰/۱۰۶، بولغ الصنائع ۵/۱۳۳، ابن ماجہ ۲/۳۲، الشرح الكبير للدرر ۳/۶۸، شرح النجاشی ۵/۸۲، تحفہ الکناج ۳/۱۵، شرح النجاشی علی لمصباح ۳/۱۸۳، المغنی ۳/۲۷۸۔

(۴) حدیث: ”لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ“ کی روایت بخاری (صحیح ۳/۱۱۵، طبع المنقذ) اور مسلم (صحیح ۱۱۵۵، طبع النجاشی) سے کی ہے اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

کرہ (جو نکللاتے ہیں)، کوئی دوسرے کی بیعت پر بیعت نہ کرے، ایک دوسرے کو نَجَش (احول) نہ کرے، شہ کی باہر، لے کے بیعت نہ کرے۔ اور ہری کے تحت میں وہ بیعت نہ کرے۔

حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے: ”وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيعُ عَنِ النَّجَشِ“^(۱) (رسول اللہ ﷺ نے نَجَش (قیمت بڑھانا) کو بھڑک میں لائے سے) سے منع فرمایا ہے۔

ام۔ جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ یہ حرام ہے اس سے کہ اس کی ممانعت ثابت ہے جیسا کہ نَزَر، نیز اس میں مسدود کو بھڑک دینا ہے جو حرام ہے۔

ب۔ صیغہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ مکروہ تحریمی ہے اگر سامان اپنی قیمت کے مطابق ہو، ہاں اگر اپنی قیمت کے مطابق نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ حدیث (صحیح) میں ہو^(۲)۔

یہ اس کا اثر بھی حکم ہے۔ اور اس کا قانونی حکم یہ ہے: ام۔ جمہور فقہاء، یعنی حنفیہ، شافعیہ، مالکیہ کے یہاں صحیح مذہب یہ ہے کہ بیعت صحیح ہے، اس لئے کہ نَجَش ناجش کا فعل ہے، عقد کرنے والے کا نہیں، لہذا اوو بیعت میں اثر انداز نہ ہوگا۔ اور ممانعت آدمی کے حق کے لئے ہے، لہذا وہ عقد کو نافذ نہ کرے گا جیسے سواروں سے ملاقات کرنا، اور عیب دار اور عیب چھپائے ہوئے سامان کی بیعت۔ برخلاف اس صورت کے، جبکہ عقد کا حق ہو، اس لئے کہ بندہ کے حق کی تصانیف اختیار یا ضمن میں اضافہ کے ذریعہ ہو جاتی ہے۔

ب۔ امام مالک کا مذہب اور امام احمد سے ایک روایت ہے کہ بیعت نَجَش صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ یہ ممنوع ہے، اور ممانعت کا

(۱) حدیث: ”يَبِيعُ عَنِ النَّجَشِ“ کی روایت مسلم (۵/۶۳، طبع النجاشی) سے کی ہے۔

(۲) المغنی ۳/۲۷۸، التواضع الکبریٰ ۵/۷، تحفہ الکناج ۳/۱۵، الدر المنثور ۳/۳۲، التہذیب مع الشرح ۱۰/۱۰۶۔

تکالیف کا ہے۔

ظہیل نے کہا: جیسے ”تکلی سلع“ یا صاحب سلع سے تکلی۔ اور مالکیہ میں دن تازی کی تعبیر ”تکلی السلعة“ ہے۔
ثانیہ: در حجاب کی تعبیر ”تکلی رکبان“ ہے۔
تکلی: اس شے سے باز جانا ہے جہاں خوراک (۱) وغیرہ لائی جاتی ہے۔

جلب (نیم اور لام پر فتح کے ساتھ) جلب کے معنی میں ہے، و جلب کے معنی میں، لہذا وہ ”مخل“ بمعنی مفعول ہوا (۲)۔ و مخلوب وہ ہے جس کو ایک شے سے دوسرے شے میں لایا جائے۔ مالکیہ کی تعبیر میں ”تکلی سلع“ سے یکسر مراد ہے۔
اسی طرح لفظ ”رکبان“ (ثانیہ اور حجاب کی تعبیر میں) رکب کی جمع ہے۔ اور اس لفظ کے ذریعہ تعبیر غالب استعمال کے مطابق ہے۔ مراد آنے والے ہے کہ تمنا ہو یا پیو ہو (۳)۔

تکلی کا شرعی حکم:

۱۳۰۔ جبہ و ثناء کے ر ایک بیع تکلی حرام ہے، اس لئے کہ اس فرمان نبوی میں اس کی ممانعت وارد ہے: ”لا تملقوا الحب، ففس تلقوا فاشتری مہ، فاداً اسی سیدہ ی صاحبہ السوف فہو بالحبار“ (۴) آگے جا کر باہر سے مال لانے والوں سے نہ ملو۔ اگر کوئی آگے جا کر ملے اور مال خریدے پھر مال کا مالک بازار میں آنے والا کو اختیار ہوگا۔

تمام فقہاء نے اس بیع میں فسخ کرنے کا اختیار ملنے کی صراحت کی ہے:

چنانچہ مالکیہ نے کہا: اگر نہ بخت کرنے والے کو بخش کرنے والے کا سم ہو، و وہ خا موٹا رہے، تو خریدار کو کئی ہونی چیز رہنے کا اختیار ہوگا، اگر وہ چیز باقی ہو، و وہ اس کو رک بھی سکتا ہے، بین اگر کئی ہونی چیز فوت ہو چکی ہو تو وہ سب قبضہ کے ان کی قیمت ہے، اگر وہ چاہے، و اگر چاہے تو بخش دے، اگر دے۔

و اگر باقی کو بخش کرے، لے کا علم نہ ہو تو یہ اس کو کچھ کہنے کا حق نہیں ہے، و بیع قائم نہ ہوگی، و نہ یاد دہان کرنے والے پر ہوگا، یہ ثانیہ کے ایک ایک قول ہے، کیونکہ اسوں نے ساز باز کرے پر خریدار کے سے اختیار ثابت کیا ہے۔

جبکہ ثانیہ کے یہاں صحیح یہ ہے کہ خریدار کے لئے خیال نہیں ہے، اس سے کہ اس کی کوتاہی ہے۔

حنابلہ کہتے ہیں: بیع صحیح ہے، تو بخش باقی کی جانب سے ساز باز سے ہو نہ ہو، میں شرط میں، یا مابین ہے جو عا جائیں چلتا، تو خریدار کو فسخ کرے، و مانع کرے کا اختیار ہے جیسا کہ ”تکلی رکبان“ میں، و اگر اس جیسے میں چلتا ہو تو اس کے لئے خیال نہیں ہوگا (۱)۔

اس سلسلہ میں قصصی حکام میں، جن کو اصطلاح ”بخش“ میں دیکھا جائے۔

و۔ ”تکلی جلب“ یا ”رکبان“ یا ”سلع“:

۱۲۹۔ ”تکلی جلب“ ”تکلی جلب“ اور مالکیہ کی تعبیر ”تکلی سلع“ ہے۔

(۱) یعنی ۱۲۸، شرح الکبیر للرد و حاشیہ الدوسلی ۶۸، شرح الخرزلی ۸۲، ۸۳، شرح لکھن علی لہجہ ج ۲، ۱۸۲، تجلہ ج ۳، ۱۶، ۳۱۶۔

(۱) دیکھئے شرح الکبیر للرد و ۷۳۔
(۲) المصباح لہجہ بان ”جلب“، الدر المختار و رد المحتار ۳۲۳۔
(۳) تجلہ ج ۳، ۱۱۳، فتح القدیر ۶/۷۰، و ج ۵، ۳۳۲، و ۶۸۲، ۳۲۲، حاشیہ الخلی علی تبیین الحقائق ۶۸۳۔
(۴) حدیث: ”لا تملقوا الحب“ کی روایت مسلم (۳۳۷۵) فتح البیہی، نے کی ہے۔

سے نہیں ہے، بلکہ اس کا تعلق ایک طرح کے دھوکے سے ہے، جس کی تاہی اختیار ثابت کر کے ممکن ہے، لہذا ایہ بیع معاوضہ کے مشابہ ہے، اور بیع الخاضع للہادی (شرعی کا یہابی کے سے بیچنے) سے ملگ ہے اس لئے کہ اس کی تاہی اختیار کے ذریعہ ممکن نہیں ہوتی ہے اس سے کہ ضرر اس کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہے۔

امام احمد سے ایک دوسری روایت یہ ہے کہ تلخی فاسد ہوگی، اس کی وجہ خاطر ممانعت ہے۔ ابن قدامہ نے کہا: پہلا قول زیادہ صحیح ہے^(۱)۔

ز- شہ کی کی دیہاتی سے فروخت:

۱۳۲- حدیث احمدی میں اس سے مناعت و راجع ہے، مثلاً حضرت جابرؓ کی مرفوع روایت ہے: ”لا بیع حاضر لہاد، دعوا الناس بوزق اللہ بعضهم من بعض“^(۲) (شہری دہر والے کے لئے نہ بیچے، لوگوں کو چھوڑو، لہذا تمہاری ایک کو دوسرے سے روٹی دیتا ہے)۔

”بیع الخاضع للہادی“ سے مراد کیا ہے؟ اس کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ شہری بارہ والے کا مال ہو، اس سے ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس کے بیچنے میں بڑا پرانے کی وجہ سے ہل شہ کونستان پہنچے گا۔ اس کی اور بھی تشریح کی گئی ہے۔ ہر ممانعت کے لئے جواز اور عدم جواز اور صحت یا باطل ہونے کے لحاظ سے کچھ شرائط اور تفصیلات ہیں۔

اس کو اصطلاح ”بیع الخاضع للہادی“ میں دیکھا جائے۔

حقیقہ یہ ہے کہ تلخی مکرہ ہے، اس لئے کہ اس میں ضرر یا ضرر ہے، یہ جیسا کہ کاسانی نے کہا: اس لئے کہ بیع اپنی ذات میں مشروہ ہے، ہر ممانعت دوسری چیز میں ہے۔ یعنی پہلی چیز کے مطابق (جس کو ہم نے ان کے نزدیک وریا ہے) عام لوگوں کو نقص پہنچا، دوسری تشریح کے مطابق سلمان کے مالکین کو دھوکہ دینا ہے لہذا ضرر یا ضرر نہ ہو تو کوئی حرج نہیں ہے، اور نہ ہی مکرہ ہے، جیسا کہ مرغینانی، کرلائی، کاسانی، بطلی اور صلی نے اس کی صرح کی ہے، اس لئے کہ اس میں ضرر نہیں ہے^(۱)۔

لہذا ابن قدامہ کا قول کہ امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی بیویؓ کا کرنا زیادہ جب ہے^(۲)، علی الاطلاق نہیں ہے۔ اور مکرہ و بیع کا فتح کرنا، وہوں میں سے ایک پر واجب ہے، تاکہ گناہ کا خاتمہ ہو، اور اگر بہت ان کے نزدیک مطلق ہونے کے وقت حرمت کے سے ہے، جیسا کہ یہاں ہے، جیسا کہ مکرہ و بیع میں ہے۔

تلخی کا قانونی حکم:

۱۳۱- جمہور فقہاء کے نزدیک بیع تلخی صحیح ہے، اور اس کی وجہ سے عقد فسخ نہ ہوگا۔ ابن قدامہ سے اس عبد اللہ سے غل یا بے کو۔ ایک کے قول کے مطابق بیع صحیح ہے۔ صحت کی توجیہ یہی ہے کہ: حضرت ابو ہریرہؓ کی ساقہ حدیث میں ”خیار“ کا اثبات ہے۔ اور خیار صرف عقد صحیح میں ہی ہوتا ہے۔

اور اس سے کہ ممانعت فروخت شدہ بیع میں موجود ملک کی وجہ

(۱) المغنی ۴/۲۸۲، ۲۸۱

(۲) حدیث لا بیع حاضر لہاد۔ کی روایت مسلم (۵/۵۷۳، طبع مجلس) نے کی ہے

(۱) بدیع الصالح ۵/۳۳۲، اہدایہ و شرح المختار ۱/۵۷۶، تبیین الحقائق ۴/۶۸، اہدایہ مختار ۴/۳۲۔
(۲) المغنی ۴/۲۸۱، اہدایہ مختار ۴/۱۳۲۔

نوع دوم: وہ سب جن کے نتیجے میں دینی یا خالص
عبودتی محنت اُڑ جائے:

نفس - ذن جمعہ کے وقت:

۱۳۳۳ ستر آج کا حکم ہے کہ جمعہ کے دن عشاء (اذان) کے وقت حج
ترک کر دی جائے۔ فرماں باری ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
تَوَدَّيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَ
ذَرُوا الْبَيْعَ، ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ" (۱) (اے
ایمان والو! جب جمعہ کے دن "اذان" کی جائے نماز کے لئے دو چل پڑا
کہ اللہ کی یاد کی طرف، یہ فریضہ صحت چھوڑ، یا رہ، یہ تمہارا حق
میں بہتر ہے اگر تم کچھ سمجھ سکتے ہو)۔

حج ترک کرنے کا حکم اس کی ممانعت ہے۔

اس نص کی وجہ سے حج کے حرام ہونے میں فقہاء کا اختلاف
نہیں ہے۔

البتہ جمعہ کی "دن میں ہیں، دن میں سے کس اذان کے وقت کو
حج سے ممانعت کا محل مل جائے گا؟

الف - اس سلسلے میں جمہور فقہاء کی رائے دن میں سے بعض
مغنیہ مشاء طحاوی بھی ہیں، یہ ہے کہ یہ وہ دن ہے جس کا تعامل جاری
ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں صرف یہی دن تھی یعنی جمعہ
کی وہ اذان جو عصر کے سامنے اس وقت ہوتی ہے جب امام نہ پہنچے
موجود ہوگا ہے، لہذا "عشاء" سے یہی اذان مراد ہوگی۔ اور اسی وجہ
سے مالکیہ اور حنابلہ نے اس کو اذان ثانی کے ساتھ عقیدہ کیا ہے (۲)۔

(۱) سورہ جمعہ ۹۲۔

(۲) الہدیہ مع الشرح ۳۸۷، شرح المنہج للعلیہ ۵۳۴، شرح الخیر
۹۰۲، التوفیق فی الفقہ ۵۷۵ کا ملاحظہ کیجئے، نیز دیکھئے کتاب التنازع
۸۰۳۔

ان کے دلائل حسب ذیل ہیں:

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"كَانَ الْمَدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَهُ إِذَا جَسَسَ الْإِمَامُ عَسَى
الْمَسِيرَ، عَلَىٰ عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَ عَثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرَ
النَّاسُ، زَادَ الْمَدَاءُ الثَّلَاثَ عَلَى الرَّوْدَاءِ" (حضور ﷺ کے
زمانہ میں۔ اور حضرت ابو بکر و عمر کے زمانہ میں جمعہ کے دن پہلی "اذان"
اس وقت ہو اُترتی تھی جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھتا تھا،
حضرت عثمان کے زمانہ میں جب لوگ بہت ہو گئے تو انہوں نے
"رواد" پر تیسری "اذان" کا اضافہ کیا)۔

ایک روایت میں اتنا لکھا ہے: "زاد الثانی" (دوسری اذان کا
اضافہ کیا)۔

ایک اور روایت میں ہے: "علی دار فی السوق، یقال
لہا: الزوراء" (۱) (بازار میں ایک مکان پر جس کو "زوراء" کہا جاتا
ہے)۔ اور تیسرے زمانہ میں پہلی اذان کو تیسری اذان کہنا اس لئے
ہے کہ اقامت کو (جیسا کہ ابن الہمام کہتے ہیں) اذان کہا جاتا ہے،
جیسا کہ حدیث میں ہے: "بین کل اذانین صلاۃ" (۲) (ہر دو
اذانوں کے درمیان نماز ہے)۔

نیز اس لئے کہ اس اذان کے وقت خرید و فروخت نماز سے

(۱) حدیث ۳۱۳۳، السب بن یزید۔ "کی روایت بخاری (بخاری ۳۳۳۳ طبع
انتقیر) نے کی ہے دوسری روایت بخاری (۳۹۶۴) نے کی ہے، اور
تیسری روایت ابن ماجہ (۲۵۹۷ طبع النسخ) نے کی ہے نیز دیکھئے فتح
القدیر شرح الہدایہ ۳۸۷۔

(۲) حدیث ۳۱۳۳، السب بن یزید۔ "کی روایت بخاری (بخاری ۳۳۳۳ طبع
انتقیر) نے کی ہے دوسری روایت بخاری (۳۹۶۴) نے کی ہے، اور
تیسری روایت ابن ماجہ (۲۵۹۷ طبع النسخ) نے کی ہے نیز دیکھئے فتح
القدیر ۳۸۷۔

پہلے ہی وقت ہے (۱) یہ تک امام احمد کے نزدیک جمعہ کا وقت ایک
نیز دوسرے کے بلند ہونے سے ظہر کے آخری وقت تک ہے۔

اس کا شرعی حکم:

۱۳۴- جمہور فقہاء کے نزدیک اس کے وقت شروع ہونا وقت
سے ممانعت تحریمی ہے مطلقاً، ثانویہ اور ثانویہ نے اس کی صراحت
کی ہے۔

تہذیب حنفیہ نے لکھا ہے کہ ممانعت کا کم درجہ درست ہے،
اور یہ کہ ترک بیع واجب ہے، لہذا وہ مذہب کے مطابق طریق یعنی
فروخت کرنے والے "ذریعہ" کی طرف سے مکروہ تحریمی ہے۔ اس
پر حرام کا اطلاق صحیح ہے جیسا کہ مرغینانی کی تعبیر ہے، اور اس کو ترک
کر فرض ہے جیسا کہ شریعتی کی تعبیر ہے (۲)۔

اس نتیجہ کی حرمت کی قیود:

۱۳۵- تحریم یا حرمت کی متقاضی یہ ممانعت ہے قیود کے ساتھ
مقید ہے:

۱- نیت میں مصروف شخص اس لوگوں میں سے ہونا چاہیے
لازم ہے، لہذا عورت، بچہ، اور مریض پر بیع حرام نہیں ہے بلکہ حنفیہ
نے صراحت کی ہے کہ اس ممانعت سے وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جن پر جمعہ
واجب نہیں ہے (۳)۔

(۱) المنی ۲/۵۲۔

(۲) دیکھئے فتاویٰ احمدیہ ص ۵۷، شرح صحیح عیسیٰ، ج ۲، ص ۵۳، کثوف
الافتاح ۳/۱۸۰، حاشیہ العلوی علی تبیین الفقہاء ص ۶۸، حاشیہ الخلیفہ و سائل
مرتبہ اصلاح ۲/۲۸۲، نیز دیکھئے الدر المختار ۲/۳۱۳، انہوں نے کراہت
تحریمی سے تعبیر کیا ہے الہدایہ مع الشرح ۲/۳۸۲۔

(۳) حاشیہ الخلیفہ علی مرتبہ اصلاح ۲/۳۹۲، شرح صحیح عیسیٰ، ج ۲، ص ۵۳،
المنی ۲/۳۶۲، الدر المختار و ملکات ۲/۳۰۲۔

بناوے کی، و پوری بعض نماز کے فوت ہونے کا درمیان ہے (۱)۔

ب- حنفیہ کے نزدیک قول، صبح اور مختار، اور ان کو شمس لاہر نے
اختیار دیا ہے، یہ ہے کہ ممنوع پہلی "ان" کے وقت بیع ہے جو منارہ پر
ہوتی ہے، اور اسی "ان" کے وقت جمعہ کے لئے سنی نماز واجب ہوتا
ہے۔ اور اسی کو حسن نے امام ابو حنیفہ سے روایت کیا ہے، اگر وہ "ان
زوال" کے بعد ہو۔

اس کی توجیہ انصوب نے یہ کی ہے کہ اطلاع اور خبر، یہاں ان کے
درمیان حاصل ہوتا ہے، "تر" و منبر کے پاس "ان" کا انتظار کرنا تو
سنت کی "گتلی" و خطبہ کا سننا ضرور جائے گا۔ "ان" تا وقت جمعہ بھی چھوٹ
سکتا ہے اگر اس کا گھر جامع مسجد سے دور ہو۔

بلکہ خطبہ کی "گتلی" کی رائے کے متعلق صاحب "المحرر" کا یہ
قول نقل کیا ہے کہ وہ ضعیف ہے (۲)۔

ج- امام احمد سے ایک روایت ہے جس کو "قاضی" نے نقل کیا
ہے کہ بیع زوال شمس سے حرام ہوتا ہے گو کہ امام پر یہ نہ پیشا ہو۔

یہ روایت حنفیہ کے مذہب سے قریب ہے، لیکن ابن قدامہ کا
فیصلہ ہے کہ یہ چند جہود سے صحیح نہیں جو یہ ہیں:

اللہ تعالیٰ سے شروع ہونے کی ممانعت کو، "ان" پر مطلق یا ب،
وقت پر نہیں، اس سے کہ اس کا مقصد جمعہ کو پانا ہے۔ اس کا حصول
ممبر پر امام کے بیٹنے کے فوراً بعد، "ان" سے ہوگا، نہ کہ اس سے
جس کا "تر" "قاضی" سے کیا ہے، یعنی زوال آفتاب سے، اگرچہ امام
ممبر پر نہ بیٹھا ہو، نہ اس سے کہ اگر شروع ہونے کی حرمت وقت پر
معلق ہوتی تو زوال کے ساتھ خاص نہ ہوتی، اس لئے کہ اس سے

(۱) کثوف الفتاح ۳/۱۸۰۔

(۲) الہدایہ و انہایہ ۲/۳۸۳، تبیین الفقہاء ص ۶۸، مرتبہ اصلاح عیسیٰ
الخلیفہ ۲/۳۸۲، الدر المختار ۲/۳۲۲۔

بیچ و ممانعت نماز سے فراغت تک برقرار رہتی ہے، اس سلسلے میں ان

دو تصریحات یہ ہیں:

بیچ نکاح اور دوسرے مخلوق و خطیب کے بیٹھنے کے وقت سے نماز کے اختتام تک حرام ہیں (۱)۔

حرمت جمعہ سے فراغت تک برقرار رہتی ہے (۲)۔

بیچ اور صنعتوں کی حرمت اذان غائی کے شروع ہونے یا اس وقت سے کہ اگر وہ اس میں دو گھر سے سعی کرے تو جمعہ کو پالے گا نماز کے ختم ہونے تک برقرار رہتی ہے (۳)۔

ذن کے وقت بیچ کے عمومی احکام:

۱۔ جس پر جمعہ لازم ہے اس کی طرف سے ایسے شخص کے ہاتھ بیچ کا حکم جس پر جمعہ لازم نہیں:

۱۳۸- فقہاء کا فیصلہ ہے کہ جس پر جمعہ واجب نہیں وہ اذان کے وقت بیچ کی حرمت حکم سے مستثنیٰ ہے بشرطیکہ ان دونوں پر جمعہ واجب نہ ہو (۴) لہذا اگر ایسے شخص اس میں بیچ کریں جن پر جمعہ لازم نہیں تو نہ حرام ہے نہ مکروہ (جیسا کہ ثانویہ نے ممانعت کی ہے) (۵)۔

اگر ایک پر جمعہ واجب ہو دوسرے پر نہ ہو:

تو جمہور حنفیہ و ثانویہ کا مذہب یہ ہے کہ دونوں ہی مکروہ ہوں گے، اس سے کہ پہلا شخص جس پر جمعہ واجب ہے اس نے ممانعت کا رتباب کیا، دوسرے شخص نے جس پر جمعہ واجب نہیں (۱) اتقوین الکلیہ ۱/ ۵، دیکھئے شرح الخرشنی ۹۰/ ۲، و عمومی طور پر دیکھئے

مرآۃ العلام ۲۸۳۔

(۲) حاشیہ الخرشنی علی شرح المسیح ۵۳/ ۲۔

(۳) کتاب القناع ۳/ ۱۸۔

(۴) حاشیہ الخوطاوی علی مرآۃ العلام ۲۸۲، بحوالہ جاتی۔

(۵) شرح المسیح بحاشیہ ۵۳/ ۲۔

اس کو اس پر تعاون کیا۔

ثانویہ کے یہاں ایک قول جس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے، یہ ہے کہ اگر سے کے لئے بھی جس پر جمعہ واجب نہیں مکرہ ہے یمن وہ نہ گارنہ ہوگا (۱)۔

ثانیہ نے ممانعت کی ہے کہ اس حالت میں بیچ و غیرہ کو فتح کر دیا جائے گا جبکہ ایسے شخص کی طرف سے ہو جس پر جمعہ واجب ہے، کہ ایسے شخص کے ہاتھ ہو جس پر جمعہ واجب نہیں ہے (۲)۔

ثانیہ نے ممانعت کی ہے کہ جس پر جمعہ لازم ہے اس کے تعلق سے بیچ صحیح نہیں ہے۔ اور دوسرے شخص کے سے جس پر جمعہ لازم نہیں ہے یہ ممانعت مکروہ ہے، اس سے کہ اس میں تاویذ و تہاوس کرنا ہے (۳)۔

دوم: اذان سن کر جامع مسجد جاتے ہوئے بیچ کا حکم:

۱۳۹- چونکہ جامع مسجد جانے والا ممنوع کے رتباب میں موٹا ہوتے ہوئے عی ممانعت سے مطلوب امر کی تکمیل کر رہا ہے اس لئے فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔

۱۔ حنفیہ کے مذہب میں رتخ ثانویہ کا مذہب، وراثہ کا ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ دونوں چلتے چلتے بیچ کریں تو حرام نہیں ہے، حنفیہ میں سے ابن قیم نے "اسراج" کے حوالہ سے کہا ہے کہ مکروہ نہیں ہے اگر وہ جمعہ سے رتباب نہ جتے۔ وراثہ نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے (۴)۔

(۱) حاشیہ الخوطاوی علی مرآۃ العلام ۲۸۲، شرح المسیح ۵۳/ ۲۔

(۲) حاشیہ الخوطاوی علی شرح الخرشنی ۹۰/ ۲۔

(۳) کتاب القناع ۳/ ۱۸۰۔

(۴) رد المحتار ۱/ ۵۵۲، الدر المختار ۳۲۲/ ۲، شرح المسیح ۵۳/ ۲، حاشیہ الخوطاوی

۵۳/ ۲، حاشیہ الخوطاوی علی شرح کتاب الطالب ۳۲۸۔

اس نقطہ نظر کی صرف وہی تعلیل ہے جس کو حنفی میں سے شریعتی نے پیش کیا ہے کہ یہ سعی میں خلل انداز ہے، لہذا امر کے مطلق ہونے کی وجہ سے اس کا ترک کرنا واجب ہوگا۔ اسی طرح بعض مالکیہ کی رائے کے مطابق یہ مدبر بیعہ کے لئے ہے (۱)۔

سوم: سعی کے بعد مسجد میں بیع کا حکم:

۱۴۰- فتاویٰ، اس کی صراحت پر متفق ہیں:

ام۔ حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ مسجد کے دروازہ پر یا مسجد میں اذان اول کے وقت جو زوال کے بعد ہو بیع کرنے کا گناہ جمعہ کے لئے چلتے ہوئے بیع سے بڑھا ہوا ہے۔

ب۔ شافعیہ کی صراحت ہے کہ بیع وغیرہ سے منع اس شخص کے حق میں ہے جو اس کے لئے مسجد کے حدود میں پہنچا ہو، لیکن اگر وہ اس سے قبل جامع مسجد یا اس سے قریب کسی جگہ پہنچا ہو اور بیع کی تو حرام نہیں ہے، لیکن مسجد میں بیع کرنا مکروہ ہے، لیکن جرئ وغیرہ نے صراحت کی ہے کہ ان کا قول حرمت کے زیادہ قریب ہے (۲)۔

ج۔ حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ اذان کے بعد نقد ثمن یا ذمہ میں واجب ثمن کے عوض پانی چھانکنا مکروہ ہے، (جیسا کہ حریم میں ہونا ہے) بلکہ انہوں نے اشارہ کیا ہے کہ اذان شروع ہونے کے بعد شریعہ فرہغت کی عدم صحت کا تقاضا حرمت ہی ہے۔ خاص طور پر جبکہ یہ مسجد میں ہو، مگر یہ کہ کہا جائے کہ یہ حقیقت میں بیع نہیں ہے بلکہ راحت ہے، پھر اس کی طرف سے نیابت ہوتی ہے (۳)۔

بیع منہی عنہ کی ممانعت مطلقاً اور ہے، لہذا ”اجتناب“ کے درمیان اس کو بعض صورتوں کے ساتھ خاص کرنا حنفیہ کے تقاعد کے مطابق نہیں ہے، لہذا اجتہاد کے درمیان تخصیص جاری نہیں ہوتی (۱)۔ عدم صراحت کی تعلیل یہ دینی ہے کہ فاسد کے وقت بیع کی ممانعت کی وجہ یہی ہے جس کا پیش کرنا ہے۔ اور جب سعی میں خلل نہیں ہے تو ممانعت بھی نہیں ہوگی۔

یہ ایک اس نص پر آتی ہے اس لوگوں کو خاص کر یا یا ہے جن پر جمعہ واجب نہیں ہے، ورنہ عام میں سب تخصیص آجائے تو وہ ظنی ہو جاتا ہے۔ اور بعد میں اس کی تخصیص ”راے“ یعنی اجتہاد کے درمیان بھی جاری ہو جاتی ہے (۲)۔

مالکیہ نے جو زکی قویہ یہی ہے کہ بیع اس حالت میں ان وہوں کے سے سعی سے رکاوٹ نہیں بنے کی، مالکیہ نے اس کو حضرت ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے (۳)۔

ب۔ بعض حنفیہ مثلاً صاحب ”انہر“، ربیع، مصلیٰ، بقول باب جمعہ کے شروع میں، اور شریعتی کی رائے ہے کہ بیع کو چھوڑنا واجب ہے کہ سعی کے ساتھ ہو۔ صاحب ”انہر“ نے صراحت کی ہے کہ اسی پر اعتناء کرنا چاہئے (۴)۔

بعینہ یہی مالکیہ کا دوسرا قول بھی ہے، اور یہی حنابلہ کے حکام سے ظاہر ہوتا ہے (۵) کہ کوک انہوں نے بذات خود اس مسئلہ کو رائے نہیں کیا ہے۔

(۱) تبیین الحقائق ص ۶۸، نیز دیکھئے جامعہ الفقہاء علی مرقاۃ المفصل ص ۲۸۲۔

(۲) الدر المنثور رد المحتار ص ۳۳۳، نیز دیکھئے ابن ماجہ بن کے بارے میں من کا مناقبہ و تخصیص کے بجائے تعلیل پر ابن کی تائید۔

(۳) جامعہ الفقہاء علی مرقاۃ المفصل ص ۲۸۸۔

(۴) رد المحتار ص ۵۵۲، تبیین الحقائق ص ۶۸، مرقاۃ المفصل ص ۲۸۲۔

(۵) جامعہ الفقہاء علی مرقاۃ المفصل ص ۹۰، نیز دیکھئے کتاب الفتن ص ۸۰۔

(۱) مرقاۃ المفصل ص ۲۸۲، جامعہ الفقہاء علی مرقاۃ المفصل ص ۳۲۸۔

(۲) شرح المنہج ص ۱۲، رد المحتار ص ۵۵۲، مرقاۃ المفصل ص ۲۸۲۔

(۳) کتاب الفتن ص ۸۱۔

بلکہ آیت پر عمل کرتے ہوئے جامع مسجد کی طرف پیش قدمی واجب ہوئی^(۱)۔

ششم: اذان میں اعتبار ابتداء کا ہے یا مکمل ہونے کا؟
۱۴۳- مالکیہ نے سراسر اس کی ہے کہ "ا" میں شمار اس کے آغاز کا ہے، مکمل ہونے کا نہیں، لہذا "مرموں اللہ" کہہ دے تو بیج حرام ہو جائے گی، اس لئے کہ حرمت کا مطلق "ا" سے ہے^(۲)۔

اس کا قانونی حکم:

۱۴۴- جمہور فقہاء حنفیہ، شافعیہ اور بعض مالکیہ کی رائے ہے کہ عقد بیج صحیح ہوگا، اس لئے کہ اس سے ممانعت بیج کے علاوہ اس میں اور اس سے خارج ہے، اور ترک کرنا ہے، لہذا بیج وصل کے لحاظ سے مشروع اور جائز ہوگی، لیکن مکرہ و تحریمی ہوگی، اس سے کہ اس کے ساتھ یک غیر مشروع بیج متصل ہوئی ہے، اور وہ بھی ترک کرنا ہے^(۳)۔

صحت بیج پر حسب دلیل و مؤلفات بتاتے ہیں:

الف۔ اس کا بیج واجب میں ہوگا، حنفیہ کے یہاں یک قول اور مالکیہ کے یہاں بھی ایک قول یہی ہے، چنانچہ شیخ مدنی نے کہا: اس مسئلہ میں ایک امر قول یہ ہے کہ بیج حنفی میں ہوں بلکہ مانع رہے کی اور مؤلف سے استفادہ کرے گا۔
ب۔ ثمن واجب ہوگا، قیمت نہیں۔

(۱) مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۸۲، شرح کنایہ علی مہملی رسالہ ابن ابی زید عابدی ص ۳۲۸، کشاف القناع ج ۱ ص ۵۸۱، جامعہ لکھنؤ علی شرح المنہج ص ۵۳۲۔

(۲) جامعہ لکھنؤ علی شرح کنایہ ص ۳۲۸۔

(۳) الدر المختار ج ۱ ص ۳۱۳، جامعہ لکھنؤ ص ۲۹۲، شرح منہج جامعہ لکھنؤ ص ۵۳۲، التواہین لکھنؤ ص ۵۷۷، بیواہج الصالح ج ۱ ص ۳۳۲۔

چہ رمہ زول کے بعد دوسری اذان سے قبل بیج:

۱۴۱- وجوب سعی اور ترک بیج کے بارے میں حنفیہ کے یہاں معتبر وقت کا داخل ہونا ہے، اور اسی وجہ سے انہوں نے اذان کو ماستحق میں اس کے ساتھ مقید کیا ہے، لہذا مناسب ہے کہ زول کے بعد بیج کی راست ثابت ہو، اور اس سے قبل نہ ہو^(۱)۔

شافعیہ نے اسی طرح صراحت کی ہے کہ بیج "مید" ان مانی اور خطبہ کے لئے بیٹھنے سے قبل جبکہ زول کے بعد ہوں مکرہ ہیں، اس سے کہ وجوب کا وقت داخل ہو چکا ہے البتہ زول سے قبل مقدمہ نہیں ہے۔

ن کے نزدیک یہ دونوں احکام اس صورت کے ساتھ مقید ہیں کہ عقد کرنے والے پر اس وقت سعی لازم نہ ہوتی ہو، ورنہ اگر ایسا ہو کہ اس وقت چاہے بغیر جمعہ نہیں مل سکتا تو وہ عقد اس پر حرام ہوگا^(۲)۔

پہجم: ممانعت کا جمعہ سے غافل کرنے والی تمام چیزوں کو شامل ہونا:

۱۴۲- فقہاء متفق ہیں کہ عدا کے بعد ہر ایسی چیز حرام یا مکرہ (اس میں فقہاء کے اختلاف کے ساتھ) ہے جو جمعہ کے لئے جائے سے غافل کرے، والی ہو، "رجوعہ کے لئے جائے سے غافل کرے" والی ہر چیز کو ترک کرنا واجب ہے مثلاً "ان کے وقت سے با آغا کرنا، کھانا، سہاٹی، تمام صنعتیں مثلاً بھاؤ، آواز لگانا، اور ثابت، اسی طرح عبادت میں مصروفیت، اہل و عیال وغیرہ کے ساتھ اپنے گھر میں بھرے رہنا، کوکب گھر مسجد کے دروازے پر یا اس سے قریب ہو

(۱) الدر المختار ج ۱ ص ۵۵۲، مرقاۃ المفاتیح ج ۱ ص ۲۸۲۔

(۲) شرح منہج جامعہ لکھنؤ ج ۱ ص ۵۳۲، تصرف کے ساتھ

بیع منہی عنہ ۱۳۵

ان کے برائے ایک "بدل کا مبد" (یعنی دوسرے جو مکافات کی شرط پر ہو جیسا کہ مالکیہ کی تعبیر ہے یا عوض کی شرط پر جیسا کہ حنفیہ وغیرہ کی تعبیر ہے) بیع کی طرح ہے۔

قطع کے بارے میں مناسب یہ ہے کہ وہ مانڈ ہو جائے قطع نہ ہو، مابعدہ طبع کا تقاضا یہی ہے "اور وہ طبع یہ ہے کہ قطع بالکلیہ باطل ہو جائے گا اور بیع نہ رہا جائے" (۱)۔

بہد متاہلہ نے سہرست کی ہے کہ بیع تھوڑی ہو یا زیادہ صحیح نہیں ہوئی، اور مابعدہ نص قرآنی جو حکم حرمت میں ظاہر ہے، اس کی وجہ سے مستعدی نہ ہوئی (۲)۔

ب- کافر کے ہاتھ مصحف کی بیع:

۱۳۵- باتفاق فقہاء یہ بیع ممنوع ہے، جمہور فقہاء نے حرمت کی سہرست کی ہے، اور حنفیہ کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ حرمت ثابت ہے۔ "اور اگر بات" ان کے قواعد تعلیمات کے مطابق حرمت کے لئے ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں: مالک کے لئے حرام ہے کہ کافر کے ہاتھ مصحف یا اس کا جز ہر وقت کرے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ مصحف کی طہیث کی وجہ سے اس میں اسد م کی بے حرمتی ہے۔

فرمان باری ہے: "وَلْيُبَدِّلِ اللَّهُ لَكُمُ الْفَرَيقَ عَلَى الْمَوْتِ مَسِيلاً" (۳) "اور اللہ کافروں کا ہرگز مومنوں پر غلبہ نہ

دے گا۔ قبضہ سے قبل نہ وقت شدت پر طہیث ثابت ہوئی (۱)۔
 بین مالکیہ کا مشہور مذہب یہ ہے کہ یہ بیع بیع فائدہ کی طرح بیع رہی جائے گی، "اور خریدار کے ہاتھ سے واپس نہ لی جائے گی، اگر فوت نہ ہوئی ہو۔ ماں (پارہ) کے ہر لئے سے (نوت ہو چکی ہو) عقد مانڈ ہو جائے گا، "اور خریدار پر قبضہ کے وقت کی قیمت لازم ہوئی، مشہور یہی قول ہے، ایک قول ہے کہ بیع کے وقت کی قیمت لازم ہوگی (۲)۔

بن مالکیہ نے "جواب فتح کی سہرست" کی ہے، انہوں نے اس کے ساتھ بیع کے مثل جاریہ شریعت، "تلا" "و شفعہ کولا حق" یا ہے، "اور ان کے ذریعہ یا یہ ہو بین، اگر ترک کر دیا یا ہو نہیں، تاہم انہوں نے نکاح، ہبہ، صدقہ، وراثہ کی جیسے امور کو مستثنیٰ کیا ہے، لہذا ان میں سے کسی کو بیع نہیں کیا جائے گا، گو کہ حرام ہو۔

ن مذکورہ چیزوں میں بیع وغیرہ کے درمیان میں کے نزدیک فرق یہ ہے کہ بیع وغیرہ جس میں عوض ہے، ان میں بیع کی وجہ سے ہر ایک کو پنا عوض مل جاتا ہے، لہذا اس میں کوئی بڑا ضرر نہیں ہے، برعکس ان چیزوں کے جن میں عوض نہیں ہے، کہ وہ بالکلیہ باطل ہو جاتی ہیں "بیع ہو جائے" (۳)۔

عدوی نے نکاح کے بارے میں ایک "میری طہیث" لکھی ہے، وہ یہ ہے کہ اس کے بیع سے ضرر ہوگا، کیونکہ بسا اوقات زوجین میں سے ایک دوسرے سے مانوس ہو جاتے ہیں۔

(۱) حاشیہ الطحاوی علی شرح الفلاح ۲۸۲، نیز دیکھئے رد المحتار ۳۱۳، حاشیہ العدوی علی شرح الخرش ۹۰/۲، و نیز دیکھئے القوانین الفقہیہ ۵۷ میں بیع کے مصدر میں اختلاف کی طرف اشارہ۔

(۲) شرح الخرش ۹۰/۲۔

(۳) شرح الخرش بحاشیہ الطحاوی ۹۰/۲، نیز دیکھئے حاشیہ الطحاوی علی شرح رسالۃ ابن جرییر ۳۲۸۔

(۱) شرح الخرش حوالہ سابق۔

(۲) کتاب الفلاح ۱۸۰/۲، نیز دیکھئے الخرش ۱۳۶/۲۔

(۳) شرح الخرش ۱۰/۵، نیز اس کے مثل: شرح صحیح علیہ، ج ۱، ص ۲۰۰، ۲۰۱ میں دیکھئے۔

ہوئے دے گا۔

ہیں) اسلام کی شہ سرف مسلمان نام کی شریہ ری مصحف کی شریہ ری میں لکائی ہے (۱)۔

ب۔ شافعی کا مذہب اور مالکیہ کا مشہور مذہب اور شافعیہ کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ کفر کے ہاتھ مصحف کی بیچ صحیح ہے، الہ اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کو اپنی ملیت سے نکالے، تاکہ کتاب اللہ کو امانت سے پایا جائے (جیسا کہ ابن عسیر نے طحاوی کے حوالے سے نقل کیا ہے) نیز اس لئے کہ اس میں قرآن پر حدیث کی وجہ سے اسلام کی بے حقیقی ہے، (جیسا کہ شافعی کہتے ہیں) اور حرمت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ عمیرہ نے کہا (۲)۔

اس بیچ سے ملحق امور:

۱۳۶۔ جس طرح کفار کے ہاتھ مصحف کی بیچ ممنوع ہے اسی طرح قرآن کو ہر حدیث کرنا اور ان کو ہر حدیث کرنا (جیسا کہ مالکیہ نے اس کی صراحت کی ہے) ممنوع ہے، اور اسی طرح قرآن کو ان کے پاس رہن میں دینا (جیسا کہ حنابلہ نے صراحت کی ہے) ممنوع ہے۔ اول الذکر علماء کفار کو مجبور کرتے ہیں کہ وہ اس کو اپنی ملیت سے نکالیں، جیسا کہ بیچ میں ہے، دوسری نے اس کی صراحت کی ہے (۳)۔ اس میں دوسروں کا اختلاف نہیں ہوا چاہئے۔

اس بیچ سے مستثنیٰ امور:

۱۳۷۔ شافعیہ نے مصحف کی بیچ کے حکم سے چند چیزوں کو مستثنیٰ

(۱) القوانین الکبیرہ ۳/۱۳۱، نیز اس شرط کے (۱) میں دیکھئے شرح لکھنؤی ج ۱، ص ۲۰، ۲۱۔

(۲) رد المحتار ۳/۳۳۲، شرح لکھنؤی ج ۱، ص ۵۰، ۵۱، نیز تالیف کا دوسرا قول دیکھئے شرح لکھنؤی علی المصباح ج ۱، ص ۵۶، ۵۷، اور حاشیہ الدوسری علی المصباح ج ۱، ص ۵۷۔

(۳) کتاب الفتاویٰ ج ۳، ص ۳۳، حاشیہ الدوسری علی المصباح ج ۱، ص ۵۷۔

اس تعبیل کی اصل کا تعلق حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی اس روایت سے ہے: "ان رسول اللہ ﷺ بھی تو مسافر بالقراآن الی ارض العدو" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا)۔

تاہم اس بیچ کی صحت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

الف۔ شافعیہ کے یہاں ائمہ حنابلہ کا مذہب اور مالکیہ کے یہاں ایک قول یہ ہے کہ کفر کے ہاتھ مصحف فروخت کرنا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ فرمان باری ہے: "وَلَا تَعَاوَنُوا عَلٰی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ" (۲) (اور گناہ اور زیادتیاں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)۔ نیز اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن کو سفر میں دشمن کے ملک میں لے جانے سے منع فرمایا، کیونکہ اس کے ہاتھ میں آجائے گا مدیثہ ہے، لہذا اس کو اس پر قدرت نہیں کی جائے گی، نیز اس سے کہ جب کفر کفر پر حدیث پر اثر رکھے سے رہا جاتا ہے، تو حدیث کا آثار سے بھی رہا جائے گا، جیسا کہ جیسا جائز بیچ میں ہے، نیز مصحف وغیرہ کفر کی ملیت میں تو ہیں ہے (۳)۔

مالکیہ نے اس پر بیچ کے فتح کو متفرع کیا ہے، بشرطیکہ فروخت شدہ چیز موجود ہو۔ اس رائے کو حنفیوں نے اکثر اصحاب مالک سے منسوب کیا ہے (۴)۔ مالکیہ نے بیچ میں (جیسا کہ ابن تری کہتے

(۱) حدیث: "بھی اس سے قراآن" کی روایت بخاری (۱) ج ۱، ص ۱۳۳، طبع استغنیہ (۲) اور مسلم (۳) ج ۱، ص ۱۳۷، طبع لکھنؤی (۴) نے کی ہے۔

(۲) سورہ مائدہ ۲۰۔

(۳) المصباح ج ۱، ص ۳۳۲، کتاب الفتاویٰ ج ۳، ص ۳۳، شرح لکھنؤی ج ۱، ص ۵۰، ۵۱، نیز دیکھئے شرح لکھنؤی علی المصباح ج ۱، ص ۵۶، ۵۷، تحت الفتاویٰ ج ۳، ص ۳۳۔

(۴) حاشیہ الدوسری علی المصباح ج ۱، ص ۵۷۔

یہ ہے:

یہ درانہم ومانیر جن پر قرآن کی کوئی آیت نازل ہو، اس لئے کہ اس کی حاجت ہے۔

اہل ذمہ کا یہ مکانات خریدنا جن کی دیواروں یا چھتوں میں قرآن لکھا ہوا ہو، اس لئے کہ عموم بلوی ہے۔ اور وہ عام حالات میں گنجی ش کی وجہ سے معاف ہوگا، اس لئے کہ اس آتش سے متنبہ، قرآن نیت نہیں ہوتی۔

بعض حضرات (مثلاً ابن عبدالحق) نے، اس کاغذ کے لئے تعویذ کو مستثنیٰ کیا ہے جس کے اسلام کی امید ہو، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی قنداء میں مکتوب مستثنیٰ ہے۔

اسی طرح انہوں نے اس کپڑے کو مستثنیٰ کیا ہے جس پر کچھ قرآن تحریر ہو، اس سے کہ اس تحریر کا مقصد قرآنیت نہیں ہوتی، بلکہ یہ کہ باہر جے کہ عموماً کپڑے پر تحریر کا مقصد تحرک حاصل کرنا ہوتا ہے، اس کو پہننے میں، لہذا یہ تعویذ اس کے مشابہ نہ دیا، تاہم کاغذ کے بدن کے ساتھ اس کے لگنے میں اس کی توجیہ ہے، برخلاف ان آیات کے جو چھتوں پر لکھی جائیں۔

مصحف پر کاغذ کی طبیعت کو زائل کرنے کا حکم دینے والا حاکم ہوگا، عام لوگ نہیں، اس لئے کہ اس میں فتنہ ہے، جیسا کہ ثنائیہ نے اسی جیسے مسئلہ میں اس کی صراحت کی ہے^(۱)۔

مسلمانوں کی طرف سے مصحف کی بیع اور اس کی خریداری کا حکم:

۱۳۸- الف۔ ثنائیہ نے صراحت کی ہے کہ مسلمان کی طرف سے

مصحف کی فروخت اور اس کی خریداری مکرہ ہے۔ اور مصحف سے مراد خالص قرآن ہے۔ اور اگر اس کی وجہ بیع (شیعہ دیکھتے ہیں) قرآن کریم کو خریدنا فروخت کے سبب حقیر سمانوں کے معنی میں ہونے سے بچانا ہے۔ اور یہ امام احمد سے بھی روایت ہے، نیز اس لئے کہ اس سے متنبہ، کلام اللہ ہے لہذا اس کو حقیر ہونے سے بچانا ضروری ہے۔ اور اس خریداری کے جوڑ میں اس کا سبب بننا، اور اس کی بے اُسرما ہے۔

ب۔ ثنائیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ بدعت فروخت مکرہ ہے، نہ کہ خریداری۔ قلیوبی درحمل نے صراحت کی ہے کہ یہی اس کے نزدیک معتد ہے۔ حمل نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ خریداری میں اس کو حاصل کرنا ہے، برخلاف بیع کے^(۲)، اس میں فوت کرنا، حقیر بنانا اور رشتہ کا ختم ہونا ہے۔

ثنائیہ کے یہاں یہ معتد قول ہے، یہی امام احمد سے یک روایت ہے، مرداوی نے خریداری اور اس کے جواز کے مسئلہ میں کہا ہے کہ یہی مذہب ہے۔ اور انہوں نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ خریداری میں مصحف کو بچانا ہے، لہذا یہ جائز ہوگا، جیسا کہ مکہ کے مکانات کو خریدنا اور اس کے گھروں کو اجرت پر لینا، حالانکہ اس کی بیع اس کی اتہات بجا جائز نہیں ہے۔ اسی طرح حجام کی اجرت دینا مکرہ نہیں ہے، حالانکہ اس کی مانی مکرہ ہے، بلکہ یہوتی نے اس کو قیدی کے خریدنے کی طرح قرار دیا ہے^(۳)۔

ج۔ امام احمد سے ایک روایت ہے کہ مصحف ذر وخت ناجائز ہے اور صحیح نہیں ہے، مرداوی نے کہا: یہی مذہب ہے، جیسا کہ ان

(۱) حاشیہ عمیرہ علی شرح النہج، ۱۵۷/۲، بشرح الکبیری، ویل معنی ۲۳۳، حاشیہ
الحمل علی شرح النہج، ۲۲۳۔
(۲) احوال ۲۲۹، کتاب التنازع، ۵۵، بشرح الکبیری، ویل معنی ۲۳۳۔

(۳) حاشیہ الحمل علی شرح النہج، ۱۹، حاشیہ اقلیوبی علی شرح النہج، علی البہاج، ۱۵۶/۲ کے ساتھ موازنہ کریں۔

کہ دین قدسہ اور بیہوشی کے کلام سے سمجھ میں آتا ہے) یہ ہے کہ منوع منہی عنہ اور غیر صحیح ہے۔ اس کی وجہ یہ بھی بتائی گئی ہے کہ حضرت ابن عمرؓ نے کہا: میری خواہش ہے کہ ان کی منوع میں ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے، نیز اس لئے کہ اس کی تعظیم واجب ہے، ورنہ رخت کرنے میں ترک تعظیم، قرآن کی تہیہ ہے۔ "وثریدہ" کی مراد نہیں ہے، اس سے کہ یہ چاہا ہے۔ "ورنہ ہی" صحف سے بدنام ہو رہا ہے، اس سے کہ اس سے قرآن سے بے رشتی ظاہر نہیں ہوتی ہے۔

منوع منہی عنہ کے نتائج:

۱۳۹- ممانعت میں اصل جمہور کے نزدیک باطل ہوا ہے، لہذا اس کو اصل پر جاری رکھا جائے گا۔ یہ کہ کوئی ضرورت ہو، اور ضرورت صرف اس صورت میں ہے جبکہ کوئی دلیل ہو کہ ممانعت ایسی علت کی وجہ سے ہے جو صرف منوع کے ساتھ متصل ہے، لیکن اگر دلیل سے معلوم ہو کہ ممانعت صرف لازم میں کسی علت کی وجہ سے ہے تو اصل سے نکلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور نہ اس بات کی کہ ممانعت اپنی اصل (بتلان) کے خلاف جاری ہو، اس لئے کہ صرف لازم کا بتلان اصل کے بتلان کا سبب ہے، برخلاف "مجاور" کے، کیونکہ وہ لازم نہیں ہے۔

حنفیہ کے روایات میں منوع تصرف میں اصل یہ ہے کہ وہ شرعاً مباح ہو، اور صحیح ہو، لہذا ممانعت اس اصل پر جاری رہے گی الا یہ کہ کوئی ضابطہ مرت ہو، اور حنفیہ کے روایات میں "ضابطہ" اس صورت میں منصوص ہے کہ دلیل سے معلوم ہو جائے کہ ممانعت صرف منوع کی وجہ سے ہے، اس کے نزدیک میں موجود علت کی وجہ سے ہے، پس اگر دلیل بتائے کہ ممانعت صرف لازم میں موجود علت کی وجہ سے ہے تو اصل سے

سے مروی ہے، ثریدہ کی حرام ہے۔ "وثریدہ" نے بعض نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ "وثریدہ" جو رکتی تو دینہ یہی ہے کہ:

امام احمد نے کہا: مصاحف کفر و خست کرنے کی رخصت کا منجھے علم نہیں ہے۔

یہی صحابہ سے مروی ہے، اور ان کے دور میں ان کا کوئی مخالف معلوم نہیں ہے۔

اس لئے کہ اس میں کتاب اللہ ہے، لہذا اس کفر و خست کرنے اور تہیہ ہونے سے بچا، واجب ہے (۱)۔

۱۴۰- وہ یہاں امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ مصحف کی بیعت بد کرنا حرام ہے۔ مروی ہے کہ امام احمد نے کہا: اس روایت کو ابو الخطاب نے ذکر کیا ہے۔ جنابہ نے منوع مصحف کے جواز اور اس کی رخصت دینے کو حسن، مکرر، مثالی، وراصبہ، بارے کی طرف مہذب کیا ہے۔ اور انہوں نے اس کی توجیہ یہ کی ہے کہ منوع کا تہذیب اور پڑے کی ہونی، اور ان کی منوع مباح ہے۔

مصحف کے تبادلہ کی کراہت کے بارے میں امام احمد سے دو روایتیں ہیں، امام احمد کے یہاں مختار یہ ہے کہ مصحف کو مصحف سے بدلنا جائز ہے، اس لئے کہ اس سے مصحف سے بے رخصتی کا پتہ نہیں چلتا، اور نہ وثیوی عوض میں تبادلہ کرنا معلوم ہوتا ہے، برخلاف اس کا ثمن لینے کے (۲)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ اجمالی طور پر منوع مصحف کے بارے میں امام احمد سے تین روایات ہیں:

حرمت، کراہت، وریوار۔ "وثریدہ" کی بارے میں بھی یہی روایتیں ہیں۔ تبادلہ کے بارے میں قول ہیں۔ "ورنہ سب" (جیسا

(۱) شرح الکبیری، ذیل النسخ ۱۲۔

(۲) الاصابہ ۱۲۹، شرح الکبیری، ذیل النسخ ۱۲۔

(۱) کتاب النسخ ۱۲۔

شرع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ اس کی ضرورت ہے کہ
ممانعت کو اس کی اصل پر جاری نہ کیا جائے، اور وہ اصل صحیح ہوا ہے،
اس سے کہ اس کے جزاء و ثواب کی صحت اس بیع کی صحت کے لئے
کافی ہے۔ جزاء کی صحت کی وجہ سے صحت کو ترجیح دینا ہدف خارجی
کی وجہ سے باطل ہونے کو ترجیح دینے سے اولیٰ ہے۔ اور سب
ضرورت نہ ہو تو ممانعت اپنی اصل پر جاری رہے گی، اور وہ یہ ہے کہ
ممنوع شرعی موجود یعنی صحیح ہوگا^(۱)۔

فساد، بطلان و رخصت کی اصطلاحات کے درمیان فرق:
۱۵۰- گزشتہ تفصیل سے ظاہر ہوا یا کہ جمہور فساد اور بطلان کے
درمیان فرق نہیں کرتے ہیں، حنفیہ کا اختلاف ہے۔

لہذا یہاں عقود شمول بیع میں تنازعہ یہ ہے کہ مقدم اپنے مطلوبہ
شرعی نتائج کے مرتب ہوے یا سب ہو، مثلاً بیع میں ملکیت کے تعلق
سے نتائج۔

بطلان کا معنی یہ ہے کہ عقود کے ساتھ احکام نہ پائے جائیں،
اور عقود کا ایسا سبب نہ بن سکیں جو احکام کے لئے مفید ہوتے ہیں۔

مس: جمہور کے نزدیک بطلان کے مراد ہے۔
حنفیہ کے نزدیک فساد، یک قسم کی قسم ہے جو بیع کے خلاف ہے،
اور وہ یہ ہے کہ اصل کے لحاظ سے مشروع ہو، مضاف کے لحاظ سے
غیر مشروع ہو، برخلاف باطل کہ اس لئے کہ باطل وہ ہے جو اپنی
اصل یا مضاف کی اعتبار سے مشروع نہ ہو^(۲)۔

لہذا جمہور کے نزدیک بطلان میں نتائج "رضائین کی بیع اور
جنین مرد کی بیع" شامل ہے، جیسے ہر مصلحت سے قبل چل کی بیع، قبضہ
سے قبل مانع کی بیع، بیع جوہر، ربا پر مشتمل بیع، اور بیع بالشرط، ان تمام

بیع پر ان کا کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔

جبکہ حنفیہ تفصیل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مضامین، نتائج،
نتیجہ "مردار کی بیع باطل ہے اس سے کہ ملکیت اور رکنیت مفقود
ہے، جیسا کہ جمہور کی رائے ہے۔ اور یہی حنفیہ کی تعبیر کے مطابق
اصل کا شرع نہ ہونا ہے، لہذا اس پر کوئی اثر مرتب نہ ہوگا۔

بقیہ بیع کے حنفیہ فساد کے قائل ہیں بطلان کے نہیں۔
ام: چنانچہ مثال کے طور پر بیع بشارت میں ممانعت تعلق شرط
سے ہے، لہذا اصل متعلق باقی رہے گا، اور ملکیت کا فساد ہوگا،
لیکن فساد اور حرمت کی ممانعت کے ساتھ، لہذا یہ شرط بیع سے یک راہ
مر ہے جو اس کے لئے لازم ہے، چونکہ وہ نفس مقدم میں شرط ہے،
اس جگہ پر وصف سے مراد یہی ہے^(۱)۔

ب: ربا پر مشتمل بیع کے بارے میں حنفیہ کہتے ہیں کہ رکن بیع
یعنی اہل کی طرف سے محل میں ہونے والا مالی تبادلہ موجود ہے، لہذا وہ
مشروع ہوگا، لیکن مکمل تبادلہ موجود نہیں ہے، لہذا اصل تبادلہ موجود
ہے، اس کا مضاف یعنی مکمل تبادلہ موجود نہیں ہے^(۲)۔

یہ مراد "رضائین کی بیع کے خلاف ہے اس سے کہ وہ اس
نہیں ہیں، اور یہی اس کی قیمت ہے، لہذا وہ صدقہ مشروع ہیں۔
ذیل میں بیع باطل کے احکام (حنفیہ کے نقطہ نظر سے جو اس
کے قائل ہیں) پھر بیع فساد کے حکام پھر بیع فساد کے حکام، کر کے
جاری ہیں۔

اول: حنفیہ کے نزدیک بیع باطل کے احکام:

۱۵۱- بیع باطل بالکلیہ غیر منعقد ہے۔ اس کا شرعاً کوئی معتبر وجود

(۱) الخراج ۲۱۸۔

(۲) مرقاۃ الاصول ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲،

بیع منہی عنہ ۱۵۲-۱۵۳

غصب کے مشابہ ہے۔ "الدر" میں ہے: نہایا ہے کہ اس پر فتویٰ ہے (۱)۔

تفصیل کے لئے، کیجئے: "بیع باطل"۔

دوم: بیع فاسد کے احکام:

۱۵۲- بیع فاسد پر چند اثرات مرتب ہوتے ہیں جو یہ ہیں: قبضہ کے رد میں ملکیت کا منتقل ہونا، حق شرع کی وجہ سے فسخ کا وجوب اور اتحقاق فروخت شدہ چیز سے پیدا ہونے والے نفع کا طاب نہ ہونا، اس کا کامل صحیح ہونا، ملاکت کی وجہ سے بیع کا ضابطہ بننا اور اس میں خیارات کا ثبوت۔ ان اثرات اور ان کے متعلقات کی تفصیل اصطلاح "بیع فاسد" میں دیکھی جائے۔

یہ غصب کے نزدیک ہے۔

بیع فاسد کے احکام جمہور کے نزدیک بیع باطل ہی کے حکام میں ہیں، کیونکہ وہ ان دونوں میں فرق نہیں کرتے ہیں، کیجئے: اصطلاح "بیع باطل"۔

سوم: بیع مکروہ کے احکام:

۱۵۳- بیع مکروہ کا حکم یہ ہے کہ یہ شرعاً ممنوع ہے، اس کے نتیجے میں ناسد ہوگا، ماسم و صحیح ہوگی، اس سے کہ منعت ایک ہی مدت کی وجہ سے ہے جو بیع سے متصل ہے، نہ بیع اور اس کی صحت کی شرط میں نہیں ہے، اور اس طرح کی مناعت سدا کی متقاضی نہیں ہوتی ہے، بلکہ کراست کا سبب ہوتی ہے۔

لہذا "من جموعہ کے وقت بیع، بیع نجس، اپنے بھائی کی بیع پر بیع، اپنے بھائی کے مول پر مول وغیرہ ممنوع ہیں۔ اور یہ بیع (جیسا کہ

نہیں ہے، اگر خرید فروخت شدہ چیز پر قبضہ نہ لے تو وہ اس کی ملکیت میں نہیں آتی ہے۔

کامیابی نے کہا: اس بیع کا بطلان کوئی حکم نہیں ہے، اس لئے کہ حکم موجودہ کے سے ہوتا ہے، "اور اس بیع کا بوج صورت کے کوئی وجہ نہیں ہے، کیونکہ شرعی تصرف کا کوئی وجود شرعاً ملکیت و ملکیت کے بغیر نہیں ہوتا ہے، اس سے کہ تصرف حقیقی کا کوئی وجہ حقیقتاً ہی وقت ہوتا ہے جب وہ اس کی طرف سے "محل میں پایا جائے۔ اس کی مثال مرد و خوب گند کی درپیشاب کی بیع "مطامح مضامین" مرد غیر مال کی بیع ہے۔

گروہ دست شدہ چیز خریدنے کے پاس مالک ہوجائے تو اس کے ضمان کے بارے میں خفیہ کے یہاں اختلاف ہے:

الف۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا ضمان نہیں ہوگا، اس لئے کہ فروخت شدہ چیز اس کے ہاتھ میں ضمانت ہے، کیونکہ جب عقد باطل ہو گیا تو محض فروخت کرنے والے کی اجازت سے قبضہ رہ گیا، اور وہ زیادتی کے بغیر قائل ضمان نہیں ہوگا، جیسا کہ ابن عابدین نے "الدر" سے نقل کیا ہے۔

کہا گیا ہے کہ یہ نام "وضیہ" کا قول ہے (۱)۔

ب۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کا ضمان ہوگا، اس لئے کہ وہ خریداری کے مول بھی دے گا، طور پر قبضہ شدہ کی طرح ہو جائے گا۔ مرضی وغیرہ کے نزدیک ممتاز یہ ہے کہ ضمان یا قیمت کے رد میں ضمان دیا جائے، اس سے کہ وہ خریداری کے لئے مول بھی دے گا، جو قبضہ میں لگتی چیز سے کم رہ چکا نہیں ہے۔

دیکھیں کہ ایک قول یہ ہے کہ یہ صاحب کا قول ہے "الھمیہ" میں ہے: یہی صحیح ہے، اس سے کہ اس پر اپنے لئے قبضہ کیا ہے جو

(۱) رد المحتار، الدر المختار، ۱۰۵۵۔

(۲) بدائع الصنائع، ۵/۵۰۵، رد المحتار، ۱۰۵۵۔

ایسے ممنوعہ ہر سے متعلق ہو جو بیع کے باب سے خارج ہو، مثلاً غصب کردہ جگہ میں شریعہ ضمانت تو اس کو بیع نہیں کیا جائے گا خود وہ فوت ہو چکی ہو یا فوت نہ ہوئی ہو۔

اگر بیع سے ممانعت ہو اور صحت بیع کی کسی شرط میں صلہ نہ ہو مثلاً جمعہ کے وقت بیع شہر کی کاریگاری کے سے بیچنا اور قائلوں سے ملنا تو اس میں اختلاف ہے، ایک قول ہے کہ اس کو بیع کر دیا جائے گا۔ دوسرا قول ہے کہ بیع نہیں کیا جائے گا۔ تیسرا قول ہے کہ اگر وہ مال باقی ہو تو بیع کر دیا جائے گا^(۱)۔



اصلاحی کہتے ہیں) مکروہ تحریمی ہیں، باطل نہیں ہیں، بلکہ جمہور کے نزدیک اس سے ممانعت ہے، البتہ امام احمد سے روایات اس سے ملگ ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ممانعت کا تعلق ممنوع کی ذات یا شرط صحت سے نہیں ہے، بلکہ اس سے متصل ملت کی وجہ سے ہے^(۲)۔

۱۵۴- بیع مکروہ کے چند اہم احکام یہ ہیں:

یہ بیع صحیح ہے جیسا کہ جمہور کا مذہب ہے۔

قبضہ سے قبل اس میں ضمانت شدہ چیز پر ملکیت حاصل ہو جاتی

ہے۔

اس میں شریعت جب ہے قیمت نہیں ہے۔

اس کو بیع کرنا واجب نہیں۔

ایک قول یہ ہے کہ ان دونوں پر اس کو بیع کرنا واجب ہے تاکہ ان کو ممنوع چیز سے بچا جاسکے، یہ اس لئے کہ معصیت کو ختم کرنا مرکب حد تک واجب ہے۔

بن عابدین سے یہ دونوں قول میں یہی تالیق ہی ہے کہ ان دونوں پر یہی واجب ہے، ہر طرف بیع فاسد کے کہ اگر وہ دونوں اس کو جاری رکھنے پر مصر ہوں، تو تاضی با بیع صحیح کرے گا، دوسرا یہ ہے کہ یہ بیع صحیح ہے، البتہ تاضی کو اس کے بیع کا اختیار نہیں ہوگا، اس سے کہ ملکیت صحیح حاصل ہے^(۳)۔

میں، لہذا یہ میں سے اس جہ کی سے نکالنے کے اثر بیع کی ممانعت

(۱) رد المحتار ۳/۳۳۳، شرح المسماح للعلیہ علیہ فی ۱۸۱/۳ اور اس کے بعد کے صفحات، بزرگچشمی مہدایع الشروع ۱۰۸/۳، الاصاب ۳۳۱/۳ اور اس کے بعد کے صفحات ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰

بیع موقوف ۱-۲

اس کے بالمقابل بیع ماند ہے اور بیع ماند وہ بیع صحیح ہے جس کے ساتھ دوسرے کا حق متعلق نہ ہو اور وہی اس حکم کا فائدہ دے، لہذا "ماند" موقوف کی ضد ہے اور جب بیع ماند نہ جائے تو عمرانیہ ہے کہ وہ غیر موقوف بیع ہے (۱)۔

بیع موقوف

بیع موقوف کی شریعتیت:

۲- حنفیہ اور مالکیہ کی رائے: حنابلہ کے یہاں یک روایت، ورمام شافعی کا مذہب قدیم میں قول (ورمذہب جدید میں بھی یہ موقوف ہے) یہ ہے کہ بیع موقوف شریعت میں ہے، ورمذہب صحیح کی اقسام میں سے ایک قسم ہے، اس کی دلیل بیع کے عمومی نصوص ہیں، مثلاً فرمان باری ہے: "وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ" (۲) (حالانکہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے)، اور فرمان باری ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ" (۳) (اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کا مال باطل طور پر نہ کھاؤ، ہاں البتہ کوئی تجارت باہمی رضامندی سے ہو)۔

ان آیات سے یہ استدلال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت اور تجارت کو شریعت میں قرار دیا اور کوئی تفسیر میں کی گئی ہے کہ مالک کی طرف سے اساتہ ہو یا بیکل کی طرف سے ہند ہو، یہ مالک کی طرف سے اجتہاد میں اجازت پائی جائے یا عقد کے وقت یہ اس کے بعد تجارت کی رضامندی پائی جائے، لہذا اس کے عموم پر عمل واجب ہے، لہذا یہ کہ کوئی دلیل لی جاوے سے تفسیر میں ہو۔

نیز روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کو

تعریف:

۱- بیع: مال سے تبادلہ ہے (۱)۔

موقوف "وقف" سے ماخوذ ہے۔ کہا جاتا ہے "وقفت الدابة وقولها" یعنی جانور ٹھہر گیا۔ اور "وقفتها أنا وقفاً" میں نے اس کو روک دیا، "وقفت الدار وقفاً" یعنی میں نے اللہ کی راہ میں گھر کو وقف کر دیا، "وقفت الأمر على حضور زيد" میں نے معاملہ کو زید کی آمد پر معلق کر دیا، "وقفت قسمة الميراث إلى النوصع" میں نے میراث کی تقسیم کو نوصع میں رکھ دیا (۲)۔

اس لفظ کا فقہی استعمال اس کے لغوی معانی سے خارج نہیں ہے۔

بیع موقوف: اس کے جوہر کے قائل فقہاء نے اس کی تعریف کی ہے کہ یہ بیع ہے جو اصل "بیمع" کے لحاظ سے شریعت میں ہو، بیع توقف کے طور پر عینیت کا فائدہ دے، "تمام طہیت کا فائدہ نہ دے، کیونکہ اس کے ساتھ دوسرے کا حق متعلق ہو، اور یہ بیع صحیح ہے (۳)۔

(۱) القاموس المکمل، ص ۱۸۷، "وقف"، ج ۱، احکام دفعہ (۱۰۵)، بحر الرائق، ۵/۲۷۷۔

(۲) لمصباح التمریز، ج ۱، وقف۔

(۳) مجمع الزوائد شرح منہج، ج ۱، ص ۱۷۷، احکام شرح جلد ۱، احکام، ۹۳، حاشیہ اس جلد، ج ۱، ص ۱۰۰، طبع بلاق۔

(۱) رد المحتار، ج ۱، ص ۳۳۰۔

(۲) سورۃ بقرہ، ۲۷۵۔

(۳) سورۃ نساء، ۲۹۔

بیع موقوف ۴

فرہشت کرنے والے کی طرف سے خریدار کے علاوہ کسی اور کے ماتحت قبضہ کے بعد فرہشت شدہ چیز کی بیع پہلے خریدار کی اجازت پر موقوف ہے۔

حرمہ کی بیع امام ابوحنیفہ کے نزدیک رتہ ۱ سے اس کی توجہ پر موقوف ہے۔

۱۔ بی چیز کی اس کے نمبر کے اور بیع شمس کے وضع ہونے پر موقوف ہے۔

۲۔ جتنے میں ملاں نے فرہشت کیا اس کے عوض بیع، حالانکہ یہ ارکوں کا علم میں مجلس میں علم پر موقوف ہے۔

۳۔ جتنے میں لوگوں نے فرہشت کرتے ہیں اس کے مثل میں بیع شمس کی مضامنت پر موقوف ہے۔

۴۔ جتنے میں ملاں نے یا ہے اس کے مثل میں بیع شمس کی مضامنت پر موقوف ہے۔

۵۔ مالک کی طرف سے نصب شدہ چیز کی بیع غصب کرنے والے کے قرار پر یا اس کے انکار کے بعد ثبوت پیش کرنے پر موقوف ہے۔

۶۔ اس کے مال کی بیع اس کی اجازت پر موقوف ہے (۱)۔

۷۔ بیع منقولہ (۲)۔

۸۔ اختیار یا غلط کرنے یا مالکوں کے فعل کے بغیر انتہائی

۹۔ بیع مشترک چیز میں سے شریک کا اپنے حصہ کو فرہشت کرنا،

۱۰۔ بیع شریک کی اجازت پر موقوف ہے۔

۱۱۔ عرض الموت میں رفقہ شخص کا اپنے مال میں سے کسی حصے پر کو

۱۲۔ بیع کی وارث کے ماتحت فرہشت سابق مرثیہ کی اجازت پر موقوف ہے، کو کہ قیمت کے مثل میں ہو، یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے۔

۱۳۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۴۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۵۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۶۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۷۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۸۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۱۹۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۰۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۱۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۲۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۳۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۴۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۵۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۶۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

۲۷۔ بیع موقوف کو طاق ہر عتاق پر قیاس کرتے ہیں (۱)۔

بیع موقوف ۵-۶

بیع موقوف ہے۔
 ۱۔ کیوں یہ وہ بھی یہ دیگر بیوں میں سے ایک کا دھرم ہے
 موجود میں فرحت برتا دھرم ہے بیع موقوف ہے (۱)۔
 دونوں کے استعارف کرنے کی شرط لگائی گئی ہو۔
 - معنہ (کم عقل) کی بیع موقوف ہے (۱)۔

بیع موقوف کا حکم:

۵- بیع موقوف کا حکم یہ ہے کہ حسب ذیل شرائط کے ساتھ وہ اجازت کوئی کرتی ہے:

الف۔ فرحت کرنے والے کا باحیات ہونا۔ اس لئے کہ اجازت کی وجہ سے اس پر عقد کے حقوق لازم ہوں گے اور حقوق زندہ ہی پر لازم ہوتے ہیں۔

ب۔ خرید کا باحیات ہونا تاکہ اس پر ثمن لازم ہو۔ موت کے بعد اس پر لازم نہ ہوگا جب تک کہ اہلیت کی حالت میں اس پر لازم نہ رہا ہو۔

ج۔ فرحت شدہ چیز کا جو۔ اس لئے کہ اس میں ملکیت منتقل نہیں ہوئی، ملکیت تو اجازت کے بعد ہی منتقل ہوگی۔ اور مانت کے بعد منتقل ہونا ممکن نہیں ہے۔

فرحت شدہ چیز کے تمام ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی ایسی تبدیلی نہ ہوئی ہو جس کی وجہ سے وہ دھرم کی چیز شمار ہونے

(۱) بحر الرائق ۳/۵۷۶، نیز دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۹۳ طبع بولاق، حاشیہ الخطاوی علی المد ۳/۳۳، حاشیہ ابو سعید علی شرح الکفر الزمخراہ منکب ۳/۵۶۵، درلکامہ فی شرح خرد لا حکام ۲/۶۲، ۷۷۷ طبع مطبعہ احمد کابل ۳/۳۳۰، الفتاویٰ الکلبیہ بمائش الهندیہ ۲/۲۲۷ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ المدنی ۳/۱۱۱، ۱۲ طبع اُتلی، الخرش ۵/۵۸، ۵۸، لاشہ و انتصار للشیخ فی ۲۸۶، ۲۸۵ طبع درالکتب المطبعہ۔

گئے، لہذا اگر وہ اس کا پکڑا اس کے حکم کے بغیر فروخت کر دے، اور خریدار نے اس کو رنگ دیا اور مالک نے بیع کی اجازت دے دی تو جائز ہے، اور اگر اس نے اس کو کٹا کر سل دیا بیع بیع کی اجازت دی تو ناجائز ہے۔ اس لئے کہ اب وہ دھرم کی چیز بن گئی۔

۱۔ فرحت کرنے والے کے ماتھے میں شمس کا وجود ضرور کوئی "جین" ہو۔ مثلاً سامان تجارت۔ اور اگر شمس دیں ہو مثلاً درہم، مانعہ اور پیسے تو شمس کا فرحت کرنے والے کے قبضہ میں موجود ہونا شرط نہیں ہے۔

ح۔ مالک کا موجود ہونا۔ اس سے کہ اجازت اس کی طرف سے ہوگی حتیٰ کہ اگر مالک بیع کی اجازت اپنے سے قبل مر جائے تو اس کے بعد اس کی اجازت سے بیع جائز نہ ہوگی، جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں۔ مالک کی رائے ہے کہ بیع موقوف کی اجازت کا حق وراثت کی طرف منتقل ہو جاتا ہے (۱)۔

اس کے علاوہ جن چیزوں میں اجازت کا ثبوت ہے، وہ ان سے متعلقہ ہتھیاروں کی تفصیل کے لئے دیکھئے "اجازت" اور بیع موقوف کی اجازت والے ہی جائے تو اس کے اثرات عقد کے وقت سے جاری ہوتے ہیں جیسا کہ آئے گا۔

بیع موقوف کا اثر:

۶- "بیع ماند" فی الحال حکم کا قاعدہ دیتی ہے، یعنی ثمن پر فروخت کرنے والے کی ملکیت، فرحت شدہ چیز پر خریدار کی ملکیت، فرحت کرنے والے "شریدہ" میں سے، ایک کا اپنے قبضہ والی چیز میں ان اور چیز کی ضرورت کے بغیر تصرف ثابت ہوتا ہے، خود عقد (۱) درلکامہ فی شرح خرد لا حکام ۲/۷۷۷، طبع مطبعہ احمد کابل، بحر الرائق ۳/۵۸۰، ۵۸۱، الخرش ۵/۵۸۔

بیع موقوفہ

تفصیل کے لئے، لکھئے: "رہن"۔

اس بات کی طرف اشارہ کرنا یہاں سب سے کہ بیع موقوفہ کا عقد ہر اس کے اثر کا ظہور ہمیشہ عقد کرنے والا کے عداد شخص پر موقوف نہیں ہوتا ہے۔ ماں ملک یہی ہے، لیکن یہ اوقات اس کا وفاء کسی شخص کی اجازت پر موقوف نہیں ہوتا ہے، بلکہ کسی ایسی حالت کے زوال پر موقوف ہوتا ہے جو عدم کا سبب ہے، مثلاً عدم سے مراد ہونے والے کی بیع، اس کا عفا لام ابو حنیفہ کے نزدیک عدم کی طرف لوٹ آنے پر موقوف ہوتی ہے، (۱)۔

توقف کے دوران معقود علیہ میں ہونے والے تصرفات:۔
۱۔ بیع وقف میں توقف کے دوران معقود علیہ میں ہونے والے تصرفات میں سے بعض کا اثر، مثلاً، (غیر) عقد کے وقت سے جاری ہوتا ہے، جبکہ بعض کا اثر اجازت کے وقت سے شروع ہوتا ہے، لہذا اجازت ہوا اوقات انشا ہوتی ہے، اور یہ اوقات ظہور ذیل میں ان دونوں کے تصرفات کی مثالیں ہیں:

اول: وہ تصرفات جن کا اثر انشا عقد کے وقت سے جاری ہوتا ہے:

الف۔ اگر فضولی کی طرف سے ہونے والی دوسرے کے ماں بیع کی اجازت دے دی جائے، تو اس کا حکم عقد کے آغاز کے وقت سے ماند مانا جاتا ہے، لہذا اگر موقوفہ خریداری کی طہیت ہو جاتی ہے، اگرچہ مالک کی طہیت ہو جاتی ہے جو فضولی کے ہاتھ میں لانت ہے۔ اس لئے کہ بعد میں ملنے والی اجازت سابق کالت کے درجہ میں ہے۔ اگرچہ فضولی کے ہاتھ میں اجازت سے قبل ملاک

(۱) الفتاویٰ الہندیہ برائے ہاشم الہندیہ ۱۸۵/۲۔

میں دیر ہو کر موقوفہ کرنے والا شخص کا اثر خریداری موقوفہ شدہ چیز کا مالک ہو جائے گا یا نہ ہو، اس لئے کہ موجب (جب) کے وجود کے بعد تقاضہ از تہیجی صحت رسا شرط نہیں ہے (۱)۔

بیع کے عقد کے لئے شرط ہے کہ موقوفہ کرنے والا موقوفہ شدہ چیز کا مالک ہو یا اس چیز کے مالک کا وکیل ہو یا اس چیز کے بھائی کا وکیل ہو، ورنہ یہ موقوفہ شدہ چیز میں حرج واقع نہ ہو۔ اگر ان میں کوئی شرط مفقود ہوگی تو بیع موقوفہ ہوگی، اور صاحب معامد کی اجازت کے وقت ہی حکم کا قاعدہ دے گی، اگر وہ اجازت دے تو ماند ہوگی ورنہ باطل ہوگی (۲)۔

لہذا مالک کی طرف سے اجازت کے صادر ہونے سے قبل بیع موقوفہ کا اثر ظاہر نہ ہوگا، بلکہ اس کے اثر کا ظہور اجازت پر موقوف ہوگا، مثلاً، بیع فضولی بند زمانہ نہیں ہوگی، اس لئے کہ طہیت اور ولایت نہیں ہے، ماں مالک کی اجازت پر موقوف ہو کر معتقد ہوتی ہے۔ اگر وہ اجازت دے تو ماند ہوگی ورنہ باطل ہوگی (۳)۔
(۱) لکھئے: "بیع فضولی"۔
(۲) بیع فضولی کی اجازت کے بغیر رہن کو

موقوفہ کرنے سے قاضی کے یہاں صحت میں بیع موقوفہ ہوگی، کیونکہ اس سے مرہن کا حق متحقق ہے، لہذا اس کی اجازت پر موقوف ہوگی، اگر مرہن جاری دے یا رہن دینے والا اس کا یمن اور اس سے تو ماند ہوگی، اور اگر مرہن کی اجازت سے بیع ماند ہو جائے تو اس کا حق اس کے بدل کی طرف منتقل ہو جاتا ہے (۴)۔

(۱) بیع القدر ۱/۱۱۱ طبع درجاء اثرات العربیہ جامع المصنفین ۲۳۱/۱ طبع بولاق ۱۳۰۰ھ

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱۱۲/۳۔

(۳) المجمرۃ فی ۱۶/۱۰ طبع المطبعۃ الخیریہ ۳۲۲ھ۔

(۴) لکھئے شرح الہندیہ ۱۹۱/۱ طبع درجاء اثرات العربیہ۔

بیع موقوفے

ہوئی جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں^(۱)۔ اس سے کہ موقوفی سے خریدنے والا اجازت کے بعد ہی اپنی خریدی ہوئی چیز کا مالک ہوگا لہذا اس کی بیع اپنی غیر مملوک چیز پر ہوگی۔
ب۔ اگر موقوفی اور مالک کی مملوک چیز فرہشت خریدے تو اس فرہشت شدہ چیز میں شریعت کا مطالبہ اجازت کے وقت ہوگا^(۲)۔



ہو جائے، پھر عقد کی اجازت دے دی جائے تو وہ سامعین نہ ہوگا جیسا کہ وکیل کے لئے ہے۔ اسی طرح اگر فرہشت خریدنے والا موقوفی شمس میں خریدے پھر مالک بیع کی اجازت دے دے تو بیع برہمی وہوں ثابت ہوں، خواہ فرہشت خریدنے والے کو کم کرنے کا علم ہو یا نہ ہو، البتہ اگر اس کو کم کرنے کا علم اجازت کے بعد ہو، تو اس کے لئے خیانت ثابت ہوگا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ موقوفی اجازت کی وجہ سے وکیل کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر وکیل شمس میں خریدے تو موقوفی خریدار سے اس کا مطالبہ نہیں کر سکتا تو یہاں بھی یہی ہوگا^(۱)۔

ب۔ اگر مالک بیع موقوف کی اجازت دے دے تو فرہشت شدہ چیز پر عینیت خریدار کے لئے خریداری کے وقت سے ثابت ہوگی، ورنہ بیع اس کے لئے اس میں شکیانہ یا نفی میں حق ثابت ہوگا جو فرہشت شدہ چیز میں اجازت سے قبل پیدا ہو، مثلاً آمدنی، اولاد اور تاوان وغیرہ^(۲)۔

دوسرے وہ تصرفات جن کا حکم اجازت ملنے کے وقت کے ساتھ محدود ہوتا ہے:

الف۔ موقوفی سے خریدنے والے کے لئے اجازت ملنے سے قبل فرہشت شدہ چیز میں تصرف سبباً جائز نہیں ہے، جو وہ اس سے اس پر قبضہ کر یا ہو یا نہ کیا ہو^(۳)، اگر موقوفی سے خریدنے والے نے فرہشت شدہ چیز دوسرے کے ماتھے فرہشت خریدی، پھر مالک نے بیع موقوفی کی اجازت دے دی تو موقوفی سے خریدنے والے کی بیع مانع نہ

(۱) درالمنہاج شرح منہاج الاحکام ۱/۳۳۳-۳۳۰

(۲) درالمنہاج شرح منہاج الاحکام ۱/۳۲۸-۳۲۱ معراج القیاس بحوالہ لائق

۲۸/۵

(۳) بدائع الصنائع ۵/۳۸۸، الفروع ۵/۱۸۰

(۱) درالمنہاج شرح منہاج الاحکام ۲/۲۵۶، الفتاویٰ الخانیہ بہامش الہندیہ

۱۷۷/۳

(۲) فتاویٰ علی الدار ۲/۸۶۸ حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۰۰

بیع و شرط

حدیث ہے: ”مقاطع الحقوق عند الشروط“^(۱) (حق کا پورا کرنا ان وقت ہوگا جب شرط پوری کی جائے)۔ اور حدیث ہے: ”ماکان من شروط لیس فی کتاب اللہ، فهو باطل“^(۲) (جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ لغو ہے)۔ یعنی ایسی شرط جو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیعت جاری کی ہے، اس میں جو فرض و جب کیا ہے، اس میں یہ نہ ہو۔ اور حضرت عمر بن شعیب کی حدیث ہے: ”والدہ اپنے“ کے واسطے سے نبی ﷺ سے مروی ہے: ”بیع عن بیع و شرط“^(۳) (نبی کریم ﷺ نے ایک ساتھ بیع و شرط سے منع فرمایا)۔

یہ نص (مجموعی حیثیت سے) اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ متعاقبین کے لئے کچھ مباح شرط ہیں جن کو وہ حسب مشابہت غلو میں پابندی کرنے کے سے اختیار کرتے ہیں، اور کچھ شرط ممنوع ہیں، جن کو متعاقبین میں سے کوئی بھی شرط نہیں کر سکتا، چونکہ مقتضایہ کے برعکس یا شریعت کے مآثم اہل حدیث یا مقتصد شریعت سے متسام ہیں۔

= طبع عین النسخ۱ کے کیا ہے یہ حدیث اپنے طرق کے ساتھ صحیح ہے (تفصیل انجمن امیر ۳۳ طبع شرکت المطابع الفوریہ)۔

(۱) حدیث: ”مقاطع الحقوق عند الشروط“۔ یہ حضرت عمر کا قول ہے بخدی نے اس کو تعلیقاً ذکر کیا ہے (فتح الباری ۲/۲۱۷ طبع استقبر) اور سعید بن منصور نے اس کو اپنی سنن (۶۶۲) میں موصوفہ روایت کیا ہے اور اس کی تصدیق ہے (تعلیق الطحاوی ۱۱۱۱ طبع مکتبہ اسلامیہ)۔

(۲) حدیث: ”ماکان من شروط لیس فی کتاب اللہ فهو باطل“ کی روایت بخدی (فتح الباری ۳/۲۶۵ طبع استقبر) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”بیع عن بیع و شرط“۔ کی روایت طبرانی نے لا وسط میں کی ہے بخدی نے ابن قنطار کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس کو ضعیف کہا ہے (نصب الراية ۳/۱۸ طبع مجلس اعلیٰ) کہ چزدیکھئے الغایہ ۸/۱۷۷، بدائع الصنائع ۵/۷۵، فتح القدر ۶/۶۶، شرح اکمل علی الصبیح ۱/۷۷۔

بیع و شرط

اس کی مہیت و شریعت:

۱۔ مہی شریعت میں بہت سے شرعی نصوں اور، میں جو غلو، کے اثرات کو متعین کرتے ہیں، اور اس کے بارے میں کچھ امر نصوں اور، میں، جن میں سے بعض عام ہیں، بعض خاص ہیں جن کا تعلق اس بات سے ہے کہ غلو، کے مانع میں اضافہ یا کمی کے، اور تبدیلی پیدا کرنے کے سلسلے میں فریقین کا حق کہاں تک ہے، اور یہ تبدیلی ان شرط کے، اور بعد ہوتی ہے جو فریقین اپنے مقدم میں نکالتے ہیں۔

قرآن کریم میں فرمان جاری ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اؤْفُوا بِالْعُقُودِ“^(۱) (اے ایمان والو! اپنے) عہدوں کو پورا کرو)۔ نیز نرمایہ: ”لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تَحَارَةً عَنِ تَرَاصٍ مِّنْكُمْ“^(۲) (ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ، ہاں البتہ کوئی تجارت جسکی رضامندی سے ہو)۔

سنت نبوی میں یہ حدیث اور ہے: ”المسلمون علی شروطہم، إلا شرطاً حرم حلالاً“ (مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، کسی شرط جو حلال کو حرام کرے)۔ ایک روایت میں ہے: ”عند شروطہم“^(۳) (اپنی شرطوں کے پاس ہیں)۔ اور ایک

(۱) سورہ مائدہ ۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۹۔

(۳) حدیث: ”المسلمون علی شروطہم، إلا شرطاً حرم حلالاً“ اور ایک روایت میں ”عند شروطہم“ ہے کی روایت ترمذی (۶۳۵/۳)۔

فقہ شرط ۲-۵

دلیل میں بیع مع شرط کے بارے میں فقہاء کے مذاہب کی تفصیل ہے، مگر مذہب کو طاعتی حدود بیان کیا جائے گا، تاکہ اس سے اس میں سخت اختلاف ہے:

مذہب حنفیہ:

۱- حسب نے ممنون شرط کے لئے جو عقد کو نافذ کرتی ہے یہ ضابطہ مقرر کیا ہے، جس میں شرط جس کا عقد متقاضی نہیں ہو نہ ہی جو عقد کے مناسب ہے، اور اس میں متعاقبین میں سے کسی ایک کے لئے یا جنہی کے سے یا فرہمت شدہ چیز کے لئے جو اہل اتفاق میں سے ہو، ہر طرف کا عرف و روایت نہ ہو اور شریعت میں اس کا جو لازم نہ ہو^(۱)۔

۲- شرط طاعتی ہو جس کا عقد متقاضی ہے، یعنی جو عقد کی وجہ سے بلا شرط واجب ہوتی ہے تو وہ شرط صحیح ہوگی، ورنہ بیع کا سبب نہیں ہوگی^(۲)۔ مثلاً اس شرط پر خرید کہ دو فرہمت شدہ چیز کا مالک ہو جائے گا، یا اس شرط پر بچا کہ وہ شخص کا مالک ہو جائے گا، یا اس شرط پر بچا کہ شمس مکمل موصول کرے کے لئے فرہمت شدہ چیز کو روک لے گا یا اس شرط پر خرید کہ فرہمت شدہ چیز اس کے پاس نہ رہے گا، یا اس شرط پر خرید کہ اس پر سوار ہوگا، یا کپڑا پہنے کی شرط پر خرید، یا بالی میں موجود گیسوں کو اس شرط پر خرید کہ فرہمت کرنے والا اس کو کالے گا، اور اس طرح کی دوسری شرطیں تو بیع جائز ہے اس لئے کہ بیع مذکور چیزوں کی شرط کے بغیر متقاضی ہے لہذا ان کو شرط کے طور پر، نہ معاملہ کے تقاضے کی توثیق کے سے ہے، اس کی وجہ سے عقد ناسد نہیں ہوگا^(۳)۔

(۱) رد المحتار ۳/۲۰۳، نیز دیکھئے بدائع الصنائع ۱/۱۹۹، اہدایہ مع الشروح ۱/۲۷۷، تبیین الحقائق ۳/۵۷۔

(۲) رد المحتار ۳/۲۱۱، بحر المحرمات، نیز دیکھئے اہدایہ مع الشروح ۳/۷۷۔

(۳) بدائع الصنائع ۵/۱۷۱، نیز من میں سے بعض مثالوں کے لئے دیکھئے اہدایہ مع الشروح ۱/۲۷۷، تبیین الحقائق ۳/۵۷، رد المحتار ۳/۱۲۲۔

۳- ان طرح اگر شرط عقد کے مناسب ہو، مثلاً اس کے تقاضے کی توثیق کرے تو عقد کو نافذ نہ کرتی، تو کہ عقد اس کا متقاضی نہ ہو، اس لئے کہ وہ معنوی حیثیت سے اس کے حکم کو ثابت و رچندہ کرتی ہے، لہذا یہ اس شرط کے ساتھ لائق ہو جائے گی جو عقد کے تقاضوں میں سے ہے، مثلاً ادا کر دیا تسمیہ (نام پینے) کے، ورنہ معصوم رہنے کی شرط، کفالت سے قبل حاضر غیبل کی شرط یا غیبل صاحب حق پھر تسمیہ و ملاحضہ سے قبل اس کو قبول کرنا^(۱)۔

حوالہ کی شرط کا مالک کفالت کی طرح ہے، لہذا اگر اس شرط پر فرہمت یا کفالت یہ اثر و خست کرنے والے کو شخص کے حصول کے لئے دھرمے پر محمول کرے گا، تو اس میں نہ کفر، قیاساً ناسد ہے، اور اتساعاً جائز ہے^(۲)۔

لیکن کاسانی نے حوالہ کی شرط کو مفید قرار دیا ہے، اس لئے کہ اس کا عقد متقاضی نہیں، اور نہ ہی وہ اس کے موجب کو ثابت کرتی ہے، کیونکہ حوالہ شخص سے بری کرنا اور اس کو ساقط کرنا ہے، لہذا وہ عقد کے مناسب نہیں ہے، برخلاف کفالت و رہن کے^(۳)۔

۵- ان کے رد ایک "بیع" کی شرط کے تحت حسب ذیل چیزیں ممتنع ہیں:

۱- متعاقبین میں سے کسی ایک کے سے منفعت کی شرط ہو، مثلاً اگر اس شرط پر گھر بیچنے کو فرہمت کرنے والا اس میں ایک ماہ رہے گا، پھر اس سے اس کو پھر خریدے گا، یا اس شرط پر بیچنے کو فرہمت کرنے والا اس میں ایک سال شقی رہے گا، یا جو ایک ماہ سواری کی شرط پر یا کپڑا ایک ہفتہ استعمال کرنے کی شرط پر، یا اس شرط پر کہ

(۱) رد المحتار ۳/۱۲۲، بدائع الصنائع ۵/۱۷۱، نیز دیکھئے تبیین الحقائق ۳/۵۷۔

(۲) رد المحتار ۳/۱۲۲، بدائع الصنائع ۵/۱۷۱۔

(۳) بدائع الصنائع ۵/۱۷۱۔

بیع شرط ۶

خارجی اور داخلی بیعی ہے۔ اسی طرح اگر خریدار پر شرط لگائے کہ اس کو فروخت نہیں کرے گا یا اس کو بیعہ نہیں کرے گا، کیونکہ مملوک کے لئے مختلف باتوں میں نہ جانا اچھا لگتا ہے^(۱)۔ اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے خریدار پر آزاد کرنے کی شرط لگانے کا جو نقل کیا ہے۔

جس شرط میں کسی کا نفع نہ ہو وہ شرط مذکور کے تحت نہیں آتی، اور وہ جب فساد نہیں ہے۔ مثلاً پٹر اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کو فروخت نہ کرے یا اس کو بیعہ نہ کرے یا جو اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کو فروخت نہ کرے یا کہ اس شرط پر فروخت کیا کہ اس کو کھائے گا فروخت نہیں کرے گا تو اس شرط میں کسی کا نفع نہیں ہے، لہذا یہ صحیح قول میں فساد نہیں ہے، کیونکہ اس طرح کی شرط میں فساد (جیسا کہ کاسانی کہتے ہیں) کا سبب اس میں شرط منفعہ کی زیادتی کی وجہ سے جس کا کوئی عوض نہیں ہے رہا ہوتا ہے، اور یہ چیز اس شرط میں نہیں پائی گئی، اس لئے کہ اس میں کسی کے لئے منفعہ نہیں ہے، اور یہی اس شرط کا کوئی مطالبہ کرنے والا ہے، لہذا اس کے نتیجہ میں رہا یا ربا نہ ہوگا، اس لئے عقد جائز ہے اور شرط باطل ہے^(۲)۔

۶۔ جس شرط میں عاقدین میں سے کسی کا ضرر ہو، مثلاً کپڑا اس شرط پر فروخت کرے کہ خریدار اس کو پھاڑے گا یا گھر اس شرط پر فروخت کرے کہ خریدار اس کو میراں کرے گا، تو بیع جائز اور شرط باطل ہے، اس لئے کہ ضرر کی شرط بیع میں اثر نہیں ہوتی ہے، اور

(۱) جامع الصغیر ۵/۷۰، نیز اس میں امام ابوحنیفہ سے اس کی مدورہ روایت کی توجیہ دیکھی جائے۔

(۲) جامع الصغیر ۵/۷۰، الحاشیہ شرح الہدیہ ۸/۱۶۷، رد المحتار (۲/۲۲۳) میں غرور بن علی بن ابی اسباب کے ساتھ موازنہ کر کے اس طرح کی شرط (عدم بیع و غیر) کے ساتھ بیع میں اس دونوں میں سے ایک کام ہے، اور طرفین کے نزدیک اس طرح کی شرط کے ساتھ بیع جائز ہے اس میں امام ابوحنیفہ کا اختلاف ہے۔

خریدار اس کو قرض دے گا یا اس کو کوئی بیعہ کرے گا یا اپنی بیٹی سے اس کی شادی کر دے گا یا اس کے ساتھ دس سالانہ فروخت نہ کرے گا وغیرہ دیا کپڑا فروخت کیا اس شرط پر کہ فروخت کرنے والا اس کو قیص نہ لگایا کیوں کہ اس کو بیعہ کی شرط پر یہ چل اس کو توڑنے کی شرط پر یا ایسی چیز فروخت کی جس میں بار بار دہریہ شرط ہے اس شرط پر کہ فروخت کرنے والا اس کو خریدار کے گھر تک اٹھا کر لے جائے گا وغیرہ وغیرہ۔

نہ تمام صورتوں میں بیع قاسد ہے، اس لئے کہ بیع میں مشروط منفعہ کا ضابطہ سو ہوگا، کیونکہ یہ ایسا اضافہ ہے جس کے بالتقابل عقد بیع میں کوئی عوض نہیں ہے، اور سود کی تخریج یہی ہے۔ اور وہ بیع جس میں سود ہو وہ قاسد ہے یا اس میں سود کا شہ ہو وہ حقیقت سود کی طرح بیع کو قاسد کرے والا ہے^(۱)۔

ب۔ اس میں یہ بھی شامل ہے کہ منفعہ جنسی کے لئے ہو، جیسے حالی زمین اس شرط پر فروخت کی کہ اس میں مسجد تعمیر کرے گا یا کھانا اس شرط پر کہ اس کو صدقہ کرے گا تو یہ قاسد ہے، کیونکہ سب حنفیہ میں جنسی کے لئے قرض وغیرہ کی منفعہ کی شرط لگانے کے بارے میں رد قول ہیں^(۲)۔

ج۔ یہ اس کو بھی شامل ہے کہ معتوقہ علیہ کے لئے منفعہ ہو، جیسے بامدی اس شرط پر فروخت کی کہ خریدار اس کو آزاد کرے لی وصیت کرے گا تو بیع قاسد ہے، اس لئے کہ یہ ایسی شرط ہے جس میں فروخت شدہ چیز کے لئے منفعہ ہے۔ اور یہ مفید ہے۔ اور یہی حکم اس صورت میں ہے جب بامدی کو آزاد کرنے کی شرط لگائے،

(۱) جامع الصغیر ۵/۱۹۷، ۵/۷۰، نیز دیکھئے الہدایہ مع الشرح ۸/۱۶۷ اور اس کے بعد کے صفحات، رد المحتار ۳/۱۲۱، ۳/۱۲۲۔

(۲) رد المحتار رد المحتار ۳/۱۲۲۔

بن عابدین نے نقل کیا ہے کہ مجی امام محمد کا مذہب ہے جبکہ امام ابو یوسف کا مذہب بیع کا فاسد ہونا ہے (۱)۔

جس شرط میں کسی کا ضرر یا نفع نہ ہو وہ جائز ہے، مثلاً کھانے کی شرط پر کھانا خریدے یا پہننے کی شرط پر کپڑا خریدے۔

۷- حنفیہ نے منفعت کی یہی شرط جو عقد کو فاسد کر دے اس سے اس شرط کو مستثنیٰ کیا ہے جس کا عرف مردانہ ہو، اور لوگوں میں ماننے اس کا تعامل ہو حنفیہ نے اس کی مثال یہ دی ہے کہ جو اس شرط پر خریدے کہ فرہست کرنے والا اس میں نخل (یا پیر کی لکڑی) کا لکڑا کھڑا کرے اس شرط پر خریدی کہ فرہست کرنے والا اس میں تسمہ لکھائے گا یا بنا دے اور اس شرط پر کہ فرہست کرنے والا اس کی ٹوٹی (یا ٹکڑی) کو اس کوٹ (کوٹ) بنائے گا یا ٹوٹی اس شرط پر خریدی کہ فرہست کرنے والا اس میں چنے پوس سے استر لکھائے گا یا نخل یا پیر لکھائے گا یا اس شرط پر خریدے کہ فرہست کرے والا اس میں پیوہ لکھائے گا یا اس کو فرو کرے گا۔

یہ وہ اس طرح کی شرطیں حنفیہ کے نزدیک جائز شرطیں ہیں سے ہیں، لہذا ان کے ساتھ بیع صحیح ہے، اور احتساباً شرط لازم ہوگی، کیونکہ لوگوں میں ان کا تعامل اور رواج ہے۔

قیاس یہ ہے کہ فاسد ہو (جیسا کہ امام زفر کہتے ہیں)، اس لئے کہ عقد ان شرط کا متقاضی نہیں ہے، اور ان میں متعاقدین میں سے ایک کا نفع ہے۔ اور وہ یہاں شرط ہے، بین لوگوں میں اس کا تعامل ہے، اور اس جیسی چیز سے قیاس ترک کر دیا جاتا ہے (۲)۔

۸- بن عابدین رحمہ اللہ سے صریحت کی ہے کہ نئے عرف کا اعتبار ہے، لہذا اگر نو کی شرط پر کپڑے کی بیع اور جو بنا دے کی شرط پر نخل کی بیع میں مذکورہ شرط کے علاوہ کوئی اور عرف پیدا ہو جائے تو وہ معتبر

ہوگا، اور اس کے بیچ میں راجح پیدا نہ ہو۔

بن عابدین نے "المع" کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اس حالت میں عرف کا اعتبار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس حدیث کی خلاف ورزی ہے جس کے الفاظ ہیں: "بھی السبی مبیعہ" (بیع و شروط) (نبی کریم ﷺ نے ایک ساتھ بیع و شرط سے منع فرمایا ہے)۔ کیونکہ حدیث کی توجیہ یہی ہے کہ بیع و شرط جو عقد کو اپنے مقصود، یعنی قطع رات سے نال، عرف اس رات کو ختم کرنا ہے، لہذا "وحدیث کے معنی کے موافق ہے۔ اس سے قیاس کے مطابق کوئی راجح باقی نہ رہا، عرف قیاس پر غالب ہے (۱)۔

۹- عقد کے نتائج کی مخالفت کی شرط سے وہ شرط بھی مستثنیٰ ہے جو شریعت میں وارد ہو، مثلاً شمس کی "سنگی میں" مدت کی شرط، کیونکہ لوگوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے، ہاں یہ شرط ہوگی کہ وہ مدت معلوم ہو، تاکہ منکرے کا سبب نہ ہو (۲)۔ اسی طرح بیع میں خیار کی شرط، کہ اس کا ثبوت حضرت باب بن مہدی کی اس معروف حدیث میں ہے: "إذا بايعت فقل لا خلافة" (۳) (جب تم بیع کرو تو کہو: خیار کا نام نہیں)۔ پھر تم کو یہ شرط یہ ہے جو اسے ضمان میں تین دنوں تک اختیار ہے، اگر پسند ہو تو رکھ لو، اگر نہ پسند ہو تو وہ اس کو رد کر دو۔

حنفیہ نے بیس ایسے مقامات شمار کرے ہیں جن میں شرط کی وجہ سے بیع فاسد نہیں ہوتی ہے (۴)۔

۱۰- یا شرط فاسد کا عقد کے ساتھ متصل ہونا شرط ہے؟ عقد کے بعد

(۱) رد المحتار ۴/۲۲۳

(۲) رد المحتار ۴/۲۲۴

(۳) حدیث ۳۱۳۱ باب بیعت فقل لا خلافة۔ کی روایت ابن النضر کے ساتھ

بیہقی (۲۴۳/۵) طبع دائرة المعارف احسانہ ص ۱۱۱۱ کے ہے اس کی

اصل بخاری (بیع طہاری ۲۲۴/۳) طبع المستقیم ۱۱۱۱ ہے۔

(۴) تبیین الحقائق ۴/۵۷۷، رد المحتار ۴/۲۲۴، رد المحتار ۴/۱۳۱

(۱) بیع المصالح ۵/۵۰۰ رد المحتار ۴/۲۲۳ بحوالہ الجہود

(۲) ص ۷۰۰

بیع و شرط ۱۱

شرط کی صراحت کا حکم کیا ہے؟ اور اس پر عقد کے معنی ہونے کا حکم کیا ہے؟

الف۔ رہائش سے ط. حدی کے بعد عقد کے ساتھ شرط کا متصل ہونا تو اس کے بارے میں مذہب میں صحیح شدہ روایتیں ہیں؛ ایک امام ابوحنیفہ سے ہے کہ وہ اصل عقد کے ساتھ لاحق ہوئی، دوسری صاحبین سے ہے کہ وہ اصل عقد کے ساتھ لاحق نہیں ہوئی، اور یہی صحیح ہے۔

اس روایت کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ اگر مطلقاً فروخت کرے، پھر ثمن کو ادھار رکھے تو ادھار رکھنا صحیح ہے، اس لئے کہ یہ شرط فاسد کے حکم میں ہے۔ اور اس سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ اگر ان دونوں نے بد شرط بیع کی، پھر، دونوں نے وعدہ کے طور پر شرط لگایا تو بیع جائز ہے۔ اور وعدہ کو پورا کرنا لازم ہے، اس لئے کہ وعدے سے وفات لازم ہوتے ہیں، لہذا اس کو لوگوں کی حاجت کی وجہ سے لازم کر دیا جائے گا۔ اور اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اگر وہ دونوں شرط حق، کے تذکرہ کے بغیر بیع کریں، پھر اس کی شرط لگا میں تو یہ "بیع الوفاء" کے قیاس سے ہوگی۔ اس لئے کہ بعد میں آئے۔ بد شرط اصل عقد کے ساتھ مل جاتی ہے، یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے۔ صاحبین کے نزدیک نہیں، صحیح یہ ہے کہ اس کے لاحق ہونے کے سے مجس عقد کی شرط نہیں ہے۔

ب۔ رہا عقد کا شرط فاسد پر معنی ہونا، مثلاً ان دونوں نے عقد سے قبل شرط فاسد لگائی، پھر عقد یا ذابن عابدین سے "جامع الفصولین" کے حوالہ سے عقد کا فاسد نہ ہونا اعلیٰ کیا ہے، امام بس عابدین کی تحقیق یہ ہے کہ فساد مرتب ہوگا اگر وہ دونوں عقد کی بنا اس شرط فاسد پر حصے سے تعلق کریں۔ اس کی وجہ مذاق کی جانے والی بیع کے بارے میں ان کی تصریحات کا تقاضا نہیں ہے۔

نیز (کتب مذہب کے حوالہ سے) دلی کے اس فتوے پر قیاس ہے کہ اگر بیع و شرط سے قبل "بیع الوفاء" پر اتفاق کر لیں، پھر شرط سے خالی عقد کریں تو یہ بیع اس کے تعلق کے موافق ہوگی۔

دوم: مذہب مالکیہ:

۱۱۔ مالکیہ نے بیع کے وقت تصور شرط کی تفصیل کرتے ہوئے کہا: یا تو عقد اس شرط کا متقاضی نہ ہوگا، اور وہ مقصود عقد کے منافی ہوگا یا وہ شرط ثمن میں خلل انداز ہوگی۔

۱۔ یا تو عقد اس کا متقاضی ہوگا یا عقد اس کا متقاضی نہ ہوگا اور نہ وہ عقد کے منافی ہوگی۔

پس جو شرط عقد کو ضرر پہنچائے اور اس کو باطل کر دے، وہ یہی شرط ہے جس میں بیع کے مقصود سے تضاد یا ثمن میں خلل اندازی ہو، مالکیہ کے نزدیک یہی شرط اس حدیث کا مکمل ہے جس میں یہ مذکور ہے: "نہی النبی ﷺ عن بیع و شرط" (نبی کریم ﷺ نے ایک ساتھ بیع اور شرط سے منع فرمایا ہے)، نہ کہ اخیر کی دو قسمیں (۲)۔

۱۔ بل کی مثال یعنی جس کا عقد متقاضی نہیں ہے، اور وہ مقصود عقد کے منافی ہے، اور جس کے بارے میں اس تزی نے کہا: یہی شرط جو خریدار پر پابندی کی متقاضی ہے، یہ ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار پر یہ شرط لگائے کہ وہ سامان کسی کو بھی فروخت نہیں کرے گا یا صرف چند فرس کے ساتھ فروخت کرے گا یا اس کو سب نہیں کرے گا یا اس پر سوار نہ ہوگیا اس کو نہیں پہنچایا اس میں رماش حیا نہیں کرے گا یا اس کو آہستہ پر نہیں دے گا یا اس شرط پر کہ اگر اس کو کسی کے ہاتھ بھی

(۱) رد المحتار ج ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸،

نقہ شرط ۱۲-۱۳

فرہشت یا تو ہی شمس کا یہ دھن و در ہوگا یا لمبی مدت تک خیار کی شرط
گا۔

تمام حالات میں شرط و نفع دونوں باطل ہیں^(۱)۔

۱۲- مالک نے مقدمہ سے مقدمہ کے منافی شرط سے بعض صورتوں کو
مستثنیٰ کیا ہے:

ہل: فرہشت کرنے والے نے خریدار سے اتنا (۱) کرنے کا مطالبہ کیا تو خریدار نے اس سے اتنا اس شرط پر کہ اگر تم اس کو میرے محلہ کی دھن کے ساتھ فرہشت رہ گئے تو میں شمس کے عوض اس کا یہ دھن دے رہوں گا تو یہ صورت ہی کے ساتھ فرہشت نہ کرنے سے مستثنیٰ ہے، اور ان کے نزدیک اس کے باوجود وجہ ہے، اس لئے کہ اتنا میں اس کی چیزوں کو دے رہا ہوں جو اتنا کے علاوہ میں قائل معافی نہیں ہیں^(۲)۔

دوم: فرہشت کرنے والا خریدار پر شرط طے کرے کہ دھن و مدت شدہ چیز کو وقف کرے گا یا اس کو بیہ کرے گا یا اس کو فتر، یہ صدقہ کرے گا تو یہ سب جائز ہیں، اس لئے کہ یہ احسان کی اقسام ہیں جس کی شریعت بھرتہ دیتی ہے۔

سوم: بادی کو فوری طور پر آ کر کرے کی شرط پر فرہشت کرے تو یہ جائز ہے، کوکہ یہ شرط مقدمہ کے تقاضے کے منافی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ثمارت سے خریداری کو پسند کیا ہے۔ برخلاف ”مدیر“، ”مکاتب“ اور بادی کو ام بلد بنانے کی شرط کے، کہ بیجا جائز ہے کیونکہ اس میں خریدار پر بھگتی کرنا ہے۔

۱۳- دوسری شرط یعنی شمس میں خلل اعدا ہونا تو اس کی وہ صورتیں ممکن ہیں:

(۱) القوانین الفقہیہ، اراء، المشرح الکبیر ص ۶۱۳، شرح الخرش
۸۰/۵
(۲) المشرح الکبیر ص ۶۱۳۔

اول: شمس میں جہالت، اس کی مثال سلف یعنی س میں سے ایک کی طرف سے دھن کے لئے قرض کی شرط کے ساتھ نفع ہے۔

اگر قرض کی شرط خریدار کی طرف سے صادر ہو تو یہ شمس میں خلل اعدا ہوئی، کیونکہ اس کے نتیجے میں شمس زیادتی کی وجہ سے مجہول ہو جائے گا، اس لئے کہ قرض سے اس کا فائدہ اٹھانا ممکنہ شمس کے ہوگا، اور یہ مجہول ہے۔ اور اگر قرض کی شرط فرہشت کرنے والے کی طرف سے صادر ہو تو شمس میں خلل اعدا نہیں، اس سے اس کے نتیجے میں ہی کے جب شمس میں جہالت آئے گی، اس سے کہ قرض سے اس کا فائدہ اٹھانا ممکنہ فرہشت شدہ چیز کے ہوگا۔ اور یہ مجہول ہے^(۱)۔
دوم: شہ ربا، اس لئے کہ قرض کی شرط پر نفع کو قطع لانے والا قرض مامانا ہے:

چنانچہ اگر یہ دھن قرض لینے والا ہو تو اس کو قرض دینے والا فرہشت کرنے والا ہوگا، اور فرہشت کرنے والا شمس کی زیادتی سے فائدہ اٹھائے گا۔

اگر فرہشت کرنے والا قرض لینے والا ہو تو اس کو قرض دینے والا خریدار ہوگا، اور خریدار شمس میں کمی سے فائدہ اٹھائے گا^(۲)۔

اس سلسلے میں دین بڑی نے صحت کی ہے کہ خریدار فرہشت کرنے والوں میں سے ایک کی طرف سے قرض کی شرط طے کرنا ناجائز ہے^(۳)۔

۱۴- دوسری تیسری شرط یعنی عقد حس کا متقاضی ہے، تو یہ فرہشت شدہ چیز خریدار کے پاس رہنے اور عیب کی تلافی اور نفع دینے کے وقت

(۱) المشرح الکبیر ص ۶۱۳، القوانین الفقہیہ ص ۶۱۳، شرح الخرش ص ۸۱/۵
(۲) المشرح الکبیر ص ۶۱۳، القوانین الفقہیہ ص ۶۱۳
(۳) القوانین الفقہیہ ص ۶۱۳۔

نتیجہ شرط ۱۵-۱۷

عوض کو لوٹانے کی شرط کی طرح ہے۔ یہ امور بلا شرط لازم ہیں، کیونکہ عقد ال کا متقاضی ہے، لہذا ان کی شرط لگانا تاکید ہے، جیسا کہ سبقی کہتے ہیں (۱)۔

۱۵۔ رسی چوتھی شرط وہ زمین مدت رہیں۔ خیار، زمیل (یعنی نہیں) کی شرط کی طرح ہے۔ تو یہ شرط عقد کے منافی نہیں ہیں، اور عقد ان کا متقاضی بھی نہیں ہے بلکہ یہ عقد کی مسامت پوری کرتے ہیں۔ اگر اس کی شرط لگائی گئی تو اس پر عمل ہوگا ورنہ نہیں۔

مالک یہ نے رہیں کو۔ وہ غائب ہی یوں نہ ہوئی شرط لگانے کو صحیح قرار دیا۔ اور رہیں غائب پر قبضہ تک سامان کو موقوف رکھا جائے گا۔ رہائش غائب کی شرط لگانا تو جائز ہے، اگر اس کی وجہ بت قرین ہو، اور ناجائز ہے اگر اس کی غیبت بہت بعید ہو، اس لئے کہ مسائل فقہات و راضی ہوگا، اور ہو سکتا ہے انکار کرے، لہذا اس میں قرب کی شرط لگائی گئی۔

۱۶۔ بن جزی نے شرط کی کچھ اور صورتوں کو ذکر کیا ہے جن کو استثناء یا خاص حکم والی مانا جاتا ہے مثلاً یہ صورت کہ فروخت کرنے والا اپنے لئے منفعت کی شرط لگائے مثلاً معلوم مدت تک جانور پر سواری یا گھر میں رہائش، تو بیع صحیح اور شرط صحیح ہے (۲)۔

ظاہر یہ ہوتا ہے کہ یہ سبقت چاروں تقسیم سے استثناء کی طرح ہے (۳)۔ اس کی دلیل حضرت جابرؓ کی معروف حدیث ہے: "انہ کان یسیر علی حمل لہ، قد انعمنا فلزاد ان یسیر، قال: ولحقی السی فذعنا لی، وضرہ، فصار سیراً لم یسر مثله، فقال: بعیہ، فقلت: لا ثم قال: بعیہ، فبعته، واستثیت حملہ الی اہلی" (وہ اپنے ایک اسب پر جا رہے

(۱) جامعہ مدرسہ اعلیٰ الشریعہ الکبیر ۱/۱۵۳۔

(۲) شرح الکبیر ۱/۱۷۴، جامعہ مدرسہ اعلیٰ الشریعہ الکبیر ۱/۱۷۴۔

(۳) دیکھئے اسی بحث کا فقرہ ۱۱۔

تھے جو تک یا تھا، انہوں نے اس کو "زاد" کر دینا چاہا۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ مجھ سے "کرے میرے سے دعا کی، اور اسب کو مار دیا۔ پھر ہوا یا پا ک اس طرح سے کبھی نہیں چاہا تھا، تب ﷺ نے فرمایا: اس کو میرے ساتھ بیچ دو۔ میں نے کہا: نہیں بیچ رہا تھا، ﷺ نے کہا: میرے ساتھ اس کو بیچ دو۔ میں نے اس کو بیچ دیا، اور اپنے گھر تک سواری کا استثناء کر لیا)۔ ایک روایت میں ہے: "وشرطت ظہرہ الی المذنبہ" (۱) (میں نے مذنب تک اس کی سواری کی شرط لگائی)۔

ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ یہ شرط بہت سے حضرات کے نزدیک جار ہے، کیونکہ شوکانی نے اس حدیث پر لکھا ہے کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سواری کے استثناء کرنے کے ساتھ بیع جائز ہے۔ یہی جمہور کا قول ہے۔ امام مالک نے اس کو جار متر دیا ہے بشرطیکہ سفر کی مسافت قرین ہو، اور اس کی تحدید اسوں نے تین دن سے کی ہے۔ امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ یہ ناجائز ہے، مسافت مختصر ہو یا طویل (۲)۔

یہ حدیث کو کہ فروخت شدہ چیز سے اگر وہ قائل سواری جانور ہو معمولی اتفاق کے بارے میں ہے، لیکن مالکیہ نے اس پر ہر فروخت شدہ چیز سے اس کی بیع کے بعد معمولی اتفاق کو مستثنیٰ طور پر آسانی پیدا کرنے کے لئے قیاس کیا ہے جو فروخت کرنے والوں کی ضرورت کے پیش نظر ہے۔

۱۷۔ مالکیہ کے یہاں قائل و رے یہ ہے کہ اگر وہ عقد میں خصل انداز شرط کو ساتھ کرے، خود یہ شرط مقصود بیع کے منافی ہو مش

(۱) حدیث جامعہ "طی اشعراطہ العمل علی العمل"۔ کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۳۱۳) اور مسلم (۳/۲۲۱ طبع عیسیٰ المکسی) سے کی ہے۔

(۲) نیل طوطا ۵/۱۷۸، ۱۷۹۔

نقہ شرط ۱۸-۱۹

طرح عدوی کے کلام سے بھی ظاہر ہوتا ہے^(۱)۔

یہاں دو سوال سامنے آتے ہیں:

۱۹- پہلا سوال: کیا لازم آئے گا اگر قرض قرض کی شرط کے ساتھ ہو جو ضمن میں نکل شرط ہے، اور سامان خریدار کے پاس بیع نامہ کو فروغ کرنے والی چیز کے سبب فوت ہو جائے (مثلاً اگر ملاک ہو جائے)، خواہ شرط لگانے والے نے اپنی شرط کو ساتھ کر دیا ہو یا ساتھ نہ کیا ہو؟ اس کے جواب میں چند اقوال ہیں:

اول: یہی "المدونہ" میں ہے۔ یہاں تو قرض دینے والا خریدار ہوگا یا فروخت کرنے والا:

الف۔ اگر خریدار نے عین فروخت کرنے والے کو قرض دیا ہو تو خریدار پر جس ضمن میں بیع ہوئی ہے، اور قبضہ کے دن اس کی قیمت وصول میں سے جو زائد ہو لازم ہوگا، لہذا اگر اس نے اس کو بیس میں خرید لیا "قیمت" میں ہو تو بیس لازم ہوں گے۔

ب۔ اگر فروخت کرنے والے نے خریدار کو قرض دیا ہو تو خریدار پر فروخت کرنے والے کے لئے ضمن اور قیمت وصول میں سے جو کم ہو لازم ہوگا، چنانچہ مذکورہ مثال میں اس پر بیس لازم ہوں گے، اس لئے کہ اس نے اضافہ کے لئے قرض دیا، تو اس کے ساتھ اس کے قصد کے برعکس معاملہ کیا جائے گا۔

دوم: "المدونہ" کے قول کے بالمقابل علی الاطلاق قیمت کا لازم ہونا ہے، خواہ قرض دینے والا خریدار ہو یا فروخت کرنے والا۔

سوم: خریدار کو کم تر کی ادائیگی کا وعدہ کرنا، جبکہ اس نے فروخت کرنے والے سے قرض یا ہون اس کا محل یہ ہے کہ وہ قرض کے ساتھ غائب نہ رہا ہو ورنہ اس پر قیمت لازم ہے، خواہ جتنی ہو^(۲)۔

(۱) المشرح الکبیر ص ۱۵۲، المدونۃ ص ۱۵۲، قدوس ص ۱۵۲ کے ساتھ حامیہ ص ۱۵۲ علی شرح الخرشنی ص ۸۲/۵۔

(۲) المشرح الکبیر ص ۱۵۲، المدونۃ ص ۱۵۲۔

فروخت شدہ چیز کے فروخت نہ کرنے کی شرط یا ضمن میں خلل آمد از شرط ہو مشد خریدار فروخت کرنے والوں میں سے کسی ایک کی طرف سے قرض کی شرط ہو، تو بیع صحیح ہو جائے گی۔

اس حالت میں صرف یہ شرط ہے کہ ساتھ کرنا سامان کے باقی رہنے کے ساتھ ہو۔

قرض کی شرط کے حذف کرنے کی وجہ سے یہاں بیع صحیح ہونے کی توجیہ شرعی نے یہی ہے کہ مائع زائل ہو گیا^(۱)۔

۱۸- کیا قرض کی شرط کے مثل میں ساتھ کرنے سے متعلق حکم ان دونوں صورتوں میں برابر ہے کہ یہاں سے انتفاع کی قدرت سے قائل ہو یا اس کے بعد؟ اس مسئلہ میں دو اقوال ہیں:

الف۔ مذہب میں مشہور جو ابن القاسم کا قول ہے، یہ ہے کہ اگر قرض قرض دینے والے کو لیا ہے، لہذا سامان موجود ہو تو بیع صحیح ہوگی، اگر چہ قرض لینے والا قرض کے بعد اتنی مدت تک غائب ہو جس میں وہ اس سے انتفاع کر سکتا ہو۔

ب۔ مکتون اور ابن حبیب کا قول یہ ہے کہ قرض کے ساتھ غائب ہوتے سے بیع ٹوٹ جائے گی، اگر چہ وہ قرض کی شرط کو ساتھ کرے، کیونکہ ان دونوں کے درمیان رہا کا سبب پایا گیا ہے یا دونوں کے درمیان رہا ہو چکا ہے (جیسا کہ پیش درج کی جیہ ہے)، لہذا ساتھ کرے سے فائدہ نہیں ہوگا۔

مزید کے نزدیک مقدمہ بقول ہے، جیسا کہ انہوں نے اس کی صراحت کی ہے، مدونۃ کامیاب دوسرے قول کی طرف ہے، جیسا کہ اس کے کلام میں دوسرے قول کو ان کے نقل کرنے سے ظاہر ہوتا ہے، کیونکہ انہوں نے اس کے مشہور رہنے کو نقل کیا ہے۔ اور ای

(۱) اس مسئلہ میں دیکھئے التقرین ص ۱۵۲، کیونکہ ابن جریر نے یہاں ملاحظہ کیا کہ ان کا اختلاف ہے نیز دیکھئے المشرح الکبیر ص ۱۵۲، المدونۃ ص ۱۵۲، علی شرح الخرشنی ص ۸۲/۵۔

یہ سب اس صورت میں ہیں جبکہ فروخت شدہ چیز و اوقات انہیں
میں سے ہو، ورنہ شرطی ہو تو اس میں محض مثل و سبب ہے، اس لئے
کہ ”مثل“ اس کے عین کی طرح ہے، لہذا اس میں بی کی کوئی
ہمت نہیں، کیونکہ وہ اس وجہ سے ہے کہ وفاق ہو، اور عین اس کو لوٹا
دیا گیا ہو (۱)۔

دوسرے سول:

۲۰- کیا لازم ہے گا کہ مقصود کے منافی شرط کے ساتھ بیع
ہو جائے اور سبب شرط کے پاس فوت ہو جائے، خواہ اس شرط کو
ساقط کر دیا گیا ہو یا نہ ساقط کیا گیا ہو؟

انہوں نے کہا: حکم یہ ہے کہ قبضہ کے دن اس کی قیمت اور ضمان
میں سے جو زیادہ ہو وہی فروخت کرنے والے کے لئے ہوگا، کیونکہ
شرط کی وجہ سے بیع عام ضمان سے کم میں ہوئی ہے (۲)۔

سوم: مذہب شافعیہ:

۲۱- شافعیہ ثمار کی طرف سے سابقہ حدیث میں ایک ساتھ بیع
اور شرط سے ضمانت کے پابندی میں اور انہوں نے تصریح ابن عمر کی
اس روایت پر عمل کیا ہے کہ بنا کریم علیہ السلام نے فرمایا: لا یحل
سلف و بیع، ولا شرطان فی بیع، ولا ربح مالہ بضم،
ولا بیع مالہ بضم عداک (۳) (حال میں ہے ایک ساتھ قرض
اور بیع، ایک بیع میں، شرطیں، کسی چیز کا قلع جو کامل ضمان نہ ہو، اور
اس چیز کی بیع ہو تمہارے پاس نہ ہو)۔ اور انہوں نے صرف انہی

(۱) حاشیہ در سول حوالہ سابق۔

(۲) شرح الکبیر و حاشیہ الدوسلی ۱/ ۶۷۔

(۳) حدیث: ”لا یحل سلف و بیع، ولا شرطان فی بیع“ کی روایت
ترمذی (۳۵۵۳) طبع مصنفی (۱) نے کی ہے ترجمہ نے کہہ دیا صحیح ہے۔

بیع میں کوئی شک نہیں کیا ہے، نہ کا اشتہار شرط سے ثابت ہے، اور انہوں نے
عقد کے تقاضے اور اس کے مصالح کی طرف بہت کم نظر کی ہے۔ اس
لحاظ سے ان کا مذہب تینوں مذہب میں سب سے ٹھیک ہے۔

تاہم بعض مفسرین نے شرط کی تفسیر کرتے ہوئے کہا:
شرط یا تو مطلق عقد کا تقاضا ہوگی مثلاً قبضہ فائدہ اٹھانا، اور
عیب کی وجہ سے راسخا یا نہ ہونی۔

پہلی صورت: عقد کے لئے مضرت نہیں ہے۔

دوسری صورت: جس میں شرط عقد کا تقاضا نہ ہو، وہ یا تو
مصلحت عقد سے تعلق ہوگی مثلاً رہن، گواہ بنانا، اور مقصودہ و صاف
یعنی ثابت، خیانت، خیال (۱) وغیرہ کی شرط یا وہ مصلحت عقد سے
تعلق نہ ہوگی۔

پہلی شکل: عقد میں ہوگی، مثلاً شرط بھی صحیح ہوگی۔

دوسری شکل: جو مصلحت عقد سے تعلق نہ ہو یا تو اس میں
باعت بخرے والی غرض نہ ہوگی جیسے یہ شرط کہ فروخت کیا گیا جائے اور صرف
ایسی نہ لکھا جائے گا تو یہ شرط لغو ہوگی اور عقد صحیح ہوگا اور یا اس میں ضمان
لئے، والی غرض ہوگی تو یہ شرط فاسد اور مفسد ہوگی جیسے وہ امور جو
مقتضائے عقد کے منافی ہوں مثلاً عدم قبضہ اور عدم تصرف وغیرہ (۲)۔
اس تفسیر کا خلاصہ:

(۱) ایسی شرط کا جس کا عقد متقاضی ہو یا عقد کی مصلحت یہ
اس کی صحت سے تعلق ہو، صحیح ہے۔

(۲) ایسی شرط جس کی کوئی غرض نہ ہو جو ہے، بیکس مفسد عقد
نہیں ہے۔

(۳) ایسی شرط جس میں ضمان پیدا کرنے والی غرض ہو وہ مفسد

(۱) اصل میں اس طرح ہے اور کیا درست ہے؟

(۲) حاشیہ لاجل علی شرح ابن حجر ۳/ ۵۷۷۔

معتقد مشہور روایت میں ہے (۱)۔

۲۴۔ بیعت شدہ چیز کو فرو کرنے کی شرط بیع کے بارے میں اس کے یہاں چند اقوال ہیں:

۱۔ اقوال جو یہود و نصیح ہے، یہ ہے کہ شرط صحیح ہوگی اور بیع صحیح ہوگی۔ اس کی دلیل حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریدہ کو آزاد کرنے کے لئے شہداء چاہا، حضرت بریدہ کے گھر والوں نے ”ولا“ کی شرط رکھی۔ حضرت عائشہ نے اس کا تذکرہ حضور ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اشتریہا واعتقہا، لیسما الولاء لمن اعتق“ (۲) (اس کو یہ لو، اور آزاد کر دو، اس سے کہ ولا تو آزاد کرنے والے ہی کے لئے بنتا ہے)، اور حضور ﷺ نے ان کے لئے ولا کی شرط لگائے جانے پر تنبیہ نہیں فرمائی، اس لئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ما ہاں لقوام بشرطوں شروطا لیست فی کتاب اللہ؟ من اشترط شروطا لیس فی کتاب اللہ فهو باطل“ (۳) (کیا حال ہے لوگوں کا کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں، جس نے کوئی ایسی شرط رکھی جو اللہ کی کتاب میں نہیں، باطل ہے)۔ نیز اس لئے کہ بیع کے فوراً بعد آزاد ہو مار شہداء کے خریدنے کی صورت میں معروف ہے، لہذا اس کی شرط کو برداشت کرایا گیا، نیز اس لئے کہ شارع نے آزادی کو پسند کیا ہے۔

اسی کے ساتھ اس میں خریدار کے لئے فائدہ مرفوع ہے، یا میں ولا کے حصول کے ذریعہ برائے اثرات میں شائبہ کے ذریعہ اور

فروخت کرنے والے کا بیع اس کا سبب بننے کی وجہ سے ہے۔

۲۵۔ اقوال یہ ہے کہ شرط باطل ہوگی اور بیع بھی باطل ہوگی، جیسے کہ اگر اس کی بیعت یا اس کے بعد کی شرط گادے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ بیع صحیح ہوں اور شرط باطل ہوگی (۴)۔

۲۵۔ ثانیہ کے یہاں ممانعت سے مستثنیٰ امور میں سے زیدی کے ساتھ خریدار کے علاوہ کسی اور کے لئے ولا کی شرط لگانا ہے۔ ثانیہ کے یہاں دو اقوال میں سے زیادہ کمزور قول یہی ہے۔ اس صورت میں بیع صحیح ہوگی اور شرط باطل ہوگی، اس کی دلیل بعض روایات میں حضرت بریدہ کی حدیث کا ظاہر اور حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کا فرمان ہے: ”واشترطی لہم الولاء“ (۵) (ان کے لئے ولا کی شرط لگاؤ)۔

لین صحیح اس حالت میں شرط اور بیع کا باطل ہونا ہے۔ اس لئے کہ شرط غلط ہے کہ لا، آزاد کرنے والے کے لئے ہے۔

ان حضرات نے حدیث عائشہ: ”واشترطی لہم الولاء“ کا جواب یہ دیا ہے کہ شرط عقد بیع میں نہیں تھی، اور یہ کہ یہ حضرت عائشہ کے مسئلہ کے ساتھ خاص ہے، اور یہ کہ آپ ﷺ کے فرمان میں ”لہم“ (ان کے لئے) ”علیہم“ (ان کے خلاف) کے معنی میں ہے (۶)۔

۲۶۔ ثانیہ کے یہاں معنیٰ امور میں سے فروخت شدہ چیز میں عیوب سے برائت کی شرط ہے، اس لئے کہ اس میں فروخت کرنے والے کو شرط برائت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس کو تنبیہ پنے سے

(۱) حدیث کی تخریج فقرہ ۹ میں گزری ہے۔

(۲) حدیث: ”لما الولاء لمن اعتق“۔ اس کی روایت بخاری (فتح الباری ۳/۳۷۱ طبع استقصیٰ) اور مسلم (۳/۵۳۲ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”من اشترط شروطا لیس فی کتاب اللہ فهو باطل“۔ اس کی تخریج فقرہ ۱ کے تحت گزری ہے۔

(۱) فتح الباری ۳/۳۷۱۔

(۲) حلیۃ الجمل ۳/۵۳۲، نیز دیکھئے شرح بیع ۱/۶۳۔

(۳) حدیث: ”لما الولاء لمن اعتق“۔ اس کی تخریج فقرہ ۲۳ میں گزری ہے۔

(۴) حلیۃ الجمل علی شرح بیع ۱/۶۳، نیز دیکھئے شرح اکمل علی اصباح

بیع بشرط ۲۷

ما معلوم عیب کے بارے میں بیع کے لڑیم کا اطمینان ہو (معلوم عیب کے بارے میں نہیں)۔ یہ حکم جائز اور اس کے علاوہ میں مطلق ہے، اگر مذکورہ شرط کے ساتھ بیع علی الاطلاق صحیح ہوئی، تو بشرط صحیح ہو یا غیر صحیح، اس سے کہ یہ بیع شرط ہے جو مدت کو پختہ رقی ہے اور خلع حال (یعنی عیوب سے سلامتی) کے موافق ہے (۱)۔

اس کی تائید حضرت ابن عمرؓ کی روایت سے ہوتی ہے کہ انہوں نے پنا ایک غلام آنحضرتؐ میں عیوب سے بری ہونے کی شرط پر خریدتے دیکھا، پھر فرمایا کہ ان سے کہا: اس میں ایک مرض ہے جس کو آپ نے میرے سامنے بیان نہیں کیا، وہ دونوں اس معاملہ کو حضرت عثمانؓ کے پاس لے گئے، تو انہوں نے حضرت ابن عمرؓ کے خلاف یہ فیصلہ کیا کہ ابن عمرؓ قسم کھائیں کہ انہوں نے جب غلام کو خریدتے دیکھا تو ان کے علم میں یہ مرض نہ تھا، حضرت ابن عمرؓ نے قسم کھانے سے انکار کیا، اور غلام واپس لے لیا، پھر اس کو پھر دو سو میں خریدتے دیکھا (۲)۔

انہوں نے کہا: صحابہ کے درمیان مشہور اس فیصلہ عثمانی کے ذریعہ عیب سے برکت کی شرط لگانے کا جواز معلوم ہوتا ہے، یہ صحابہ کے درمیان مشہور ہے، لہذا ایسا جہاں سکوتی ہو گیا (۳)۔

۲۷- ثانیہ کے یہاں مستثنیٰ امور میں سے یہ بھی ہے:

- الف۔ خریدتے کرنے والے کی جگہ سے خریدتے شدت خریدنے کو
- ب۔ خریدتے شدت خریدنے میں عرفاً مقصود وصف کی شرط لگانا

منتقل کرنے کی شرط۔ انہوں نے کہا: اس سے کہ یہ مدت نے عقد کی صورت ہے (۱)۔

ب۔ بیع کی صلاحیت خاتم ہونے اور پکے کے بعد اس کو توڑنے یا باقی رکھنے کی شرط، یہ مدت میں جائز ہے جیسے کہ پکے کے بعد اس کی بیع بلا شرط جائز ہے، اس لئے کہ حضرت بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: "ان النبی ﷺ بھی عن بیع النمار حتی یصلو صلاحہا" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے بدھ صلاح سے قبل بیع کی شرط سے منع فرمایا)، "حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "لا تباہوا النمار حتی یصلو صلاحہا" (۳) (پھلوں کو آپس میں خریدتے مت کرو جب تک کہ اس کا کارآمد ہونا خاتم نہ ہو جائے)۔

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدھ صلاح کے بعد بیع کی بیع جائز ہے، اور یہ تینوں احوال پر صادق آتا ہے: بلا شرط اس کی بیع، اس کو توڑنے کی شرط پر اس کی بیع اور اس کو باقی رکھنے کی شرط پر بیع (۴)۔

ج۔ یہ شرط کہ خریدتے کرنے والا خریدتے شدت خریدنے میں متعین کام کرے گا مثلاً اپنے اثریہ اس شرط پر کہ خریدتے کرنے والا اس کو بیع کرے، یہ تین قول میں سب سے ضعیف قول کے مطابق ہے، جیسے زہریؒ (۵)۔

د۔ خریدتے شدت خریدنے میں عرفاً مقصود وصف کی شرط لگانا

- (۱) حاشیہ مکمل علی شرح الحج ۳۶۳۔
- (۲) حدیث: "بھی عن بیع النمار حتی یصلو صلاحہا"۔ "کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۴۳ طبع استغیہ) اور مسلم (۳۶۳ طبع بیروت) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔
- (۳) حدیث: "لا تباہوا النمار حتی یصلو صلاحہا"۔ "کی روایت مسلم (۳۶۳ طبع بیروت) نے کی ہے۔
- (۴) شرح مکمل علی شرح الحج ۳۳۳۔
- (۵) دیکھئے اسی بحث کا فقرہ ۲۲۔

نقہ شرط ۲۸

(۱) پہلی قسم: شرط صحیح لازم کی تین قسمیں ہیں:

اول: جو حکم شریعت سے عقد کے تقاضے کے مطابق ہو مثلاً
آپنی قبضہ کرنا، ختم کا فی الفور ہونا میں سے دونوں کا پے تحت
آنے والی چیز میں تصرف کرنا، خیار محسوس، اور پر نے عیب کی وجہ سے
رہ کرنا۔

اس شرط کا وجود اس کے عدم کی طرح ہے۔ وہ نہ تو حکم کا قاعدہ
دیتی ہے۔ اور نہ ہی عقد میں اثر رکھتا ہے، اس سے کہ یہ عقد کے
تقاضے کا بیان اور تاکید ہے (۱)۔

دوم: مصلحت عقد کی شرط، یعنی اس شرط سے کسی مصلحت
معلق ہے جس کا قاعدہ دونوں عقد کرنے والوں میں سے شرط لگانے
والے کو پہنچے مثلاً خیار، کو ای یا ضمن میں کسی وصف کی شرط، مثلاً کلی یا
جزوی طور پر اس کو اوجھار رکھنے یا اس کے عوض معین رہن، یا معین نہیں
یا فروخت شدہ چیز میں مطلوب صفت کی شرط لگانا مثلاً صحت،
کثرت یا جانور کا، یا ہونے یا بہت زیادہ، یا ہونا یا ہونے کی
شرط یا چیتے کا شکاری یا پرندہ کا خوش الحان یا ادا، یا یہ ہونا یا ہونے پر
معلوم مسافت سے آنے یا زمین کے خراج (آمدنی) کا اتنی مقدار
میں ہونے کی شرط۔ مذکورہ تمام صورتوں میں شرط صحیح ہے، اس کو
پورا کرنا لازم ہے (۲)۔ اس کی دلیل یہ ہے: "المسلمون عند
شروطهم إلا شرطاً أحل حراماً أو حرم حلالاً" (۳)
(مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، مگر ایسی شرط جو حرام کو حلال
کرے یا حلال کو حرام کرے)، کیونکہ ان اوصاف کے ہونے یا نہ
ہونے کی وجہ سے لوگوں کی رستیں مختلف ہوتی ہیں، اگر ان کی شرط لگانا

مثلاً جانور حلال ہو یا وہ ہلاک ہو۔ اس صورت میں شرط صحیح ہوتی ہے۔ اور
مگر شرط نہ پائی جائے تو خریدار کے لئے خیار ہوگا، انہوں نے کہا:
صحت کی وجہ سے کہ یہ شرط مصلحت عقد سے متعلق ہے (۱)۔

تیسرا: اس سے کہ یہ عقد کے وقت موجودہ شرط کا التزام ہے، اس کا
اتزام مستقبل میں کسی چیز کے استاء پر موقوف نہیں ہے، اور یہی شرط کی
حقیقت ہے لہذا یہ "یک ساتھ بیع" اور شرط سے "مانعت" کے تحت
نہیں آئے گا (۲)۔

چہ۔ یہ شرط لگانا سب تکثر پر موصول نہ رہے گا۔ سخت
شد و چڑچاڑ نہیں کرے گا۔

۱۔ عیب کی وجہ سے وہ کسی کی شرط اس لئے کہ یہ عقد کا
تقاضا ہے (۳)۔

۲۔ خیار، رویت، تبدل وغیرہ کی بھی ہونی چیز فروخت کی، یہ اس کی
صحت کے قول کے مطابق ہے، اس لئے کہ اس کی ضرورت
ہے (۴)۔

چہاں مذہب حنابلہ:

۲۸۔ حنابلہ نے بیع میں شرائط کو دو قسموں میں تقسیم کیا ہے:

اول: صحیح، لازم شرط، جس کے خلاف یہ شرط ہے اس کے
سے اس کو فوراً کا اختیار نہیں ہے۔

دوم: فاسد شرط، اس کی شرط کا حرام ہے۔

(۱) شرح المنہج جامعہ، ج ۱، ص ۸۰، ۸۱، شرح المنہج جامعہ، ج ۱، ص ۸۰، ۸۱۔

(۲) تہذیب الفقہ، ص ۵۰، لفظ "کلی شرط" میں "وفا" کا اضافہ جامعہ اشروانی
سے کیا گیا ہے۔

(۳) شرح المنہج علی المصباح، ص ۱۸۰۔

(۴) جامعہ المنہج، ج ۱، ص ۶۳۔

(۱) کتاب الفقہ، ص ۱۸۹، انہی، ص ۲۸۵۔

(۲) کتاب الفقہ، ص ۱۸۹، انہی، ص ۲۸۶، ۲۸۵۔

(۳) ص ۳۳، المسلمون علی شروطہم۔۔۔ کی تخریج فقرہ ۱ کے تحت
آجکی ہے۔

نقہ شرط ۲۸

صحیح نہ ہو تو وہ حکمت فوت ہو جائے گی، جس کی وجہ سے حق کو جابر
میا گیا ہے۔

لہذا اس شرط کو اگر پورا کرے تو بیع لازم ہوگی، ورنہ اس کی شرط
لگانے والے کے لئے اختیار ہے کہ اس کے نقد ان کی وجہ سے بیع
کردے یا صفت کے نقد ان کا تاوان لے۔ اور اگر وہ اس پر بحال
ہو تو صفت کے نقد ان کا تاوان متعین ہے، جیسے عیب، راجح اور
شریعہ کے پاس تلف ہو جائے (۱)۔

سوم: یہی شرط جس کا نقد متقاضی نہ ہو، نہ نقد کی معاملات میں
سے ہو، نہ نقد کے تقاضے کے منافی ہو، بین اس میں فروخت کرنے
والے پر خریدار کے سے معلوم نفع ہو۔

الف۔ مثلاً فروخت کرنے والے نے فروخت شدہ گھر میں
ایک ماہ رہائش کی شرط لگائی یا یہ شرط لگائی کہ جانور (یا گاڑی) اس کو
معلوم جگہ تک لے جائے گی تو صحیح ہے، اس لئے کہ حضرت حبانہ کی
حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اپنا
«نٹ فروخت کیا تو انہوں نے کہلا میں نے اس کو فروخت کیا، اور
چنے گھر تک اس پر سواری کو استثناء یا (۲)۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے: «ان السبي سبيته مبيى عن
ان محاققه وامر به، والنسبا الا ان تعلم» (۳) (ابن ریم علیہ السلام
نے یہی تہ، عزائم، اور نسبا سے منع فرمایا الا یہ کہ ثبنا معلوم ہو)، اور

«ثبنا» سے مراد استثناء ہے۔

نیز فرمایا ہے: یہ گئے گھر کو فروخت کرنے کے مسئلہ پر اس کو
قیاس رہا ہے۔

ما سبق کے مثل میں فروخت کرنے والے کا یہ شرط لگانا ہے کہ جس
پورا حصول کرنے تک وہ فروخت شدہ چیز کو روکے گا۔ اسی طرح
«ہر» کے لئے معلوم مدت تک منفعت کی شرط لگانا ہے۔ اگر وہ
«ہیں» جس کے نفع کے استثناء کی شرط ہے، فروخت کرنے والے
کے نفع حصول کرنے سے قبل تلف ہو جائے:

اگر تلف خریدار کے فعل اور اس کی کوناعی سے ہو تو اس پر اجرت
مثل لازم ہوگی، اس لئے کہ اس نے جب منفعت کو اس کے مستحق
کے حق میں فوت کر دیا، اور اگر اس کے بغیر تلف ہو تو اس پر عوض لازم
نہیں ہوگا (۱)۔

ب۔ نیز جیسا کہ اگر خریدار نے فروخت کرنے والے پر
ایندھن کے استثناء پہنچانے یا اس کو توڑنے یا کچالے کے سنے یا اس کو
ٹانے یا کچی مٹی کو ٹانے یا کچی کے توڑنے کی شرط لگائی تو صحیح ہے، اگر
نفع معلوم ہو، «فروخت کرنے والا پر اس کو انجام دینا لازم ہے»، «وہ
اگر شرط لگائی کہ فروخت کرنے والے خریدار کے سامان کو اس کے گھر
تک پہنچائے» فروخت کرنے والے کو گھر کا علم نہ ہو تو اس سلسلہ میں
ان کے یہاں «قول میں» (۲)۔

پھر اگر شرط عمل معی کے تلف ہونے کی وجہ سے ناممکن
ہو جائے یا اجارہ خاصہ کی وجہ سے نفع کا استحقاق ہو جائے یا فروخت
کرنے والے کی موت کی وجہ سے محل ہو جائے تو خریدار اس نفع کا
عوض واپس لے گا، جیسا کہ اگر اجارہ اس کے عوض پر قبضہ کے بعد فسخ

(۱) کتاب القناع ۱۹۱/۳۔

(۲) حوالہ سابق۔

(۱) کتاب القناع ۱۸۹/۳۔

(۲) حدیث جابر کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۳۳ طبع انتقید) اور مسلم
(۳۲۱ طبع النسخ) کے لئے ہے۔

(۳) حدیث: «مبی عن المحاققة والمزمنة والنسبا الا ان تعلم» کی
روایت مسلم (۱۱۷۵ طبع عیسیٰ النسخ) اور بخاری (فتح الباری ۵/۵۰ طبع
انتقید) کے لئے ہے لیکن حدیث کے آخری کلمے «و النسبا الا ان تعلم» کی
روایت ترمذی (۸۵۳ طبع النسخ) کے لئے ہے۔

نوع اول:

۳۰- ان میں سے ایک احمد سے پر کی اور عقد کی شرط لگانے میں
عقد مسلم یا قرض یا قبا یا اجارہ یا شرکت کی تو یہ شرط فاسد ہے اور اس کی
وجہ سے حق فاسد ہو جانے کی خواہ اس کی شرط ضرورت کرنے والے
نے لگانی ہو یا شرط کرنے والے۔

مذہب میں مشہور یہی ہے، گو کہ صرف شرط کا بطل ہوا متبادل کے
یہاں ایک احتمال ہے، ”یہی امام احمد سے ایک روایت ہے“ (۱)۔

مشہور قول کی دلیل:

الف۔ یہ ایک قول میں ”نق ہیں“ اور حدیث ہے: ”نق الیہ
سے بھی عن بیعتیں فی بیعة“ (۲) (نبی کریم ﷺ نے ایک
نق میں بیعت سے منع کیا ہے) نہ نکتہ سہ کی متقاضی ہے۔

ب۔ حضرت ابن مسعود کا قول ہے: ”ایک سو دے میں دوسو
رہا ہے“۔

ج۔ اس لئے کہ اس نے ایک عقد میں دوسرے عقد کی شرط
لگانی ہے، لہذا صحیح نہیں ہے، جیسا کہ نکاح شعور۔

اسی طرح ہر وہ چیز جو اس کے مفہوم میں ہو مثلاً کہنے میں نے
تمہیں اپنا گھر اتنے میں اس شرط پر ضرورت یہ کہ تم اپنی بیٹی کی شادی
مجھ سے کرو گے، یا اس شرط پر کہ تم میرے جانور پر یا اس میں سے
میرے حصہ پر قرض کے طور پر یا مفت خرچہ کرو گے (۳)۔

(۱) دیکھئے الاصاب ۳/۵۰۴، ۳/۵۰۵۔

(۲) حدیث صحیح عن بیعتیں۔ ”کی روایت احمد (۴/۳۳۲ طبع المصنف)
ابو داؤد (۴/۵۳۳ طبع المصنف) نے کی ہے، اور ترمذی نے کہا حدیث حسن
صحیح ہے۔

(۳) کتاب القناع ۳/۵۴، نیز دیکھئے المغنی ۴/۲۸۶، شرح الکبیر لی دلیل
المغنی ۳/۵۳۔

ہو جائے تو اہل سنت پرینے، الاستغفار کا عوض، ایسے لے گا۔

گر مرضی نہ ہو سزا بخت کرنے والے کے لئے عمل سہا محال
ہو جائے تو کام کے سے اس کا تمام مقام مقرر کیا جائے گا، اور اہل سنت
کام کرنے والے کے ذمہ ہوگی، جیسا کہ اجارہ میں (۱)۔

۲۹- متبادل نے معلوم نفع کے شرائط کے جوڑ سے اس صورت کو
مستثنیٰ کیا ہے کہ استثناء میں دو شرطوں کو جمع کر دیا جائے، ”رہو
دونوں صحیح ہوں مثلاً، بعد مہین کے اٹھا کر لے جانے، اور اس کو توڑنے یا
کپڑے کو سونے“ اور کانٹے کی شرطیں کہ اس صورت میں نق صحیح نہیں
ہوگی، اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت میں فرمان
نبوی ﷺ ہے: ”لا یحل سلف و بیع، ولا شرطان فی بیع،
ولا ربح مالہ یضمن، ولا بیع مالہ عندک“ (۲) (حالی
نہیں ہے ایک ساتھ قرض اور نق، ایک نق میں، شرطیں، ایسی چیز کا
نفع جس کا ضمان نہ ہو، اور اس چیز کی نق جو تنہا، پاس نہ ہو)۔

ماں سر، دونوں مجموعی شرطیں متفقہ عقد میں سے ہوں مثلاً
دونوں کے اپنے پاس آنے والی چیز میں تصرف کی شرط کے ساتھ
شخص کے فی الفور ہونے کی شرط کا، تو یہ بالانتاف صحیح ہے، یا دونوں
شرطیں مصححت عقد میں سے ہوں مثلاً شخص پر مہینہ رہن، اور زمین نہیں
کی شرط تو صحیح ہے، جیسا کہ اگر وہ دونوں متفقہ عقد میں
ہوں (۳)۔

(۲) دوم: جنی شرط فاسد حرام، اس کے تحت بھی تین انواع

ہیں:

(۱) کتاب القناع ۳/۵۴۔

(۲) حدیث صحیح لا یحل سلف و بیع۔ ”کی تخریج فقہ ۱۸۵ کے تحت آجکل ہے۔
(۳) کتاب القناع ۳/۵۴، ۳/۵۵، نیز دیکھئے المغنی ۴/۲۸۵، شرح الکبیر لی
دلیل المغنی ۳/۵۳، ۳/۵۴۔

نوع دوم:

۳۱- عقد میں تقاضائے عقد کے منافی شرط لگائے مثلاً فروخت کرنے والا خریدار پر شرط لگائے کہ نہ ہفت شدہ چیز کو نہ ہفت کرے گا سب نہیں کرے گا۔ اگر نہیں کرے گا یا شرط لگائے کہ اس کو نہ ہفت کرے گا وقف کرے گا اگر نہ ہفت شدہ چیز ہاک ہو جائے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو واپس کرے گا یا اگر اس کو کسی غاصب نے غصب کر لیا تو اس کا شمس واپس لے لے گا۔ اور اگر اس کو آگ یا زہر یا دوا دلا، اس کے سے ہو گا تو یہ اور اس جیسی تمام شہیں قائم ہیں۔

بشرط کی وجہ سے بیع کے انشاء کے بارے میں "مذہب" میں دو روایتیں ہیں، امام احمد سے مخصوص یہ ہے کہ بیع صحیح ہے بشرط اس کو باطل نہیں کرے گی، بلکہ صرف شرط باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ کی معرفت حدیث میں شرط کو باطل کر دیا، اور عقد کو باطل نہیں کیا (۱)۔

۳۲- حنا بلہ سے اس شرط باطل سے آگاہی کو مستثنیٰ کیا ہے، لہذا بیع ہے کہ فروخت کرنے والا خریدار پر اس کی شرط لگائے، اس کی دلیل حضرت عمرؓ کی سابقہ حدیث ہے۔ اور خریدار کو آزاد کرنے پر مجبور کیا جائے گا اگر وہ انکار کرے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے، جیسا کہ نذر، اور خریدار "کرے" سے خرید کرے تو حاکم اس کی رضا مندی کے بغیر "کرے" گا، اس لئے کہ یہ آگاہی اس پر واجب ہے، کیونکہ یہ ایسا "مذہب" ہے جس کا اس نے امتہ ام یا ہے، جیسا کہ نذر (۲)۔

۳۳- حنا بلہ کے مذہب کے مطابق سابقہ صورت میں بیع کی صحت اور صرف شرط کے فساد کے حکم کی بنیاد پر شرط کے فاسد ہونے کی وجہ

سے فروخت کرنے والے اور خریدار میں سے جس کی بھی غرض فوت ہوئی ہو، خواہ اس کو فساد شرط کا علم ہو یا نہ ہو اس کے لئے حسب ذیل دو روایتیں:

الف- بیع کو فسخ کرنا، اس لئے کہ جس شرط پر وہ آگاہ تھا وہ شرط اس کے لئے محفوظ و سالم نہیں رہی۔

ب- شرط کی وجہ سے دشمن میں پیدا ہونے والے نقص کو شرط کے لغو ہونے کے بعد فروخت کرنے والا واپس لے سکتا ہے، یہ تکہ اس نے نقص کے ساتھ اس لئے فروخت کیا تھا کہ اس کی شرط غرض حاصل ہوگی، اور جب اس کی غرض حاصل نہیں ہوئی تو نقص کو واپس لے گا۔

ج- شرط کے بعد زائد دشمن کو خریدار واپس لے سکتا ہے، یہ تکہ اس نے زائد دشمن کے ساتھ اس لئے خریدار تھا کہ اس کو شرط غرض حاصل ہوگی، اور جب اس کی شرط غرض پوری نہیں ہوئی تو اس رباہتی کو واپس لے گا جس کو اس نے درگزر کر دیا تھا، جیسا کہ اگر اس کو عیب دار پائے۔

لہذا فروخت کرنے والے کو اختیار ہے کہ فسخ کر دے یا نقص کا مال لے۔

خریدار کو اختیار ہے کہ فسخ کر دے یا دشمن میں زیادتی کو واپس لے (۱)۔

اسی کے ساتھ حنا بلہ نے کوئی چیز، جس سے بغیر ثبوت خیال کا احتمال نہ رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ کہ "اور نہیں" شرط لگانے پر رہنمائی نہیں دے کر یہ کرنے پر قیاس ہے، نہ اس سے کہ شرط کی وجہ سے دشمن میں آنے والا نقص مجہول ہے، لہذا دشمن بھی مجہول ہو جائے گا، نہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کے مالکان کے حق

(۱) حدیث بریرہ کی تخریج فقرہ ۲۳ کے تحت آجلی ہے۔

(۲) کشاف القناع ۱۴۳۔

نق و شرط ۳۳-۳۵

میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کیا، جبکہ شرط کا سداور نق صحیح تھی (۱)۔

نوع سوم:

۳۴۔ شرط وخت کرنے والا وشریہ اور ایسی شرط کا میں جس پر شرع فرہ وخت معلق ہو، مثلاً فرہ وخت کرنے والا کہنے میں نے تمہیں فرہ وخت کیا اگر میرے پاس تالا لگے یا فرہ وخت کیا اگر ملاں راضی ہو۔ اور جیسے شریہ رکھنے میں نے شریہ اگر زیر آجائے تو صحیح نہیں ہوگی اس کی وجہ یہ ہے کہ نق کا تقاضا نق کے وقت طاعت کو منتقل کرنا ہے اور یہاں پر شرط اس سے مانع ہے نیز اس لئے کہ اس نے نق کو شرط مستقبل پر معلق کیا ہے، لہذا صحیح نہیں ہوگی، جیسا کہ اگر کہنے میں نے تمہیں فرہ وخت کیا جب مہینہ کا آخر آجائے، مثال کے اس سے فرہ وخت کرنے والے کے قول: فرہ وخت کر دیا انشاء اللہ، اور شریہ ار کے قول: قبول یا انشاء اللہ، در نق عربوں کو مستثنیٰ کیا ہے، کہ یہ صحیح ہے، اس لئے کہ مانع بن حارث نے حضرت عمر کے لئے منوان سے قید خانہ شریہ، کہ اگر عمر راضی ہو جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ اس کے لئے تا ہوگا (۲)۔

دیکھئے: اصطلاح ”عربوں“۔

ایک نق میں دو نق:

۳۵۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے: ”یہی النبی ﷺ عن بیعتیں فی بیعة“، (۳) حضور ﷺ نے ایک نق میں دو نق سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے: ”یہی النبی ﷺ عن صفیں فی صفۃ“، (۱) حضور ﷺ نے ایک سووے میں منع فرمایا ہے۔

اس مسئلہ سے مراد ایک عقد میں دو نق کو جمع کرنا ہے۔ اس عقد کو ”نق کبائشمن کے متعدد ہونے کے اعتبار سے ہے (۲)۔

نقیض میں سے کمال ابن الہمام نے اشارہ کیا ہے کہ جو لوگ اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں کہ انوں حدیثیں یک معلق میں ہیں، ان کو منہم ہوا ہے، چونکہ ایسا نہیں ہے، چنانچہ (۱) نق و لی حدیث مستثنیٰ (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴)

بيع الوضعية

۵۵

تقریباً:

۱۔ جہاں کاہل سے قتل ہے (۱۰)۔

مقامت میں ندر کی ضد ہے کہ جاتا ہے: ولفی بعہدہ، در
 اوفی: یہ باتوں ایک معنی میں ہیں۔ دناہ شریفہ عالی در پند
 اخلاق کا نام ہے، در اوفی الرحلی حقہ در ولاء یاء کا معنی ہے:
 اس نے اس کا حق مکمل در پور پور کر دیا۔

اصطلاح فقہاء میں "بیع الوفاء" اس شرط پر بیع ہے کہ جب فروخت کرنے والا شخص لوٹاے گا تو خریدار اس کو فروخت شدہ چیز لوٹاے گا۔ اس کو بیع الوفاء اس سے کہا جاتا ہے کہ خریدار پر اس شرط کی وفاء اور تکمیل لازم ہوتی ہے۔

حاجو اور مالکیہ اس فق کو "فق اھلی" ، شافعیہ اس کو "فق اھمد" ^(۲) ، درنا بلہ اس کو "فق الامامہ" کہتے ہیں ^(۳) ، اس کو "فق حنابلہ" اور "فق حجاز" بھی کہتے ہیں ، مرقیہ کی بعض کتابوں میں اس کو "فق العالمہ" بھی کہا گیا ہے ^(۴) ۔

حق الوفاء کا حکم:

۲- بی الوفاء کے شرعی حکم کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے:

(۱) $\frac{1}{x^2} = x^{-2}$ دىففېرېنسىال: $\frac{d}{dx} x^{-2} = -2x^{-3} = -\frac{2}{x^3}$.

(۲) خطاب ۴۳۴۲ سوره الاحقاف آیه ۳۳۔

(۳) کتاب التلخیص، ۱۵۰، ۴۹.

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۳/۴۰۹۔



بیع الوفاء ۵-۷

اس کی قیمت میں سے اس کے بالمقابل مقدار ساقط ہو جائے گی، اور وہ اس سلسلے میں حنفیہ کے نزدیک رہن کی طرح ہے^(۱)۔

بیع الوفاء پر مرتب ہونے والے اثرات:

متاثرین حنفیہ وغیرہ جو اس کے جواز کے قائل ہیں، اس کے زیر بیع الوفاء پر کچھ اثرات مرتب ہوتے ہیں جو درج ذیل طور پر یہ ہیں:

اول: ملیت کے لئے اس کو منتقل نہ کرنا:

۷- بیع الوفاء میں خریدار کے لئے کسی ایسے تصرف کا جواز پیدا نہیں کرتی جو ملیت کو منتقل کرے مثلاً بیع الوفاء میں لوگوں کے نزدیک جو اس کو جائز کہتے ہیں۔ اور اس پر چند مسائل مرتب ہوتے ہیں:

الف۔ بیع الوفاء میں فروخت شدہ چیز کی بیعت فراموش کرنے والے کے مدعا دہی اور کے ماتحت مدعا میں ہوگی، اس سے کہ یہ رہن کی طرح ہے اور رہن کی بیعت ناجائز ہے^(۲)۔

ب۔ بیع الوفاء میں خریدار کے سے حق شفیعہ میں ہے حق شفیعہ فروخت کرنے والے کے لئے باقی رہے گا، چنانچہ ”فتاویٰ اہندہ“ میں ”فتاویٰ ابی الفضل“ کے حوالے سے ہے: ان سے دریافت کیا گیا کہ ایک مرد، ایک عورت کے پاس بیٹا ہے، عورت نے یہ حصہ اس مرد کے ماتحت فروخت کر دیا، اور بیٹا نکالی کہ جب وہ شمس لائے گی تو مرد اس کا حصہ اس کو دے گا، پھر اس مرد نے یہ حصہ فروخت کر دیا تو یہ عورت کے لئے اس میں شفیعہ ہے؟

اسوں نے (ابو الفضل نے) کہا: اگر بیع الوفاء ہے تو اس میں عورت کے لئے شفیعہ ہے، خود بائٹ میں سے اس کا حصہ اس کے ماتحت ہو یا مرد کے ماتحت ہو۔

شرط پر اس کو جائز تر دیا گیا ہے، ”نہر“ میں کہا: مناسب ہے کہ فتوے میں جامع قول سے مدلل نہ کیا جائے، اور ”الہم“ میں ہے کہ ہمارے یہ عمل ربطی میں صحیح ہے^(۱)۔

۵۔ متاثرین شافعیہ میں سے صاحب ”غیۃ المسترشدین“ نے کہا: بیع العہد صحیح و جائز ہے، اور اس کے درمیان سے جہت ثلث عامہ فاس کے قائلین کے قول کے مطابق ثابت ہے۔ یہی نے اس کی رسالت کی صرح کی ہو میں نے نہیں دیکھا زمانہ قدیم سے مسلمانوں کے نائب اطراف و جہات میں اس پر عمل جاری ہے۔ اس کے مطابق حکام نے فیصلہ کیا ہے، اس کے قائل علماء اسلام نے اس کو برقرار رکھا ہے، حالانکہ وہ امام شافعی کے مذہب میں نہیں ہے، صرف کچھ لوگوں نے اس کو اختیار کیا ہے، اور مختلف مذہب سے تعلق کی ہے، جو اس کی سخت ضرورت کی وجہ سے ہے، تاہم بہت سے خود اس کی صحت اور اس پر تفرق کے بارے میں اختلاف فقہ سے واقف شخص پر مخفی نہیں ہے^(۲)۔

جو ز کے قائلین کے نزدیک بیع الوفاء کی شرط:

۶۔ بیع الوفاء کے احکام کی تسلیق کے لئے اس کی اجازت دینے والوں کے یہاں دو لازمی شرطیں ہیں:

الف۔ عقد میں صراحت ہو کہ جب فروخت کرنے والا شخص لوٹے گا تو خریدار فروخت شدہ چیز لوٹے گا۔

ب۔ دونوں ہل کی سہمندی۔ اگر بیع الوفاء میں فروخت شدہ چیز ضائع ہو جائے، اور اس کی قیمت، یں (یعنی شمن) کے نہ ہو، تو اس کے مقدمہ میں دین ساقط ہو جائے گا، اور اگر مقدمہ دین سے زیادہ ہو، و فروخت شدہ چیز خریدار کے ماتحت میں ملے گا جو جائے تو

(۱) ابن ماجہ ص ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲،

بیع الوفاء ۸-۹

بیع الوفاء در بیع معدد یک ہے، ”تارخانیہ“ میں اسی طرح ہے (۱)۔

ج۔ بیع الوفاء کے طور پر فروخت شدہ زمین کا خریدار فروخت کرنے والے پر ہوگا (۲)۔

د۔ خریدار فروخت شدہ چیز خریدار کے ہاتھ میں ملک ہو جائے تو فروخت کرنے والے و خریدار میں سے کسی کے لئے دوسرے پر کچھ نہیں ہوگا (۳)۔

ه۔ بیع الوفاء میں فروخت شدہ چیز کے منافع فروخت کرنے والے کے لئے ہیں مثلاً اجارہ اور رشتوں کے چل و پھار۔ اگر بیع الوفاء کے طور پر معلوم ٹمس میں کسی نے اپنا گھر دوسرے کے ہاتھ فروخت کر دیا، اور وہ دوسرے قبضہ کر لیا پھر اس نے اس گھر کو خریدار سے صحت جاریہ کی شرائط کے ساتھ اجارہ پر لے لیا، اور اس پر قبضہ کر لیا، ورنہ اگر خریدار کو اس پر امدت لازمی ہے، اسوں نے کہا نہیں، اس سے معلوم ہو کہ خریدار کے لئے ملکیت منتقل نہیں ہوئی، یہاں تک اگر ملکیت منتقل ہو چکی ہو تو امدت لازم ہوتی۔ اسی طرح درخت کا پھل فروخت کرنے والے کے لئے ہوگا نہ کہ خریدار کے لئے۔ اور اگر خریدار رشتوں کے چل میں سے کچھ لے لے، اور اس نے فروخت کرے، لے کی بابت سے یا نہ تو اس کا مدنی ہے۔ اور اگر اس کی بابت مدنی کے بغیر یا نہ تو اس کا منافع ہوگا (۴)۔

و۔ بیع الوفاء میں فروخت شدہ چیز کا وراثت لی وچہ سے فروخت کرنے والے کے ورثاء کی طرف منتقل ہوا، لہذا اگر کسی نے اپنا باغ دوسرے کے ہاتھ بیع الوفاء کے طور پر فروخت کیا، اور دونوں نے قبضہ

کر لیا، پھر خریدار نے اس کو دوسرے کے ہاتھ قطعی بیع کے طور پر فروخت کر لیا اور یہ خریدار اور غائب ہو گیا تو فروخت کرنے والے کو اس کے ورثاء کو حق ہے کہ دوسرے خریدار سے مقدمہ کریں اور باغ واپس لے لیں۔

ان طرح اگر فروخت کرنے والا اور دونوں خریدار مر گئے، اور ایک کے ورثاء ہوں تو مالک کے ورثاء کو حق ہے کہ اس کو دوسرے خریدار کے ورثاء کے ہاتھ سے نکال لیں، اور دوسرے خریدار کے ورثاء کو حق ہے کہ دوسرے خریدار نے اپنے فروخت کرنے والے کو جو ٹمس دیا ہے، اس کو فروخت کرنے والے کے ترکہ میں سے جو اس کے ورثاء کے ہاتھ میں ہے واپس لیں، اور پہلے خریدار کے ورثاء کے لئے حق ہے کہ اس کو واپس لیں، اور اپنے مورث کے دین کے عوض اس کو روک لیں تا آنکہ وہ دین کو ادا کر دیں (۱)۔

دوم بفر وخت شدہ چیز کو واپس لینے کے سلسلے میں فروخت کرنے والے کا حق:

۸۔ فروخت کرنے والے کو حق ہے کہ اپنا فروخت کردہ سامان واپس کر لے اگر اس نے ٹمس خریدار کو واپس کر دیا ہو، وقت مقرر کرنے اور نہ کرنے دونوں حالتوں کا یہی حکم ہے (۲)۔

سوم: بیع الوفاء میں متعاقدین میں سے کسی ایک کی موت کا اثر:

۹۔ ابھی گزرا ہے کہ اگر بیع الوفاء میں خریدار فروخت کرنے والا مر جائے تو زمین کے پہلو کو مد نظر رکھتے ہوئے، وفاء کے احکام کے

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۲۰۹/۳۔

(۲) مصنفین الفکا مہم ۱۸۳۔

(۳) حوالہ سابق۔

(۴) الفتاویٰ الہندیہ ۲۰۹/۳، مصنفین الفکا مہم ۱۸۳۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۲۰۹/۳، فیر اور بیہا مٹس ۲۰۹/۳۔

(۲) مصنفین الفکا مہم ۱۸۳، الفتاویٰ الہندیہ ۲۰۹/۳، مدنیہ مسٹر مدنیہ مہم ۱۳۳۔

بیعتان فی بیعت ۱

ﷺ کے موافق ہے: ”لله أو كسهما أو الويا“ (تو اس کے لئے ان میں سے کم تر ہوگایا رہا)، کیونکہ اگر وہ زائد ثمن کو لے تو اس نے رہا یا یا ثمن اول کو لے تو یہی اس دونوں میں کم تر ہے۔ اور اس کا مقصد نقد و راتم کو ادھار زائد و راتم کے عوض فروخت کرنا تھا، حالانکہ وہ صرف راس المال کا مستحق ہے (۲)۔

اس کے ”بیعتین فی بیعت“ کے باب سے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ ۱۰۰۰۰۰وں میں بیعت ایک ادھار ثمن میں اور دوسری فوری ثمن میں اور دونوں کو ایک سو سے میں مکمل یا یہ ہے۔

ترجمہ: یہ ہے کہ وہ دونوں ایک بیعت میں دوسری بیعت کی شرط نکالیں۔

اس کی یہ تشریح بھی امام شافعی نے کی ہے۔ انہوں نے کہا: وہ یہ ہے کہ کہے: میں نے تمہارے ہاتھ یہ کھڑا ایک ہزار میں اس شرط پر فروخت کیا کہ تم اپنا گھر مجھے اتنے میں فروخت کرو یعنی جب مجھ پر تمہارا واجب ہوگا تو میرا تم پر واجب ہو جائے گا۔ شوکانی نے کہا: یہ حضرت ابو ہریرہ کی پہلی روایت کی تشریح بننے کے قائل ہے، دوسری روایت کے لئے نہیں، اس لئے کہ آپ ﷺ کا فرمان: ”أو كسهما“ (ان دونوں میں کم تر) بتاتا ہے کہ اس نے ایک ہی چیز کو بار بار فروخت کیا: ایک بار تم میں اور دوسری بار وہ میں (۳)۔

مصدق نے اسی قبیل سے اس قول کو بھی نقل کیا ہے کہ وہ کہنے میں نے یہ کپڑا تمہارے ہاتھ اتنے اتنے ادھار میں فروخت کیا تم ایک (۱) حدیث میں جامع بیعت فی بیعت۔ کی روایت ابو داؤد (۳۹/۳۷) نے تصحیح عزت عید دماں اور حاکم (۲/۲۵۵ طبع دار الفکر) نے حدیث ابو داؤد (کن) نے کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور انہوں نے ان کی موافقت کی ہے۔

(۲) جامع الاصول ابن حجر (۹/۳۲ طبع ۱۳۸۵ھ) میں اس حدیث پر حاشیہ ہے۔

(۳) نیل الاوطار ۵/۱۷۲۔

ہے کہ بیعت میں سے اس کو تمہارے ہاتھ نقد ایک ہزار میں یا ایک سال تک کے سے ادھار وہ ہزار میں فروخت کیا، لہذا ان میں سے جس کے عوض تم چاہو وہ میں چاہوں لے لو۔ ثانیہ میں سے ”قاضی“ نے کہا: مسئلہ صورت پر فرض کی گئی ہے کہ اس نے پیام کے ساتھ قبول کیا یہ بین بر اس نے کہا: میں نے ایک ہزار میں نقد قبول کیا یہ کہا: ادھار وہ ہزار میں قبول کیا تو یہ صحیح ہے (۱)۔

اس کی یہی تشریح ابو جہید شری، حاکم، مالکیہ اور حنبلیہ نے بھی کی ہے نیز انہوں نے اس کی کچھ تشریحات کی ہیں جیسا کہ آگے گا۔

سوم: امام مالک نے یہ بھی کہا: وہ یہ ہے کہ کوئی سامان ایک ادھار یا ایک فوری کے عوض خریدے یا ایک ادھار میں ایک فوری یا ایک کپڑا خریدے، ان میں سے ایک خریدے اور کے لئے واجب ہو۔ حاجی نے کہا: شو و ذمہ دونوں کے لئے ہو یا کسی ایک کے لئے، لہذا اس وجہ میں ساقیہ نہ بھی، ظن ہو جائے گی، اور اس کا دھار انہوں نے دوسرا دھار کے درمیان اختیار دینے پر ہے، ان دونوں میں سے کسی ایک غیر محض کا پابند بنائے کے ساتھ (۲)۔

چہارم: جسے ابن قیم نے ”تہذیب السنن“ میں کہا ہے: وہ یہ کہ کہے: میں نے یہ سامان تمہارے ہاتھ ایک سو کے عوض ایک سال کے سے ادھار اس شرط پر فروخت کیا کہ میں اس کو تم سے (یعنی اس کے بعد) اسی کے عوض نقد خریدوں گا۔ انہوں نے کہا: ”بیعتین فی بیعت“ کے بارے میں وہ حدیث کا مطلب یہی ہے، اس کے ماہود اس کا کوئی اور مطلب نہیں ہے، اور یہی مفہوم اس فرمان نبوی

(۱) نیل الاوطار ۵/۷۲، حوں ابو داؤد ۹/۳۲۳، تصحیح کردہ المکتبۃ النبیہ، سورہ لمسی ۳۳/۲۳۳، نصب الراية ۴۰/۲۰، فتح القدیر ۱/۸۱۔
(۲) لہذا یہی تشریح الجلیل ۳۳/۳۳۔

بیعتان فی بیعتہ ۲-۳

پر ہوتا ہے، کیونکہ جب ایک شخص بیعت کو لازم کرنا تو اپنا ہاتھ خریدار کے ہاتھ پر مارتا تھا۔ اور اس کا اطلاق امام کی بیعت پر بھی ہوتا ہے، اور اس معنی میں یہ حدیث ہے: ”من بايع اماما فاعطاه صفقة يده ونمره قلبه“ (۱) (جو شخص کسی امام سے بیعت کرے، اس کو اپنے ہاتھ کا ”صفقہ“، اور اپنے دل کا ”نمرہ“ دے دے۔)

اصطلاح میں صفقہ کا اطلاق بیعت اور دوسرے عقود پر بھی ہوتا ہے۔ لہذا ایک بار اجارہ صفقہ ہے، اور ایک بار کاتر ش صفقہ ہے، اور اسی طرح ہے (۲)۔

”مستغنی فی صفقہ“ سے مراد ۱۱۰ سوائے ایک عقد میں جمع رہا ہے، مثلاً: ملاں کے ہاتھ بنا گھر بیٹے، اور اس سے اس کا چارہ کر دیا ہے، اس شرط پر کہ سب پہاڑ سوا، مکمل ہوگا، تو دوسرے بھی مکمل ہو جائے گا یا ملاں کے ہاتھ بنا گھر بیٹے، اور اس سے اس کا چارہ کر دیا ہے، اس شرط پر کہ سب بیعت مکمل ہوگی تو چارہ بھی مکمل ہو جائے گا، لہذا ”مستغنی فی صفقہ“ کی اصطلاح ”مستغنی فی بیعتہ“ کی اصطلاح کے مقابلہ میں عام ہے (۳)۔

ب- بیعت بشرط:

۳- بیعت بشرط: ”مستغنی فی بیعتہ“ سے عام ہے، اس سے کہ بشرط میں کبھی کبھی دوسرے عقد کی شرط ہوتی ہے، اور بسا اوقات متعاقبات میں سے کسی ایک کی مکملیت کی شرط ہوتی ہے، کسی دوسرے عقد کی شرط نہیں ہوتی ہے۔

(۱) لسان العرب۔

حدیث ”من بايع اماما فاعطاه صفقة يده ونمره قلبه“ کی روایت مسلم (۳/۲۷۳) طبع عیسیٰ النجاشی، ۱۷۷۷ء ہے۔

(۲) انصاری ۴/۲۳۳، ۲۳۶، شرح لہجہ مع تکیو بی و حاشیہ عمیرہ ۲/۸۸، ۸۹ء۔

(۳) فتح القدیر ۶/۸۱۔

دینار کے عوض مجھے دس درہم دیے گئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے ”بیعت“، ”بصرف“ کو جمع رویا ہے (۱)۔

ششم: اور یہ حنفیہ کے نزدیک پانچوں قول سے عام ہے، کیونکہ اس کے تحت یہ صورت بھی داخل ہے کہ اس شرط پر گھر فروخت کرے کہ فروخت کرنے والا اس میں ایک ماورے لگایا جائے اور اس شرط پر فروخت کرے کہ اس سے خدمت لے گا، تاکہ مدت معین ہو وغیرہ (۲)۔

ہفتم: خطاب نے کہا: وہ یہ ہے کہ اس سے ایک دینار میں ایک صاع گیہوں ایک ماورے کے ”سلم“ کے طور پر خریدے، اور سب مدت پوری ہو جائے، اور وہ گیہوں کا مطالبہ کرے تو وہ اس سے سب تمبارا ایک صاع جو میرے ذمہ ہے، اس کو میرے ہاتھ دو ماونگ کے لئے دو صاع کے عوض فروخت کر دو۔ خطاب نے کہا: یہ امر کی بیعت ہے جو بیعت اول پر داخل ہوئی ہے، لہذا ان دونوں کو ان میں سے کم تر (یعنی بیعت اول) کی طرف لوٹایا جائے گا، انہوں نے یہ تشریح ابن رسلان کی شرح سنن ابی داؤد کے حوالہ سے نقل کی ہے۔ اور ابن ملاحی نے اس کو ”التبایہ“ میں نقل کیا ہے (۳)۔ مراد: صحت ہے کہ اسی طرح کی بیعت سب کے نزدیک بطل ہے، اس لئے کہ مال ربوی کی، اسی صفت کے عوض ہی بیعتی کے ساتھ اوصاف بیعت کی گئی ہے۔

متفقہ غلط:

غ- مستغنی فی صفقہ:

۴- صفقہ: صفت کا اسم مراد ہے، لغت میں اس کا معنی ایسی بات ہے جس کی آواز سنائی دے۔ عرف لغوی میں اس کا اطلاق بیعت میں ایک مرتبہ

(۱) معنی عبد الرزاق ۳/۳۹۸۔

(۲) فتح القدیر ۶/۸۱۔

(۳) نیل الاوطار ۵/۵۲، عون المعبود ۴/۳۲۸۔

بیعتان فی بیعة ۴-۵

بیعتین فی بیعة کا حکم:

۴- بیعتیں فی بیعة ایک ممنوع بیع ہے، اس سے ممانعت تین روایات میں وارد ہے:

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: "یہی النبی ﷺ سے منع فرمایا۔" اور حضرت عبداللہؓ کی روایت اس طرح ہے (۲)۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بن العاص رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: "یہی النبی ﷺ سے منع فرمایا۔" اور حضرت عبداللہؓ نے ایک بیع میں دو بیع اور ایسی چیز کے نفع سے منع کیا جس کا ضمان نہ ہو۔

دوم: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مَنْ بَاعَ بَعْتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ فَلَهُ أَوْ كَسَهُمَا أَوْ الرِّبَا" (۳) (جس نے ایک بیع میں دو بیع کی اس کے لئے ان دونوں میں سے کم تر یا برابر ہے) شوکانی نے کہا: اس کی اسناد میں محمد بن عمرو بن علقمہ ہے، جس پر کسی ایک سے کلام آیا ہے (۵)۔

سوم: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے: "یہی النبی ﷺ سے منع فرمایا۔"

عن صفین فی صفقة (۱) (بنی کریمؓ نے ایک سوے میں دو سووں سے منع فرمایا)، اور ان ہی سے ایک روایت میں ہے: "لا تحل الصفقتان فی الصفقة" (۲) (ایک سوے میں دو سوے حلال نہیں ہیں)۔ "ر ایک سو کی موقوف رویت میں ہے: "الصفقة فی الصفقتین ربا" (۳) (دو سووں میں ہونے والا ربا ہے)۔

لہذا "ایک بیع میں دو بیع حرام مقد ہے۔ اس کا القہ م کرنے والا حرام ہے۔ یہ کہ اس نے ممانعت کی مخالفت کی، اور یہ مقد نامہ ہے لیکن "بیعتین فی بیعة" کی تعریف میں سابق اختلاف کے تحت سے اس پر فساد کا حکم لگائے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ جس کی تشہیح حسب ذیل ہے:

نوع اول: یہ کہ سخت کرنے والا کہے یہ تنہا میں نقد ہے اور اس سے ربا و ربا حرام ہے۔

۵- "احارثین کے عوض جس کی مقدار اور مدت معلوم ہو بیع فی الجملہ بالاتفاق جائز ہے، اس میں کسی فقہ کا اختلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ فرمان باری ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَابَعْتُمْ بَيْنَكُمْ إِلَى

(۱) حدیث: یہی عن صفین فی صفقة کی روایت احمد (۳۹۸/۱) طبع (المبصر) نے کی ہے احمد ثانی نے اسے (۲۹۵/۲) طبع (دار المعارف) پر اپنے حاشیہ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۲) حدیث: لا تحل صفقتان فی الصفقة۔ کی روایت طبرانی نے لا وسط میں تاک بن حباب سے مرفوعاً کی ہے اور دمشق نے حقیقی کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس کے موقوف ہونے کو درست کہا ہے (الصب الراہی ۲۰/۳ طبع مجلس اعلیٰ ہندوستان)۔

(۳) حدیث: الصفقة فی الصفقتین ربا۔ کی روایت حقیقی نے حضرت ابن مسعودؓ سے مرفوعاً کی ہے اور اسے عمرو بن عثمان بن ہوشبہ سے نقل کیا ہے اور کہ اس کے مرفوع پر اس کا بون متابع نہیں، اور موقوف بولی ہے (الصب الراہی ۲۰/۳ طبع مجلس اعلیٰ ہندوستان)۔

(۱) حدیث: یہی عن بیعتیں فی بیعة۔ کی روایت احمد (۲۳۲/۳) طبع (المبصر) اور ذی (۵۳۳/۳) طبع (مجلس اعلیٰ) نے کی ہے اور امام ترمذی نے کہا حدیث صحیح ہے۔

(۲) اس کو ابن قیم نے تہذیب السنن میں ذکر کیا ہے۔

(۳) حدیث: یہی عن بیعتیں فی بیعة وہی و بیع ما لم یضم کی روایت احمد (۱۷۴/۲، ۱۷۵/۲) طبع (المبصر) نے کی ہے احمد ثانی نے اسے (۱۶۰/۱) طبع (دار المعارف) پر اپنے حاشیہ میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(۴) حدیث: من باع بیعتیں فی بیعة فله أو کسہما أو الربا کی تخریج فقرہ کے تحت آچکی ہے۔

(۵) مثل لاوطار ۵/۱۷۴۔

بیعتان فی بیعت ۶-۷

۶- اگر سامان کو ایک ہزار کے عوض نقد یا دیر اندازہ اور کے عوض ایک سال تک اوصار کے طور پر فروخت کرے، اور ان میں سے ایک اس پر واجب ہو، پھر شرط حدی سے قبل وہوں میں سے ایک شمس کفریقین متعین رویہ تو بیع جائز ہے، اور اگر ایہام کے ساتھ دو وہوں ملے صد ہو گئے تو جائز ہے۔

امام شافعی نے جیسا کہ گزر رہی است کی ہے کہ یہ مسموم ایک بیع میں دو بیع کے قبیل سے ہے، اور جمہور فقہاء نے اسی کو پایا ہے۔

ثامیہ: «رحنا بلہ نے اس مماثلت کی وصلہ بتائی ہے: ہاں شمس میں جہالت «ہاں کا متعین نہ ہونا۔ ابن قدامہ نے کہا: اس سے شمس مجہول ہے لہذا صحیح نہیں ہوگی جیسا کہ ما معلوم ہے۔ پرنس: «یزاں سے کہ ایک عوض غیر متعین «یہ معلوم ہے، لہذا صحیح نہیں ہوگی۔ جیسا کہ اگر کہے: میں نے تمہارے ہاتھ اپنے گھر میں سے ایک گھر فروخت کر دیا۔ انہوں نے کہا: صحیح اسی وقت ہوئی کہ خریدار اس کے بعد کہے: میں اس کو «حارستہ میں لیتا ہوں، پھر فروخت کرنے والا کہنے لے لویا کہنے میں راضی ہوں، غیر ذوق یہ کامل عقد ہوگا، میں ترکونی کی بیعت نہ پانی جاے جو ایجاب کے کام مقام ہو یا ایجاب پر ولایت کرے تو صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ جو قول ترک و بیہام کے ساتھ گزر چکا ہے وہ ایجاب بننے کے لائق نہیں ہے، پھر انہوں نے صحیح ہونے کی ایک «میری «چہ» کی تخریج کی ہے (۱)۔

دوم: اس میں ربا ہے۔ اس مسئلہ کا مدار حضرت ابن مسعود کی بعض روایت پر ہے جن میں وارد ہے: «الصفقة فی الصفقتین

ربا» (۱) (ایک سو سو سو میں ربا ہے)۔ اور حضرت ابو ہریرہ کی حدیث پر ہے: «قلہ او کسھما او الربا» (۲) (اس کے سے اس وہوں میں سے کم تر یا ربا ہے)۔

تیسرے مسئلہ امام مالک، اس کے شرائط یہ ہیں: «ربا مالک نے یہاں کی ہے۔» «لہذا» میں مسموم صورت کی تشریح یہ تھی ہے کہ اگر ایک «ربا» یا «ربا» ایک مقررہ مدت تک اوصار کے عوض ایک کپڑے کا مالک بنلا کہ اس وہوں میں سے جس کے عوض تم چاہو، اور میں چاہوں لے لو، اور تم پر ان میں سے ایک واجب ہے، تو کو یہ دو ایک «ربا» نقد میں تم پر واجب ہوئی، تم نے اس کو موثر کرتے ہوئے «ربا» اوصار کے عوض کر دیا، یا کو یہ دو تم پر «ربا» اوصار کے عوض واجب ہوئی، اور تم نے اس «ربا» کو ایک «ربا» نقد بنا دیا۔

اس مسئلہ میں مالک نے کے مذہب کی توضیح:

۷- مالک نے تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کی تشریح کی ہے، اور ایک بیع میں دو بیع کی حرم صورت کے ضوابط کو بیان کیا ہے، ان کے کلام کا حاصل یہ ہے:

الف۔ حرمت اس صورت کو شامل ہے جبکہ ترکہ مختلف سامانوں کے درمیان ہو مثلاً اگر کہے: میں تمہیں ایک دینار میں یہ سامان یا یہ بکری بیچ رہا ہوں۔ «ہاں صورت کو بھی جبکہ ترکہ و بیہام کے درمیان ہو مثلاً اگر کہے: میں تمہیں یہ سامان اس میں نقد یا بیس میں ایک سال تک «حارز» حست کر رہا ہوں۔

ب۔ یہ حرم نہیں لگا یہ کہ عقد وہوں خرید و فروخت کرنے

(۱) حدیث: «الصفقة فی الصفقتین» «فی تخریج فقرہ ۳ میں ۲ جلی

ب۔ (۲) حضرت ابو ہریرہ کی حدیث: «قلہ او کسھما او الربا» «کی تخریج فقرہ ۱ میں ۱ جلی ہے۔

(۳) ایسی ۳۳۵۳، جوہر و التلخیص ۲۲/۲ شرح المصباح عمیدہ اقلوی بیہامیہ عمیرہ ۳۳۷۷۔

بیعت فی بیعت ۸

۱۔ ”اور اگر سے ڈھیر کو طے طے۔ اور ان دونوں کے باپ میں ہی
میں ہو، اور سامان خدا ہی میں ہو لہذا زیادتی کا سود ہوگا۔“

حنفی نے اس تحلیل کو مرے سے قبول ہی نہیں کیا ہے۔ ابن
ابہام نے کہا: ثمن کا بدش نقد یک جز رہا۔ اور ہر شے ”حار و حرام“
ہو ماربا کے معنی میں نہیں ہے^(۱)۔

۸۔ راجد سامانوں کے درمیان یا ایک سامان کی چند قیمتوں کے
درمیان اختیار کے ساتھ بیعت کرنا تو یہ حنفیہ کا قیہ اور ماہد کے یہاں
بھی قاسد ہے، اس لئے کہ جماعت ہے، اور اس صحت کے ساتھ بیعت
باعت نہ کرنا ہے، حنفیہ نے اقتباس کے طور پر اس سے اس صورت کو
مستثنیٰ کیا ہے کہ چند کپڑے ہوں مثلاً دو کپڑے ہوں یا تین کپڑے ہوں میں ایک کو
اس شرط پر فروخت کرے کہ تین دن کے اندر اندر ان میں سے
انتخاب کرنے کا اختیار ہوگا۔ اور اگر کپڑے چار ہوں تو بیعت قاسد
ہوگی۔ اس میں نے کہا: قیاس یہ ہے کہ سارے میں بیعت قاسد ہو، یہی
امام حنفی کا قول ہے۔ احتسان کی وجہ یہ ہے کہ خیار کی
مشترکیت ازالہ غبن کی ضرورت کی وجہ سے ہے، تاکہ وہ اپنے سے
ریا، موافق اور بہتر کا انتخاب کر سکے، مرضہ و مرث کا ثبوت متعلق ہے،
اس لئے کہ خریدار کو مرضہ و مرث ہوتی ہے کہ اس کا معتبر آدمی انتخاب
کرے یا جس کے لئے وہ بیعت خریدی ہے وہ انتخاب کر لے، البتہ یہ
مرضہ و مرث تین کپڑے میں سے پوری ہو جاتی ہے، چونکہ اس میں عہدہ، ردی
اور اسود ہوتا ہے۔ رہا چار یا اس سے زائد تو اس کی مرضہ و مرث متعلق نہیں
ہے^(۲)۔

”أردہ قیمتی“ بیعت میں سے ایک کو ابہام کے ساتھ جدا اختیار
کے فروخت کرے، مثلاً گھر اور کپڑا ایک دینا میں، تو یہ سب کے

والوں پر کسی ایک کو دینا میں سے ایک کا پابند بنانے کے طور پر
ہو، اور اگر غیر پابندی کے وہوں کے لئے اختیار دے دے کے طور پر ہو تو
جائز ہے۔

ن۔ یہ اس صورت میں ہے کہ جہاں ان دونوں سامانوں کی جنس
دن کے درمیان اختیار دینا ہے، لگ لگ ہو۔ بین اگر جنس ایک ہو،
اور مختلف محض عہدہ و شرط ہوں میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔
اس سے کہ وہ فضل ہی کو اختیار کرے گا۔ امام مالک نے کہا: کوئی
حرج نہیں کہ وہ کپڑے میں سے ایک جس کو وہ اختیار کرے گا اسے ثمن
میں خریدے۔ یہ بیعت کے سو کپڑے میں سے پچاس کپڑے کا وہ انتخاب
کرے گا خریدے، اگر جنس ایک ہو، اور اس کی بیعت و شرط کو
بتا دے، اگرچہ قیمت لگ ہو۔ ”بندہ و سب مرہ یام مئی ہوں“^(۱) (یہ
مرہ و مرث کی طرف منسوب ہیں)۔

۱۰۔ اس حالت سے مستثنیٰ یہ ہے کہ سامان جس کی بیعت ہو رہی ہے
مانع ہو جس میں زیادتی کا سبب جاری ہوتا ہے، تو حار نہیں کہ تم اس
میں سے اس شرط پر خریدو کہ ان چند ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کا
انتخاب کر لو گے، یا کھجور کے چند درختوں کے پھلوں میں سے ایک
درخت کے پھل کا انتخاب کر لو گے، یا پھل و درختوں میں سے مہین
تعدہ کا انتخاب کر لو گے، جنس ایک ہو یا مختلف۔ مالکیہ نے اس مسئلہ
میں ”طعام“ کی صراحت اس لئے کی ہے کہ ان کے نزدیک ریائی
کے سود کی حد نقدین کے علاوہ میں ”غذا بیت“ ہے^(۲)۔

نہیں سے یہاں پر ریائی کے سود کے جوہر میں یہ بتانی ہے
کہ ہوسکتا ہے کہ وہ کسی ایک ڈھیر کو اختیار کرتے کے بعد چھوڑ

(۱) رد المحتار، کتاب بیعت، ج ۱، ص ۱۳۳۔

(۲) مساب، تحلیل علی مختصر تحلیل للکتاب، ص ۱۳۳، ج ۱، ص ۱۳۳۔
رکلیل ۲۲/۲۔

(۱) فتح القدیر، ص ۱۸۱۔

(۲) فتح القدیر، ص ۵۲۱/۵۔

بیعتان فی بیعتہ ۹-۱۱

۱۰- اس کے دھڑکتے ہیں:

اول: عقد بیعت میں دوسری بیعت کی شرط گانے اور دوسری فرہشت شد و بیعت یا شمن کی تحدید نہ کرے۔ تو یہ دو بیعتیں صحیح نہیں ہے۔ "اول: یہ" ایک ساتھ بیعت اور شرط میں سے ہے جو ممنوع ہے۔
 دوم: جماعت۔ نیز یہ کہ بیعت اکثر علماء کے نزدیک ایک بیعت میں دو بیعت ہے۔

دوم: بیعت میں دوسری بیعت کی شرط گانے اور دوسری فرہشت شد و بیعت یا شمن کی تحدید کرے۔ مثلاً کہنے میں نے تمہیں بتایا کہ گھر ایک ہزار میں اس شرط پر بیعت کیا کہ تم مجھے پانچ سو میں بیعت کرو گے یہ اس شرط پر کہ تم مجھ سے میرا دوسرا گھر ایک ہزار پانچ سو میں خریدو گے۔

حنبی، ثنائیہ اور حنبلیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ ایک بیعت میں دو بیعت ہے جو ممنوع ہے اور یہ حنبیہ و ثنائیہ کے نزدیک "ایک ساتھ بیعت اور شرط" میں سے بھی ہے جس سے سنت نبوی میں ممانعت وارد ہے (۱) (دیکھئے: "بیعت بشرط")۔

۱۱- ایک ساتھ بیعت بشرط سے ممانعت کا قائل ہونے میں اگرچہ فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنبیہ و ثنائیہ اس کو ممنوع کہتے ہیں جبکہ حنفیہ اس کو جائز کہتے ہیں بشرط ایک ہو۔ اس میں ہر ایک کے یہاں تفصیل ہے۔ یہاں اس کے بیاں کا موقع نہیں ہے۔ بین شرط و دوسری بیعت ہو بشرط فاسد ہوئی، اور بیعت بھی فاسد ہونے لگی کہ حنفیہ کے نزدیک بھی (۲)۔

نزدیک فاسد ہوئی، اس سے نہ ہشت شد و بیعت مجہول ہے (۱)۔

نوع سوم: اس قسم کے حکام میں وارد ہے کہ شمس و حار میں کوئی چیز نہ ہشت کرے بشرط ہو کہ وہ لوٹ کر اس کے خریدار سے اس کے و حار شمس سے کم نقد شمس میں خریدے گا۔

۹- بیعت بھی اس تمام لوگوں کے نزدیک فاسد ہے جو بیعت کی بیعت کو باطل سمجھتے ہیں، اس سے نہ بیعت عید یہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھ شمس نقد میں سامان نہ ہشت کرے۔ جس کو اس نے ان سے اس سے ربا و "حار شمس" میں خریدے گا۔ اور یہ ربا کا ایک ذیلہ ہے۔ چونکہ سامان اپنے مالک کے پاس لوٹ آیا، اور اس کے اپنے لئے فریق کے ذمہ میں مثلاً بارہ سو ایک مدت تک کے لئے ثابت ہو گئے۔ اور اس نے اس کے مقابلہ میں ایک ہزار نقد لے لیا (دیکھئے: "بیعت عید")۔

بیعت عید کی تحریم کے قائلین نے کہا: یہ حرام ہے، اور فاسد ہے، اگر اس کا قیاس ہو جائے، ثواب و بیعت دوسری اتفاقاً ہوئی ہو یا ان دونوں سے عقد مل کے وقت اس پر اتفاق یا ہو (۲)۔ اور جب وہ عقد مل میں عقد ثانی کی شرط کی بنیاد پر ہوئی ہے تو یہ ہرچہ اولی حرام اور فاسد ہوگی۔

بین جو لوگ بیعت عید کے جواز کے قائل ہیں مثلاً امام شافعی اور ان کے اصحاب ان کے نزدیک بھی یہ بیعت حرام ہے اور فاسد ہے، اور یہ ان کے نزدیک ایک بیعت میں دو بیعت میں سے ہے اسی طرح ممنوع بیعت بشرط میں سے ہے (۳)۔ اور یہ اگلی نوع میں داخل ہے۔

نوع چہارم: عقد بیعت میں دوسری بیعت یا کسی اور عقد بشرط گانے:

(۱) فتح القدیر و المنہاج ۵/ ۵۱۸، ۵۱۹، ان مایہین ۳/ ۱۰۹، شرح المنہاج ۶/ ۶۲۔

(۲) ہمیں ۳/ ۱۲۲ طبع سوم۔

(۳) شرح المنہاج و المنہاج ۵/ ۵۱۸، ۵۱۹، ان مایہین ۳/ ۱۰۹۔

(۱) شرح المنہاج و المنہاج ۵/ ۵۱۸، ۵۱۹، ان مایہین ۳/ ۱۰۹، طبع سوم۔

دوسری بیعت میں بیعت و شرط۔ "کی دوسری بیعت کی شرط" کے واسطے میں کی ہے دینی کے ابن القلان سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس کو صریح کہا ہے (صوبہ عراق ۳/ ۱۸، طبع انکس الطبی ہندوستان)۔

(۲) انہیں ۳/ ۱۲۲، ۱۲۳، شرح فتح القدیر علی المنہاج ۵/ ۵۱۸، ۵۱۹۔

بیعتان فی بیعہ ۱۲-۱۳

دونوں نے ان عقد میں اتفاق کر لیا ہو۔ اس قدر کہ: یہ باطل ہے، یہ تکہ اس نے اس عقد میں شرط لگائی کہ اس کے ساتھ اس شخص میں، جس پر عقد ہوا ہے بیع صرف کرے، اور صرف عقد ہے تو یہ "بیعتین فی بیعہ" کے باب سے ہوگا، پھر انہوں نے کہا: اور امام مالک نے کہا: میں لفظ فاسد کی طرف توجہ نہیں دوں گا اگر وہ معصوم حامل ہو۔ تو کوئی اس نے سامان کو ان در اتم کے عوض فروخت کیا جن کو وہ دیناروں کے بدلے لے گا۔

۱۲- مذکور بالا حالت اور اس صورت کے درمیان فرق کرنا چاہئے کہ دو مختلف سامانوں کو ایک شخص میں فروخت کرے، مثلاً جانور و گھر ایک ہزار دینار میں فروخت کرے تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔ اور "بیعتین فی بیعہ" میں سے نہیں ہے۔ اسی طرح اگر گھر کو ایک جانور اور ایک ہزار دینار کے عوض فروخت کرے۔

۱۳- اسی طرح اگر بیعہ اور اجارہ کو بیعہ و ہبہ کو یا چارہ و نکاح کو ایک عوض کے ساتھ جمع کر دے، مثلاً اگر کہنے میں نے ایک ہزار دینار میں تمہیں اپنا یہ گھر فروخت کیا، اور اپنا دوسرا گھر تمہیں ایک سال کے لئے امانت پر دیا، تو یہ جائز ہے، اس لئے کہ یہ "بیعہ و ہبہ" میں، اگر "بیعہ و ہبہ" میں سے ہے، ایک کا عوض دینا جائز ہے، لہذا اتفاقاً جو چیزیں دونوں کا عوض دینا بھی جائز ہوگا، جیسا کہ اگر کہنے میں نے تمہیں یہ دونوں کپڑے ایک ہزار دینار میں فروخت کئے، یہ ناجائز کے یہاں قول اصح اور ممانعہ کے یہاں ظہر ہے، اور ایک کو دوسرے کرنے کے وقت عوض کو ان دونوں کی قیمت کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے گا، یعنی مثلاً مقررہ مدت فی امانت کے لحاظ سے یہ کی چیز کی قیمت اور فروخت شدہ چیز کی امانت کی قیمت۔

فریقین میں سے ہر ایک کے یہاں دوسرا قول یہ ہے کہ یہ صحیح

یہ نوع بھی فاسد ہے، خواہ بشرط عقد بیع میں بیع ہو یا اس کے علاوہ مثلاً سلف یا اجارہ یا قرض یا اس کے علاوہ دوسرے عقود۔ اس کی وجہ بیع کی شرط لگانے پر قیاس ہے۔ نیز دوسری روایت یعنی ایک صلفہ میں دو صلفوں سے ممانعت کے عموم میں داخل ہے، اس لئے کہ صلفہ بمعنی عقد ہے، لہذا اس کے تحت ہر وہ بیعت آئے گی جن کو ایک عقد میں جمع کر دیا گیا ہو، اور سلف اور بیع کو جمع کرنے کے بارے میں حاصل ممانعت وہ ہے۔ اور وہ فرمان نبوی ﷺ ہے: "لا یحل سلف و بیع" (ایک ساتھ بیع اور سلف حال نہیں ہیں) ابن قدامہ نے کہا: یہ امام مالک اور شافعی کا مذہب ہے۔ میرے علم میں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، البتہ امام مالک نے کہا: اگر سلف کی شرط لگانے والا اپنی شرط کو چھوڑے، تو بیع صحیح ہوگی۔

ابن قدامہ نے نسبت بیع کی وجہ اس کا صفتیں فی مستقلاً میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ یہ کی ہے کہ جب اس نے مثلاً قرض کی شرط لگادی تو اس کی وجہ سے شخص میں اضافہ کر لیا، دشمن میں ہونے والی یہ زیادتی قرض کا عوض اور اس کا نفع ہوگی، اور یہ حرام سود ہے، لہذا فاسد ہوگی، جیسا کہ اگر اس کی صراحت کر دے (۱)۔

گروہوں عقود میں کوئی بیع نہ ہو تو بھی دونوں فاسد ہیں جیسا کہ اگر چارہ میں سلف یا نکاح کی شرط کاے یا نکاح میں نکاح کی شرط کاے، ایک شرط کے مطابق یہی شفا رکھتا ہے جو منوط ہے۔ (دیکھئے: "شفا")۔

اس نوع کے تحت آئے۔ لے مسائل میں یہ بھی ہے کہ کوئی سامان سونے کے خانہ میں فروخت کرے اور شرط لگائے کہ شخص در اتم کی شکل میں بیع صرف کے نرخ پر پہنچ کرے گا، جس پر ان

(۱) مسیح ۵۴۳۔

بیعتان فی بیعتہ ۱۳

لوں گا۔ حنفیہ نے اس کو ”صحتین فی بیعتہ“ میں داخل کیا ہے، جس سے ممانعت وارد ہے۔ اور انہوں نے کہا: اس کی وجہ سے بیعت فاسد ہو جائے گی، نیز اس لئے کہ یہ ”یک ساتھ بیعت“ اور ”شرط“ کے باب سے ہے۔ جس سے ممانعت ہے۔ (دیکھئے: ”بیعت شرط“)

اس کے ”صحتین فی بیعتہ“ میں سے ہونے کی وجہ جیسا کہ ”الہدایہ“ اور ”فتح القدیر“ میں ہے یہ ہے کہ اگر خدمت و رہائش کے بالمقابل کچھ ثمن ہو، یا اس طور پر مقررہ رقم کو فروخت شدہ چیز کے بالمقابل ثمن اور خدمت و رہائش کے بالمقابل امتداد مانا جائے تو یہ بیعت میں اجارہ ہوگا، اور اگر خدمت و رہائش کے بالمقابل ثمن کا کوئی حصہ نہیں تو یہ بیعت میں امارہ ہوگا، اور اس کے رد ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عقد میں شرط یا قیودی عوض سے خالی ہے۔ اور یہاں کا مقہوم یہی ہے (۱)۔

حنفیہ کے نزدیک اسی کے مثل یہ بھی ہے کہ اگر خدمت و رہائش کے پرچال ہو، اور ایک مدت تک درخت پر پھل کے بقاؤ کی شرط لگائے۔ اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ یہ بیعت میں عاریہ جارہ ہوگا، لہذا یہ ”صحتین فی بیعتہ“ کے باب سے بھی ہوگا (۲)۔

ثانیہ اس بیعت کے منسوخ ہونے اور اس جیسی شرط کے مفید عقید ہونے سے اتفاق کرتے ہیں، اس سے کہ یہ ”بیعت شرط“ کے باب سے ہے۔

مالیہ اور مالہ کے رد ایک یہ بیعت جارہ ہے، جبکہ شرط منفعت معلوم ہو۔ انہوں نے کہا: حضرت جابر بن عبد اللہ سے: ”انہ باع من السبی مائتۃ جملۃ واستشی حملہ الی المدینۃ“ (انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہاتھ اونٹ فروخت کیا اور مدینہ تک اس کی سواری کا استثنا کر لیا) اور اس لئے کہ: ”یہی عن الشیاء إلا ان

نہیں ہے، اس سے کہ اس وہوں کا حکم مختلف ہے، اس لئے کہ فروخت شدہ چیز محض بیعت سے قابل ضمان ہو جاتی ہے، اور اجارہ اس کے برخلاف ہے، اس سے کہ اس وقت بیعت و انقضاء وغیرہ کے اسباب میں اختلاف کی وجہ سے وہوں کے حکم میں ہونے والے اختلاف کی بنا پر کوئی یہی چیز ٹھٹھ جاتی ہے جو اس وہوں میں ایک کے بیعت کی متقاضی ہوتی ہے، ورنہ تقسیم کی ضرورت ہوتی ہے تو لازم آئے گا کہ عقد کے وقت اس وہوں میں سے ہر ایک کا خصوصی عوض مجہول ہو، اور یہ منوع ہے بین خرید و نقد میں سے کوئی ایک نکاح ہو تو وہ مثل سے صحیح ہو جائے گا، اس سے کہ مقررہ اس کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے (۱)۔

مالک کے یہاں مشہور قول کے مطابق صراحت ہے کہ بیعت کے ساتھ ”صرف“ یا ”بدل“ یا ”مساقات“ یا ”شرکت“ یا ”قرض“ یا ”نکاح“ یا ”سلف“ کو جمع کرنا ناجارہ ہے۔ اسی طرح ان میں سے ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے ساتھ جمع کرنا ناجارہ ہے۔ اور سلف کے ساتھ سب پینے والے کی جانب سے صدق یا سبہ وغیرہ بھی جمع نہیں ہوں گے (۲)۔

نوع پنجم: متعقدین میں سے کسی ایک کے لئے منفعت کی شرط:

۱۳۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کہنے میں لے تمہیں یہ گھر اس شرط پر فروخت کیا کہ اس میں ایک سال رہائش اختیار کروں گا یا کہنے میں لے تمہیں یہ جانور اس شرط پر فروخت کیا کہ اس سے ایک مادہ خدمت

(۱) ابن ۲۳۶ شرح البیہقی ۵۳۲، نہایۃ المحتاج ۶۶۳، ۶۸۵، شرح

الحکام علی المحتاج ۳۸۸۔

(۲) خطاب ۳۱۳۔

(۱) الہدایۃ فی التہذیب ۸۶، ۷۸۔

(۲) الاختیار فی التعلیل ۴۲، طبع سوم ابن ماجہ بن ۳۹۸، ۴۱۲۔

بیعت ۲-۵

بیعت صراح میں جیسا کہ ابن خلدون نے اپنے ”مقدمہ“ میں اس کی تعریف کی ہے، حالت پر عہد کرنا ہے، گویا بیعت کرنے والا پھر سے اس بات پر عہد کرنا ہے کہ وہ اپنے دینی امر اور مسجدوں کے امور کی نگرانی اس کے سپرد کرتا ہے۔ اس سلسلہ کی یہ چیز میں اس سے بڑے نہیں رہے گا، اور خوش و ناخوشی میں اس کے حکم کو ماننے گا، اور جب وہ کسی امیر سے بیعت کر لیتے اور اس سے عہد کو مکمل کر دیتے تو عہد کی تاکید کے لئے اپنا ماتو اس کے ماتو میں سے دیتے تھے۔ اس طرح سے یہ عمل طریقہ فرست رہے تھے، لے کے فعل کی طرح ہو گیا، اور بیعت دست بدست مصافحہ سے ہونے لگی۔

یہ بیعت میں اس کا مدلول ”رٹ بیعت میں معروف معنی ہے۔“ ”متبیک رت“، ”درخت“ کے پاس نبی کریم ﷺ سے بیعت والی حدیث میں یہی مراد ہے، ”جہاں بھی یہ لفظ آیا ہے یہی مراد ہے۔“ اس سے ”بیعت خفا“، ”راہی سے“، ”بیعت فی تمہیں“، ”ماتو“ ہے، چنانچہ خفا عہد پر قسم لیتے، اور اس میں تمام اقسام کی قسموں کو شامل کر لیتے تھے، لہذا اس استیعاب کا معنی ”ایمان بیعت“ کہا گیا۔^(۱)

۲- علاوہ انہی رسول اللہ ﷺ سے شہادت کے ساتھ ثابت ہے کہ لوگ آپ ﷺ سے کبھی ہجرت و جہاد پر، کبھی ارکان اسلام کے کام کرنے پر، کبھی کفار سے جنگ میں ثابت قدمی، اور برتر اور رہنے پر، اور بہت فائدہ مند نتائج کو اختیار کرنے بہت سے اختیارات اور طاعات کی پابندی پر بیعت کرتے تھے^(۲)۔

اس کے علاوہ بیعت بمعنی ایک بار بیعت کرنا پر بحث کے لئے، کیجئے اصطلاح ”بیعت“۔

مخاطبہ الفاظ:

الف- عقد:

۳- عقدہ اس کی جمع عقود ہے لغت میں اس کے کئی معانی ہیں مثلاً ابن دینہ و ابن مرداکیہ ”اور اس کا ایک معنی عہد ہے“^(۱)۔

اصطلاح میں عقد تصرف کے اثر اور شرعاً ایجاب و قبول کے ذریعہ مربوط کرنا ہے^(۲)۔

لہذا عقد میں بمقابلہ بیعت عموم ہے۔

ب- عہد:

۴- لغت میں اس کے معانی میں سے ہر وہ چیز ہے جس پر اللہ سے عہد کیا جائے، اور بندوں کے درمیان ہونے والے میثاق و پیمان ہیں۔

عہد: دو تحریر ہے جو کھرانوں کے لئے ذمہ داری سوچتے وقت نکلی جاتی ہے۔ اس کی جمع ”عہد“ ہے، کہتے ہیں: عہد الیہ عہداً: سوچنا، خواہ کرنا۔

عہدہ دو میثاق اور قسم ہے جو انسان سے لی جائے تم کہتے ہو: علی عہد اللہ و میثاقہ یعنی مجھ پر اللہ کا عہد اور میثاق ہے، اور احضرت علیہ عہد اللہ و میثاقہ: میں نے اس سے اللہ کا عہد اور میثاق لیا، اور ”بیعت“ ایک طرح کا عہد ہے^(۳)۔

بیعت کا شرعی حکم:

۵- بیعت کرنے والوں کے لحاظ سے بیعت کا حکم مختلف ہوتا ہے، چنانچہ اہل اسلام عقید پر اس شخص سے بیعت کرنا واجب ہے جس کو

(۱) لسان العرب، المصباح المہر۔

(۲) التعریضات للبحر ج ۱ ص ۵۳۔

(۳) لسان العرب، التعریضات للبحر ج ۱۔

(۱) مقدمہ ابن خلدون ص ۳۰۹ طبع دار البیاء الجزائر المربیہ۔

(۲) القواعد الفکریہ محمد رفیع المبرکی، ۱۱۲ طبع حاک۔

بیعت ۶

انہوں نے امامت کے لئے منتخب کیا ہو اور جس میں امامت کی تمام شرعی شرطیں موجود ہوں۔

رہے عام لوگ تو اصل یہ ہے کہ اہل عمل و سنت کی بیعت کی بنیاد پر ہر شخص پر بیعت واجب ہے، اس لئے کہ فرمان ہوئی ہے: ”مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عَقْلِهِ بَيْعَةُ لِمَا مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ“^(۱) (جو مر گیا، اور اس نے کسی امام سے بیعت نہیں کی تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی، لیکن مالک کی رائے ہے کہ بقیہ لوگوں کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کافی ہے کہ وہ بیعت شدہ امام کے ماتحت ہیں، اور اس کی اطاعت کے پابند ہیں)^(۲)۔

یہ تو بیعت کرنے والوں یعنی اہل عمل و عقیدہ اور بقیہ لوگوں کے تعلق سے ہے۔

جہاں تک امامت کے لئے منتخب کئے جانے والے شخص کا تعلق ہے تو اس پر واجب ہے کہ بیعت قبول کر لے، اگر امامت اس کے سے متعین ہو، یعنی کسی دوسرے کے اندر تمام شرائط نہ پائی جائیں۔ اگر کسی ایک میں تمام شرائط موجود ہوں تو بیعت کو قبول کرنا فرض کفایہ ہوگا، دیکھئے: ”محتاج“ امامت کبریٰ، ”اہل عمل و عقیدہ“۔

بیعت کی مشروعیت کے دلائل:

۶۔ مسندوں کا رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنا، اللہ سے بیعت کرنا ہے جیسا کہ فرمان باری میں ہے: ”إِنَّ الدِّينَ يُدْعَوُكُمُ إِلَى“

يُكَفِّرُونَ اللَّهُ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ“^(۱) (بیشک جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں، وہ اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر ہے)۔ چنانچہ اللہ و شاہدین میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ و فائزہ کے بارے میں بیعت کرنے والوں کے ہاتھوں سے ”اپنے“ اور امت کے ”میرے“ احساں کرنے میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ طاعت کے باب میں ان کے ہاتھ کے اوپر ہے^(۲)۔

اس آیت میں بیعت سے مراد مقام حدیبیہ میں ہونے والی بیعت رضوان ہے، جہاں بیعت کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے: ”لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا“^(۳) (بیشک اللہ خوش ہو ان مسلمانوں سے بہت مدد آپ سے بیعت کر رہے تھے، رحمت کے نیچے اور اللہ کو معلوم تھا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ سو اللہ نے ان میں اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک نکتے ہاتھ فتح بھی دے دی)۔

”صحیح مسلم“ میں حضرت جابر کی روایت ہے، انہوں نے کہا: ”كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَ أَرْبَعِينَ، فَأَبْعَاهُ وَعُمَرُ أَخَذَ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ“ (ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو تھے، ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی، اور حضرت عمر آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے درخت کے نیچے تھے۔ اور دوسرے (بول) کا درخت تھا)۔ اس میں نے کہا: ”فَأَبْعَاهُ عَمِي نَ لَا نَعْرِ، وَلَمْ يَبْأِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ“^(۴) (ہم نے آپ ﷺ سے نہ بھگنے

(۱) سورہ فتح/۱۰۔

(۲) الجامع للکرام القرآن للقرطبی ۶/۲۶۷۔

(۳) سورہ فتح/۱۸۔

(۴) حدیث جامعہ ”کتاب یوم الحُدیبیہ“ کی روایت مسلم (سورہ ۱۴۸۳) مع الحلی نے کی ہے۔

(۱) حدیث ”مات و لیس فی عقیقہ بیعت“ کی روایت مسلم (۱۴۷۸ طبع الحلی) نے کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۶۸۸ شرح الکبیر ۳/۴۸۸، دیکھئے منهاج الطالبین وجامعہ التقدیری ۳/۴۳، مطالبہ کوئی اُسی ۱/۳۳۔

بیعت ۷

پر بیعت نہ تھی، مگر جانے پر بیعت نہیں کی تھی)۔

بیعت عقبہ اولیٰ میں مسلمانوں نے آپ ﷺ سے ”عورتوں“
 والی بیعت نہ تھی، یہ جہاں فرض ہونے سے قبل تھی، چنانچہ حضرت عباسؓ
 بن صامتؓ سے جو شتر کا بدرا اور عقبہ کی رات کے نقباء میں سے تھے
 روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ارد گرد صحابہ کی ایک جماعت تھی،
 آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہایہوسی علی ان لا تشرکوا باللہ
 شیئا، ولا تسرفوا، ولا تمروا، ولا تغفلوا اولادکم، ولا
 فاثوا بیہتان تمتروہ ہیں ایہیکم ولوجلکم، ولا تعصوا
 لی معروف، لمن ولی منکم فاجرہ علی اللہ، ومن
 اصاب من ذلک شیئا فعوقب فی الدنیا فہو کھارۃ لہ،
 ومن اصاب من ذلک شیئا ثم متروہ اللہ، فہو بلی اللہ، ان
 شاء عما عنہ وای شاء عاقبہ، فہایعناہ علی ذلک“ (۱) (تم
 مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ گے،
 چوری نہ کرو گے، زنا نہ کرو گے، اپنی اولا کو قتل نہ کرو گے، اور بہتان
 نہ لائو گے جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑو، نیک کام میں
 بافرمانی نہ کرو گے، پھر تم میں سے جو یہ عہد پورا کرے اس کا ثواب
 اللہ پر ہے، اور جو ان گناہوں میں سے کچھ کر بیٹھے، اور اس دنیا میں
 اس کی سزا مل جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے۔ اور جو کوئی ان
 گناہوں میں سے کچھ کر بیٹھے، پھر اللہ نے اس کو دنیا میں چھپاے
 رکھا، تو وہ اللہ کے حوالے ہے، مگر چاہے اس کو عاف نہ کرے، اور اگر
 چاہے عذاب دے، پھر ہم نے ان باتوں پر آپ ﷺ سے بیعت
 کر لی)۔

۷۔ سرعی عورتوں والی بیعت تو اس کا بیان اس فرمان باری میں ہے:

”یا ایہا النبی اذا جاءک المؤمنات بایعۃک علی
 ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا یسرقن ولا یربین ولا یفسسن
 اولادھن ولا ینسین بیہتان یضربہ بین یدہین و یرحمہن
 ولا یعصیک فی معروف فہایعہن واستغفر لھن اللہ ان
 اللہ عفوٌ رحیم“ (۱) (اے پیغمبر جب مسلمان عورتیں آپ کے
 پاس آئیں تو آپ سے اس باتوں پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ نہ
 کسی کو شریک کریں نہ رند چوری کریں نہ رند بدکاری کریں نہ
 اور نہ اپنے بچوں کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان لائیں گی جسے اپنے
 ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان گھڑیں، و زشرک باتوں میں آپ کی
 بافرمانی نہ کریں نہ تو آپ ان کو بیعت کر لیا کیجئے اور ان کے لئے اللہ
 سے مغفرت طلب کر لیا کیجئے، بیشک اللہ بڑا مغفرت والا ہے، بڑا
 رحمت والا ہے)۔

فتح مکہ کے موقع پر مکہ کی عورتیں آپ ﷺ کے پاس بیعت
 کے لئے آئیں تو آپ ﷺ نے ان سے عہد یا شریک نہ بنیں
 الخ۔ صحیح مسلم میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے، انہوں نے کہا
 کہ مسلمان عورتیں جب ہجرت کر کے آئیں تو آپ ﷺ ان کا اس
 آیت کے مطابق امتحان لیتے: ”یا ایہا النبی اذا جاءک
 المؤمنات بایعۃک علی ان لا یشرکن باللہ شیئا ولا
 یسرقن ولا یربین“ الی آخر الآیۃ۔ حضرت عائشہؓ نے کہا:
 پھر جو عورت اس کا قرآن رتی تو وہ بیعت کا قرآن رتی (۲)۔

جب وہ اپنی زبان سے اس کا قرآن کرتیں تو رسول اللہ ﷺ
 فرماتے: ”انطلقن فقد بایعنکم“ (جاء، میں تم سے بیعت لے

(۱) سورہ فتحہ ۱۲۔

(۲) امام نووی نے کہا یعنی آپ سے شرعی بیعت ملے گی۔

(۱) حدیث عبادہ صامت کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۳۲ طبع استغبر) کے کی

بیعت ۸

چنا) اور اللہ کی قسم آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے کبھی مس نہ ہو، بلکہ آپ ﷺ سے زبان سے بیعت لیتے تھے۔ حضرت عائشہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورتوں سے کوئی قرعہ نہیں یا۔ جس کا اللہ نے حکم دیا، آپ ﷺ کی تنہائی ہی عورت کی تنہائی سے کبھی نہیں لگی، بلکہ وہ قرعہ ریتیں تو آپ ﷺ صرف زبان سے فرما دیتے: ”قد بايعنكم“ (۱) (میں تم سے بیعت لے چکا)۔ (یعنی اب سے مصافحہ نہیں ہوتا تھا)۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو انصار کی عورتوں کو ایک گھر میں جمع کیا۔ پھر حضرت عمر بن الخطاب کو ہمارے پاس بھیجا، انہوں نے دروازے پر کھڑے ہو کر سلام کیا، عورتوں نے سلام کا جواب دیا، انہوں نے کہا: میں تمہارے پاس رسول اللہ ﷺ کا یہ پیغام لے کر آیا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کوثر یک نہ ٹھہراؤ، عورتوں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پنا ہاتھ گھر کے باہر سے بڑھایا، ہم نے اپنا ہاتھ گھر کے اندر سے بڑھایا، پھر انہوں نے کہا: خدا یا تو کو لو رو (۲)۔

حضرت عمر بن شعیب عن، عن عبد بن مسعود عن ۱۰ ایت ہے:

”ان اسبی منیٰ کان اذا بايع النساء دعا بقدرح من ماء فعمس يده فيه، ثم امر النساء فعمسن ايديهن فيه“ (۳)

(۱) حدیث مائتہ ۳۳ لفظی ”قد بايعنكم“ کی روایت مسلم (۳۸۹/۱۳ طبع النجاشی) کے کی ہے۔

(۲) حضرت ام صفیر کی حدیث کی روایت ابن سعد (۸/۷۸ طبع دائرہ) نے اپنی حقائق میں کی ہے نیز ابو داؤد (۸/۷۸ طبع عزت حمید دہلی) نے مختصر میں کی روایت کی ہے۔

(۳) جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۸/۷۰، ۷۱، اسیرۃ النبوۃ لابن ہشام ص ۳۳ ج ۲۔

حدیث عمرو بن شعیبہ ”کان اذا بايع النساء دعا بقدرح من ماء“ کی روایت ابن سعد اور ابن مردودہ کے کی ہے جیسا کہ اندر المصنف للسیوطی ۳۳/۱۸ طبع دار الفکر) میں ہے۔

(رسول اللہ ﷺ عورتوں سے بیعت لیتے تو پانی کا ایک پیالہ منگاتے، اس میں دست مبارک اٹال دیتے پھر عورتیں آپ ﷺ کے حکم سے اپنے ہاتھ اس میں ڈال دیتیں)۔

بہر کیف رسول اللہ ﷺ سے مسلمان مردوں کی بیعت زبانی منگو کے ساتھ مصافحہ کے وریو ہوتی تھی، جبکہ مسلمان عورتوں کی بیعت صرف زبانی ہوتی مصافحہ نہیں ہوتا تھا۔ امام نووی نے ”شرح مسلم“ میں کہا: عورتوں کی بیعت تنہائی پڑے بغیر صرف زبانی ہوتی، اور مردوں کی بیعت زبانی کے ساتھ پھیلی پکڑ کر ہوتی تھی (۱)۔

دوسرے وقت حضرت عمر بن الخطاب کو مسلمانوں کے درمیان اذیت کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ اے ابوبکر! آپ اپنا ہاتھ بڑھا میں، انہوں نے ہاتھ بڑھا دیا۔ حضرت عمرؓ نے اس سے بیعت کی، پھر مہاجرین نے ان سے بیعت کی، پھر انصار نے ان سے بیعت کی (۲)۔

نبی کریم ﷺ سے صحابہ کی بیعت، اور دوسرے ائمہ سے بیعت کے درمیان فرق:

۸۔ رسول اللہ ﷺ سے بیعت کا موضوع بیعت کرنے والوں کے صحیح وطاعت کا عہد کرنے اور اس کے پابند ہونے اور اس طور پر جس چیز کی بیعت ہوتی ہے، اس کی پابندی تک محدود ہے، رہا آپ ﷺ کا امامت کے لئے متعین ہونا تو وہ حق کے وریو تھا۔ اور دوسرے حضرات کی بیعت طرفین سے امتام و پابندی ہے، یہ بالکل

(۱) حاشیہ قیوٹی علی مشاہج العالمین ص ۲۷۲، الاحکام اصطلاح لابی یعنی اس طبع مصنف النجاشی، تو بعد فقہ الحجۃ کی البرکتی رسالہ چہارم ص ۱۱۲۔

(۲) اسیرۃ النبوۃ لابن ہشام ص ۲۶۶ ج ۲ و راجع۔

منتخب شخص امامت سے مراد ہے اور اس کو تو اس کو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اور اس سے ہٹ کر دوسرے مستحق کو دیکھ جائے گا^(۱)۔

امامت کے انعقاد میں بیعت کا اثر:

۱۰- اہل حل و عقد کی طرف سے امام کا انتخاب اور اس کے سے اس کی بیعت ہی امامت کے انعقاد میں اصل ہے، اور اہل حل و عقد سے اور اہل رائے و تدبیر کی جماعت ہے، جن میں امانت و عدالت و رائے کی شرائط کے ساتھ ساتھ علم بھی ہو (دیکھئے: اہل حل و عقد)۔
راہدلی عہد بنانے یا غلبہ کی وجہ سے امامت کا انعقاد^(۲) تو اس کا حکم اصطلاحاً: "امامت کبریٰ" میں دیکھا جائے۔

جو لوگ امام کے شہر میں ہیں ان کو دوسرے شہروں والے لوگوں پر کوئی خصوصیت اور امتیاز حاصل نہیں ہے، جس کی وجہ سے وہ امام کے انتخاب میں دوسرے سے آگے ہوں، امام کے شہر کے لوگ عقد امامت کرنے والے محض عرفاً ہو گئے ہیں، شرعاً نہیں، کہ ان کو امام کی موت کا علم پہلے ہوتا ہے، اس لئے کہ اکثر خلافت کے اہل فراد امام کے شہر میں موجود ہوتے ہیں^(۳)۔

و عقد کی طرف سے امام کے لئے جماعت کی پابندی اور اس کی امامت کا اقرار رہتا ہے، ورجس کے لئے بیعت کی جائے اس کی طرف سے عدل و انصاف قائم کرنے، اور فرائض امامت کی انجام دہی کی پابندی کا اقرار ہے^(۱)، اس بیعت پر اگر وہ شرعی طریقہ پر ہو جائے، اس شخص کے سے امامت کا انعقاد مرتب ہوگا جس سے اہل حل و عقد بیعت کریں، و اہل حل و عقد کے علاوہ بقیہ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ اہل حل و عقد کے تابع ہیں اس سے بیعت کریں۔

کیا بیعت عقد ہے و قبول کرنے پر موقوف ہے؟

۹- بیعت رضا اور اختیار کا عقد ہے اس میں جبر و دباؤ کا کوئی دخل نہیں ہے، اور یہ طریقین کے درمیان عقد ہے، ایک طرف اہل حل و عقد و دوسری طرف وہ شخص ہے جس کا انہوں نے اپنے انتخاب سے انتخاب کیا ہے، جس میں امامت کی تمام شرائط موجود ہیں، تاکہ وہ ان کا امام ہو سکے۔ جب اہل حل و عقد انتخاب کے لئے جمع ہوں اور امامت کی اہلیت رکھنے والوں کے حالات کا جائزہ لیں جن میں امامت کی شرائط موجود ہیں تو ان میں سب سے اصل اور سب سے مکمل شرائط کے حامل کو آگے بڑھادیں جس کی جماعت لوگ فوری کریں گے، اور اس کی بیعت سے توقف نہیں کریں گے اور اپنے اجتہاد کے نتیجے میں انہوں نے جماعت میں سے ایک معین شخص کا انتخاب کر لیا تو اس کے سامنے امامت کو پیش کریں، اگر وہ قبول کر لے تو اس سے بیعت امامت کریں، ورنہ ان کی بیعت ہو جائے سے اس شخص کی امامت کا انعقاد ہو جائے گا، و تمام امت کو اس کی بیعت میں داخل ہونا اور اس کی جماعت قبول کرنا واجب ہوگا، اور اگر وہ

(۱) الاحکام السلطانیہ والولایات المدنیہ للماوریدی ص ۷ طبع دار الکتب العلمیہ، حاشیہ قلیوبی علی منهاج العالمین ص ۳۲، ۱۷۳، الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ص ۸ طبع بول صغریٰ، حقدہ بن ملاطون ص ۲۰۹۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۶۹، ص ۳۱۰، المشرح الکبیر ص ۲۹۸، الاحکام السلطانیہ للماوریدی ص ۶، منهاج العالمین و حاشیہ قلیوبی ص ۳۲، ۱۷۳، مطالب کون اثنی ص ۲۳، ۱۷۳، الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ص ۵۔

(۳) ابن ماجہ ص ۳۱۰، المشرح الکبیر ص ۲۹۸، الاحکام السلطانیہ ص ۷، ورنہ ص ۶، مطالب کون اثنی ص ۲۳، ۱۷۳، الاحکام السلطانیہ لابن قتیبہ ص ۳، ۲۳۔

جن لوگوں کی بیعت سے امامت کا انعقاد ہوتا ہے ان کی
تقدیر:

۱۱- اس پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ امامت کا انعقاد بیعت پر اہل حل و عقد
کے اتفاق کر لینے اور ہر شہر کے جمہور اہل حل و عقد کی طرف سے
بیعت کرینے اور آمادوں پائے جانے سے ہوتا ہے۔ بعض فقہاء
کی رائے ہے کہ اس سے کم سے امامت کا انتخاب نہیں ہوتا تا کہ اس کی
امامت پر مکمل رضا اور آمادگی پائی جائے۔ امام بخاری نے
حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں
بایع رجلا من غیر مشورۃ من المسلمین فلا یباع ہو ولا
انہدی بایعہ“ (جس سے کسی شخص سے مسلمانوں کے مشورہ کے
بغیر بیعت کر لی جائے اس سے بیعت کی جائے نہ اس سے جس کی بیعت
کی گئی)۔

ابویعلیٰ نے کہا: رہا اہل حل و عقد کے انتخاب سے امامت کا
انعقاد تو وہ جمہور اہل حل و عقد کے بغیر نہیں ہوگا۔ اسحاق بن ابیہیم
کی روایت میں امام احمد نے کہا: امام وہ ہے جس پر اہل حل و عقد
اتفاق کر لیں، سب کہیں: یہ امام ہے۔ ابویعلیٰ نے کہا: اس کا خلاصہ یہ
ہے کہ امامت کا انعقاد ان کی جماعت سے ہوگا۔

ایک قول ہے کہ اس سے کم سے بھی ہو جائے گا۔

جمہور اہل حل و عقد ہی کے رویہ امامت کے انعقاد کے قائلین
میں مالکیہ و زناہد میں معتزلہ نے کہا: پانچ سے اعتقاد ہو جائے گا۔
شافعیہ نے کہا: چار، میں ورو سے اعتقاد ہو جائے گا، ورحفیہ ایک

() حضرت عمر بن الخطابؓ کے مرنے سے بایع رجلا من غیر
مشورۃ۔ ”کی روایت بخاری (فتح الباری ۱۲/۱۳ طبع انتقادی) سے
تفصیل سے کی ہے۔

سے انعقاد کے قائل ہیں (۱)۔ تفصیل اصطلاح ”امامت کبریٰ“ میں
دیکھیے۔

طریقہ بیعت:

۱۲- اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیعت کرنے والے اہل حل و عقد میں
سے مخصوص بیعت کرتے وقت کچھ نام نہ آپ سے عدل و انصاف
کے کام کرنے والے افراد امامت کی نیام دہی پر بیعت کی، اس کے
لئے ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عہد رسات و
حائے راشدین میں بیعت مصافحہ کے رویہ ہوتی تھی، لیکن جب
تجارت و سرافقہ اور آلتواں نے اللہ کی قسم، طلاق، زنا کی ورسدقہ ماں
پر مشتمل تسمیں مرتب کیں۔ ابن القیم نے ”اعلام المتوہین“ میں مزید
لکھا ہے کہ عورتوں سے بیعت ربانی ہوتی تھی، رسول اللہ ﷺ کا
ہاتھ بھی عیسیٰ بن مریم عورت کے ہاتھ سے میں کا (۲)۔

حضرت ابو بکرؓ کی بیعت کے سلسلہ میں جب حضرت عمرؓ کو
مسلمانوں میں اختلاف کا اندیشہ ہوا تو انہوں نے حضرت ابو بکرؓ سے
کہا: ابو بکر! اپنا ہاتھ پھیلائیے، انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا، حضرت عمرؓ
نے ان سے بیعت کر لی، پھر ہاتھ دین سے بیعت کی، پھر السار نے
بیعت کی۔

عورتوں کی بیعت کے بارے میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے
کہ وہ ربانی ہوتی تھی، آپ ﷺ عورتوں کے ہاتھ پر ہاتھ میں
مارتے تھے، جیسا کہ مردوں سے بیعت کرتے تھے۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی یعلیٰ بن ابیہیم، جلد ۱، ص ۱۷۱، طبع ۱۳۹۸ھ،
الشرح الکبیر ۳۴۸، مطالب اولیٰ ابی ۱/۲۶۳، ص ۱۷۱، طبع ۱۳۹۰ھ،
منہاج الطالبین و حاشیہ قلیوبی ۳/۱۷۳۔
(۲) مطالب اولیٰ ابی ۱/۲۶۶، الاحکام السلطانیہ لابی یعلیٰ بن ابیہیم۔

بیعت کو توڑنا:

۱۳- امام سے بیعت کرنے کے بعد اس کی بیعت کو توڑنا یا اس کی اطاعت نہ کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے الا یہ کہ بیعت کے توڑنے کا کوئی شرعی تقاضا ہو مثلاً امام کا مرتد ہونا، اور اس کے مابود، ہرے سب ذہن کا ذرا استطاع "امامت نبوی" میں آچکا ہے۔ اور اگر اس کے مابود کی وجہ سے بیعت توڑے تو حرام ہے^(۱)۔ اس کی ممانعت اس فرمان باری میں وارد ہے: "ان النبیین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوقہم فیسکت فیہما یسکت عسی نفسہ و من اولیٰ ہما عہد علیہ اللہ فسیوتیہ احرا عظیمہ"^(۲) (یہ نبی جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں وہ اللہ سے بیعت کر رہے ہیں، اللہ کا ہاتھ اس کے ہاتھوں پر ہے، جو کوئی عہد توڑے گا تو اس کے عہد توڑنے کا وبال اس پر پڑے گا، اور جو کوئی اس چیز کو پورا کر لے گا جس کا اس نے اللہ سے عہد یا پے تو اللہ سے عہد بڑا اتھوڑے گا، اور فرمان نبوی ہے: "من بایع اماما فاعطاه صفۃ یدہ و ثمرۃ قلبہ فلیطمعہ ان استطاع"^(۳) (جس نے کسی امام سے بیعت کر لی، اس کو اپنا ہاتھ دے دیا، اور دل سے اس کی تابع داری کر لی، تو اس کی اطاعت کرے، جہاں تک طاقت ہو)۔

بیعتہ

کہتے: "معاہدہ"

بیعتہ

کہتے: "شہادت" اور "ثبوت"



(۱) ابن ماجہ ۳۶۸، مسند احمد ۳۱۰، شرح الکبیر ۳۲۹، ۳۳۰، منہاج
للمبین وحاشیہ قلیوبی ۳۲۳، الاحکام السلطانیہ للماوریدی ص ۷۷،
مطالعہ اؤن ۱۵/۱، ۱۵/۲، احکام السلطانیہ لابی یحییٰ ۶۵۔

(۲) سورہ فتح ۱۰۔

(۳) حدیث: "من بایع اماما فاعطاه صفۃ یدہ" کی روایت مسلم
(۳۳۷۳، طبع النسخ) نے کی ہے۔

تراجم فقہاء

جلد ۹ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف

ابن جیمہ (قتی الدین): یہ احمد بن عبدالحلیم ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۹ میں گذر چکے۔

ابن الحاجب: یہ عثمان بن عمر ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۹ میں گذر چکے۔

ابن حبیب: یہ عبدالملک بن حبیب ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۰ میں گذر چکے۔

ابن حجر: یہ احمد بن حجر البیہقی ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۰ میں گذر چکے۔

ابن خلدون: یہ عبدالرحمن بن محمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۷۶ میں گذر چکے۔

ابن رشد (المجد): یہ محمد بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ابن رشد (الکھید): یہ محمد بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ابن الرفقہ: (۶۴۵-۷۱۰ھ)
یہ احمد بن محمد بن علی بن مرتفع بن حازم، ہوالہ پاس، الساری،
مصری ہیں، ابن رشد کے امام سے مشہور ہیں، شافعی فقیہ، فاضل مصر
میں سے تھے، انہوں نے خطبہ المرتضیٰ، اور شریف عباسی سے فقہ
حاصل کیا، ان کا لقب ”فقہ“ تھا، محی الدین صری سے حدیث سنی،

الف

برہنیم مقدسی (۵۱۸-۵۰۴ھ)

یہ برہنیم بن مسلم، اہل اہل میں فقیہ سلطان مقدسی کے امام سے
مشہور ہیں، شافعی فقیہ ہیں۔ یہی نے نماز مصر مقدسی سے علم حاصل کیا
اور ابو بکر خطیب سے حدیث سنی۔ اسنوی اور علی سلامہ مقدسی نے کبلا:
مذہب میں باہر تھے، ستر سال کی عمر کے بعد مصر آئے، وہاں حدیث
سنی، وہ مصر کے عظیم ترین فقہاء میں سے تھے، مصر کے اکثر فقہاء نے
ان سے پڑھا۔

بعض تصانیف: ”اللباں فی احکام التقاء المحتان“، ”
”دعائم الآثار“ فقہ میں۔

[شذرات المذہب ۵۸/۴: نجوم الزمرہ ۲۲۹/۵: بنم
المؤلفین ۱/۱۱۱: کشف المھنون ۱/۲۶۳]

بن ابی موسیٰ: یہ محمد بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

بن لثیر: یہ المبارک بن محمد ہیں:
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۲ میں گذر چکے۔

بن بطلہ: یہ عبید اللہ بن محمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

بن عامر

تراجم فقہاء

بن قدامہ

وہ درجہ معزز یہ ہیں؛ رک ویہ۔

ابن عرفہ: یہ محمد بن محمد بن عرفہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

بعض تصانیف: "المطب فی شرح الوسیط"، "الکفایۃ فی شرح السیہ"، "بدل الصالح الشرعیۃ فیما علی السطان وولایۃ الأمور وسانن الرعیۃ"، "الایضاح والنبیان فی معرفۃ المکیال والمیران" اور "الربۃ فی الحسبۃ"۔

ابن عمر: یہ عبداللہ بن عمر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

[شذرات الذہب ۶: ۲۲۱، البدر المصباح ۱: ۱۱۵؛ طبقات شافعیہ ۵: ۷۷؛ معجم المحدثین ۴: ۳۵۴، لا ۱: ۲۳۳]

ابن فرحون: یہ ابراہیم بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

بن عامر: یہ محمد بن عامر بن عامر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۷ میں گذر چکے۔

ابن القاسم: یہ محمد بن قاسم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گذر چکے۔

بن سیرین: یہ محمد بن سیرین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گذر چکے۔

ابن قاسم العبادی: یہ احمد بن قاسم ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گذر چکے۔

بن المصلاح: یہ عثمان بن عبدالرحمن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گذر چکے۔

ابن قدامہ (۵۹۷-۶۸۲ھ)

یہ عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن قدامہ، ابو القریظ، مقدسی، صلیہ جرابلسی، پیر مشقی، ساتی، حنبلی ہیں، فقیہ، محدث، ماصولی تھے، اپنے والد، اپنے چچا موثق الدین، نیز ابو یوسف کندی اور بن جوزی وغیرہ سے حدیث سنی، اور اپنے چچا موثق الدین سے لقاہ حاصل کیا، اور خود ان سے کئی احادیث نووی، احمد بن عبد اللہ م، یحییٰ الدین بن تیمیہ وغیرہ نے روایت کیا، مدرسہ مشقی رہے، اور یک زمانہ تک علم سکھاتے رہے۔ لوگوں نے ان سے استفادہ کیا۔ بے درمیل مذہب حنبلی و

بن عابدین: یہ محمد بن بن عمر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گذر چکے۔

بن عباس: یہ عبداللہ بن عباس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گذر چکے۔

بن عبدالبر: یہ یوسف بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

بن قدامہ

تراجم فقہاء

ابوبکر صدیق

ریاست نہیں پرتم ہوئی، نہ چاہتے ہوئے بھی بارہ سال سے زیا، دیکھ
منصب قضا پر فائز رہے، وہ اس پر متعین بخیرہ نہیں یا۔
بعض تصانیف: "شرح المصنع" دس جلدوں میں، "شرح المسہل
المصعب فی تحصیل المسہب"۔

[شذرات الذہب ۳/۵: ۳۷۶؛ الذیل علی طبقات الخلفاء
۱/۱۹: ۳۱۹؛ لکھنؤ، ۱۲۸۷ھ/۳۵۸: ۳۵۹؛ مکتبہ المومنین ۳/۵: ۳۶۹]

بن قدامہ: یہ عبداللہ بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۳۸ میں گذر چکے۔

بن القصار: یہ علی بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۸ ص ۳۱۶ میں گذر چکے۔

بن القطان: یہ عبداللہ بن عذری ہیں:
ان کے حالات ج ۳ ص ۲۵۸ میں گذر چکے۔

بن لقیم: یہ محمد بن ابی بکر ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۳۸ میں گذر چکے۔

بن لمہشون: یہ عبدالملک بن عبدالعزیز ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۳۹ میں گذر چکے۔

بن المنذر: یہ محمد بن احمد بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۴۰ میں گذر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن احمد بن احمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۴۱ میں گذر چکے۔

ابن ہانی (؟-۲۶۵ھ)

یہ احمد بن ہانی، ابوالحاق نيساپوری، امام احمد کے کبار
اصحاب میں سے ہیں۔ یہ امام حدیث تھے، بہت سفر کرنے والے
تھے۔ انہوں نے ابو حنیفہ رحمہ اللہ، یحییٰ بن حنیفہ اور محمد بن حنیفہ وغیرہ
سے حدیث روایت کی اور امام احمد سے بہت سے مسائل نقل
کئے۔ امام احمد کہا کرتے تھے: اگر شہر میں بدل میں سے کوئی ہے تو وہ
اسحاق نيساپوری ہیں۔ ابتلاء و آزمائش کے دور میں امام احمد نبی کے
گھر میں رہ پڑے۔

[طبقات اصحاب لانی یحییٰ ۱/۲۷: شذرات الذہب ۲/۲
۱۳۹: ۱۳۹؛ لکھنؤ، ۱۲۸۷ھ/۳۵۸]

ابن الہمام: یہ محمد بن عبدالواحد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۴۱ میں گذر چکے۔

ابن یونس: یہ احمد بن یونس مالکی ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۱ میں آئے۔

ابو ایوب الانصاری: یہ خالد بن زید ہیں:
ان کے حالات ج ۶ ص ۲۷۸ میں گذر چکے۔

ابوبکر: یہ عبدالعزیز بن جعفر ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۳۴۳ میں گذر چکے۔

ابوبکر الصدیق:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۴۲ میں گذر چکے۔

یوثر

تراجم فقہاء

یوحید

یوثر: یہ امیر المومنین بن خالد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

یوحیفة (؟-۶۴ھ)

یہ سب بن عبد اللہ بن مسلم بن جنادہ ابو حنیفہ، سوانی، سجستانی ہیں، رحلت نبوی کے وقت وہ قریب الملوٹ تھے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ حضرت علی اور حضرت زید بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ خود س سے س کے بیٹے عون بن سلم بن کلیل، شعبی، و حکم بن حنیفہ وغیرہ نے روایت کیا۔ کوفہ میں رہائش تھی، حضرت علی کی خدمت کے دور میں بیت المال، اور پولیس کے ذمہ دار رہے۔ حضرت علی بن کوفہ، ابیہ کہہ کر پکارتے تھے۔

[اصحہ ۶۴۲/۳: تہذیب المعاد ۱۱/۱۶۴: لا ملام

[۴۹، ۹]

یوحنیفہ: یہ النعمان بن ثابت ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یوخلاب: یہ محفوظ بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یوزید: یہ سیمان بن الأشعث ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یوزید (۳۰۱-۳۷۱ھ)

یہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن محمد، یوزید، قاضی ہیں، ثانی خلیفہ و محدث ہیں، "مرہ" کے ایک گاؤں "قاسان" کی طرف نسبت

یوحید: یہ القاسم بن سلام ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

یہ محمد بن یوسف فریری، عمر بن ملک مروزی، اور محمد بن عبد اللہ سعدی وغیرہ سے حدیث روایت کی، اور خود ان سے یحیٰ بن احمد صباغ، عبد الوہاب میدانی، اور ابو عبد اللہ حاکم وغیرہ نے روایت کی ہے۔ خطیب نے کہا: وہ امیر مسلمین میں سے اور مذہب ثانی کے حاکم تھے۔

[تذکرۃ الفقہاء ج ۲ ص ۶۴: انجم الترمذی ۴/۱۴۱: طبقات الشافعیہ ۲/۱۰۸]

ابوسعید الخدری: یہ سعد بن مالک ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

ابوشجاع (؟-؟)

ابوالوفاء نے ابوہریرہ المصنف میں کہا: ابوشجاع کا ذکر "خاصی" نے اس مسئلہ میں کیا ہے: اگر نماز میں تشہد سے فراغت کے بعد بھوس کر حضور ﷺ پر، رہ، بثر، من، برے، پھر یا آئے اور تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو جائے، تو سید امام ابوشجاع، اور قاضی ماتریبی نے کہا: اس پر جحد و جدوجہد ہے، جیسا کہ یہی ہمارے مشائخ کا جواب ہے، ابانہ سید امام نے کہا: اُرءوہ اللہم صلی علی محمد کہہ دے۔ تو جحد و جدوجہد واجب ہو جاتا ہے، اور قاضی ماتریبی نے کہا: اس پر وجہ نہیں جب تک کہ اس کے ساتھ "و علی آل محمد" نہ کہہ دے۔ یہ ابوشجاع اور قاضی ماتریبی، امام علی سعدی کے ہم عصر تھے، سعدی کا انتقال ۱۳۱ھ میں ہوا ہے۔

[ابوہریرہ المصنف ۲/۲۵۳-۲۵۵ طبع اول: حافیۃ المغنی علی تمبین الحقائق ۱/۱۹۳]

یوسف

ترجمہ فقہاء

سحق بن منصور

یوسف: یہ عبداللہ بن محمود ہیں:

الاذری: یہ احمد بن حمدان ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۴ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۸ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

یوسف: یہ عتبہ بن عمر ہیں:

الاسیبانی (؟-۸۰ھ)

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

یہ احمد بن منصور، قاضی، ابو نصر، اسیبانی ہیں، حنفی فقیہ ہیں، ب

کی نسبت "اسیباب" کی طرف ہے، جو حدود ترک کا ایک بڑا شہر

ہے۔ جو الوفاء نے ابو ہریرہ بن عمر بن محمد بن علی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ وہ

مرقد آئے دو لوگوں نے ان کو افاء کے لئے بیٹھا دیا، اور تعات

کے سلسلے میں انہی کی طرف رجوع ہو گیا۔ اور ان کی وجہ سے اپنی

امور منظم ہو گئے، اور ان کے اچھے اثرات سامنے آئے، وفات کے

بعد ان کا ایک صندوق مائیس میں بہت سے فتاوے تھے۔

بعض تصانیف: "شرح مختصر الطحاوی"، "شرح عمی

کتاب الصلوات ابن ماریہ"، "شرح الکافی"، "فتاویٰ"، یہ

سب فراموشی میں ہیں۔

[الجوہر المصنوع ۱/۱۷۷؛ التوائد ۱/۳۲؛ معجم المؤلفین

۱۸۳۲]

یوسف: یہ عبدالرحمن بن صخر ہیں:

ان کے حالات ج ۸ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

یوسف: یہ محمد بن حسین ہیں:

ان کے حالات ج ۸ ص ۴۸۳ میں گزر چکے۔

یوسف: یہ یعقوب بن ابراہیم ہیں:

ان کے حالات ج ۸ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

یوسف: یہ خالد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۷ میں گزر چکے۔

اسحاق بن راہویہ:

ان کے حالات ج ۹ ص ۴۴۹ میں گزر چکے۔

اسحاق بن منصور (؟-۲۵۱ھ)

ان کے حالات ج ۹ ص ۴۴۹ میں گزر چکے۔

لائرم: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۸ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

خوین:

مالکیہ کی کتابوں میں خوین سے مراد مطرف اور ابن ماثون

ہیں۔ ان کو "خوین" اس لئے کہا گیا کہ احکام میں دو بکتہ تھے

رہے ہوتے ہیں، در یک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے۔

[آخری ۱/۳۹ طبع اول]

یہ اسحاق بن منصور بن بہرام، ابو یعقوب، کو بج مروزی ہیں،

حنبل فقیہ، امام احمد کے اصحاب میں سے اور رجال حدیث میں سے

ہیں۔ خیال بن مہینہ بخاری بن سعید قطان اور عبدالرحمن بن مہدی

غیر د سے حدیث سن، اور خود ان سے ابراہیم بن اسحاق حربی،

عبداللہ بن احمد بن حنبل، بخاری اور مسلم (صحیحین میں)، ابو زرعہ اور

ابو یوسف ترمذی وغیرہ نے روایت کی۔ مسلم بن حجاج اور ابو عبد الرحمن
نسائی نے کہا: سحاق بن منصور ثقہ مامون ہیں۔ اور ابو یعلیٰ نے کہا:
سحاق عام فقیہ تھے، نمون نے فقہ میں امام احمد کے حوالہ سے مسائل
مدوں کے۔

بعض تصانیف: "المسائل" فقہ میں۔

[طبقات ابن ابی شیبہ لابی یعلیٰ ۱/ ۱۳۳: شذرات الذہب ۲/ ۱۳۳:

لا علم ۱/ ۲۸۹: معجم المؤلفین ۲/ ۲۳۹]

ب

البارقی: یہ محمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

لاسنوی: یہ عبد الرحیم بن الحسن ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

الباہجی: یہ سیمان بن خلف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

سبح: یہ سبح بن فرج ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

بالوی (؟-۱۴۵۱ھ)

یہ عبد الرحمن بن محمد بن حسین بن عمر بالوی، حضرمی، شافعی ہیں،

فتیہ تھے، یار محترم میں مفتی رہے۔

مام احمد: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گذر چکے۔

بعض تصانیف: "بعیة المسترشدين في تمحيص فتاوى

بعض الأئمة من العلماء المتأخرين" اور "عناية تمحيص

المراء من فتاوى ابن زباد"۔

مام انحر مین: یہ عبد ملک بن عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۸ میں گذر چکے۔

[بدیة الحارثین ۱/ ۵۵۷: الاعلام ۲/ ۱۱۰: معجم المؤلفین

۵/ ۱۷۳: معجم المطبوعات ۱/ ۵۱۷]

نس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔

البخاری: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۲ میں گذر چکے۔

لوزعی: یہ عبد الرحمن بن عمرو ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

بریرہ (؟-؟)

بریرہ صحابیہ ہیں، یہ حضرات عاشق بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

البغوی

تراجم فقہاء

الجصاص

رودہ بدی تھیں، پٹے یہ بنی عدال کے ایک شخص کی ملیت میں تھیں، انہوں نے س سے مکاتبت زرئی، پھر ان کو حضرت عائشہ کے ماتحت فرہشت زویا، ورنہ انہوں نے س کو تارہ زویا حضرت عائشہ کی ملیت میں نے سے قبل وہ حضرت عائشہ کی خدمت زرئی تھیں، حضرت زید عی کے بارے میں یہ حدیث پاک ہے: "الولاء لمن اعحق" (ولاء جزو کرنے والے کے لئے ہے)۔ بعض ائمہ نے اس حدیث کے نو س کو جمع کیا ہے، آزادی کے وقت و دشوہ والی تھیں۔ ان کے شوہر کا نام مغیث تھا، ان کی آزادی کے وقت ان کے شوہر آزاد تھے یا غلام؟ مختلف فیہ مسئلہ ہے، صحیح ہے کہ وہ غلام تھے۔

[لا صابہ ۲۵۱/۲: اسد الغابہ ۳۹۶: الاستیعاب ۴

[۷۹۵

البغوی: یہ یحسین بن مسعود ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گذر چکے۔

لبہوتی: یہ منصور بن یونس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گذر چکے۔

جامع بن عبد اللہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گذر چکے۔

الجصاص: یہ احمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گذر چکے۔

ت

التسولی: یہ علی بن عبد السلام ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۸۴ میں گذر چکے۔

حسن بن زید

تراجم فقہاء

خیر الدین الرطبی

المخوی: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱۰ ص ۳۶۶ میں آئیں گے۔

ح

خ

حسن بن زید:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۵۸ میں گذر چکے۔

الحکمی: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۵۹ میں گذر چکے۔

الخرشی: یہ محمد بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۰ میں گذر چکے۔

الخرقی: یہ عمر بن الحسن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۰ میں گذر چکے۔

الحطاب: یہ محمد بن محمد بن عبدالرحمن ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۵۹ میں گذر چکے۔

الحطابی: یہ حمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۱ میں گذر چکے۔

الحکم: یہ الحکم بن صبیہ ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

الحال: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۱ میں گذر چکے۔

الحکیم بن حزام:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۷۴ میں گذر چکے۔

خیر الدین الرطبی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۲ میں گذر چکے۔

المخوی: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۵۹ میں گذر چکے۔

حماد بن نبیسیہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۰ میں گذر چکے۔

و

مردود: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

مردوٹی: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

زفر بن البزیل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گذر چکے۔

الزبلی: یہ عثمان بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گذر چکے۔

ر

رزی: یہ محمد بن عمر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

رفعی: یہ عبد الکریم بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

السامی بن یزید:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۸۷ میں گذر چکے۔

سالم بن عبد اللہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۶ میں گذر چکے۔

س

لشلی

تراجم فقہاء

صاحب الشرح الکبیر

لشلی (۱۰۲۱ھ-۱۰۲۱ھ)

یہ احمد بن محمد بن احمد بن یونس، ابو عباس، مصری ہیں، شلی (چلی) سے مشہور ہیں، حنفی فقیہ محدث، نحوی تھے۔ اپنے والد سے ورجل الدین یوسف بن قاضی زریا وغیرہ سے علم حاصل کیا، اور خود اس سے شہاب احمد شوری، شیخ حسن شربلائی، اور شمس محمد بابلی وغیرہ نے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: "تجوید القوائد الرفائق فی شرح کتب الرفائق" ماسک الصحیح، "الفتاویٰ جس کو ان کے پوتے علی بن محمد نے جمع کیا ہے۔

[خلاصۃ الاثر ۲۸۲/۱: معجم المؤلفین ۸/۲: لا علام ۲۲۵/۱]

ص

صاحب الانصاف: یہ علی بن سلیمان المرزوقی ہیں: ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

صاحب البحر الرائق: یہ زین الدین بن ابراہیم ہیں: ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

صاحب البدائع: یہ ابو بکر بن مسعود ہیں: ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

صاحب بغیۃ المسترشدین: دیکھئے: باطلی۔

صاحب البیان: دیکھئے: ابراہیم امجدی۔

صاحب الخااصہ: یہ طاہر بن احمد ہیں: ان کے حالات ج ۵ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

صاحب الشرح الکبیر: یہ عبدالرحمن بن محمد بن قدامہ ہیں: دیکھئے: ابن قدامہ (ابو القریظ)۔

شیوکانی: یہ محمد بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گذر چکے۔

شیخ خلیل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

شیخ اعدوی: یہ علی بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گذر چکے۔

شیخ علیش: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گذر چکے۔

شیخین:

اس لفظ سے مراد کی وضاحت ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکی۔

صاحب شرح الکبیر: یہ محمد بن احمد الدسوقی ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

صاحب کشاب القناع: یہ منصور بن یونس ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۴ میں گذر چکے۔

ط

الطحاوی: یہ احمد بن محمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۴ میں گذر چکے۔

صاحب المہذب: یہ ابراہیم بن علی الشیرازی ابو اسحاق ہیں:
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گذر چکے۔

الطحاوی: یہ احمد بن محمد ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

صاحب انہر: یہ عمر بن ابراہیم بن نجیم ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

صاحب لہدایہ: یہ علی بن ابی بکر المرغینانی ہیں:
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

طلحہ بن عبید اللہ (۲۸ ق ھ - ۳۶ ھ)

یہ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمر قرشی رضی اللہ عنہ، ابو محمد ہیں، صحابی، باہر تھے۔ مشر و ہش و میں سے ہیں، چچہ اصیب شہری میں سے ہیں۔ اور آئندہ سابقین "لین" میں سے ہیں، ان کو "طلحہ بجا"، "طلحہ اخی"، اور "طلحہ الفیاض" کہا جاتا ہے۔ یہ سارے لقاب رسول اللہ ﷺ نے ان کو مختلف مواقع پر عطا فرمائے تھے۔

غزوہ اہد میں شریک تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ثابت قدم رہے، اور آپ ﷺ سے موت کی بیعت کی، ان کو چوبیس زخم آئے، اپنے جسم کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبحال بنا دیا، اپنے ہاتھوں سے حضور ﷺ پر آنے والے تیرہ کورہ کا، جس کی وجہ سے آپ ﷺ کی نعلی ٹل ہوئی، خندق اور رومہ سے تمام غزوات میں شریک رہے۔ عراق کے ساتھ ان کی زبردست تجارت تھی، انہوں نے نبی کریم ﷺ سے "حضرت ابو بکر حضرت عمر رضی اللہ عنہما وغیرہ سے

صحابین:

اس لفظ سے مراد وہی وضاحت ج ۱ ص ۴۷۳ میں گذر چکی۔

صاحبی: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گذر چکے۔

عائشہ

تراجم فقہاء

عمرو بن شعیب

روایت کی ہے۔ اور خود ان سے ان کی اولاد محمد، موسیٰ، یحییٰ، عمران، عائشہ، اور مالک بن اوس بن حدثان وغیرہ نے روایت کیا۔

عثمان بن عفان:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۷ میں گذر چکے۔

[الاصابہ ۲/۲۲۹: الاستیعاب ۲/۶۳: تہذیب المعجم ۱/۳۳۱]

عطاء بن اسلم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گذر چکے۔

[۲۰/۵: الاعلام ۳/۳۳۱]

علی السعدي (؟-۳۶۱ھ)

یہ علی بن حسین بن محمد، ابو الحسن، سعدي، قاضی ہیں، سمرقند کے ایک نواحی علاقہ "سعد" کی طرف منسوب ہیں۔ حنفی فقیہ تھے، بخاری میں سکونت پذیر تھے، قاضی رہے، افتاء کے منصب پر فائز ہوئے۔ سمعانی نے کہا: وہ امام، فاضل، فقیہ تھے، حدیث سنی۔ ان سے شمس الامم سرخسی نے روایت کیا ہے۔ حنفی کی ریاست انہی پر ختم ہوئی۔ بعض تصانیف: "النتف" (فتاویٰ میں)، محمد بن حسن شیبانی کی الجامع الکبیر کی شرح، اور خصاف کی کتاب ادب القاضی کی شرح۔ [الجوہر المفید ۱/۶۱: الفوائد فیہ ۱۲۱: لأعلام ۵/۹۰: معجم المؤلفین ۷/۷۹]

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گذر چکے۔

عمران بن الحصین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۰ میں گذر چکے۔

عمرو بن شعیب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

ع

عائشہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

عامر بن فہیر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۵ میں گذر چکے۔

عبادہ بن الصامت:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گذر چکے۔

عبداللہ بن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گذر چکے۔

عبداللہ بن عمرو:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔

عمرو بن العاص

عمرو بن العاص:

ان کے حالات ج ۶ ص ۴۹۵ میں گزر چکے۔

عمیرہ البرسی: یہ احمد عمیرہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۰ میں گزر چکے۔

تراجم فقہاء

القہستانی

القراfi: یہ احمد بن اورلیس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۴ میں گزر چکے۔

القفال: یہ محمد بن احمد بن الحسین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۵ میں گزر چکے۔

القلاوی: یہ احمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۵ میں گزر چکے۔

غ

القہستانی (؟ تقریباً ۹۵۳ھ)

یہ محمد بن حسام الدین، خراسانی، شمس الدین، قہستانی ہیں۔
تہستان: خراسان کا ایک قصبہ ہے، حنفی فقیہ ہیں، بخاری کے مفتی
تھے۔ ابن اعماد نے شذرات الذہب میں کہا: وہ امام، عالم، زہد، اور
متبحر فقیہ تھے، کہا جاتا ہے کہ ان کے کان میں جو بات پرگنی، اس کو وہ
بھی نہیں بولے۔

بعض تصانیف: "جامع الرموز" جو النقاہة مختصر الوقایة
کی شرح ہے، "جامع المبانی فی شرح فقہ الکملانی"، اور
"شرح مقدمة الصلاة"، یہ سب فروع حنفی میں ہیں۔

[شذرات الذہب ۸/۳۰۰: الاعلام ۷/۲۳۳: معجم
المؤلفین ۹/۱۷۹]

الغزالی: یہ محمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۱ میں گزر چکے۔

ق

قاضی ابوالحسن: یہ علی بن الحسن الماتریدی ہیں:

دیکھئے: الماتریدی۔

قاضی زکریا الانصاری: یہ زکریا بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

مالک: یہ مالک بن انس ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماوردی: یہ علی بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

البتولی: یہ عبدالرحمن بن مامون ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۰ میں گذر چکے۔

ثنی بن جامع (تیسری صدی کے ہیں)

یثی بن جامع، ابو الحسن، انباری ہیں، امام احمد کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے سعد بن سلیمان واسطی، محمد بن صباح دولابی، عمار بن نصر قراسانی، اور احمد بن حنبل وغیرہ سے روایت کیا ہے، اور خود ان سے احمد بن محمد بن نثم وری اور یوسف بن یعقوب بن اسحاق وغیرہ نے روایت کیا۔ ابو بکر خلال نے کہا: ثنی ایک پرہیزگار شخص تھے، بشر بن حارث، اور عبد الوہاب وراق کے نزدیک بڑی حیثیت کے مالک تھے۔ ان کا مذہب تھا کہ اہل بدعت سے قطع تعلق رکھا جائے، ان سے علاحدہ رہا جائے۔ ابو عبد اللہ (یعنی امام احمد) ان کی حیثیت اور حق کو جانتے تھے، انہوں نے ان سے ”اچھے مسائل“ نقل کئے۔

[طبقات الجناب ۱/۳۳۶]

المحلی: یہ احمد بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۹۱ میں گذر چکے۔

المحلی: یہ محمد بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۰ میں گذر چکے۔

ک

الکاسانی: یہ ابو بکر بن مسعود ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

الکرخی: یہ عبید اللہ بن الحسین ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

الکرلانی: یہ جلال الدین بن شمس الدین ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔

م

الماتریدی (۹-۵۱۱ھ)

یعلی بن حسن بن علی بن محمد بن عثمان، ابو الحسن، تاضی، ماتریدی ہیں، شیخ الاسلام ابو منصور ماتریدی کے نواسے ہیں، انہوں نے اپنے ماں سے فقہ حاصل کیا۔

[الجواهر المفیہ ۱/۳۵۶]

محمد بن الحسن

محمد بن الحسن:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۱ میں گذر چکے۔

المرداوی: یہ علی بن سلیمان ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المرفینانی: یہ علی بن ابی بکر ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

معاذ بن جبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

ن

نافع: یہ نافع المدنی، ابو عبد اللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۴ میں گذر چکے۔

النخعی: یہ ابراہیم النخعی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۷ میں گذر چکے۔

تراجم فقہاء

متحیی بن ابی کثیر

النووی: یہ متحیی بن شرف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۵ میں گذر چکے۔

ی

متحیی بن ابی کثیر (؟-۱۲۹ھ)

یہ متحیی بن صالح ابو کثیر، ابو نصر، یشامی ہیں، ان کا رشتہ ولا تہیلہ بنو طے سے تھا، حضرت انسؓ سے روایت کیا، اور ان کو دیکھا تھا، اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف، محمد بن ابراہیم تیمی، اور ہلال بن ابو میمونہ وغیرہ سے روایت کیا ہے۔ اور خود ان سے ان کے بیٹے عبد اللہ، نیز متحیی بن سعید السمری، مکرمہ بن عمار، اور علی بن مبارک وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ بخاری نے کہا: ثقہ ہیں۔ اصحاب حدیث میں شمار ہوتے تھے۔ اور ابو حاتم نے کہا: متحیی امام ہیں، وہ صرف ثقہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے ان کا ذکر "ثقات" میں کیا ہے۔ اور بعض اصحاب حدیث نے ان کو زہری پر ترجیح دی ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۱ ص ۲۶۸: لا علام ۱۸۶/۹]